لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

کی تشریح و توضیح پر مشتمل ۴۰ خطبات کا مجموعہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ دار

خطباتِ ضیاء

www.KitaboSunnat.com

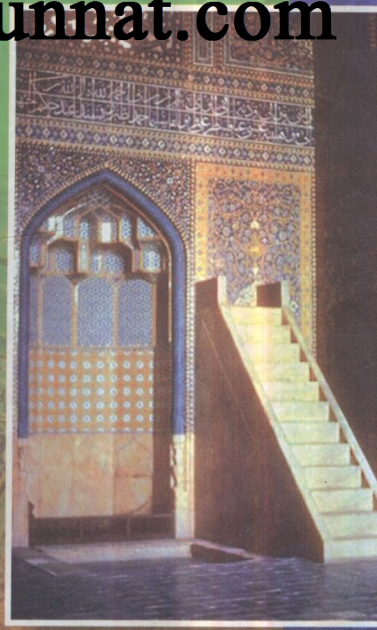

مؤلف:
فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالرحمن ضیاء حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر:
جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری اہلحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

خطبات ضیاء

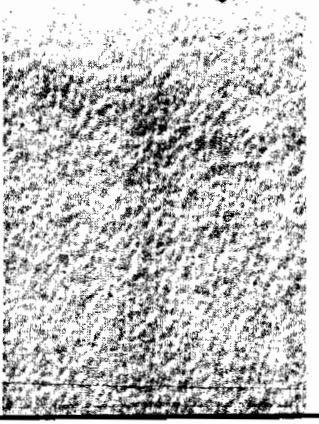

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب ---------- خطباتِ ضیاء

تالیف ---------- فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالرحمن ضیاء حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر ---------- جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری اہلحدیث
گندھیاں اوتاڑ، پتوکی قصور

اشاعت ---------- مارچ 2008ء

قیمت ----------

استاک کنندہ

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ عناوین خطبات

جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری اہلحدیث ایک نظر میں	23
عرضِ ناشر	26
سخن ہائے گفتنی	29
خطبہ نمبر ۱۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ	**33**
۱۔ سورۃ نحل کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اجمالی تذکرہ	34
۲۔ بعض جسمانی نعمتوں کا تذکرہ	37
۳۔ اللہ کی نعمتوں کے بغیر انسان زندہ ہی نہیں رہ سکتا	38
۴۔ اے ربِ کریم کے منکرو!	42
۵۔ ایک یونانی کروڑ پتی اپنی پلکوں کی خاطر ساری دولت دینے کیلئے تیار ہوگیا	43
۶۔ ایک دہریے (منکرِ باری تعالیٰ) کی بینائی ہی ختم ہوگئی تھی	44
۷۔ کانوں کی قوتِ شنوائی میں اگر تناسب نہ ہوتو؟	44
خطبہ نمبر ۲۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ	**46**
۱۔ اخروی نعمتوں کا بیان	46
۲۔ جنت کی نعمتوں کا تذکرہ	46
سورۃ الواقعہ میں	46
سورۃ الرحمٰن میں	48
۳۔ جنتی حوروں کے خوش کن گیت	52
۴۔ دیدارِ الٰہی و رضائے الٰہی سب سے بڑی نعمت ہے	54
۵۔ ہر طرح کی نعمت صرف اللہ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے	55

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔نعمتوں کا شکر ادا کیسے؟	56
۷۔نعمتوں پر اللہ کی حمد بیان کرنا ضروری ہے	58
۸۔حمدِ باری تعالیٰ	62
۹۔نعمت کا شکر ادا نہ کرنے والے متکبر قارون کا انجام	63
۱۰۔اہلِ سبأ کا انجام	64
۱۱۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کیا	65
خطبہ نمبر۳۔۱۔محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کا ایک عظیم احسان ہیں	**66**
۱۔نعمتوں کے متعلق سوال ہوگا	70
۲۔کن لوگوں نے اس عظیم احسان کی قدر کی؟	72
۳۔جنہوں نے اس کی ناقدری کی	73
۴۔نبوت عطاء کرنا بھی ایک عظیم احسانِ الٰہی ہے	75
۵۔نبوت وہبی نعمت ہے کسبی نہیں	76
۶۔ہدایت اللہ کی توفیق کے بغیر حاصل نہیں ہوتی	78
۷۔مؤمن کا نیکی کرنا بھی اس پر اللہ کا احسان ہے (سات دلائل)	79
خطبہ نمبر۴۔۲۔محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کا ایک عظیم احسان ہیں	**85**
۱۔لفظ مَنّ کی تشریح	85
۲۔بعثت سے قبل عربوں کی حالت	87
۳۔جاہلی دور میں نکاح شادی کے عجیب وغریب گندے طریقے	87
۴۔حضرت جعفر طیارؓ کی تقریر	89
۵۔مکمل دینِ اسلام نعمتِ عظیمہ ہی ہے	90
۶۔قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے	91
۷۔محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کا عظیم احسان کیوں نہ ہوں؟	91

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خطبہ نمبر۵۔مؤمنین جن پر اللہ نے احسان کیا	**94**
۱۔بعثت سے قبل عموماً لوگوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں	94
اشراف الناس۔(جاہ وجلال والے لوگ)	94
ضعفاء الناس۔(کمزور لوگ)	94
۲۔صالح علیہ السلام کی قوم کی دو قسمیں	95
۳۔نوح علیہ السلام کی قوم کی دو قسمیں	95
۴۔شاہِ روم ہرقل کا تبصرہ	96
۵۔ان ضعفاء مؤمنین کا اللہ کے ہاں مرتبہ ومقام	97
۶۔ان ضعفاء کی شان پر مزید سات دلائل	98
خطبہ نمبر۶۔ایک عظیم مؤمن ابوذر غفاری کا تذکرہ	**105**
۱۔ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے مناقب	105
۲۔ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ	107
۳۔ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا خود مکہ میں حاضر ہونا	107
۴۔ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی تلاش میں	107
۵۔ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں	108
۶۔ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اگلا دن	108
۷۔علی رضی اللہ عنہ سے دوبارہ ملاقات	108
۸۔ابوذر رضی اللہ عنہ کا تیسرا دن	108
۹۔تیسری رات علی رضی اللہ عنہ سے تعارف	108
۱۰۔ابوذرؓ علی رضی اللہ عنہ کیساتھ بڑے محتاط ہوکر گئے	109
۱۱۔ابوذر رضی اللہ عنہ اور نبی ﷺ کے مبارک چہرے کا دیدار	109
۱۲۔ابوذرؓ کو اپنی قوم بنو غفار میں تبلیغ کرنے کا حکمِ نبوی	110

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ابوذرؓ کا قریش کے درمیان کلمہ توحید کا اعلان 110

۱۴۔ابوذرؓ کی اپنے قبیلے بنوغفار کی طرف واپسی 111

۱۵۔ابوذرؓ کی دوبارہ نبی ﷺ سے شرف ملاقات 111

۱۶۔ابوذرؓ کا مدینہ میں آنا 111

۱۷۔مقام ربذہ میں ابوذرؓ کی وفات 112

خطبہ نمبر ۷۔انسان کو نبوت ورسالت کی تعلیم کی اشد ضرورت ہے 114

۱۔نبوت ورسالت کی اشد ضرورت 114

۲۔خاکی بدن کی خوراک خاک سے اور روح کی خوراک آسمان سے 115

۳۔روح کی خوراک آسمان سے بصورت وحی نازل ہوئی 116

۴۔نبوت ورسالت کی روشنی کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا 118

خطبہ نمبر ۸۔نبی ﷺ کے اسمائے گرامی 123

۱۔اسم محمد ﷺ اور احمد ﷺ کا ذکر قرآن حکیم میں 123

۲۔ایک ہی حدیث نبوی میں پانچ اسماء مبارکہ 124

۳۔دیگر اسمائے مبارکہ 124

۴۔نبی ﷺ سے پہلے 'محمد' نامی اشخاص 125

۵۔اسم محمد ﷺ اور اسم احمد ﷺ کا معنی ومفہوم 126

۶۔نبی ﷺ کا بعثت سے قبل ہی شدت سے انتظار 127

۷۔اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ اور آپ کے متبعین کے بارے میں
موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر ہی بتا دیا تھا 128

۸۔آپ ﷺ کا نام احمد 130

۹۔امیہ بن ابی الصلت بھی آپ ﷺ کی صفات بیان کیا کرتا تھا 131

۱۰۔دو یہودی مریضوں کا مسلمان ہونا 132

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خطبہ نمبر۹۔ محمد ﷺ کے متعلق بائبل کے عہدنامہ قدیم میں بشارات 134

۱۔ یہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰؑ کے متعلق نہیں ہے 134

۲۔ محمد ﷺ کے موسیٰ علیہ السلام کے ہم مثل ہونے کی چار وجوہات 135

۳۔ بنی اسماعیل سے مبعوث ہونیوالے رسول آپ ﷺ ہی ہیں 138

۴۔ عرب امّی تھے 139

۵۔ مکہ شہر کے جبالِ فاران سے نبوت کا سورج چمک اٹھا 140

۶۔ یہود و نصاریٰ کے آخری نبی کو پہچاننے کے باوجود ایمان نہ لانے کی اصل وجہ 143

۷۔ حروف ابجدیہ سے تعداد نکالنے کا طریقہ 144

۸۔ لفظ 'بماد ماذ' کی تفصیل 144

۹۔ ابن الھیّبان یہودی کا ملک شام چھوڑ کر مدینہ میں آنا تاکہ آخری نبی سے ملاقات ہو جائے 146

خطبہ نمبر۱۰۔ بائیبل میں مذکور کتاب غزل الغزلات سے آپ ﷺ کے اوصاف کا تذکرہ 149

آپ ﷺ کے متعلق حضرت سلیمانؑ کی بشارت میں مذکور ۱۴ اوصاف 149

۱۔ آپ ﷺ کے رنگ مبارک کا وصف 150

۲۔ (آپ ﷺ کے) دس ہزار میں ممتاز ہونے کا وصف 151

۳۔ (آپ ﷺ کے) سر مبارک کا وصف 151

۴۔ (آپ ﷺ کی) مبارک زلفوں کا وصف 152

۵۔ (آپ ﷺ کی) مبارک آنکھوں کا وصف 153

۶۔ (آپ ﷺ کے) مبارک رخساروں کا وصف 154

۷۔ (آپ ﷺ کے) بدن مبارک کی خوشبو مبارک کا وصف 155

۸۔ (آپ ﷺ کے) مبارک ہونٹوں کا وصف 156

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ (آپ ﷺ کے) مبارک ہاتھوں کا وصف 158

۱۰۔ (آپ ﷺ کے) پیٹ مبارک کا وصف 158

۱۱۔ (آپ ﷺ کی) مبارک پنڈلیوں کا وصف 159

۱۲۔ (آپ ﷺ کے) مبارک چہرے کا وصف 161

۱۳۔ (آپ ﷺ کے) مبارک قد وقامت کا وصف 161

۱۴۔ (آپ ﷺ کے) مبارک مہنہ کا وصف 162

خطبہ نمبر ۱۱۔ عہد نامہ جدید یعنی انجیل اور دیگر کتب سے بشارتیں 164

۱۔ انجیل یوحنا میں آپ ﷺ کے متعلق عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت 164

۲۔ ایک عیسائی راہب کا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے متعلق خبر دینا 165

۳۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام 167

انجیل متی سے آپ ﷺ کے متعلق عیسیٰ علیہ السلام کی ایک بشارت 168

آپ ﷺ کے متعلق عیسیٰ علیہ السلام کی ایک اور بشارت 169

آپ ﷺ کے متعلق عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کا نزول 170

مکاشفہ یوحنا میں نبی ﷺ کا ذکر 171

انجیل برناباس میں آپ ﷺ کی صفات کا تذکرہ 171

انجیل میں احمد ﷺ کی صفات 171

ابر نے سایہ کس پر کیا تھا اور ابر نے محمد رسول اللہ ﷺ پر سایہ کیا تھا 174

ہندوؤں کی کتابوں میں آپ ﷺ کا تذکرہ 176

خطبہ نمبر ۱۲۔ نبی ﷺ کا مرتبہ ومقام اور حسن وجمال 179

رسولاً میں تنوین تعظیم کی ہے 179

آپ کا مقام ومرتبہ ساری امت سے زیادہ ہے 180

آپ کی صورت کا حسن وجمال 181

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپ کا چہرہ بارعب تھا	185
چودھویں رات کے چاند سے زیادہ خوبصورت تھا	186
خطبہ نمبر۱۳۔ نبی ﷺ کا خوبصورت حلیہ مبارک	**189**
علامہ ابن حزمؒ کا بیان	189
حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کا بیان	190
آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک	191
پیٹ مبارک پر مبارک بالوں کی لکیر	192
ہتھیلی مبارک	192
خوشبودار ہاتھ مبارک	192
حضرت علیؓ کا بیان	193
خوشبودار پسینہ مبارک کے متعلق ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بیان	193
یزید فارسیؒ کا خواب اور عبداللہ بن عباس کی تصدیق	194
حضرت عیسی علیہ السلام کا بیان	195
خطبہ نمبر۱۴۔۱۔ عظمت وشانِ مصطفیٰ ﷺ	**197**
آپ کی عظمت وشان کی دو وجوہ سے	197
۱۔آپ ﷺ کا انتخاب ایک اچھے خاندان سے	199
عرب میں جن خوبیوں کو اچھا سمجھا جاتا تھا	199
بعض وہ انعامات جن کے ساتھ آپ ﷺ کو نوازا گیا	201
۲۔آپ کے جھنڈے تلے سب لوگ	210
بعض صوفیہ کا کہنا کہ میرا جھنڈا محمد کے جھنڈے سے بڑا ہوگا	201
۳ تا ۷۔ پانچ اور انعامات	202
۸۔۴ ارب ۹۰ کروڑ بغیر حساب کے جنت میں	203

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔سورۃ البقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے کے خزانے سے	204
۱۰۔آپ ﷺ کو سورۃ فاتحہ عطا کیا جانا	205
۱۱۔مفصل سورتوں کا دیا جانا	208
خطبہ نمبر ۱۵۔۲۔عظمت وشانِ مصطفیٰ ﷺ	**210**
۱۲۔معراج	210
۱۳۔شقِ صدر	210
۱۴۔شرح صدر	211
۱۵۔بوجھ اتار دیا جانا	212
۱۶۔آپ کا ذکرِ خیر	212
۱۷۔تحفہ ہائے معراج	213
۱۸۔سب سے پہلے شفاعت آپ ﷺ ہی کریں گے	214
آپ کی گیارہ سفارشیں	216
۱۹۔آپ ہی بہشتی دروازہ کھلوائیں گے	216
دنیا کے بہشتی دروازے کا حال	217
۲۰۔دائمی معجزہ (قرآن کریم) کا دیا جانا	217
اکیسویں صدی کا جھوٹا فرقان الحق نامی امریکی قرآن	221
خطبہ نمبر ۱۶۔۳۔عظمت وشانِ مصطفیٰ ﷺ	**224**
۲۱۔مقامِ محمود پر	224
وجودی صوفیاء نے غیروں کو بھی مقام محمود پر لا کھڑا کیا	225
کیا صرف صوفی خرقانی اللہ کے مہمان باقی تمام لوگ	
انبیاء سمیت خرقانی کے مہمان؟	228
۲۲۔حوض کوثر کا عطا کیا جانا	229

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۔امّت کو آپ ﷺ کا انتہائی ادب واحترام کرنے کا حکم	232
۲۳۔آپ ﷺ جن وانس کی طرف رسول بن کر آئے	231
۲۸۔ایک اور شرف اور خوشخبری	235
۲۷۔آپ ﷺ ہی خاتم النبیین ہیں	235
ختم نبوت کا مطلب	240
۲۵۔آپ ﷺ ہی رحمۃ للعالمین ہیں	234
آپ ﷺ کا مقام	244
خطبہ نمبر ۱۷۔آپ ﷺ کی عظمت وشان کو سمجھنے والے کون؟	**246**
اہل حدیث کون ہیں؟	250
جامد مقلدین کا ظلم وستم	251
علمائے حدیث پر اھل تقلید کے ظلم وستم کی چند مثالیں	253
ایک سبق آموز واقعہ	255
جامد تقلید شخصی	259
جامد اور متعصب مقلد کا مبلغ علم	257
ایک سچا لطیفہ	259
جامد تقلید شخصی	259
جامد تقلید اور متبع سنت رسول کی مثال	261
خطبہ نمبر ۱۸۔آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ	**263**
قرآنی اخلاقیات	263
خلق کی اقسام اچھا اور برا خلق	265
حسنِ خلق فطری اور کسبی پر دلیل	265
حسنِ خلق ایک جامع کلمہ ہے	266

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی صداقت پر قریش کی گواہی 267
دشمنِ اسلام ابوجہل کی گواہی 268
قبولِ اسلام سے پہلے ابوسفیان کی گواہی 269
قبولِ اسلام سے قبل عبداللہ بن سلام کی گواہی 270
نجاشی کے سامنے جعفر طیارؓ کی گواہی 270
ایک نکتہ 270
خطبہ نمبر ۱۹۔ نبی ﷺ کا عفو و درگزر 274
آپ ﷺ انتہائی حلیم الطبع اور متحمل مزاج تھے 274
آپ ﷺ کی تحمل مزاجی و بردباری اور درگزری کے چند واقعات 274
ایک یہودی آپ ﷺ کی تحمل مزاجی سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا 274
ایک اعرابی سے درگزر 280
آج کے انسان کے خلق کا نمونہ 280
مسجد نبوی میں آنے والے نمازی سے درگزر 282
مقتدی پر بھی قراءت ہے 283
ایک کافر اعرابی سے درگزر 284
ایک اور اعرابی سے درگزر 284
طائف والوں سے درگزر 285
مکہ والوں سے درگزر 285
اپنی بیٹی زینب کو مارنے والے ھبار بن اسود سے درگزر 286
اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی سے درگزر 286
ہندہ کو بھی معاف کر دیا 287
قتل کی نیت سے آنے والے عمیر بن وھب سے درگزر 288

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی	291
خطبہ نمبر ۲۰۔ رسول اللہ ﷺ کی تواضع	**292**
آپ ﷺ میں فخر نام کی کوئی چیز نہیں تھی	292
آپ ﷺ نے بادشاہ نبی بننے کی بجائے رسول عبد بننا پسند کیا	293
آپ ﷺ کی تواضع کی ۱۰ مثالیں	294
آپ ﷺ کی فقیرانہ پاک زندگی	297
آپ ﷺ صحابہ کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے	298
آپ ﷺ اپنی مدح میں غلو پسند نہ کرتے	298
بیٹھنے میں تواضع	299
قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا کی گواہی	299
عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ طائی کی گواہی	299
ایک دکاندار کو اپنا ہاتھ نہیں چومنے دیا	299
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کپڑا نہیں پکڑایا	300
بدلہ لینے کی پیش کش	300
اپنے لیے تعظیمی قیام بھی پسند نہیں کیا	301
بیوہ اور مسکین کے کام آتے تھے	301
چہرے اور ہاتھ کی تواضع	302
آپ نے تواضع کی تعلیم بھی دی	302
تہبند ٹخنے سے اوپر رکھنے میں تواضع	303
نبی ﷺ کی تواضع کا صحابہ پر اثر	304
خطبہ نمبر ۲۱۔ رسول اللہ ﷺ کی شفقت و نرم دلی	**306**
اوّاہ کے معانی	306

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ سب سے بڑے مبلغ اور خوش خلق تھے	307
جانوروں پر رحم	310
صحابہ کرام کا جانوروں پر رحم کھانا	315
دشمن کی عورتوں پر رحم	316
امن پسندی کا نعرہ لگانے والے	317
مقتدیوں پر رحم	317
کافروں کے ایمان نہ لانے کا غم	319
خطبہ نمبر ۲۲۔۱۔عقیدہ بشریت رسول ﷺ	**321**
مسئلہ نبوت ورسالت کے بارے میں چھ غلط نظریات (اجمالی بیان)	322
صحیح عقیدہ	325
تفصیلی بیان	327
پہلے گروہ کا نظریہ (کوئی بھی بشر نبی نہیں ہوسکتا)	327
ان کا تین طرح سے جواب	330
پہلا جواب	330
دوسرا جواب	330
تیسرا جواب	331
ایک معنوی تحریف اور اس کا جواب	334
ایک اور معنوی تحریف کا انکشاف	336
خطبہ نمبر۔۲۳ ۲۔عقیدہ بشریت رسول ﷺ	**339**
دوسرے گروہ کا نظریہ	340
اس گروہ کے مطالبات	340
مطالبات کا جواب	341

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہی مختارِ کل اور تمام خزانوں کا مالک ہے	344
اللہ مشکل کشا و مختارِ کل کی شان	344
تیسرے گروہ کا نظریہ	345
کوئی نبی اس طعنے سے نہیں بچا	347
چوتھے گروہ کا نظریہ	348
ان کا رد	384
پانچویں گروہ کا نظریہ	349
ان لوگوں کا رد	351
چھٹے گروہ کا نظریہ	352
اہلِ حق کا حق عقیدہ	356
خطبہ نمبر ۲۴۔۲۔عقیدہ بشریتِ رسول ﷺ	**357**
قرآن سے لفظ بشر اور بشریت رسول کا ثبوت	358
احادیث سے بشریت رسول کا ثبوت	361
صحابہ کرام کا عقیدہ بشریت رسول ﷺ	364
ایک اور طریقے سے عقیدۂ بشریت رسول پر استدلال	366
کتاب جاء الحق سے ثبوت	367
بریلویوں کی بہارِ شریعت سے	367
ان کے علامہ غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب سے	368
بشریتِ انبیاء پر ایک اور انداز سے استدلال	368
۱۔نوری مخلوق کھاتی نہیں	368
۲۔انبیاء کی طرف نسیان کی نسبت	369
۳۔خوف و حزن	370

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔نیند کا آنا	372
۵۔موت کا آنا	373
۶۔بھوک لگنا تھکاوٹ پہنچنا	374
۷۔امراض کا لاحق ہونا	375
خطبہ نمبر۲۵۔۱۔رسول اللہ ﷺ کے نور ہونے کا مطلب	**377**
لفظ نور کے اطلاقات	379
احمد رضا خان صاحب کا فیصلہ	380
نور کی ایک اور قسم (نورِ رشد وہدایت)	381
رشد وہدایت کے اعتبار سے قرآنِ حکیم بھی نور ہے	384
اہل ایمان حسبِ مراتب نورِ ہدایت سے منور ہو رہے ہیں	386
اس کے دلائل	387
خطبہ نمبر۲۶۔۲۔آپ ﷺ، اللہ کے ذاتی نور سے پیدا نہیں ہوئے	**389**
اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے ماننا اسلامی نظریہ نہیں ہے	390
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر ایک بہتان	391
نظریہ وحدۃ الوجود کی اصل بنیاد	394
نبی ﷺ پر بہتان	395
نور والی ایک من گھڑت روایت	396
یہ حدیثِ نور کئی وجوہات کی بناء پر صحیح نہیں	397
اللہ تعالیٰ کے نور کا جلال ایسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اسکا مشاہدہ نہیں کر سکے تھے	399
نبی ﷺ نے اپنی آنکھوں سے اس نور کا مشاہدہ نہیں کیا	399
مفتی احمد یار گجراتی کا موقف	400
آپ اس طرح کے نور بھی نہ تھے کہ کمرے میں داخل	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے سے بجلی کی طرح روشنی ہو جاتی ہو	401
اندھیرے میں سوئی ملنے والی روایت کی حقیقت	404
حضرت داؤد علیہ السلام کا نور	405
خطبہ نمبر ۲۷۔۳۔ کیا آپ ﷺ کا سایہ مبارک نہیں تھا؟	**407**
کیا نوری مخلوق کا سایہ نہیں ہوتا؟	407
آپ ﷺ کا بشری سایہ تھا	409
ام المؤمنین زینب اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی گواہی	410
آپ ﷺ کے سایہ کے ثبوت پر ایک اور دلیل	411
مفتی احمد یار گجراتی اور مولوی امجد علی بریلوی نے عقیدۂ بشریت رسول کا اعتراف کیا ہے	412
سایہ کے ثبوت میں ایک اور روایت	412
ہر مخلوق شئے کا سایہ ہوتا ہے	413
ان کے اعلیٰ حضرت حمد رضا خان بریلوی کے نزدیک بھی نبی ﷺ مٹی ہی سے پیدا ہوئے	414
بعض غیر معتبر کتابیں	414
خطبہ نمبر ۲۸۔ نبوت کے تین منصب	**418**
منکرین حدیث کا رد	418
منکرین حدیث کی قرآنی تحریفات	420
لفظ اللہ کے معنیٰ میں تحریف	423
قرآن کے کئی مقامات کو تعلیم نبوی کے بغیر سمجھنا مشکل ہے	423
رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کے بغیر حلال و حرام کے درمیان امتیاز مشکل ہے	424
مسئلہ نماز میں منکرین حدیث کی کشمکش	425

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عام مشاہدہ	426
بابِ شریعت میں عصمت نبوی	428
عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک منکر حدیث کا رد کر رہے ہیں	431
مولانا محمد حنیف ندوی کا بیان	432
خطبہ نمبر ۲۹۔ پہلا منصب نبوت (تلاوتِ ایات)	**434**
سماعِ تلاوت کے وقت نیک لوگوں کی حالت	435
گانا سننے والے کو تلاوتِ قرآن اچھی نہیں لگتی	436
نبی ﷺ صحابہ کو قرآن سنایا کرتے تھے	439
منافق قرآن کی تلاوت پسند نہیں کرتے تھے	442
آپ کی تلاوت سن کر جنات بھی ایمان لے آئے تھے	443
کافر اپنی عورتوں اور بچوں کو قرآن سننے سے روکتے تھے	445
حبشیوں کا قرآن کی تلاوت سن کر رو پڑنا	446
صحابہ کرام کا تلاوت قرآن سن کر رو پڑنا	447
خطبہ نمبر ۳۰۔ (دوسرا منصب) (۱) تزکیہ نفس	**449**
تزکیہ کا معنی و مفہوم	449
نبی ﷺ نے کس طرح کا تزکیہ کیا	451
اللہ کی طرف تزکیہ کی نسبت کا مطلب	453
اپنے منہ میاں مٹھو بننا اچھا نہیں	455
ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا کمال تزکیہ	456
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تزکیہ	456
صحابیات رضی اللہ عنہا کا تزکیہ	457
شرعی حدود کے نفاذ سے تزکیہ	458

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۳۱۔ تزکیہ نفس کے لیے فرائض کی پابندی اور
کبائر سے اجتناب ضروری ہے 460
آپ ﷺ کے ایک امتی نیک طالب علم انتہائی پر تاثیر حکیمانہ انداز
سے تزکیہ 463
جو معطر خوشبو میں محسوس کیا گیا 466
قیمتی وصیتوں سے تزکیہ 469
ایک اور انداز سے تزکیہ 472
نیکیوں سے تزکیے کا اصول 473
زکوٰۃ سے تزکیہ 473
نماز سے تزکیہ 473
وضوء سے تزکیہ 474
حج مبرور سے تزکیہ 475
جن بدبختوں کا آخرت میں بھی تزکیہ نہیں ہوگا 475
تزکیہ کا صلہ 476
خطبہ نمبر ۳۲۔۳۔ دوسرا منصب (۲) تزکیہ نفس 477
حصولِ تزکیہ کا طریقہ سنت کے مطابق ہونا ضروری ہے 477
اخلاقیات پر عمل پیرا ہونے سے تزکیہ 479
دینِ اسلام میں نفلی عبادات میں بھی غلو نہیں 481
اسلامی تزکیہ نفس اور وجودی صوفی تزکیہ نفس میں فرق 484
چلہ نماز معکوس کے ذریعے صوفیانہ تزکیہ 485
صوفی ابوسعید کا حج سے روکنا 488
وجودی صوفی تزکیہ نفس اسلامی نہیں 490

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین بمعنی موت کا حدیث نبوی سے ثبوت 491

خطبہ نمبر ۳۳۔ نبوت کا تیسرا منصب (۱) تعلیم کتاب وحکمت 493

سات دلیلیں 493

وفد عبدالقیس کو تعلیم حکمت 498

خطبہ نمبر ۳۴۔ تیسرا منصب (۲) تعلیم کتاب وحکمت 504

حکمت یعنی سنتِ رسول بھی منزل من اللہ (اللہ کی طرف سے نازل کردہ) ہے 504

سوال کرنے والوں کو تعلیم دینا 505

تیرہ دلیلیں

تعلیم کا ایک اور نرالا اسلوب 515

خطبہ نمبر ۳۵۔ تیسرا منصب (۳) تعلیم حکمت 516

نبی کا خواب وحی ہوتا ہے 516

خواب میں اللہ تعالیٰ نے خود حکمت کی تعلیم دی 517

خواب میں بذریعہ فرشتہ بھی حکمت کی تعلیم دی 519

روح الامین جبرئیل علیہ السلام کا مقام ومرتبہ 525

فرشتوں کی توہین کرنے والے 529

خطبہ نمبر ۳۶۔ تیسرا منصب (۴) تعلیم حکمت 531

قرآن بھی حکیمانہ تعلیم ہے 531

تعلیم حکمت کے انداز 531

تیرہ چیزوں کی تعلیم (حدیث قدسی) 533

پُر از حکمت انتہائی جامع کلمات 537

جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ کو حکمت کی تعلیم 538

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو حکمت کی تعلیم 539

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بچوں کو حکمت کی تعلیم	540
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اپنے بیٹے عبدالوھاب کو وصیت	542
تعلیم حکمت کا ایک اور انداز	543
خطبہ نمبر ۳۷۔ نورِ نبوت سے قبل اندھیرے ہی اندھیرے	**546**
جاہلی دور کی گمراہیاں	547
۱۔ قبر پر جانور ذبح کرنا	547
۲۔ غیر اللہ کے تقرب کی خاطر مکھی کا نذرانہ وچڑھاوا	548
۳۔ قبر پر مسجد	549
۴۔ ستاروں کی تاثیر	550
۵۔ نسب میں طعن وتشنیع	551
۶۔ میت پر نوحہ	551
خطبہ نمبر ۳۸۔ دورِ جاہلیت کی مزید گمراہیاں	**553**
۷۔ عورتوں، بچیوں اور جانوروں پر انتہائی ظلم وستم	553
۸۔ مہینوں میں تقدیم وتاخیر	554
۹۔ خرید وفروخت کے غلط طریقے	555
۱۰۔ غلام لونڈی پر ظلم وزیادتی	555
۱۱۔ جھوٹا منتر	556
۱۲۔ عورتوں کا اپنے محاسن کھولنا	556
۱۳۔ بتوں کو مشکل کشا سمجھنا	556
۱۴۔ ایک بت کا برا حال	558
۱۵۔ لومڑیوں نے جھوٹے معبود (بت) پر پیشاب کر دیا تھا	559
جاہلی امور سے منع	561

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جماعت جو مجموعی لحاظ سے امور جاہلیت سے محفوظ رہی 562

خطبہ نمبر ۳۹۔ دورِ جاہلیت کی گمراہیاں اس امت میں 564

علاج کرنے کے لیے آنے والا اپنا علاج کروا کے چلا گیا 565

کیا قبر کے درخت کی لکڑی توڑنے سے بزرگ ٹانگ توڑ دیتے ہیں؟ 567

یہود و نصاریٰ کے شانہ بشانہ 569

ٹی وی اور وی سی آر کے ذریعے فحاشی عروج پر 570

گندی فلم دیکھتے ہوئے بیٹی سے منہ کالا 570

ماں سے منہ کالا 570

قبر پرستی بت پرستی کے مشابہ ہے 571

نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ پیر بزرگ 574

بوڑھوں کی وجہ سے شرک 575

مشرکین مکہ بتوں سے محض پتھر سمجھ کر مدد نہیں مانگا کرتے تھے 577

خطبہ نمبر ۴۰۔ دورِ حاضر کی مزید جہالتیں 579

قرآنِ مجید کا ترجمہ پڑھنے سے روکنا 579

اندھی تقلید 580

معصوم بچوں کا قتل 584

نورِ نبوت پر عمل درآمدی کی بدولت جاہلیت کا صفایا 585

☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری اہلحدیث ایک نظر میں

گزشتہ چودہ صدیوں کے دوران مسلمانوں کے دلوں میں قرآن و حدیث کو جو بالادستی حاصل رہی، وہ مدارسِ اسلامیہ ہی کی مرہونِ منت ہے، کفر کی آندھی کے تند و تیز جھونکوں میں شمع اسلام کی ٹمٹماتی ہوئی لَو کی بفضلِ الٰہی انہی قندیلوں نے گل ہونے سے بچایا ہے، الحاد بے دینی کے تابڑ توڑ حملوں میں حق پرستی و دین داری کی دفاعی خدمت انہی قلعوں نے سرانجام دی ہے، فحاشی و عریانی کے سیلابی ریلوں کا رخ موڑنے کے لیے عفت و عصمت کے یہی بند کام آئے ہیں، جدت پرست کے مختلف اعتراضات و تنقید کے حقائق کے اس سورج کو گرہن نہیں لگا، آج بھی قرآن و حدیث کے تحفظ کے حقیقی ذمہ دار یہی اسلامی ادارے ہیں۔

قحط الرجال کے اس دور میں ان گلشنوں کی آبیاری میں غفلت ہماری نئی پنیر کے لیے حد درجہ مہلک ثابت ہوسکتی ہے۔ جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری گندھیاں اوتاڑ تحصیل پتوکی ضلع قصور نزد کوٹ رادھا کشن اسی چمن اسلام میں سر نکالنے والا ایک ننھا سا پودا ہے جو اللہ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصے میں ثمر آور ہو گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

اس نے ابھی اپنی زندگی کی صرف تین بہاریں ہی دیکھی ہیں کہ اس کی ننھی ننھی کونپلیں بارِ ثمر سے جھکنے لگی ہیں۔

الحمد للہ اس وقت جامعہ ہذا میں دو شعبہ جات (حفظ و کتب) کام کر رہے ہیں۔ شعبہ حفظ میں ۶۰ طلبہ زیرِ تعلیم ہیں جنہیں برعایت قواعد تجوید قرآنِ کریم یاد کروایا جاتا ہے۔

شعبہ کتب جو ہنوز درجہ ثالثہ تک پہنچا ہے اس میں بھی ۳۵ طلبہ موجود ہیں جو قرآن، حدیث، فقہ، صرف، نحو، سیرت، قرأت اور دوسرے علوم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام طلبہ کے لیے عصری تعلیم کا اعلیٰ انتظام بھی موجود ہے۔شعبہ حفظ کے طلباء کو مڈل اور شعبہ کتب کے طلبہ کو میٹرک وغیرہ کی مکمل اور بہترین تیاری کروائی جاتی ہے۔نیز طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے غیر نصابی سرگرمیوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ خصوصًا ہفتہ وار بزمِ ادب کے انعقاد سے طلباء کے اذہان کو جلا ملتی ہے۔مزید برآں طلباء کی دینی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کے اچھے افراد اور ملک کے مفید شہری ثابت ہوسکیں۔

ادارہ ہذا مروّجہ ناقص طریقہ تعلیم کو ختم کرکے دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ایک نئی علمی روایت قائم کرنے کے خواہاں ہے۔لہٰذا یک مدرسہ ہی نہیں بلکہ مستقبل کی عظیم یونیورسٹی بھی ہے۔ان شاءاللہ

اساتذہ کسی ادارے کی ترقی کے ضامن ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ ہذا کو محنتی اور قابل اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہیں جو جامعہ التربیۃ الاسلامیہ فیصل آباد اور مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ جیسے عظیم اداروں سے فیض یافتہ ہیں۔نیز عصری تعلیم کے لیے بھی حکومت کی طرف سے ٹرینڈ اور تجربہ کار ٹیچرز تعینات ہیں۔یوں جامعہ کے اساتذہ کی آٹھ افراد پر مشتمل یہ انمول ٹیم اپنی مثال آپ ہے۔

کسی بوٹے کی قدر و قیمت کا اندازہ صرف ماہر مالی ہی کرسکتا ہے۔لہٰذا ہم وقتاً فوقتاً جید و محقق علماء کو بھی دعوت دیتے رہتے ہیں جو آکر اس کی نگہبانی و رکھوالی کے حوالے سے مفید ہدایت بھی دیتے ہیں۔اس سلسلے میں ہمارے پاس ممتاز علمائے کرام مثلاً:

فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف حفظہ اللہ مدیر جامعہ تربیۃ اسلامیہ فیصل آباد، شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف حفظہ اللہ مدیر دارالحدیث جامعہ کمالیہ راجووال، فضیلۃ الشیخ مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی حفظہ اللہ مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور، فضیلۃ الشیخ قاری المقری محمد ادریس العاصم مدرس مدرسۃ العالیہ تجوید القرآن شیرانوالہ گیٹ لاہور، فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالوحید ایڈیٹر ہفت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

روزہ الاعتصام لاہور، فضیلۃ الشیخ محمد حسین ظاہری اوکاڑہ، علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ مدیر ادارۃ التحقیق والتخصص جہلم، فضیلۃ الشیخ عبدالوہاب روپڑی شیخ الحدیث جامعہ قدس لاہور، ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی کراچی، فضیلۃ الشیخ مولانا مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ مفتی جامعہ الدعوۃ، شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حسن امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لیہ، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار عاصم نائب ناظم امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث سعودی عرب، حضرۃ الاستاد مولانا عبدالرحمٰن ضیاء مدرس جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، مولانا عبدالرزاق یزادنی نائب مدیر ابن تیمیہ، مولانا شفیق الرحمٰن فرخ ایڈیٹر نداء الجامعہ، فضیلۃ الشیخ ناصر الدین ابن اسماعیل لاہور، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالغفار المدنی صاحب مرکزی راہنما جماعۃ الدعوۃ حافظ عبدالوحید صاحب فاضل جامعہ ام القری (مکۃ المکرمۃ) لاہور تشریف لا چکے ہیں۔

نیز چونکہ یہ کتاب جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری کو مالی طور پر خود کفیل کرنے کے سلسلے میں شائع کی جارہی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اسے جامعہ ہذا کے لیے بھی نفع مند بنائے۔ آمین

احباب گرامی سے اپیل ہے کہ اس پودے کو تناآور درخت بنانے کے لیے وہ بھی ہمارے ساتھ جانی و مالی تعاون کریں تاکہ علمی کساد بازاری کے موجودہ دور میں اس نفع مند تجارت کو فروغ دیا جاسکے۔

والسلام

قاری محمد ادریس ثاقب

مدیر جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری اہل حدیث

گندھیاں اوتاڑ تحصیل پتوکی نزد کوٹ رادھا کشن ضلع قصور، پاکستان

فون: 0494-563195 / 0345-4916386 / 0300-8014092

ابراہیم اللہ لشہ الحسینوی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الامین اَمّا بعد :

کہا جاتا ہے کہ ماں کی ممتا اور باپ کی شفقت لاثانی ہوتی ہے، دنیا کے کسی دوسرے فرد سے اس کی توقع عبث ہوتی ہے، لیکن مجھے اس بات سے اختلاف ہے، آپ حیران ہوں گے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں، لیکن اپنے دعوے میں کوئی تامّل نہیں، کیونکہ میں ایک ہستی سے واقف ہوں جو ماں باپ دونوں کا خلاپُر کرسکتی ہے، جسے خالق ارض وسماء نے ایک مہربان ماں جیسا دل اور ایک شفیق باپ جیسا دماغ دیا ہوتا ہے، جو رحم وکرم میں دیکھو تو ماں اور تعلیم وتربیت میں دیکھو تو باپ کا رُوپ ہوتا ہے، جو اگر آپ کو بھوکا دیکھے، تو ماں کی طرح اپنا نوالہ آپ کے منہ میں ڈالنے سے دریغ نہ کرے اور اگر آپ کو ضرورت مند دیکھے، تو اپنا مستقبل آپ کے حال پر قربان کردے، ایسی ذات کہ آپ کی کامیابی اس کی خوشی کا راز اور آپ کی کامرانی اس کی مسرت کا آغاز ہوتی ہے، وہ کون سی ہستی ہے؟ آیئے! اگر آپ اس ذات سے واقف نہیں، تو میں بتا دیتا ہوں، وہ ہے مسلمان کا ایک مخلص اور مشفق استاد۔

آج جب اساتذہ کے احترام کی سلسلے میں طلباء کی بے اعتنائی دیکھتا ہوں، تو دل کڑھنے لگتا ہے کہ یہی وہ ہستیاں ہیں جو ہمیں زمین سے اٹھا کر بلندیوں پر لیجاتی ہیں، یہی وہ افراد ہیں جو ہمیں کندن بنا کر خام سے قابلِ نفع بنا دیتے ہیں۔

میں یہ باتیں کرنے پر شاید اس لیے مجبور ہوں کہ میری زندگی میں ماں باپ کی طرح اساتذہ کا کردار بھی بہت اہم ہے، آنکھوں سے معذوری کے باوجود مجھے اس مقام پر لا کھڑا کرنے کا سہرا میرے اساتذہ ہی کے سر ہے، جب کبھی میری معذوری نے مجھے علمی دنیا میں مایوس و پریشان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوشش کی، میرے اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی آڑے آئی۔

ان محسنین میں سے سرفہرست فضیلۃ الشیخ حضرۃ الاستاذ مولانا عبدالرحمٰن ضیاء حفظہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ جہاں آپ کے مجھ پر اور بہت سے احسانات ہیں، وہاں ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ میں ان کی خدمت میں خطبہ جمعۃ المبارک کی تیاری کی غرض سے حاضر ہوا کرتا تھا: آپ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود نہایت لطف وکرم سے پیش آتے اور علمی جواہر کی صورت میں گراں قدر عطیات میری جھولی میں ڈالتے رہے، کئی دفعہ تیار شدہ تحریری خطبہ ان سے اپنے طالب علم عمر فاروق کے ذریعہ منگوا لیا کرتا تھا چنانچہ یہ انمول تحفہ میرے جیسے ناچیز کے لیے ہفت اقلیم کی بادشاہت سے کم نہ تھا، میری عرض پر شیخ محترم ان کو تحریری ترتیب بھی دیتے رہے، جو ایک نادر علمی تصنیف کی صورت اختیار کر گئے۔

یہ کتاب ایک طرف فن خطابت کی شاہکار ہے، تو دوسری طرف علمی روایت کا آئینہ دار ہے، اس میں منصب نبوت کی جامع توضیح بھی ہے اور اوصاف نبوی کی مفصل تشریح بھی ہے، یہ خطبات شخصیت کے علمی رسوخ کا سنہرا باب ہے اور عالم خطابت میں ایک علمی احادیث کا پہلا انتخاب خطبات ہے، جو صرف ایک آیت قرآنی (لقد من اللہ علی المؤمنین الخ) کی روشنی میں ۴۰ جامع اور مفصل خطابت کا حسین گلدستہ ہے۔ اور پھر ہر خطبہ اپنے موضوع کی جامعیت میں بیش بہا دلائل و براہین کا ایک خزینہ ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے عظیم احسان یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سیرت وصورت کا ایک چمکتا ہوا نگینہ ہے، علاوہ ازیں ان میں مسئلہ بشریت و رسالت، مناصبِ نبوت کے بیان کے ضمن میں بعض مروجہ غلط نظریات کی مدلل ومفصل تردید کا ایک مرقع منیر بھی ہے۔ پھر ان میں جگہ جگہ مسلکِ حقہ اصلی اہلِ سنت وحدیث کو مضبوطی سے پکڑنے کی تاکید وترغیب اور کتاب وسنت کے خلاف نظریات کی پُرزور تردید پائی جاتی ہے۔

ان مفصل ومحقق خطبات کا یہ تعارف تو ایک ادنیٰ سی جھلک ہے، ورنہ اصل کتاب تو بحر علمی کی ایک عظیم جھلک ہے۔ جو کہ پڑھنے والا ہر خطیب خود محسوس کرے گا۔ (ان شاء اللہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری دیرینہ خواہش پر شیخ محترم نے اسے زیرِ طبع سے آراستہ کرنے کی ذمہ داری میرے سپرد کردی اور میں نے اپنی بساط کے مطابق اسے بہتر سے بہتر انداز میں آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعی کی ہے، میں اس مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں، یہ تو آپ ہی بتا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو میرے شیخِ محترم، میرے والدین، اور ان کے والدین، معاونین اور میرے لیے توشہ آخرت بنائے۔

والسلام

قاری محمد ادریس ثاقب

مدیر جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری گندھیاں اوتاڑ

تحصیل پتوکی ضلع قصور نزد کوٹ رادھا کشن

0300-8014092,049-4563195

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخن ہائے گفتنی

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبى بعده ،

اَمَّابَعْدُ:

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد کے ساتھ میں نے سورہ آل عمران کی ایک آیت کریمہ: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آیت:۱۶۴) کی روشنی میں چالیس (۴۰) خطبات سیرت مصطفیٰ ﷺ مرتب کئے ہیں اللہ کی توفیق سے ہر خطبہ میں ایک ہی موضوع پر کتاب وسنت سے کافی ووافی دلائل ذکر کئے ہیں تا کہ ہر خطیب اپنے خطبات کو مدلل طور پر پیش کر سکے۔ان میں سے بعض خطبات ایک ہی عنوان کے تحت درج ہیں جن کے ساتھ ذیلی نمبر دیئے گئے ہیں مثلاً (۱) عظمت مصطفیٰ ﷺ (۲) عظمت مصطفیٰ ﷺ (۳) عظمت مصطفیٰ ﷺ۔اسی طرح بشریت رسول اور تزکیہ نفس وغیرہ۔

اور ان خطبات کی تحریر کا اصل سبب میرے انتہائی محنتی اور دعوت وتبلیغ میں متحرک ساتھی قاری محمد ادریس ثاقب حفظہ اللہ (مدیر جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری اہلحدیث گندھیاں اوتاڑ تحصیل پتوکی ضلع قصور) ہیں جنہوں نے جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور میں مجھ سے صحیح بخاری اور بعض دیگر علوم وفنون سبقاً پڑھے ہیں اور جامعہ شیخ الاسلام ہی سے فارغ التحصیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انھیں بصارت سے محروم رکھنے کے باوجود دینی بصیرت کا وافر حصہ عطا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے اللہ کی طرف سے انھیں آواز بھی مثل عندلیب موھوب ہوئی ہے، قوت حافظہ سے بھی سرشار ہیں فارغ التحصیل ہونے کے بعد تقریباً پانچ ماہ میں قرآنِ پاک حفظ کرلیا تھا پھر شیخ القراء المقری القاری محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ سے تجوید و قرات بھی پڑھی تھی جس نے ان کی رائق آواز کے حسن و جمال کو اور دوبالہ کردیا ۔ وہ راجہ جنگ میں خطیب مقرر ہوئے ان کے انداز بیان کو سراہا گیا وہ مدلّل و محقّق خطبات کو پسند کرتے تھے۔ یہ کتنی اچھی بات ہے کہ خطیب کی آواز پُر تاثیر و شیریں ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی گفتار میں دلائل و براھین کا انبار بھی ہو۔ اب چونکہ قاری صاحب بینائی نہ ہونے کی وجہ سے خود تو مطالعہ نہیں کرسکتے تھے، تو انھوں نے مجھے اشارہ کیا کہ میں آیت کریمہ (لقد من اللہ علی المؤمنین.....الخ) کو اپنے خطبات کا موضوع بنانا چاہتا ہوں۔ میں ان کی اس تمنا کو پورا کرتے ہوئے ہر جمعہ کے لئے خطبہ تیار کر کے انہیں ارسال کردیتا یا وہ اپنے شاگرد حافظ عمر فاروق بن عبدالمجید کو بھیج دیتے وہ آکر تحریری طور پر تیار شدہ خطبہ دستی لے جاتا۔ بعض خطبے تو اسی طرح تیار ہوئے اور قاری صاحب مدرسہ ضیاء السنہ راجہ جنگ کی جامع مسجد میں ہر جمعہ کے دن اپنے مخصوص انداز میں ان کا القاء کرتے۔ پھر حالات کے تقاضے کے مطابق قاری صاحب نے اس مسلسل موضوع سے ہٹ کر دوسرے موضوعات پر خطبات دینے شروع کردیئے، لیکن میں نے آیت کریمہ کے مضامین کی تکمیل کی خاطر خطبات کی ترتیب کی تحریر جاری رکھی۔ اس آیت کریمہ کی روشنی میں جتنے بھی خطبات تیار کئے جانے ممکن تھے میں نے اللہ کی توفیق اور مدد کے ساتھ تیار کردیئے جن کی تعداد چالیس تک جا پہنچی۔ والحمدللہ۔

میرا انداز تحریر کوئی رائج الوقت خطیبانہ نہیں ہے کیونکہ میں خطابت کا شہسوار نہیں ہوں۔ میرا مقصد تو تھا خطباء بالخصوص قاری ادریس ثاقب حفظہ اللہ کے لیے ایک ہی موضوع پر باحوالہ دلائل مہیا کرنا۔ ہر خطیب کا اپنا ایک انداز بیان ہوتا ہے، ایک کامیاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطیب اپنا مخصوص انداز خود ہی اختیار کر لیتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ خطبہ القاء کرنے میں صرف آواز کا پر ترنم ہونا کافی نہیں ہوتا جبکہ وہ کتاب وسنت کی نصوص اور دلیلوں سے خالی ہو یہ قرآنی وحدیثی نصوص ہی تو خطبہ کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں اور یہی خطبات کو مزین وآراستہ کرتی ہیں ،انھیں کی وجہ سے خطبات اہل علم محققین کے ہاں قابل قبول تصور ہوتے ہیں اس لیے میں نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ ہر بات کو با حوالہ ذکر کروں چاہے کوئی آیت کریمہ ہو یا حدیث نبوی ہو، کسی کا قول ہو یا کوئی واقعہ ہو ہر ایک کا حوالہ ضرور دیا ہے۔

یہ کتاب صرف خطیب حضرات کے لیے ہی مفید نہیں بلکہ اس سے دیگر تمام لوگ بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح عقائد اہل سنہ کو مدلل کر کے کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ باطل نظریات کا دلائل سے رد کیا گیا ہے ۔

لیکن پھر بھی انسان انسان ہی ہوتا ہے اس لئے اس سے خطا، سہو اور نسیان ہو جاتا ہے اور ایسا یقیناً ہو جاتا ہے۔ کثیر کوشش کے باوجود حوالہ جات، آیت یا حدیث نمبر یا صفحہ میں غلطی کا امکان بہر حال پھر بھی رہتا ہے۔ میں نے ان خطبات میں اکثر احادیث صحاح ستہ (بخاری مسلم ،نسائی ترمذی ، ابوداؤد، ابن ماجہ) سے نقل کی ہیں اور بہت سی احادیث مسند امام احمد بن حنبل ، دلائل النبوہ للبیہقی اور علامہ محدث البانی رحمہ اللہ کی صحیح الجامع الصغیر وغیرہ سے بیان کی ہیں۔ جیسا کہ حوالوں سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جائے گی۔

ان خطبات میں آیات واحادیث اور واقعات بیان کرنے میں خطیبانہ انداز اختیار نہیں کیا گیا کیونکہ اصل مقصد خطیب حضرات کو انداز خطابت سمجھانا مقصود نہ تھا بلکہ انھیں علمی مواد مہیا کرنا اصل مقصد تھا تا کہ وہ اپنے سامعین کی علمی پیاس بجھا سکیں۔

اور یہ بات واضح ہی ہے کہ ہر خطیب کسی بھی کتاب سے تیاری کر کے جب اپنا خطبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیار کرتا ہے تو وہ خطبہ اپنے ہی اختیار کردہ انداز خطابت میں بیان کرتا ہے۔

بہر حال جب یہ خطبات تیار ہو گئے تو عزیزم قاری ادریس ثاقب حفظہ اللہ نے ان کے شایع کرنے کا عزم مصمم کرلیا تا کہ ان سے تمام خطباء بھی مستفید ہوسکیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی مدد پھر قاری صاحب کی محنت وکاوش سے یہ کتاب قارئین حضرات کے ہاتھوں میں پہنچی ہے تا کہ وہ اس سے مفید ومستفید ہوسکیں۔اللہ تعالیٰ اپنے محض فضل وکرم سے ہماری اس حقیری محنت کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہماری نیت خالص کرے اور ریا، شہرت اور عُجب سے ہمیں کوسوں دور رکھے اور آخرت میں ہمارے، ہمارے والدین رحمہما اللہ واساتذہ ،ناشر اور اس کی نشر واشاعت میں معاونین کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے۔آمین!

آخر میں گزارش ہے کہ ان خطبات میں اگر ہم سے کوئی ایسی بات ذکر ہوگئی ہو جو کہ کسی صریح قرآنی یا حدیثی نص کے خلاف ہو تو سمجھ لینا کہ ہم نے اس سے رجوع کیا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اَلرُّجُوعُ اِلَی الحَقِّ خَیرٌ مِنَ التَّمَادِی فِی البَاطِلِ'' حق بات کی طرف رجوع کرنا غلط اور باطل بات پر اڑے رہنے سے بہتر ہے''۔

(دیکھیے فقہ الکتاب والسنۃ ورفع الحرج عن الامۃ لشیخ لاسلام ابن تیمیہ۔ص:۳۷)

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی مشہور کتاب (حجۃ اللہ البالغہ ص۱۰) میں فرماتے ہیں:

''لوگو! میں ہر اس بات سے بری ہوں جو مجھ سے کتاب وسنت کے خلاف کہی یا لکھی گئی ہو، اللہ اس شخص پر رحم کرے جو میری ایسی بات پر مجھے باخبر کرے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ بنانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبدالرحمٰن ضیاء بن محمد شریف بن صدرالدین بن غلام الدین جھنگوی

۲۰۰۸۔۳۔۸مساء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خطبہ نمبر:①

ا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (مسلم: کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ: ۸۶۸)

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ (آل عمران: ۱۰۲)

﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾ (النساء: ۱)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا. يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ (الاحزاب: ۳۳/۷۰-۷۱) (النسائی: کتاب الجمعۃ باب کیفیۃ الجمعۃ: ۱۴۰۵)

أَمَّا بَعْدُ: ..... فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. (النسائی: کتاب العیدین باب کیف الخطبۃ: ۱۵۷۹)

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آل عمران:۱۶۴)

بلا شبہ اللہ (تعالیٰ) نے مومنوں پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک (عظیم) رسول مبعوث فرمایا جو ان پر اسکی آیات پڑھتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

حضرات گرامی: میں آج کے اس خطبہ جمعہ میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ کرنے والا ہوں۔لہٰذا آپ حضرات کان لگا کر سنیے گا۔

سورہ نحل کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اجمالی تذکرہ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ نحل میں اپنی بہت سی آفاقی وانفسی نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے اور ان نعمتوں کو اپنی توحید الوھیت کی دلیل بنایا ہے اور ساتھ ساتھ شرک اور مشرکین کا خوب رد کیا ہے اور انہیں اپنی نعمتوں کی ناشکری کرنے والے قرار دیا ہے اور ان کے صلہ یعنی دوزخ اور اس کے عذابوں کا بھی ذکر کیا ہے اور انکے ساتھ ایک عظیم روحانی نعمت یعنی توحید و رسالت کا ذکر بھی کیا ہے اور اس کی قدر کرنے والے اہل توحید اور متبعین رسول کا ذکر بھی کیا ہے اور ان کے صلہ یعنی جنت اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ بھی کیا ہے۔چنانچہ اس مقام پر انتہائی اختصار کے ساتھ سورۂ نحل میں مذکور نعمتوں کا خلاصہ آپ حضرات کو سنایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محبت سے اپنی نعمتوں کا ذکر سننے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی قدر کرنے اور شکر ادا کرنے کی توفیق دے اور ہمیں اہل توحید میں سے بنائے۔(آمین)

چنانچہ مشہور مفسر قرآن حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ سورۃ لقمان کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا اظہار فرما رہا ہے کہ دیکھو آسمان کے ستارے تمہارے لئے کام میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشغول ہیں چمک چمک کر تمہیں روشنی پہنچا رہے ہیں، بادل، بارش، اولے، سب تمہارے نفع کی چیزیں ہیں، خود آسمان تمہارے لئے محفوظ چھت ہے، زمین کی نہریں، چشمے، دریا، سمندر، درخت، کھیتی، پھل یہ سب نعمتیں بھی اسی نے دے رکھی ہیں۔

(تحت تفسیر آیت سورۂ لقمان ۲۰)

ا۔سورۂ نحل سے اللہ کی نعمتوں کا اجمالی تذکرہ:

ا۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک حقیر سے قطرے سے پیدا کیا ہے پھر اسے خوبصورت بنایا۔ (آیت:۴)

اس نے سننے کے لئے کان دیئے دیکھنے کے لئے آنکھیں دیں اور سوچنے کے لئے دل دیئے تاکہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں اور اللہ کی ان نعمتوں کو اللہ کی معرفت اور عبادت میں لگائیں۔ (آیت:۷۸)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے جانور پیدا کئے (آیت ۶،۶۶) انسان ان سے مختلف فائدے اٹھا رہا ہے مثلاً:

اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ وغیرہ ان کے بالوں کے گرم کپڑے بن جاتے ہیں، ان کا دودھ پیتے ہیں، گوشت کھاتے ہیں، بڑے جانور سواری کے کام بھی آتے ہیں، بوجھ بھی اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ (آیت:۷)

پھر گھوڑے، خچر اور گدے بھی پیدا کئے ہیں جو کہ سواری کے کام آتے ہیں اور ان میں زینت بھی ہے پھر کشتیوں اور جہازوں نیز دوسری جدید سواریوں کی طرف بھی اشارہ کیا ہے (آیت ۸)

۳۔ اس نے بارش نازل کی اس کا پانی پینے اور نہانے کے کام آتا ہے اور جانور بھی اس سے مستفید ہوتے ہیں پھر اس سے کھیتی، درخت، زیتون، کھجور اور ہر طرح کے پھل فروٹ پیدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔(آیت ۱۱،۱۳،۶۷) پھر اس کے ذریعے مختلف شکل وصورت کے مختلف خوشبو کے طرح طرح کے پھل اور پھول نکلتے ہیں۔(۱۰،۶۵)

۴۔ رات دن، چاند، سورج اور ستارے بنائے ۔(۱۲،۱۵)

۵۔ سمندر، کشتی و جہاز، مچھلی کا تازہ گوشت، جواہرات وزیورات اور تجارت کرنا۔(۱۴)

۶۔ پہاڑ، نہریں، راستے بنائے۔(۱۵)

۷۔ شہد کی مکھی کو اللہ تعالیٰ نے الہام کیا یعنی اسے یہ بات سمجھائی کہ وہ پہاڑوں میں ،درختوں میں اور چھتوں میں شہد کے چھتے بنائے اور اس شہد میں بہت سی بیماریوں کے لئے شفا رکھ دی ہے۔(۶۸)

۸۔ ازواج بیٹے، پوتے اور پاکیزہ رزق پیدا کیے۔(۷۲)

۹۔ رہائش گاہیں کھالوں کے خیمے اور ڈیرے۔(۸۰،۸۱)

اسی سورت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿یَعرِفُونَ نِعمَةَ اللّٰهِ ثُمَّ یُنکِرُونَهَا وَأَکثَرُهُمُ الکَافِرُونَ﴾(۸۳)

''وہ اللہ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں پھر ان کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں''۔

یعنی یہ لوگ جانتے ہیں کہ نعمتیں دینے والا تو اللہ ہی ہے اس کی بے شمار نعمتیں ان کے ہاتھوں میں ہیں لیکن پھر بھی ان کا انکار کرتے ہیں اور اس کی نعمتوں کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مددگار فلاں ہے، رزق دینے والا فلاں ہے۔

(دیکھئے تفسیر ابن کثیر)

نیز فرمایا: ﴿وَاشکُرُوا نِعمَةَ اللّٰهِ إِن کُنتُم إِیَّاهُ تَعبُدُونَ﴾(۱۱۴)

اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پھر آیت ۱۱۲ میں اہل مکہ پر ایک اور خاص نعمت کا ذکر کیا کہ انہیں امن وسلامتی اور اطمینان جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی جیسا کہ سورۂ قریش میں بھی اس کا ذکر ہے مکہ کے آس پاس لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں ادھر مکہ والوں کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتا تھا بلکہ جو کوئی یہاں آجاتا تو وہ بھی امن میں سمجھا جاتا تھا مکہ میں قسم قسم کے پھلوں کی شکل میں روزیاں چاروں طرف سے آرہی تھیں لیکن کفار مکہ نے پھر بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور انتہائی اعلیٰ درجہ کی ایک عظیم نعمت یعنی محمد ﷺ کی بعثت کی ناشکری کی جو کہ انہیں میں سے تھے انہوں نے آپ کی نافرمانی کی اسی کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَم تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعمَةَ اللهِ كُفرًا وَأَحَلُّوا قَومَهُم دَارَ البَوَارِ﴾

(ابراھیم:۲۸)

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری میں بدل لیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا یعنی دوزخ میں۔

۲۔ بعض جسمانی نعمتوں کا تذکرہ

ہمارے ربّ کریم نے ہمارے جسم کو ایسی ایسی نعمتیں بخشی ہیں کہ جن کا کوئی بدل ہی نہیں، ان نعمتوں میں سے کوئی نعمت گم ہو جائے تو ہم دینا بھر کے خزانے لٹا کر وہ نعمت دوبارہ حاصل نہیں کر سکتے۔ مثلاً:

(۱) ایک دل ہے جو کہ خود کار مشین کی طرح دن میں ہزاروں مرتبہ دھڑکتا ہے، اگر ان دھڑکنوں میں کوئی ڈیفیکٹ ہو جائے تو ہماری زندگی کا تمام ربط ٹوٹ جائے۔

(۲) ہماری آنکھیں ہیں ان کے پپوٹوں میں سے ایسے اعصاب مرکب ہیں اگر وہ کمزور ہو جائیں، کام کرنا چھوڑ دیں تو وہ ہماری آنکھوں کے اوپر ہی گر جائیں۔ آنکھیں کھلنے کی طاقت ہی سلب ہو جائے، ان کی رطوبت ختم ہو جائے تو نظر ہی بند ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) ہماری زبان میں بولنے اور ذائقہ چکھنے کی صلاحیت ہے دنیا میں ابھی کوئی مشین تیار نہیں ہوئی جو ذائقہ بتا سکے زبان میں قوتِ گویائی پیدا کر سکے۔مختلف پھلوں کا ذائقہ زبان ہی بتا سکتی ہے۔

(۴) ہونٹ نہ ہوں تو ہم کھا سکتے ہیں نہ پی سکتے ہیں اور نہ صحیح طرح بول سکتے ہیں۔حروف شفویہ با' فا اور میم والے کلمات کا تلفظ ہی ادا نہیں ہو سکتا۔

(۵) ناک میں بے شمار خوشبوئیں سونگھنے کی صلاحیت ہے' مختلف پھولوں اور پھلوں کی خوشبو ئیں سونگھ کر انسان ان میں فرق کر لیتا ہے۔اسی طرح بدبودار چیزوں کی خرابی بھی معلوم کر لیتا ہے۔سونگھ کر ہی خراب سالن کے استعمال سے بچ جاتا ہے۔اگر یہ حس ختم ہو جائے تو اللہ کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ہے جو یہ حس واپس لوٹا دے

(۶) چہرے میں مسکرانے کے بے شمار پوائنٹ ہیں اگر وہ ختم ہو جائیں تو مسکرانے کی صلاحیت ہی جاتی رہے۔انسان حیوان کی طرح غیر ضاحک ہو جائے۔

(۷) انسان کے رخسار' انسانی خوبصورتی کا راز ہیں اور رخسار کی خوبصورتی داڑھوں اور جبڑوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔داڑھیں نہ ہوں یا جبڑے نہ ہوں تو ساری خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔

(۸) منہ میں لعاب ہونا اللہ کی عظیم نعمت ہے۔اگر لعاب ختم ہو جائے تو ہر وقت پانی کی بوتل پاس رکھنی پڑتی ہے۔ہر منٹ بعد زبان گیلی کرنا پڑتی ہے۔

۳۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بغیر انسان زندہ ہی نہیں رہ سکتا:

بھائیو! یاد رکھو اس دنیا میں انسان اللہ کی نعمت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ اس کے بغیر پیدا بھی نہیں ہو سکتا تھا۔مثلاً آپ ایک گندم کا دانہ اٹھا کر دیکھیں اور اس میں غور کریں۔گندم کا دانہ اللہ کی عظیم نعمت ہے اور اس کا کئی عظیم سے عظیم نعمتوں کے ساتھ ربط ہے۔مثلاً:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۔ اس دانہ کے پیدا کرنے کے لیے موسموں کی تبدیلی ضروری ہے جس کے لیے چاند و سورج کا وجود ضروری ہے۔

۲۔ پانی کا ہونا ضروری ہے پھر پانی کے نازل کرنے کے لیے بادلوں کا ہونا ضروری ہے۔ بادلوں کو چلانے کے لیے ہواؤں کا ہونا ضروری ہے۔۔

۳۔ دھوپ کا ہونا ضروری ہے دھوپ کے لیے بھی سورج کا ہونا ضروری ہے۔

۴۔ پھر اس کو کاٹنے کے لیے آلات کا ہونا ضروری ہے۔ آلات کے بنانے کے لیے مادے (لوہے، لکڑی وغیرہ) کا ہونا ضروری ہے۔

۵۔ اس کو گاہنے کے لیے بھی بیل یا تھریشر ہونا ضروری ہے۔ تھریشر بنانے کے لیے لوہے کا ہونا ضروری ہے۔

۶۔ پھر اس کو پیسنے کے لیے چکی کا ہونا ضروری ہے۔ پھر چکی بنانے کے لیے بھی کئی اشیاء کی ضرورت ہے۔

۷۔ پھر اس آٹے کو گوندنے کے لیے برتن اور پانی کی ضرورت ہے۔

۸۔ پھر اس کی روٹی تیار کرنے کے لیے آگ کی ضرورت ہے آگ جلانے کے لیے ایندھن کی ضرورت ہے پھر ماچس کی ضرورت ہے پھر روٹی پکانے کے لیے توے اور چولہے کی یا تندور کی ضرورت ہے۔

۹۔ پھر اس روٹی کے ساتھ سالن کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے سالن حاصل کرنے کے وسائل و ذرائع سبزیاں و ترکاریاں اور گوشت وغیرہ کے انتظامات بھی کر دیئے۔

۱۰۔ پھر اسے کھانے کے لیے منہ اور دانتوں کی ضرورت ہے پھر اسے حلق سے آگے اتارنے کی بھی ضرورت ہے۔

۱۱۔ پھر اسے ہضم کرنے کے لیے کئی باطنی نعمتوں کے ساتھ مربوط کیا حتی کہ انسان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر ہی اندر فضلہ بن کر باہر نکلا۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا اَمَرَهُ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّ اَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ﴾ (عبس:۲۳تا۳۲)

''انسان نے ابھی تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی۔ انسان اپنے کھانے کو تو دیکھے کہ ہم نے خوب پانی برسایا پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا پھر اس میں اناج اگائے اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغات اور میوہ اور گھاس چارہ بھی اگایا۔ تمہارے استعمال اور فائدہ کے لیے اور تمہارے جانوروں کے چرنے کے لیے''۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے زندگی بسر کرنے کی تمام سہولتیں مہیا کر رکھی ہیں۔

جیسا کہ اس نے فرمایا:

﴿وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ﴾ (ابراھیم:۳۴)

''اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزیں دے رکھی ہیں۔ اگر تم اللہ کے احسانات اور نعمتیں ایک ایک کر کے گننا چاہو تو گن بھی نہیں سکتے یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے''۔

یعنی انسان اللہ کی نعمتوں کا اعتراف نہیں کرتا اور اس کا شکر ادا نہیں کرتا اس سے بالکل بے خبر اور غافل رہتا ہے۔ اسی لیے تو کھانے کے بعد کی دعاؤں میں یہ دعا بھی ہے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا''.

(ابوداؤد:۳۸۵۱)

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اسے آسانی سے حلق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نیچے اتار دیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا''۔

دوستو! یہ وہ مادی نعمتیں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسان کے مادی بدن کو زندہ رکھنے کے انتظامات کئے ہیں۔انسان کا بدن مٹی سے پیدا ہوا۔اس کی خوراک بھی مٹی سے پیدا کی۔اور انسان کو مادی نعمتوں سے نوازا اور ان میں مسلم اور کافر کا کوئی فرق نہیں کیا بلکہ مادی نعمتیں کافروں کے لیے زیادہ ہیں۔انہیں دنیا کے مال و دولت کی فراوانی حاصل ہے،انہیں ہر طرح کی سہولتیں میسر ہیں۔ان مادی نعمتوں کا وجود بالعموم اس زمین سے ہی ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ﴾ (حم السجدہ:۱۰)

''اور اس (اللہ) نے اس زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ گاڑ دیئے اور اس (زمین) میں برکت (کثرت خیر) رکھ دی۔اور اس (زمین) میں (رہنے والوں کی) غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کر دی ٹھیک چار دنوں میں''۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو اس کی نعمتوں کو پہچاننے کے باوجود انکار کرتے ہیں۔

﴿يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ﴾ (النحل:۸۳)

''یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں پھر ان کا انکار کرتے ہیں بلکہ ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں''۔

یعنی اس بات کو جانتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ ساری نعمتیں پیدا کرنے والا اور ان کو استعمال میں لانے کی صلاحیتیں عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں اور اکثر ناشکری کرتے ہیں یعنی اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔پیروں فقیروں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف میں رات دن رطب اللسان ہیں۔انہیں کے گن گاتے ہیں۔(احسن البیان)

اللہ تعالیٰ نے تو سورۃ الرحمٰن میں ایک عجیب اور عمدہ اسلوب اختیار کیا ہے۔بہت سی آفاقی اور انفسی ،دنیاوی واخروی نعمتوں کا ذکر کیا اور ساتھ ساتھ ۳۱بار سوال کیا اور انسانوں اور جنوں کو جھنجھوڑا ہے۔

﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾

''اے جنو اور انسانو!تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟''

ایمان دار نیک جنوں نے نبی کریم ﷺ کی زبانی جب یہ سورت سنی تھی تو اس میں مذکور سوال ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ کا جواب بڑے اچھے انداز سے دیتے تھے وہ کہتے تھے کہ: ''لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ'' اے ہمارے رب!ہم تیری کوئی ایک نعمت بھی نہیں جھٹلائیں گے ہر طرح کی تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں''۔(ترمذی،تفسیر سورۃ الرحمٰن)

۴۔اے ربِّ کریم کے منکرو!

(۹) تصور کیجئے!اگر ہاتھ نہ ہوں،یا ہاتھ کی انگلیاں نہ ہوں یا انگوٹھا نہ ہو تو کتنا بڑا نقص ہوگا۔کتنے کاموں میں انسان دوسروں کا محتاج ہو جائے گا؟

(۱۰) پاؤں نہ ہوں تو کتنے کاموں سے محروم ہوگا۔دوسروں پر بوجھ بن جائے گا؟

(۱۱) اگر ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے تو انسان چارپائی کا ہو کر رہ جائے گا۔

(۱۲) پیشاب ہی بند ہو جائے تو انسان کس قدر چیختا چلاتا ہے۔پھر بھی اپنے رب کریم کا مقابلہ کرنے سے باز نہیں آتا۔

(۱۳) انسان کی نیند اڑ جائے تو اس کے لیے رات دن برابر ہو جاتے ہیں۔

(۱۴) اے انسان!تو یقین کر لے کہ تیرا ایک ایک سانس،بدن کا ایک ایک لمحہ تیرے رب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کریم کے کرم اور اس کے رحم اور عنایت کا اعلان کر رہا ہے۔

(۱۵) جسے داڑھ کی شدید درد ہو تو وہ کہتا ہے کہ میں نے کبھی آرام دیکھا ہی نہیں وہ اپنا سب کچھ دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے تاکہ اس کا درد ختم ہو جائے۔

۵۔ایک یونانی کروڑ پتی اپنی پلکوں کی خاطر ساری دولت دینے کیلئے تیار ہو گیا

اے اللہ کے منکر دھریے و کمیونسٹ سن لے! اوناسس' یونانی تاجر تھا دنیا کی سب سے بڑی جہاز راں کمپنی کا مالک تھا زیتون کا کاروبار کرتا تھا اسے دنیا کے امیر ترین شخص ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔امریکہ کی خاتون اوّل جیکولین کینڈی سے شادی کی' زوال کا شکار ہوا اور مر گیا۔اس کے انتقال پر ایک بین الاقوامی ٹیلی ویژن نے اس کی زندگی پر دستاویزی فلم دکھائی۔فلم میں انکشاف ہوا کہ اوناسس ایک عجیب و غریب مرض کا شکار تھا' وہ یہ کہ اس کے پپوٹوں کے اعصاب جواب دے گئے تھے۔وہ اپنی پلکیں نہیں اٹھا سکتا تھا' ڈاکٹروں نے اس کے پپوٹوں پر ''سلوشن ٹیپ'' لگا دی تھی' جس کے باعث دن بھر اس کی آنکھیں کھلی رہتی تھیں' رات سونے کے وقت وہ سلوشن ٹیپ اتار دیتا تھا' اس کی پلکیں اس کی آنکھوں پر گر جاتیں' اندھیرا ہو جاتا اور وہ سو جاتا' صبح اٹھ کر وہ دوبارہ ٹیپ لگوا لیتا' فلم میں جب اس سے زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوچھی گئی تو اوناسس کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر دکھی لہجے میں بولا! ''کاش میں صرف ایک بار اپنی پلکیں خود اٹھا سکوں۔پوچھنے والا پوچھتا ہے! ''اپنی خواہش کے عوض تم کیا دے سکتے ہو؟ اوناسس فوراً جواب دیتا ہے میں اپنی ساری دولت اپنا سب کچھ دینے کو تیار ہوں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور' جلد ۳۳' شمارہ ۲۶' بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور' ۱۱ جولائی ۲۰۰۲ء' ص ۱۰)

اے اللہ کے منکر و سوچو تو سہی ہمارے رب کا کرم تو دیکھو ہماری آنکھوں کی پلکوں میں ہمارے رب کریم نے ایسے اعصاب مرکب کیے ہیں جن کی وجہ سے ہم اپنی پلکیں خود اٹھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں۔ ہماری پلکوں کی یہ حرکت اوناسس کی پوری دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔ پلکیں ہی کیا ہمارے رب نے ہمارے حس کو ایسی ایسی نعمتیں بخشی ہیں کہ جن کا کوئی بدل ہی نہیں۔

۶۔ ایک دھریے کی بنائی ہی ختم ہوگئی تھی

تفسیر جلالین میں سورۃ ملک کی آیت نمبر: ۳۰ ﴿ قُلْ اَرَئَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآئُوْ کُمْ غُوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَاءٍ مَّعِیْنٍ﴾ ''آپ کہہ دیجئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارا پانی زمین میں اتر جائے تو پھر کو ہے جو تمہارے پاس ٹھہرا ہوا پانی لے آئے''؟ کی تفسیر میں لکھا ہوا ہے کہ کسی متکبر قسم کے دھریہ (اللہ کے منکر) پر اس آیت کریمہ کی تلاوت کی گئی تو اس نے اس کا جواب دیا کہ اگر ہمارا پانی گہرائی میں چلا جائے گا تو ہم کلہاڑوں اور بیلچوں کے ساتھ نکال لیں گے۔ یہ کہنے کی ہی بات تھی کہ اس کی آنکھ کا پانی خشک ہوگیا اور وہ نابینا ہوگیا۔ مفسر محلی فرماتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کی آیات سے آگے جرأت کرنے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔

۷۔ کانوں کی قوتِ شنوائی میں اگر تناسب نہ ہوتو؟

ایک شخص کانوں کی لرزش جیسی تکلیف میں مبتلا تھا کہ اسے ہلکی سی آواز بھی کانوں میں بہت زیادہ سنائی دیتی تھی' اس کا عالم یہ تھا کہ کانوں میں اکثر روئی استعمال کرتا تھا تاکہ کانوں میں خارجی آواز کم جائے' اگر کبھی کانوں میں روئی نہ ہوتو وہ فوراً کانوں میں انگلیاں ڈال دیتا تھا حتیٰ کہ اتنی حساسیت ہوگئی تھی کہ ان کے کان کے قریب کوئی بات ہی نہیں کی جاسکتی تھی' کیونکہ کان کے قریب کی گئی بات بھی اسے بہت ہی اونچی محسوس ہوتی تھی۔ اسلام آباد کے ایک میڈیکل سنٹر نے اسے دونوں کانوں میں ایک خاص قسم کے آلے لگا دیئے تھے وہ اسے مسلسل لگانے پڑتے تھے۔ جس کی وجہ سے اس کی طبیعت میں کچھ سکون ہوا۔ اس نے کہا تھا کہ جب میں نماز کے لیے وضوء کرتا ہوں تو مجھے یہ آلات اتارنا پڑتے ہیں تو ایک دم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔اور اس بے چین طبیعت میں اتنی گھبراہٹ ہوتی ہے کہ محسوس ہوتا ہے کہ دماغ پھٹ جائے گا۔(کرشمات کلونجی از حکیم طارق محمود چغتائی، ص ۶۰)

اللہ تعالی ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:②

۲۔اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ..... الخ﴾

ا۔ اُخروی نعمتیں:

سابقہ خطبہ میں آپ حضرات اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ان مادی نعمتوں کا تذکرہ سن چکے ہیں جن کا تعلق انسان کی دنیاوی زندگی کے ساتھ ہے۔آج کے خطبہ میں میں آپ حضرات کے سامنے ان روحانی اور اخروی نعمتوں کا تذکرہ کروں گا جن کا تعلق انسان کی اخروی زندگی کے ساتھ ہے اور یہی حقیقی اور اصلی نعمتیں ہیں اور یہ مؤمنین کے ساتھ خاص ہیں اور کافر لوگ ان سے محروم ہیں اور یہی انسان کی زندگی کا اصلی مقصد ہیں ان کے بغیر انسان کسی کام کا نہیں اور یہ نعمتیں ایک عظیم روحانی نعمت یعنی ایمان اور عمل صالح کے بدلے میں نصیب ہوتی ہیں مثلاً اللہ کی رضا، مغفرت، عفو اور جنت کا حصول وغیرہ۔اُخروی نعمتیں، دنیاوی نعمتوں سے کئی گناہ زیادہ ہیں۔اگر کوئی ان میں سے بعض نعمتیں معلوم کرنا چاہتا ہو تو وہ سورت واقعہ اور سورت الرحمٰن کا مطالعہ کرے۔

جنت کا وصف:

سورۃ الواقعہ میں جنت کی نعمتوں کا تذکرہ

خوش قسمت سابقین اولین اور مقربین کی جنت کا وصف

﴿عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ. مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ. يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ. بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ. لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ .وَلَحمِ طَيرٍ مِمَّا يَشتَهُونَ .وَحُورٌ عِينٌ .كَامثَالِ اللُؤلُؤِ المَكنُونِ.جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعمَلُونَ .لَا يَسمَعُونَ فِيهَا لَغوًا وَلَا تَاثِيمًا .اِلَّا قِيلاً سَلَامًا سَلَامًا﴾

وہ (سونے چاندی و جواہرات سے) مرصّع تختوں پر آمنے سامنے تکیہ لگائے (آرام کر رہے ہوں گے)۔ان (کی خدمت) کیلئے ایسے خوبصورت لڑکے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رکھے جائیں گے۔وہ نتھری شراب کے کوزے، چمکتی ہوئی صراحیاں اور لبالب بھرے پیالے لے کر ان کی خدمت کیلئے ان کے پاس پھرتے رہیں گے۔وہ ایسی شراب ہے کہ جس سے نہ تو انہیں دردِ سر ہوگا اور نہ ہی عقل میں فتور آئے گا اور وہ ایسے پھل ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے پھریں گے۔جو وہ پسند کریں گے اور وہ لڑکے ان کی چاہت کے مطابق پرندوں کا گوشت (ان کی خدمت میں پیش کریں گے) اور (ان کے لئے) سفید جسم ،سیاہ اور فراخ (خوبصورت) آنکھوں والی عورتیں ہوں گی (ایسی خوبصورت صاف شفاف) جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔جو وہ کرتے رہے۔وہاں وہ نہ تو کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ ہی کوئی گناہ میں ڈالنے والی بات،وہ بس سلام ہے سلام ہے کہنا سنیں گے۔

اصحاب الیمین (داہنے جانب والوں) کی جنت کا وصف:

﴿وَ اَصحَابُ اليَمِينِ مَا اَصحَابُ اليَمِينِ .فِي سِدرٍ مَخضُودٍ .وَطَلحٍ مَّنضُودٍ.وَظِلٍّ مَمدُودٍ.وَمَاءٍ مَّسكُوبٍ .وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ.لَا مَقطُوعَةٍ وَلَا مَمنُوعَةٍ.وَفُرُشٍ مَّرفُوعَةٍ.اِنَّا اَنشَانهُنَّ اِنشَاءً .فَجَعَلنَاهُنَّ اَبكَارًا.عُرُبًا اَترَابًا .لِّاَصحٰبِ اليَمِينِ﴾

اور اصحاب الیمین کیا ہی اچھے ہیں وہ بغیر کانٹوں کے بیریوں کے درختوں میں ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ تہ بتہ کیلوں کے درختوں میں ہوں گے۔ خوب پھیلے ہوئے سایوں میں ہوں گے۔ مسلسل بہنے والی آبشاروں میں ہوں گے۔ بکثرت پھلوں میں ہوں گے۔ جو کبھی ختم نہ ہوں گے اور انہیں کوئی روک ٹوک بھی نہیں ہوگی۔ وہ اونچے اونچے بچھونوں میں ہونگے۔ ہم ہی نے ان کی بیویوں کو خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے ان (بستروں والی عورتوں کو) کنواریاں بنایا ہے۔ (جو اپنے ان جنتی خاوندوں) سے محبت کرنے والیاں اور ان کی ہم عمر ہیں۔ (یہ سب کچھ) اصحاب الیمین (جنتیوں) کے لئے ہے۔ (سورۃ الواقعہ: ۲۷ تا ۲۸)

سورۃ الرحمٰن میں جنت کی نعمتوں کا تذکرہ:

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. مُدْهَآمَّتٰنِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ. تَبَارَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِکْرَامِ﴾

اور اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرنے والے (نیک شخص) کیلئے دو باغ ہیں۔ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغ بہت سی ٹہنیوں اور شاخوں والے ہیں۔ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور ان دونوں باغوں میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں۔ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں باغوں میں ہر قسم کے پھل کی دو قسمیں ہیں۔ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ جنتی ایسے بستروں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر (ابرے کے نیچے والے کپڑے) موٹے ریشم کے ہوں گے۔ اور ان دونوں باغوں کا پھل بالکل قریب ہو گا۔ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہاں شرمیلی نیچی نگاہ والی حوریں ہیں۔ جنہیں ان سے پہلے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ ہی کسی جن نے۔ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ عورتیں یاقوت اور مونگے کی مثل ہیں۔ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور ان دو (باغوں) کے علاوہ دو باغ اور ہیں۔ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جو نہایت سیاہی مائل ہیں (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں دو چشمے ہیں جو شدت سے جوش مارنے والے ہیں۔ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں پھل اور کھجوروں کے درخت ہیں۔ (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں۔(اے جنواور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (وہ گوری رنگت کی) سیاہ آنکھوی والی عورتیں ہیں جو خیموں میں ٹھہرائی ہوئی ہیں۔(اے جنواور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان سے پہلے انہیں کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ ہی کسی جن نے۔(اے جنواور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ وہاں سبز اور نادر نفیس خوبصورت مسندوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔(اے جنواور انسانو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تیرے رب کا نام بہت بابرکت ہے۔ جو لہ جلالت و بزرگی والا اور صاحبِ بخشش ہے۔

سورت سجدہ میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(السجدۃ:۱۷)

''جو کچھ اُن (جنتیوں) کے نیک عملوں کی وجہ سے اُن کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی خاطر اُن کے لیے پوشیدہ رکھا گیا ہے، وہ کوئی نہیں جانتا''۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

'' اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ''. (بخاری وغیرہ)

''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمت تیار کی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، اور نہ ہی کسی بشر کے دل پر اس کا تصور آیا ہے'' پھر فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت کریمہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

پڑھ لو۔

جنت ایک عظیم نعمت ہے جو بے شمار نعمتوں پر مشتمل ہے جن کی دنیا میں مثال اور حقیقت نہیں ہے۔ پھر یہ نعمتیں ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔

حوض کوثر اور شفاعت کا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُخروی نعمتوں میں سے عظیم نعمت ہے۔

آخرت کی نعمتیں زائل نہیں ہونگی' جنت میں ہمیشہ جوانی رہے گی' کبھی تھکاوٹ نہیں پہنچے گی' صحت وعافیت رہے گی' کبھی موت نہیں آئے گی' صفائی ہی رہے گی' بدبو نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی' بول و براز اور حیض ونفاس جیسی گندگی نہیں ہوگی' تھوک اور رینٹ نہیں ہو گا' حسن و جمال انتہائی درجہ کا ہوگا'

﴿وَاَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ .وَاَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ.وَ اَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِيْنَ .وَ اَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى.﴾ (محمد:۱۵)

نیز نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَوْضِعُ قَدَمِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا".

جنت میں ایک پاؤں رکھنے کی جگہ دنیا ومافیھا سے بہتر ہے اور جنت کی حور کے بارے میں فرمایا:

"لَوْ اَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَتْ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَمَلَأَتْ مَابَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا يَعْنِيْ خِمَارَهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَاوَمَافِيْهَا. (ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی سبیل اللہ:۱۶۵۱)

"اہل جنت کی عورتوں میں سے اگر کوئی عورت زمین والوں کی طرف جھانک کر دیکھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے تو دنیا و مافیھا کو روشن کر دے اور آسمان اور زمین کے درمیان والی جگہ کو خوشبو سے بھر دے۔ اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے"۔

۳۔ جنتی حوروں کے خوش کُن گیت:

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ

وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ

"ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں فنا نہیں ہونگی اور ہم ناز و نعمت میں رہنے والی ہیں ہم کبھی بھی بری حالت میں نہیں ہونگی"۔

اور ہم راضی و خوش رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہیں ہونگی خوشی ہے ان کے لیے جو ہمارے خاوند ہونگے اور ہم ان کی بیویاں ہونگی"۔

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی کلام الحور العین ۲۵۶۴)

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! جنت کے محلات کس سے بنے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لَبِنَةُ ذَهَبٍ وَلَبِنَةُ فِضَّةٍ" ان کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی۔ "وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ" اور ان کا مصالحہ کستوری ہے۔ "وَحَصْبَاءُ هَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ" اور اس جنت کے کنکر موتی اور یاقوت ہیں۔ "وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ" اور اس کی مٹی زعفران ہے۔

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ ونعیمھا: ۲۵۲۵)

اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت یعنی جنت کے متعلق مزید تفصیلات معلوم کرنے کے لیے قرآن مجید اور کتب صحاح ستہ کا مطالعہ کیجئے۔ نیز حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی مشہور کتاب حادی الارواح اِلی بلادِ الافراح کی طرف رجوع کیجئے۔ نیز حوروں کے اوصاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کے قصیدہ نونیہ کا بھی مطالعہ کیجئے۔

اہل جنت اس عظیم نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی تسبیح وتحمید بیان کریں گے اور کہیں گے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ﴾ (الزمر:۷۴)

''ہر طرح کی حمد وتعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا''

نیز فرمایا کہ جنت میں ان کی صدا: ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ'' ''اے اللہ! تو ہر عیب ونقص سے پاک ہے'' ہوگی۔

اور ان کی ہر بات کا خاتمہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' پر ہوگا۔ (سورۃ یونس:۱۰)

اور وہ اس میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا الخ'' بھی کہیں گے۔ (الاعراف ۴۳)

اور وہ جنت میں یہ بھی کہیں گے:

﴿اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ. فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ. اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ﴾ (الطور:۲۶ تا ۲۸)

''بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرنے والوں میں سے تھے اسی لیے تو (اللہ تعالیٰ) نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے اور ہمیں گرم بھاپ کے عذاب سے بچالیا ہے بے شک ہم اس سے پہلے اسی کو پکارا کرتے تھے بے شک وہی بڑا احسان کرنے والا نہایت مہربان ہے''۔

ان لوگوں کے لیے اجر وثواب بھی غیر ممنون (نہ ختم ہونے والا) ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ (التین:۶)

ان کے لئے ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے۔ (آمین)

۴۔ دیدارِ الٰہی و رضائے الٰہی سب سے بڑی نعمت ہے:

پھر سب سے بڑی نعمت' دیدارِ الٰہی ہوگی' اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی بھی بہت بڑی نعمت ہوگی۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا: "تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ؟" تم اور کچھ مزید چاہتے ہو جو میں تمہیں عطا کروں؟ وہ کہیں گے "اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ کیا تو نے ہمارے چہروں کو سفید نہیں کیا' کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا' کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دی؟

نبی ﷺ نے فرمایا: "فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ" اللہ تعالیٰ حجاب دور کر دے گا۔ فرمایا: "فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ" انہیں اپنے رب کی طرف دیکھنے سے زیادہ محبوب اور پیاری نعمت کوئی نہیں دی گئی۔ پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ (یونس:۲۶)

(مسلم' کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین فی الآخرۃ ربھم :۱۸۱)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: "يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ رَضِيْتُمْ؟ جنتیو! کیا تم راضی وخوش ہو گئے ہو؟ وہ کہیں گے "وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ" ہم راضی کیوں نہ ہوں جب کہ تو نے ہمیں وہ کچھ نعمتیں دے دی ہیں جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ؟ میں تمہیں ان سے زیادہ اچھی ایک اور نعمت دوں گا وہ کہیں گے: "وَاَيُّ شَيْءٍ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفْضَلُ مِنْ ذَالِکَ ؟ان سے زیادہ اچھی نعمت اور کونسی ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:
"اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلاَ اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا" میں تم پر اپنی رضا اور خوشنودی حلال کرلیتا ہوں پھر اس کے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔(بخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار ۶۵۴۹)

۵۔ ہر طرح کی نعمت اللہ ہی کی طرف سے پہنچتی ہے:

﴿وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ﴾ (النحل:۵۳)

"اور تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے ہیں"۔

صبح کے اذکار میں بھی ہے:

"اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ".

(سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۵۰۷۳، حصن المسلم، نمبر ۸۱)

"اے اللہ! صبح کے وقت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو جو بھی کوئی نعمت پہنچی ہے وہ صرف تیری طرف سے پہنچی ہے تیرا کوئی بھی شریک نہیں اس لیے تیرے ہی لیے حمد ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے"۔

اسی طرح شام کے وقت اعترافِ نعمت کا یہ ذکر ہے:

"اَللّٰهُمَّ مَا اَمْسٰی بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلِقِکَ فمنک وحدک آخر تک"۔

اور دعاء استخارہ میں بھی اعتراف نعمت کا ذکر ہے:

"اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ" کے الفاظ ہیں۔

"یعنی میں تیری نعمتوں کا اقرار و اعتراف کرتا ہوں، جو تو نے مجھ پر کی ہیں"۔(بخاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعاء میں بھی یہ الفاظ ہیں:

"وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ".

''ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کے لیے نعمت ہے اور اسی کے لیے اچھی ثناء ہے''۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ، حدیث: ۵۹۴)

حج اور عمرہ میں پڑھے جانے والے تلبیہ میں بھی اعترافِ نعمت ہے۔

"لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ".

۶۔ نعمتوں کا شکر ادا کیسے؟

حقیقت یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ایک چھوٹی سے چھوٹی نعمت کا بھی شکر یہ ادا نہیں کر سکتا یہ صرف اللہ کی رحمت ہی ہے کہ اس نے خود بعض اعمال کی طرف انسان کی راہنمائی کر دی ہے کہ وہ یہ یہ اعمال کرے گا تو پاس ہو جائے گا۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خُلِقَ ابْنُ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِئَةِ مَفْصِلٍ" ''ابن آدم کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں'' بعض علماء طب کا کہنا ہے کہ انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ ہڈیاں ہیں ان میں ۲۶۵ عام محسوس اور ظاہر ہوتی ہیں۔ اور باقی بہت چھوٹی ہیں جو محسوس نہیں ہوتیں۔ انہیں سمسمانیہ کہا جاتا ہے۔ (جامع العلوم والحکم لابن رجب ج ۲، ص ۴۷ شرح حدیث ۲۶)

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فَمَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ عَزَلَ شَوْكَةً أَوْ عَزَلَ عَظْمًا أَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السُّلَامٰى اَمْسٰى مِنْ يَوْمِهٖ وَقَدْ زَحْزَحَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ"

"جس نے ان ۳۶۰ جوڑوں یا ہڈیوں کی گنتی کے برابر یومیہ اللہ کا ذکر کیا' اور الحمد للہ کہا' اللہ کی توحید کا کلمہ لا الہ الا اللہ کہا' سبحان اللہ کہا' اور مسلمانوں کے راستے سے پتھر ہٹا دیا یا کانٹا دور کر دیا' یا ہڈی دور کر دی یا نیکی کا حکم دیا یا برائی سے منع کیا تو وہ اس روز شام کے وقت اس طرح ہوگا کہ اس نے اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے دور کر لیا ہوگا"۔

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان انّ اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف، حدیث: ۱۰۰۷)

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ﴾ (الانفطار: ۶ تا ۸)

اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے دھوکے اور فریب میں مبتلا کر دیا؟ جس رب نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا پھر (درست اور) برابر بنایا جس صورت میں اسنے چاہا تجھے جوڑ دیا۔

نیز فرمایا:

﴿وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ﴾ (السجدہ: ۹)

"اور اسی نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے"۔

فرمایا:

﴿وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

(النحل: ۷۸)

"اور اسی نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے تا کہ تم اس کا شکر ادا کرو"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ (الرحمٰن)

''تو تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے''؟

نیز فرمایا:

﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ (النحل:۱۸)

ترجمہ: اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم ان کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

۷۔ نعمتوں پر اللہ کی حمد ضروری ہے:

آپ یہ بات یاد رکھیں کہ حمد کا تعلق قابل تعریف کارناموں سے ہوتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان، شمس و قمر اور ستاروں غرض تمام کائنات کا اس قدر مربوط اور منظم نظام بنا دیا ہے جسے دیکھ کر عقل دھنگ رہ جاتی ہے اس پر اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

نعمت چاہے مادی ہو یا روحانی اس پر اللہ کی حمد ضروری ہے۔ اکثر دعاؤں میں اس کی طرف راہنمائی کی گئی ہے مثلاً:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُكَافَأٍ وَلَا مَكْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسَا مِنَ الْعُرْيِ وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَ بَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ''. (عمل الیوم واللیلۃ ۳۰۱، موارد الظمآن ۱۳۵۲، مستدرک حاکم: ۱/۵۴۶، حصن المسلم، ص ۱۹۳)

اس دعا میں بھی لفظ ''مَنَّ'' استعمال ہوا ہے اس میں مندرجہ ذیل احسانات پر اللہ کی تعریف اور حمد کی گئی ہے۔ ① ہدایت دینا۔ ② کھلانا۔ ③ پلانا۔ ④ عمدہ نعمتوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوازنا۔ ⑤ پہنانا۔ ⑥ بینائی عطاء کرنا۔ ⑦ بہت سی مخلوق پر فضیلت دینا۔

اللہ کی نعمت اور احسان پر اس کی تعریف کرنے کے لیے الحمد للہ بہت ہی اچھا کلمہ ہے یہ قرآن میں پانچ سورتوں کے شروع میں آیا ہے۔

سورۃ الفاتحہ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

سوۃ الانعام: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ﴾

سورۃ الکھف: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهُ عِوَجَا﴾

سورۃ السبأ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ﴾

سورۃ الفاطر: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾

اور الحمد کا کلمہ بیس سے زائد مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ابولؤلؤ مجوسی کے ہاتھوں زخمی ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے قاتل کے بارے تفتیش کرائی تھی۔ جب پتہ چلا کہ وہ غیر مسلم ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمانے لگے " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ قَتْلِي بِيَدِ رَجُلٍ يُحَاجُّنِيْ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " " اس اللہ کا شکر ہے جس نے میرا قتل کسی ایسے شخص کے ہاتھ سے مقدر نہیں کیا جو لا الہ الا اللہ کے سہارے سے میرے ساتھ جھگڑا کرے۔

(رحمۃ للعالمین ن، ج ۲، ص ۱۶۳ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے حالات کے ضمن میں)

ایک حدیث میں وارد ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِلَیْکَ یُرْجَعُ الاَمْرُ کُلُّهُ".

''اے اللہ! جتنی حمد وثنا ہے تمام کی تمام وہ تیرے ہی لیے ہے اور ملک سارے کا سارا تیرا ہی ہے' خیر و بھلائی ساری کی ساری تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور جتنے امور ہیں تمام کے تمام تیری ہی طرف لوٹیں گے''۔

اسی طرح اِس ذکر میں بھی حمد باری تعالیٰ ہے:

''لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِیْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ".

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا بھی ثابت ہے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلاَ مُوَدَّعٍ وَلاَ مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا".

رکوع کے بعد:

''رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ''

نماز سے فراغت کے بعد: ۳۳ مرتبہ الحمدللہ ثابت ہے۔

نیند سے بیدار ہوتے وقت:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ''

نبی کریم ﷺ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہیں اس نعمت پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی حمد کرنا چاہیے۔ دیکھیں جب نبی ﷺ' ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما' ابوالہیثم انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تو اس عظیم نعمت کو دیکھ کر ابوالہیثم کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ وہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ اَلْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِنِّی''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''الحمد للہ! جتنے معزز مہمان آج میرے گھر تشریف لائے ہیں، کبھی کسی کے گھر تشریف نہیں لائے''۔ (مسلم، کتاب الأشربۃ، باب جواز استتباعہ۔۔حدیث:۲۰۳۸)

جب انسان نماز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ'' ''میرے بندے نے میری تعریف کی ہے جب بندہ ''الرحمٰن الرحیم'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: '' أَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ '' میرے بندے نے میری ثنا کی جب بندہ کہتا ہے: ''مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''مَجَّدَنِی عَبْدِی'' میری بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔''

(مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ۔۔۔، حدیث:۳۹۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے۔

(مسلم شریف، مسند احمد:۳۴۲/۵۔۳۴۳)

یاد رہے کہ حمد عام ہے اور ثنا خاص ہے۔ رکوع کے بعد بھی نمازی بندہ ربنا ولک الحمد کہتا ہے۔ خطبات مسنونہ کے شروع میں بھی ان الحمد للہ نحمدہ کہا جاتا ہے الحمد للہ کا مطلب ہے کہ تمام محامد و محاسن اور خوبیاں و کمالات جمالیہ و جلالیہ اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وَالْحَمْدُ هُوَ الإِخْبَارُ بِمَحَاسِنِ الْمَحْمُودِ مَعَ الْمَحَبَّةِ لَهُ.'' یعنی: ''محمود (جس کی تعریف کی گئی ہو) کے ساتھ محبت رکھتے ہوئے اس کے محاسن و خوبیوں کی خبر دینا حمد کہلاتا ہے۔'' (مجموع فتاوی: ج۶ ص۲۵۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے ایک بندے نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ان الفاظ سے کی:

''يَارَبِّی لَكَ الحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ''

اے رب تمام حمد و ثنا صرف تیرے لیے ہے جس طرح تیرے چہرے کی جلالت اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری عظیم سلطنت کے لائق ہے"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو فرشتے جو لکھنے کے لیے تعینات ہیں " فَلَمْ يَدْرِ يَا كَيْفَ يَكْتُبَانِهَا" انہیں یہ نہ پتہ چلا کہ یہ حمد وثنا کس طرح لکھیں وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کرنے لگے کہ یا اللہ! تیرے بندے نے ان الفاظ سے تیری تعریف کی ہے اور حمد وثنا بیان کی ہے تو ہم اسے کس طرح لکھیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میرے اس بندے نے جس طرح یہ کلمات کہے ہیں تم یہ اسی طرح لکھ دو۔ اِن کی جزاء اور اجر وثواب میں خود دوں گا۔

(ابن ماجہ، کتاب الادب باب فی فضل الحامدین: ۳۸۰۱)

اس سے معلوم ہوا کہ حمد باری تعالیٰ کے یہ کلمات بہت ہی فضیلت رکھتے ہیں۔ جو کوئی بھی نعمت یا خیر حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی حمد اور اس کا شکر ادا کرنا چاہئے جن مومنین پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کر کے احسان عظیم کیا ہے۔ ان کی شان یہی ہونی چاہیئے کہ وہ ہر حالت میں اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے رہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ فَإِنَ اَصَابَهُ خَيرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَإِنْ اَصَابَهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ". (مسند احمد عن سعد بن ابی وقاص)

"مؤمن کی شان بڑی عجیب ہے اگر اسے کوئی خیر پہنچتی ہے تو حمد وثناء کرتا ہے اور شکر بجالاتا ہے اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بھی الحمد للہ کہتا ہوا صبر کرتا ہے"

۸۔ حمد باری تعالیٰ:

محترم مولانا محمد یوسف نعیم ایم اے حفظہ اللہ نے حمد باری تعالیٰ کے متعلق ایک بہت اچھی نظم لکھی ہے جو کہ آپ حضرات کو سنائی جارہی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا حمد باری تعالیٰ آج کہنا ثناء خوانی میں رب کی مصروف رہنا
نہیں سہل ہوتا کوئی کام اپنا بغیر اس کی نصرت کے ہو سہل جتنا
صبح کا یہ منظر ہے کتنا سہانا پرندوں کا پیڑوں پہ یوں چہچہانا
یہ ان کی عبادت یہ ان کا ترانا محظوظ ہوتا ہے اپنا بیگانہ
ہے واحد اللہ نہ اس کا کوئی ثانی نہ بیوی نہ بچے نہ ماں اور نانی
حقیقت میں سچی یہی ہے کہانی مگر مشرکوں نے حقیقت نہ مانی
پہاڑوں کے اندر سے چشموں کا پانی میرے رب کی قدرت کی ہے یہ نشانی
زبانی کلامی کی باتیں نہیں ہیں حقیقت یہی ہے جو کچھ میں نے جانی
فضاؤں میں اڑتے ہوئے یہ پرندے مخلوق آبی و جنگلی درندے
وہ رازق سب ہی کا روزی رساں ہے نہ سمجھیں اسے وہ عقل کے ہیں اندھے
پیشانی جھکی جو نہ اس کے در پہ ہوئی خوار وہ آگے حجر و شجر کے
نہ کام آئیں قیامت میں رشتے نہ ناطے پھر کیسی نظر ہے یہ تیری حشر پے
میں بندہ ہوں اس کا گنہگار خاطی یہ ہے در حقیقت حقیقت شناسی
جہنم سے مل جائے مجھ کو خلاصی تمنا ہے یوسف کے دل کی یہ باقی

دیکھیے: (کتاب خیر القرون قرنی 'الفاظ حدیث کا تحقیقی جائزہ' مؤلف مولانا محمد یوسف نعیم' ص ۴۸)

۹۔ نعمت کا شکر ادا نہ کرنے والے متکبر قارون کا انجام:

اللہ تعالیٰ نے قارون کو نعمتِ مال سے نوازا تھا۔ وہ اللہ کا شکر یہ ادا کرنے کی بجائے تکبر میں آ گیا۔ اسے بڑا سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا اور تکبر سے کہنے لگا:

﴿اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ﴾ (القصص:۷۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ سب کچھ مجھے میرے علم و ہنر ہی کی بنا پر دیا گیا ہے''۔

یعنی مجھے کسب و تجارت کا جو فن آتا ہے، یہ دولت تو اس کا نتیجہ ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس کا کیا تعلق ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس متکبر کو یہ سزا دی کہ اسے اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا چنانچہ فرمایا: ﴿ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ﴾ (چنانچہ ہم نے اس (قارون) کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا)

۱۰۔ اہلِ سبا کا انجام:

اہل سبا یعنی یمن والوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے نعمتوں کی فراوانی کی تھی انہیں دو باغ عطا کئے تھے۔ شہر بھی ان کا عمدہ تھا، آب و ہوا اچھی تھی۔ انہیں کہا گیا تھا کہ:

﴿ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴾ (سبا' ۱۵)

''اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرتے رہو' یہ عمدہ شہر ہے اور وہ بڑا بخشنے والا رب ہے''۔

لیکن انہوں نے بجائے اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے ناشکری کی اور اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سیلاب بھیج دیا۔ ہرے بھرے باغ ختم ہو کر رہ گئے' ان کے مکانات بھی ڈوب گئے' ویران اجاڑ بن گئے' صرف چند درخت باقی بچے وہ بھی جو پھل دار نہ تھے' اگر کسی کو پھل لگتا بھی تو کڑوا یا کسیلا اور بدمزہ یا خار دار بیری کے تھوڑے سے درخت باقی رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴾ (السبا: ۱۷)

''ان کی ناشکری کا یہی بدلہ ہم نے ان کو دیا۔ ہم (ایسی) سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کیا:

ادھر حضرت سلیمان علیہ السلام پر بھی اللہ تعالیٰ نے بے شمار انعامات کئے تھے۔حتیٰ کہ پرندوں کی بولی سکھادی اور چیونٹی جیسی حقیر مخلوق کی بولی بھی سمجھادی۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کیا۔ایک دفعہ چیونٹی کی گفتگو سنی اور سمجھ کر ہنسنے لگے اور دعاء کرنے لگے:

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِی اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِی اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ (النمل ۱۹)

''اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن کو تو پسند کرے مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے''

اسی طرح کی ایک دعا نیک اولاد کی بھی اللہ تعالیٰ نے سورۂ احقاف آیت نمبر ۱۵ میں ذکر کی ہے۔یاد رہے کہ تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے رہے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:③

ا۔رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم احسان ہیں۔

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ..... الخ﴾ (آل عمران:۱۶۴)

میں آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں اس آیت کریمہ کی روشنی میں آپ کے سامنے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک عظیم احسان ہیں، جو اس نے مؤمنوں پر کیا ہے۔دیکھیں احسان کرنے والا کون ہے؟

محسنِ اعظم اللہ ربّ العالمین ہے۔اس نے آپ ﷺ پر عظیم کتاب نازل فرمائی اور اس کتاب کو ہر شریر جن وانس اور شیطان سے محفوظ فرمایا ہے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا احسان ہیں، جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔دنیا میں اگر کسی ملزم شخص کو خبردار کر دیا جائے کہ بھئی! تجھے حکومت کی طرف سے یہ سزا ہے کہ ایک ماہ یا سال بعد تجھے زندہ آگ میں جلا دیا جائے گا یا تیرے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے تو وہ شخص ہر حیلہ اور تدبیر کرے گا کہ مجھے اس سخت عذاب سے نجات مل جائے خواہ اسے اپنا مکان فروخت کرنا پڑ جائے، وہ تیار ہو جائے گا۔آگ سے بچنے کے لیے سب کچھ کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا۔ہر طرف سے مایوسی کی صورت میں اب اگر اچانک کوئی شخص اس کے لیے ایسا سفارشی ثابت ہو جو اس کی سفارش کر کے آگ کے عذاب یا مثلہ کی سزا سے اسے بچا لے تو یہ شخص اس کو اپنے لیے سب سے بڑا محسن سمجھے گا اور اسکی اطاعت بھی کرے گا اس سے محبت کرے گا کہ اس کے ذریعہ میں آگ کے عذاب سے بچ گیا ہوں۔اس کی خدمت کرے گا، اس کا شکریہ ادا کرے گا۔

تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے بھی آپ ﷺ کے ذریعہ لوگوں کو ظلمات سے نکالا اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچایا۔آپ کی بعثت سے پہلے لوگ ظلمات اور تاریکیوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾

''اور یقیناً یہ لوگ آپ کی بعثت سے پہلے صریح گمراہی میں تھے''۔

اور آپ ﷺ ہی کے ذریعے ان کے درمیان محبت والفت ڈال دی باہمی تنازعات اور دشمنیاں ختم کردیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا﴾(ال عمران:۱۰۳)

''اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو، جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچالیا۔

اب ظاہر ہے کہ آپ ﷺ ہی کو مبعوث کر کے لوگوں کو آگ سے بچایا ہے اور نبی ﷺ نے انصار سے کہا تھا!

''يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالاً فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِي''.

''اے انصاریو! کیا جب میں مدینہ میں آیا تھا اس وقت تم راہِ راست سے بھٹکے ہوئے نہیں تھے؟ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دے دی۔اور تم ایک دوسرے سے علیحدہ تھے تو اللہ نے میری وجہ سے تمہارے درمیان الفت ڈال دی''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

''اَمَاتَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْا اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا''. (بخاری: کتاب فرض الخمس باب ما کان النبی ﷺ یوتی المؤلفۃ قلوبھم: ۲/۶۲۰)

''کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا کے مال اپنے گھروں میں لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے نبی کو لے جاؤ (یعنی مکہ سے مدینہ کی طرف۔ کیوں کہ یہ بات آپ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد فرمائی تھی جب مدینہ کی طرف واپسی کی تیاری تھی) اللہ کی قسم جس ہستی کو تم اپنے گھروں کی طرف لے جا رہے ہو وہ اس دنیا کے مالوں سے بہتر ہے۔ انصار نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم یقیناً اس بات پر خوش ہیں''۔

اور آپ ﷺ کے متعلق تورات میں بھی لکھا ہوا تھا:

''لَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَفْتَحَ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَاٰذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا''. (بخاری ۲/۷۱۷)

''اللہ اس نبی کو اس وقت تک کبھی فوت نہیں کرے گا جب تک اس کے ذریعے بگڑے ہوئے دین کو سیدھا نہ کر دے وہ اس طرح کہ لوگ یہ کہہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے''۔

ثابت ہوا کہ ضلالت سے بچ کر ہدایت پا جانا اور آگ کے عذاب سے بچ کر جنت میں داخل ہونا یہ بہت بڑا احسان ہے اور عظیم نعمت ہے۔

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ (ال عمران: ۱۸۵)

''پس جو کوئی آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو (سمجھو) وہ کامیاب ہو گیا''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دنیا کی تمام نعمتیں اس نعمت کے مقابلے میں ہیچ ہیں تو دوستو! یہ ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾

اب جتنا بڑا احسان ہوتا ہے اور جس قدر نعمت عظیم ہوتی ہے اسی قدر اس کا شکریہ ادا کرنا بھی زیادہ ضروری ہوتا ہے اور زیادہ شکریہ ادا کرنا پڑتا ہے اور یہ ایسی نعمت ہے جس کے متعلق قبر میں بھی سوال ہوگا۔

"مَنْ نَّبِيُّكَ ؟" تیرا نبی کون ہے؟

اگر اس نے اس نعمت کی قدر کی ہوگی اس پر ایمان لایا ہوگا آپ کی اتباع میں نیکی کرتا رہا ہو گا۔ وہ تو اس سوال کے جواب میں کہے گا: "نَبِيِّـي مُـحَـمَّـدٌ" میرے نبی محمد (ﷺ) ہیں۔ (مسند احمد: ۲۹۶/۴)

اور قیامت والے دن بھی سوال ہوگا۔

جس نے صحیح جواب دے دیا وہ کامیاب اور جو جواب نہ دے سکے گا وہ ناکام ہوگا اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کو نفع ہوگا۔

﴿وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ﴾ (النمل: ۴۰)

"اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کے (نفع) کے لئے ہی شکر کرتا ہے"۔

نیز فرمایا:

﴿وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۴۴)

"اور شکر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ عنقریب جزائے خیر دے گا"۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

مَنْ لَّا يَزَالُ شَاكِرًا عَلَى الْمَعَه فَهُوَ حَرٍ بِعِيْشَةٍ ذَاتِ سَعَه

جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں کا ہمیشہ شکر کرتا رہے وہ وسعت و فراوانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی معیشت کا مستحق ہوتا ہے۔(شرح ابن عقیل:۱/۱۶۲)

لوگو! دراصل نعمت کی قدر و قیمت کا اندازہ صرف اس وقت ہوتا ہے جب وہ چھن جائے مثلاً دانت میں درد ہو رہا ہو تو انسان خیال کرتا ہے کہ سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ یہ درد دور ہو جائے قیامت کے دن جہنم میں داخل ہونے والے بھی اس نعمت کو یاد کریں گے کہ اللہ کے رسول کتنی عظیم نعمت تھے اور آپ ﷺ کی اطاعت کس قدر ضروری تھی۔

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلاً. يَاوَيْلَتٰى لَمْ اَتَّخِذْ فُلَا نًا خَلِيلاً﴾ (فرقان:۲۷۔۲۸)

''اس دن ظالم آدمی اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ کاش رسول کے ساتھ راستہ اختیار کر لیتا۔ ہائے میری بربادی! کاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا۔

ا۔نعمتوں کے متعلق سوال ہوگا:

میرے دوستو! اتنا عظیم احسان، اتنی بڑی نعمت، جس کے بغیر گزارہ نہیں تھا کان، آنکھ، ناک، ہاتھ، پاؤں، کھانا پینا یہ سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ اور نعمتوں کے متعلق سوال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ (تکاثر:۸)

''پھر تم سے اس دن نعمتوں کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے نکلے تو اچانک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی اور وہ بھی اپنے گھر سے باہر نکلے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ان سے اس وقت نکلنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں اس وقت اس لئے نکلا تا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے ملاقات ہو جائے اور ان کے چہرہ مبارک کا دیدار ہو جائے اور ساتھ سلام بھی ہو جائے۔ ابھی یہ باتیں ہی ہو رہی تھیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گئے۔ پوچھا عُمر! اس وقت آنے کا کیا سبب؟ عُمر نے عرض کیا کہ بھوک لگی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے بھی بھوک لگی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے بھی بھوک لگی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا چلو پھر ہم چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ تینوں ابوالہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے (اور وہ گھر میں موجود نہیں تھے کیوں کہ وہ کھجوروں، بکریوں اور باغ کے مالک تھے اور ان کا کوئی خادم نہیں تھا وہ خود کام کرتے تھے) جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ کہنے لگی مَرْحَباً وَاَهْلاً خوش آمدید۔ آپ کا آنا مبارک ہو۔

آپ ﷺ نے اس سے پوچھا "اَیْنَ بَعْلُکِ" کہ تیرا خاوند کدھر ہے؟ وہ کہنے لگی کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ بھی ایک مشک اٹھائے ہوئے آ حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے جب اپنے گھر میں اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اپنے گھر میں تشریف آوری دیکھی تو (ان کی خوشی کی بھی کوئی انتہا نہ رہی) کہنے لگے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" "مَا اَحَدٌ الْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافاً مِنِّی" (میری خوش قسمتی کے کیا کہنے) جس قدر معزز مہمان آج میرے گھر تشریف لائے ہیں اتنے معزز مہمان تو کبھی کسی کے گھر نہیں آئے۔ میرے ماں باپ ان مہمانوں پر قربان ہوں۔ پھر وہ اپنے معزز مہمانوں کو اپنے ساتھ اپنے کھجوروں کے باغ میں لے گئے۔ اور وہاں ایک بچھونا بچھایا اور کھجوروں کا ایک گچھا لاکر معزز مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا جس میں ہر طرح کی کھجوریں (کچی، خشک اور تر و تازہ) تھیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے لئے صرف تر کھجوریں چُن کر لانی تھیں۔ عرض کیا میں مختلف طرح کی کھجوریں اس لئے لایا ہوں تا کہ آپ اپنی من پسند کھجوریں کھائیں۔ چنانچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں رضی اللہ عنہما نے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ ساتھ ارشاد فرمایا ''هٰذَا .....وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ .....مِنَ النَّعِیْمِ الَّذِیْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ'' اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ نعمتیں انہی نعمتوں میں سے ہیں جن کے متعلق تم سے قیامت کے دن سوال ہوگا۔ '' ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ وَمَآءٌ بَارِدٌ '' یعنی باغ کا ٹھنڈا سایہ تروتازہ خوش ذائقہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔''

پھر وہ خوش نصیب انصاری رضی اللہ عنہ ان کے لئے ایک بکری ذبح کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''لَا تَذْبَحِ الْحَلُوْبَ '' یا '' لَا تَذْبَحْ ذَاتَ دَرٍّ '' دودھ دینے والی بکری ذبح نہ کرو۔ ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے انہوں نے بکری کا ایک نر بچہ ذبح کیا۔ پھر کھانا تیار کر کے مہمانوں کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہیں خالی پیٹ گھروں سے نکالا اب تمہیں سیر کر کے گھروں میں واپس بھیجا۔ پھر یہی آیت پڑھی۔

﴿ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴾

(صحیح مسلم۔ کتاب الاشربہ اور ترمذی۔ کتاب الزہد باب ماجاء فی معیشۃ اصحاب النبی ﷺ)

میرے دوستو اور بزرگو! یہ کھانے پینے کی چیزیں اور ٹھنڈے سایے وغیرہ تو مادی نعمتیں ہیں۔ یہ تو ہر ایک کو مل جاتی ہیں۔ ان میں نیک و بد کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا ان میں سب شریک ہوتے ہیں ان کی جب اتنی اہمیت ہے کہ ان کے بارے میں بھی سوال ہوگا تو اسلام اور محمد ﷺ جو کہ اللہ کی عظیم نعمتیں ہیں ان کے متعلق کیوں نہ سوال ہوگا۔؟ ان کے بارے میں بھی ضرور سوال ہوگا۔

۲۔ کن لوگوں نے اس نعمت کی قدر کی؟

اب وہ کون ہیں جنہوں نے اس عظیم نعمت یعنی محمد ﷺ کی قدر کی؟ اس پر اللہ کا شکریہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کیا تو اس کے لیے یاد رکھیں کہ تین چیزیں بنیادی ہیں:

(۱) اَلْاِیْمَانُ بِہٖ ﷺ یعنی آپ کے ساتھ ایمان لانا۔

(۲) اَلْحُبُّ بِہٖ اَکْثَرَ مِنْ کُلِّ شَیْئٍ یعنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ آپ ﷺ سے محبت کرنا۔

(۳) اِطَاعَتُہٗ ﷺ یعنی آپ کی اطاعت کرنا۔

ان میں سے کوئی ایک بھی مفقود ہوگی تو اس نعمت کرنے والے محسن اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ تینوں وصف بدرجہ اتم موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی اور ان کے حق میں گواہی دی اور ان کو اچھے القاب سے نوازا۔ مثلاً الفائزین، منعم علیھم، المؤمنین، المسلمین، القانتین، المتقین، اصحاب الجنۃ، حزب اللہ، عباداللہ وغیرہ۔

۳۔ جنہوں نے اس نعمت کی ناقدری کی:

جو سرے سے ایمان ہی نہ لائے یا ایمان تو لائے لیکن اطاعت نہیں کی یا بادلِ نخواستہ اطاعت تو کر لی لیکن آپ ﷺ سے محبت نہیں کی، انہیں **مغضوب علیھم، اصحاب النار، الظالمون، الخاسرون، حزب الشیطان، المنافقون، المشرکون، الکافرون، الفاسقون اور الفُجَّار** جیسے برے القاب سے یاد کیا گیا۔ اس میں کافر، یہودی، عیسائی، فاسق فاجر سب داخل ہوتے ہیں آپ کے ساتھ ایمان نہ لانے والے کو آپ نے ہمیشہ ناری (جہنمی) قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: اسی طرح آپ ﷺ کی اطاعت چھوڑ کر کسی امتی کی آپ کی اطاعت کی طرح مطلق اطاعت کرنے والا بھی اس میں داخل ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِی اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ".

(مسلم: کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد ﷺ الی جمیع الناس:۱۵۳)

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اس امت میں سے جو کوئی یہودی یا عیسائی میرے متعلق سن لینے کے باوجود اس شریعت پر ایمان نہیں لاتا جس شریعت کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اسی طرح مرجاتا ہے تو وہ ضرور دوزخی ہے"۔

اسی طرح آپ ﷺ کی اطاعت چھوڑ کر کسی امتی کی آپ کی اطاعت کی طرح مطلق اطاعت کرنے والا بھی اس میں داخل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

"کُلُّ اُمَّتِی یَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قَالُوا :وَمَنْ یَّاْبٰی ؟قَالَ :مَنْ اَطَاعَنِی دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِی فَقَدْ اَبٰی". (بخاری: عن ابی ہریرۃ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ حدیث:۷۲۸۰)

میری ساری امت جنت میں داخل ہو جائے گی مگر جس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا: جنت میں جانے سے کون انکاری ہوسکتا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو تحقیق اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

"لَوْنَزَلَ مُوسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَ تَرَکْتُمُوْنِی لَضَلَلْتُمْ".

(صحیح جامع صغیر:۵۳۰۸)

اگر موسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں تو تم اس کی پیروی کرنے لگ جاؤ اور مجھے چھوڑ دو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر موسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں آ بھی جائیں تو ان کو بھی نبی ﷺ کی پیروی کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا جیسا کہ آپ ﷺ اللہ کی قسم کھا کر فرماتے ہیں:

"لَو اَنَّ مُوسیٰ ﷺ کان حَیًّا لَمَا وَسِعَهُ اِلَّا اِنْ یَّتَّبِعَنِي".

(مسند احمد: ۳/۳۸۷)

اگر موسیٰ ﷺ بھی زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔

۴۔ نبوت کا تاج پہنایا جانا بھی ایک عظیم احسان ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ ایک ہے مَنّ یعنی بہت بڑا محسن اللہ تعالیٰ اور ایک ہے ممنون علیہم (جن پر اللہ نے احسان کیا ہے) اور وہ ہیں ایمان والے اور ایک ہے وہ شئی جو اس محسن اعظم نے دے کر احسان عظیم کیا ہے اور وہ ہے محمد ﷺ کو رسول اور نبی بنا کر مبعوث کرنا۔ اور یہ نبوت و رسالت کا تاج پہنانا بھی احسان عظیم ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کر کے مؤمن بننا بھی اللہ کا احسان ہے کیوں کہ اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی بھی ہدایت نہیں پا سکتا۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جب رسولوں نے اپنی قوموں کو توحید کی تبلیغ کی اور ان کو راہِ راست پر لانا چاہا تو وہ کہنے لگے:

﴿قَالُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُوْنَا بِسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ (ابراھیم: ۱۰)

"یعنی تم تو ہمارے ہی جیسے بشر ہو، تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان کی عبادت سے روک دو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے رہے۔ اچھا تم ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو"۔

رسولوں نے ان کو کیا جواب دیا؟۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَمَا كَانَ لَنَا اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (ابراھیم:۱۱)

''ان کے رسولوں نے ان سے کہا یہ تو سچ ہے کہ ہم تم ہی جیسے بشر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل واحسان کرتا ہے۔اللہ کے حکم کے بغیر ہماری کوئی مجال نہیں کہ ہم تمھارے پاس کوئی سلطان (معجزہ) لائیں اور مومن تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں''

۵۔نبوت وہبی نعمت ہے کسبی نہیں:

میرے دوستو اور بزرگو! نبوت ورسالت عطاء کرنا عظیم نعمت ہے اور یہ کسبی نہیں ہے بلکہ یہ ایک موہبہ (وہبی) شئی ہے۔محمد ﷺ پر اس نعمتِ عظیمہ کی انتہا ہوگئی ہے اب '' لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ'' ہی ہے۔اب یہ نعمت کسی کو ہبہ نہیں ہوگی۔اور یہ نعمت اللہ تعالیٰ جسے چاہتا تھا عطاء فرماتا تھا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرما کر آئندہ کے لیے اس کا دروازہ ہی بند کر دیا۔

''اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ'' یہ جواب ہے کافروں کی اس بات کا جو انہوں نے کہی تھی:

﴿لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَا اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ﴾

''ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے تو اللہ نے جواب دیا:

﴿اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾ (انعام:۱۲۴)

تفسیر احسن البیان میں ہے: یہ فیصلہ کرنا کہ کس کو نبی بنایا جائے؟ یہ تو اللہ ہی کا کام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیوں کہ وہی ہر بات کی حکمت و مصلحت کو جانتا ہے اور اسے ہی معلوم ہے کہ کون اس منصب (نبوت و رسالت) کا اہل ہے؟

مکہ کا کوئی چودھری و رئیس..... یا..... جناب عبداللہ و آمنہ کا دُرِّ یتیم؟

نیز فرمایا:

﴿وَقَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْآنُ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ﴾

''وہ (کافر) کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) میں سے کسی عظیم آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا؟'' (سورۂ زخرف:۳۱)

یعنی: یہ قرآن مکہ کے چودھری ولید بن مغیرہ پر اترتا یا پھر طائف کے سردار عروہ بن مسعود ثقفی پر اترتا جو کہ بہت دولت مند ہیں۔ ان کا عظیم مرتبہ و مقام ہے۔ اگر کسی ایسے شخص پر نازل ہوتا اور اسے نبی بنا کر بھیجا جاتا تو ہم مان لیتے محمد ﷺ پر نازل نہ ہوتا جن کا دامن دولتِ دنیا سے بھی خالی ہے۔ اور نہ وہ اپنی قوم میں قیادت اور سیادت کے منصب پر فائز ہیں بلکہ یتیم ہیں، ہماری آنکھوں میں حقیر ہیں۔ یہ نبی و رسول بننے کے لائق نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا:

﴿اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (زخرف:۳۲)

''کیا تیرے رب کی رحمت (نعمتِ نبوت) یہ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم ہی نے دنیاوی زندگی میں ان کی روزی تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے سے مراتب میں بلند کیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو (اپنا) ماتحت کرے اور جو (مال) وہ سمیٹ رہے ہیں تیرے رب کی رحمت اس

سے بدرجہا بہتر ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی چاہتے تھے کہ آخر الزمان نبی بنی اسرائیل سے آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (البقرہ:۱۰۵)

''اللہ ہی جسے چاہتا ہے اپنی رحمت (نبوت ورسالت) کے ساتھ مختص کر لیتا ہے اور اللہ فضل عظیم والا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے نبوت ورسالت کو فضل عظیم سے تعبیر کیا۔ فرمایا:

﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ (نساء:۱۱۳)

''اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے جو کہ آپ جانتے نہیں تھے اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے''۔

اسی لئے تو نبی ﷺ کثرت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے حتی کہ پاؤں میں ورم آجاتا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام غلطیاں معاف کردی ہیں (یہ اشارہ تھا اللہ کے اس قول کی طرف)

﴿لِيَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾

آپ ﷺ پھر بھی اتنی عبادت کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا ''اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا'' ''میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (بخاری)

۶۔ ہدایت اللہ کی توفیق کے بغیر حاصل نہیں ہوتی:

اب سنئے اللہ کا رسول داعی ہوتا ہے۔ اس پر نبوت ورسالت کا احسان ہوتا ہے اور وہ اپنی یہ تعلیمات بذریعہ دعوت الی اللہ اپنی قوم کو دیتا ہے۔ قوم میں جو افراد ان کی تعلیمات کو قبول کر لیتے ہیں، یہ اللہ کا احسان ہے۔ اللہ کے ہدایت دینے کے بغیر کوئی ہدایت قبول نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسکتا۔اور پھر یہ بھی یاد رہے کہ جو اللہ کی طرف جھکے اللہ اسے اپنی مشیئت کے ساتھ اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے۔

﴿اَللّٰهُ يَجْتَبِي اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِي اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيبُ﴾ (شوریٰ:۱۳)

''اللہ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے۔اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے گا، وہ اس کو اپنی طرف آنے کی صحیح راہنمائی کرتا ہے۔

نیز فرمایا:

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ، لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ﴾ (تکویر:۲۷۔۲۸)

''یہ قرآن تو تمام جہاں والوں کے لیے نصیحت ہے ان کے لیے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہیں''۔اب جو لوگ نبی ﷺ کے بارے یہ کہتے ہیں کہ ''جسے چاہا اپنا بنالیا'' یہ ٹھیک نہیں ہے کیوں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ﴾ (قصص:۵۶)

''آپ (ﷺ) اپنے محبوب کو ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے'' یہ آیت آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے بارے نازل ہوئی تھی۔

۷۔مومن کا نیکی کرنا بھی اس پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے:(۷ دلائل)

اس امر کے مزید دلائل کہ مؤمنوں کا نیکی کرنا ان پر اللہ کا احسان ہے۔ان کا نیک کام کرنے میں اپنا کوئی کمال نہیں ہوتا، بلکہ محض اللہ کا فضل اور توفیق ہوتی ہے۔

① بدو لوگ نبی ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہو گئے اور ہم نے آپ کی مدد کی جبکہ دوسرے عرب آپ سے لڑتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَمُنُّونَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدَاكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ﴾ (حجرات:۱۷)

''یہ لوگ آپ پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتلاتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ھدایت کی اگر تم سچے ہو''۔

مطلب یہ کہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق دی نہ کہ تم نے اسلام قبول کر کے اللہ پر احسان کیا ہے۔

② ﴿وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ﴾ (اعراف:۴۳)

''اگر ہم کو اللہ ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہیں پا سکتے تھے''۔

③ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ خیبر روانہ ہوئے۔ رات سفر کے دوران ایک آدمی نے عامر سے کہا: کیا آپ ہمیں اپنے کچھ نوادرات نہیں سناتے؟ تو وہ سواری سے اتر کر قوم کی حدی خوانی کرنے لگے اور یہ شعر پڑھنے لگے:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا..... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

''اے اللہ! اگر تو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہیں پا سکتے تھے، نہ صدقہ کر سکتے تھے اور نہ نماز ہی پڑھ سکتے تھے''۔

(بخاری، کتاب الجہاد والسیر باب الرجز فی الحرب:۳۰۳۴)

④ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی علاقہ سے گزر رہے تھے۔ وہاں ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا۔ مسلمانوں کو دیکھ کر چرواہے نے سلام کیا۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے سمجھا کہ شاید وہ جان بچانے کی خاطر خود کو مسلمان ظاہر کر رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بغیر تحقیق کیے اسے قتل کر دیا اور بکریاں (بطورِ مال غنیمت) لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

﴿یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فَعِنْدَاللّٰهِ مَغَانِمُ کَثِیْرَةٌ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا﴾ (نساء:۹۴)

''اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جا رہے ہو تو تحقیق کر لیا کرو اور جو تم سے السلام علیکم کہے تو تم اسے یہ نہ کہہ دو کہ تو مؤمن نہیں ہے۔ تم دنیاوی زندگی کے اسباب کی تلاش میں ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا تم ضرور تحقیق و تفتیش کر لیا کرو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے''۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر نساء)

مطلب یہ کہ تمہارا اسلام لانا، ایمان قبول کرنا، نیکی کرنا، جہاد کرنا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے۔

⑤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب خنجر سے زخمی کیا گیا تو انہیں بے قراری ہوئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کو تسلی دینے لگے اے امیر المؤمنین! کوئی بات نہیں۔ آپ تو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ رہے ہیں اور آپ نے نبی ﷺ کا ساتھ بہت اچھا نبھایا اور جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت وہ آپ سے راضی و خوش ہی تھے پھر اس کے بعد آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے تو ان کا ساتھ آپ نے اچھی طرح نبھایا۔ وہ بھی آپ سے راضی و خوش ہونے کی حالت میں فوت ہوئے۔ پھر آپ لوگوں کی صحبت میں رہے یعنی اپنی رعایا کے ساتھ رہے، ان کے ساتھ بھی بہت اچھے طریقے سے رہے۔ اگر آپ فوت ہو جائیں گے تو یہ لوگ بھی آپ سے راضی اور خوش ہی ہوں گے۔ کسی کو آپ کے بارے کوئی گلہ شکوہ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر کہنے لگے: جو تم نے یہ ذکر کیا ہے کہ میں نے نبی ﷺ کا ساتھ بہت اچھے طریقے سے نبھایا ہے اور آپ دنیا سے جاتے وقت مجھ سے راضی تھے۔ "فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ" "یہ صرف اللہ تعالیٰ کا مجھ پر ایک احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا" (میرا اس میں کوئی کمال نہیں) اور جو تم نے ابو بکر کے ساتھ میرا اچھا ساتھ نبھانے کا ذکر کیا اور ابو بکر کے مجھ پر راضی ہونے کا ذکر کیا ہے: "فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ" "یعنی یہ اللہ کا مجھ پر ایک احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا۔ (بخاری: کتاب المناقب باب مناقب عمر ۳۶۹۲)

⑥ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مسجد میں اللہ کا ذکر کرنے کے لیے ایک حلقہ بنا ہوا تھا تو معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے۔ پوچھا کس لیے بیٹھے ہو؟ وہ کہنے لگے ہم اس لئے بیٹھے ہیں تا کہ اللہ کا ذکر کریں انہوں نے ان سے قسم لی کہ واقعۃً اس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہم واقعی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی غرض سے بیٹھے ہیں۔ معاویہ کہنے لگے کہ تمہاری بات پر شک کی بناء پر میں نے قسم نہیں لی۔ میرے نزدیک تم متہم نہیں ہو۔ تمہاری بات پر مجھے یقین ہی تھا لیکن بات یہ ہے کہ میں نبی ﷺ سے حدیثیں سب سے کم روایت کرتا تھا اور نبی ﷺ بھی اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے پاس آئے تھے آپ نے ان سے مسجد میں بیٹھنے کی غرض پوچھی تو انہوں نے کہا ہم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ "وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ" "اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور تعریف کرنے کے لیے بیٹھے ہیں اس لیے کہ اس نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر عظیم احسان کیا۔

نبی ﷺ نے ان سے قسم لی کہ واقعی اس لیے بیٹھے ہیں اور تو کوئی غرض نہیں تو انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے قسم دے کر کہا ہمارے مسجد میں بیٹھنے کی یہی غرض ہے تو نبی ﷺ نے بھی فرمایا تھا کہ میں نے تم سے اس لیے قسم نہیں لی کہ تم میرے نزدیک کوئی متہم ہو مجھے تو تمہاری بات پر یقین ہی تھا لیکن بات یہ ہے کہ "اَتَانِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاهِی بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ" "میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ عزوجل تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے"۔ (مسند احمد، ۹۲/۴)

ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ نبوت و رسالت کا تاج پہنایا جانا اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان اور موہبہ ہے اس طرح نبی ﷺ کے ذریعے ہدایت دینا اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دینا، متقی اور پرہیز گار بنا دینا بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اس پر اس کا شکر یہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اور یہ شکر: عبادت، ذکر، تسبیح، تحمید، تکبیر اور دیگر نیکیوں ہی سے ہو سکتا ہے۔ اور یہ عظیم نعمت اسی سے مانگی جائے۔

دیکھیں سورۂ فاتحہ میں ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾

"(اے اللہ!) ہمیں سیدھے راستے پر چلا"

⑦ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿یَاعِبَادِی اِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَی نَفْسِی وَجَعَلْتُهُ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَاعِبَادِی کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِی اَهْدِکُمْ﴾

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الظلم، حدیث: ۲۵۷۷)

"اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا اس لیے تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو" اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دے دوں وہ گمراہ نہیں تم مجھ ہی سے ہدایت مانگا کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے عمل اور شکر کا حکم دیا ہے۔

﴿اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ﴾ (سبا:۱۳)

''اے آل داؤد! شکر کی خاطر نیک عمل کرو اور میرے شکر گزار تھوڑے ہی ہوتے ہیں''

نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ﴿اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا﴾ (الاسراء:۳)

''بے شک وہ اللہ کے شکر گزار بندے تھے''

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (زمر:۶۶)

''صرف اللہ کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ''۔

معلوم ہوا کہ بندہ عبادت کر کے ہی شاکر بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عاملین اور شاکرین میں شامل فرمائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:④

۲۔رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم احسان ہیں:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ..... الخ﴾ (آل عمران:۱۶۴)

میرے دوستو اور بزرگو! میں آج کے خطبہ میں آپ کے سامنے یہ بات بیان کرنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک عظیم احسان ہیں۔اور انسان کو اپنی خوراک سے بھی زیادہ ضرورت آپ ﷺ کی طرف نازل ہونے والی روشن وحی کی ہے۔

جس طرح آنکھ سے دیکھنے کے لیے سورج یا چاند کی روشنی کی ضرورت ہوتی ہے، پھر آنکھ دیکھتی ہے۔ٹیوب یا بلب کی روشنی میں اس کی بصارت کام کرتی ہے' آنکھ اپنے دیکھنے میں خارجی روشنی کی محتاج ہوتی ہے۔ورنہ انسان اندھیرے میں ٹھوکریں کھائے۔ بعینہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو عقل دی ہے وہ بھی اکیلی کام نہیں کرسکتی۔جب تک خارجی روشنی اس کی راہنمائی نہ کرے۔عقل کے لیے خارجی روشنی انبیاء علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی وحی ہے۔

ا۔لفظِ مَنّ کی تشریح:

لفظِ ''مَـــنّ'' بغیر کسی معاوضے کے بہت بڑا احسان کرنے کو کہتے ہیں یا اچھی چیز بطورِ انعام دینا۔جس طرح بنی اسرائیل پر ''من وسلویٰ'' اترتا تھا۔ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا احسان تھا کیونکہ یہ انہیں بغیر کسی محنت ومشقت کے ملتا تھا۔اللہ تعالیٰ کا نام منّان بھی ہے۔یعنی بڑا نعمتیں عطا کرنے والا' بغیر معاوضہ کے احسان کرنے والا' بڑا محسن' فیاض اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخشش کنندہ، (لغات الحدیث)

اور رسول اللہ ﷺ نے کھمبی کے بارے میں فرمایا ہے:

"الکَمْاَۃُ مِنَ المَنِّ وَمَائُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ" کھمبی مَنّ میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے (بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ تولی: وظللنا علیہم الغمام..... ۴۴۷۸) کیونکہ اسکی کاشت نہیں کرنی پڑتی اور کسی محنت و مشقت کے بغیر اللہ کے حکم کے ساتھ خود اُگ آتی ہے اور آنکھوں کے لیے مفید ہے امام نووی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اور شیخ کمال الدین دمشقی نے آنکھوں کی بینائی ختم ہونے پر صرف کھمبی کے پانی کے قطرات ہی ڈالے تو ہماری بینائی لوٹ آئی تھی۔

(دیکھیے البخاری ص: ۸۵۰ حاشیہ ۱۰ ط: درسی)۔

اردو یا پنجابی میں بھی لفظ مِنت یا مِنتیں عام استعمال ہوتا ہے گویا کسی کی منت کرنے والا اس سے احسان کا متقاضی ہوتا ہے مثلاً کوئی چیز مانگتا ہے یا معافی مانگتا ہے اور معافی دینا بھی ایک قسم کا احسان ہی ہے۔

اور مَن کا معنی احسان جتلانا بھی ہوتا ہے! جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

﴿لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى﴾ (البقرہ: ۲۶۴)

"اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت دے کر باطل نہ کرو"۔

اور جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا تھا:

﴿وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ﴾ (الشعراء: ۲۲)

"وہ ایک احسان ہے جسے تو مجھ پر جتا رہا ہے"۔

یاد رہے کہ احسان، نعمت دینے کے ساتھ ہوتا ہے اور نعمت وہ شئی ہوتی ہے جس کو انسان لذیذ سمجھے اور وہ اس کی محبوب اور پیاری چیز ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ بعثت سے پہلے عربوں کی حالت:

اب دیکھیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بھیج کر مومنوں پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ سنئے! یہ لوگ صرف اپنی عقل پر اعتماد کئے ہوئے تھے لیکن بندشوں' زنجیروں میں پھنس چکے تھے۔ بدکاری' زنا کاری پر فخر کرتے تھے۔ شراب کا عام استعمال تھا' گانا سننے کے لیے لونڈیوں کو پالا اور خریدا جاتا تھا۔ ان کی بدکاری کی آمدنی بڑی خوشی سے کھاتے تھے۔ عورت جانور کا دودھ نہیں دھو سکتی تھی۔ مالِ وراثت سے اسے محروم رکھا جاتا تھا۔ عورت بے حجاب ننگی بڑے مجمع کے پاس سے گزر جاتی تھی۔ اسے بچپن میں زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ وہ بیت اللہ کا ننگے طواف کرتے تھے۔

ہمارے پیارے شیخ محدث ومفسر حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ تک کے درمیانی عرصہ میں ان کی طرف کوئی نبی یا رسول نہیں آیا تین سو سال قبل عمرو بن لُحی نے ان کے مذہب کا حلیہ بگاڑ دیا تھا اور بت پرستی کا رواج شروع کر دیا تھا اور ان کا یہ اتنا طویل زمانہ اسی طرح بت پرستی میں گزرا' بت پرستی سے پھر آگے حجر پرستی' شجر پرستی' کواکب پرستی' آفتاب ومہتاب پرستی حتی کہ شخصیت پرستی تک نوبت پہنچ گئی۔ مصنوعی اور خود ساختہ خداؤں کا ایسا سلسلہ چلا کہ پھر ہر قبیلے کا خدا الگ الگ بنا۔ معاشرہ' دختر کشی' شراب نوشی' زنا کاری اور قتل وغارت رہزنی اور چوری چکاری کے امراضِ خبیثہ کا میدان بن کر رہ گیا تھا۔ ایسے حالات اور ماحول میں آنحضرت ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ (درس صحیح بخاری' ص ۳۳۷)

۳۔ جاہلی دور میں شادی اور نکاح کے عجیب وغریب طریقے:

ان کے شادی اور نکاح کے طریقے بھی انتہائی گندے تھے صرف ایک طریقہ ٹھیک تھا جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت میں لوگ چار طرح پر نکاح کرتے تھے۔

① ایک نکاح تو وہ اسی طرح کرتے تھے جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہیں۔ایک مرد دوسرے مرد کو نکاح کا پیغام بھیجتا، وہ اپنی رشتہ دار عورت یا بیٹی کا مہر مقرر کر کے نکاح کر دیتا۔

② دوسرا یہ کہ جب کسی کی بیوی حیض سے پاک ہوتی تو وہ اسے کہتا کہ فلاں مرد کو پیغام بھیج اور اسے بلا کر بدکاری کا موقع دے، اس سے بدکاری کرا، جب وہ عورت ایسا کرتی تو اس کا خاوند اس سے اس وقت تک الگ رہتا جب تک اس کا حمل اس غیر مرد سے ظاہر نہ ہو جاتا۔ جب حمل ظاہر ہو جاتا تو اس کا خاوند بھی اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا۔ خاوند غیر مرد سے اپنی بیوی کو بے حیائی کا موقع اس لیے دیتا تا کہ اس کا بچہ بھی اس زانی کی طرح مرتبے والا اور عمدہ صفات کا مالک ہو۔ ایسے نکاح کو ''نکاحِ استبضاع'' کہتے تھے۔

③ تیسرا نکاح یہ تھا کہ دس مردوں سے کم اس عورت سے زنا کیا کرتے جب وہ بچہ جنتی تو کئی راتیں گزرنے کے بعد ان سب زانیوں کو بلاتی اس کے بلاوے پر سب ہی کو آنا پڑتا تھا۔ یہ عورت ان سے کہتی: جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا ہے، وہ تم جانتے ہی ہو اب میرا بچہ پیدا ہوا ہے وہ تم میں سے اس مرد کا بچہ ہے۔ جس کا چاہتی نام لیتی اس کو انکار کی گنجائش نہ ہوتی بلکہ اسے ضرور قبول کرنا پڑتا تھا۔

④ چوتھا نکاح یہ تھا کہ ایک عورت کے پاس بہت سے مرد آتے رہتے، وہ ان سے بے حیائی کرتی، کسی کو انکار نہ کرتی اور اپنے دروازے پر بطورِ نشانی جھنڈا لگا لیا کرتی تھی۔ جس مرد کا دل چاہتا اس سے صحبت کرتا اور وہ حاملہ ہو جاتی اور بچہ جنتی تو جتنے مردوں نے اس سے برا کام کیا تھا وہ جمع ہوتے اور کسی قیافہ شناس کو بلاتے۔ قیافہ شناس اپنے علم کے مطابق اس بچے کو ان میں سے جس کی طرف چاہتا منسوب کر دیتا وہ بچہ اس کا بیٹا سمجھا جاتا اور وہ اس کا باپ کہلاتا اور اسے انکار کی گنجائش نہ ہوتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ نے جاہلیت کے سب نکاح منہدم کر دیئے۔ایک یہی نکاح باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح باب لا نکاح الا بولی: حدیث ۵۱۲۷)

۴۔حضرت جعفر طیّار رضی اللہ عنہ کی تقریر:

جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے سامنے تقریر کی تھی کہ اے بادشاہ! ہم ایسی قوم تھے جو جہالت میں مبتلا تھے، بت پوجتے تھے، مُردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، قرابت داروں سے تعلق توڑتے تھے، ہمسائیوں سے بدسلوکی کرتے تھے اور ہم میں سے طاقتور کمزور کو کھا رہا تھا۔ہم ایسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم ہی میں سے ایک رسول بھیجا اس کی عالی نسبی، سچائی، امانت داری اور پاکدامنی ہمیں پہلے سے معلوم تھی اس نے ہمیں اللہ کی طرف بلایا اور سمجھایا کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اس کے علاوہ بتوں کو پکارنا چھوڑ دیں۔اس نے ہمیں صدقہ، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی اور پڑوسی سے حسن سلوک کرنے کا حکم دیا اور حرام کاری اور قتل وغارت، فواحش، جھوٹ اور تہمت لگانے سے بچنے کا حکم دیا اور نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔

چنانچہ جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے اس نبی کی پیروی کر لی ہے جس کی وجہ سے ہماری قوم قریش ہمارے خلاف ہوگئی ہے۔(الرحیق المختوم ص ۱۶۰)

میرے دوستو اور ساتھیو! محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (البقرہ:۲۱۱)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت کو اپنے پاس آ جانے کے بعد (ناشکری میں) بدل دے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بے شک اللہ تعالیٰ (اسے) سخت سزا دینے والا ہے"

نیز فرمایا:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾

(ابراھیم:۲۸)

"کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری میں بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت و بربادی کے گھر میں اتارا"؟

تفسیر احسن البیان میں ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین بنایا اور نعمت الٰہیہ بنا کر بھیجا۔ پس جس نے اس نعمت کی قدر کی اور اسے قبول کیا، اس نے شکر ادا کیا، وہ جنتی ہو گیا اور جس نے اس نعمت کو رد کر دیا اور کفر اختیار کیے رکھا وہ جہنمی قرار پایا۔

۵۔ مکمل دینِ اسلام نعمتِ عظیمہ ہی ہے

آیت وضو کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

(مائدہ:۶)

"اللہ تمہیں پاک کرنا اور تم پر اپنی نعمت پوری کرنا چاہتا ہے تاکہ تم اس کا شکر کرو"۔

روزہ بھی نعمت ہے اس کے بیان کے آخر میں بھی فرمایا۔

﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (بقرہ:۱۸۵)

"تاکہ تم اس کی بڑائی بیان کرو اس لیے کہ اس نے تمہیں صحیح راستہ دکھا دیا ہے تاکہ تم اسکا شکر کرو"۔

آیاتِ قرآنیہ نازل کرنا بھی نعمت و احسان ہے جیسا کہ فرمایا:

﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (مائدہ:۸۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم اسکا شکر کرو''۔

۶۔قرآن مجید اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا﴾ (یونس:۵۸)

''آپ (ان ایمان والوں سے) کہہ دیں کہ وہ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت کے ساتھ ہی خوش ہوں''۔

جب پورا دین نازل ہو چکا تو فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ:۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا ہوں''۔

۷۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان کیوں نہ ہوں؟

محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم کیوں نہ ہوں جبکہ آپ ﷺ کی وجہ سے اللہ نے پورے عالم میں نورانی علم کی روشنی پھیلا دی ہے۔ جس نے اس روشنی کو قبول کر لیا اس پر بہت بڑا احسان ہوا اس کی دنیا بھی اچھی اور آخرت بھی اچھی۔ برزخ بھی اچھی اور ہمیشہ کے عذاب سے بھی بچ گیا۔ عذاب سے بچانا بھی بہت بڑا احسان ہے۔

سورۃ طور کی آیت نمبر ۱۷ تا ۲۸ پڑھیں۔ آیت نمبر ۲۸ میں ہے کہ: ''جنتی جنت میں خوش خوش کہہ رہے ہوں گے''

﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا کہ ہمیں تیز وتند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچالیا"

جن لوگوں نے قارون کے مرتبے کو پہنچنے کی تمنا کی تھی، جب قارون کو زمین میں دھنستے ہوئے دیکھا اور اللہ کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگے۔

﴿لَوْلَا اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْنَ﴾

(القصص:۸۲)

"اگر اللہ تعالیٰ ہم پر عظیم احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی وہ دھنسا دیتا، کیا دیکھتے نہیں ہو کہ ناشکروں کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی۔"

لوگو ! اندازہ لگاؤ اگر آپ ﷺ مبعوث نہ ہوتے تو پورے عالم میں اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا سب دوزخی بن جاتے تو اللہ تعالیٰ نے خود بغیر کسی معاوضے کے احسانِ عظیم کیا کہ آپ ﷺ کو رسول بنا کر مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے فرمایا ہے:

﴿يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَا لاَ غْلاَلَ الَّتِى كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (اعراف:۱۵۷)

یہ دراصل اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بات کرتے ہوئے انہیں نبی ﷺ کے متعلق بتایا تھا کہ وہ (آخری رسول) ان (اپنے پیروکاروں) کو نیکی کے کاموں کا حکم دے گا اور برے کاموں سے انہیں منع کرے گا اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لیے حلال کرے گا اور گندی چیزوں کو ان پر حرام کرے گا اور ان کے بوجھ اور گلوں میں پڑے ہوئے گمراہیوں کے طوق ان سے اتارے گا۔ جو لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی حمایت اور مدد کریں گے اور اس پر نازل ہونے والے نور کی پیروی کریں گے ایسے ہی لوگ پوری فلاح پانے والے ہوں گے۔

کیا کہنے اس اونچی شان والے نبی کے۔ اور کیا کہنے ان کے متبعین کے۔ یہ ہیں وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان اور نعمت کی قدر کی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۔

مسلمانو! قیامت کے دن اس عظیم نعمت کے متعلق سوال ہوگا اس سوال کے جواب کی تیاری کرلو۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں اپنے رب کی عبادت کی طرف پلٹ آؤ اور نبی ﷺ کی نافرمانی چھوڑ دو۔ عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سن لو! تم میں سے کسی کی جس دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی تو اس طرح ہوگی کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ سوال کرے گا'' اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْکَ رَسُولاً فَیُبَلِّغَکَ '' ''کیا میں نے تیری طرف ایک عظیم رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھے میرے انعامات پہنچائے ہیں'' بندہ کہے گا ''بَلٰی'' کیوں نہیں تو نے واقعی رسول بھیجا تھا۔ پھر انسان کو اپنے سامنے اور دائیں بائیں دوزخ ہی نظر آئے گی۔

(بخاری' درسی ج:۱ ص ۵۰۷۔۵۰۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم نعمت کی قدر کرنے کی توفیق دے اور جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑤

مؤمنین کا تذکرہ جن پر اللہ نے احسان کیا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ .....الخ﴾ (آل عمران:۱۶۴)

حمد وصلوۃ کے بعد آج میں آپ کے سامنے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ (المؤمنین) کہ جن (ایمان والوں) پر اللہ تعالیٰ نے اپنا عظیم رسول بھیج کر عظیم احسان کیا وہ کون سے لوگ ہوتے ہیں۔

ا۔ بعثت سے قبل عموماً لوگوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

آپ حضرات یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ نبی کی بعثت سے قبل لوگوں کی عموماً دو قسمیں ہوتی ہیں۔

① اشراف الناس: بڑے لوگ، معززین، باحیثیت لوگ، یعنی دنیاوی طور پر جاہ وجلال اور کبر وغرور والے لوگ، جو جلدی کسی کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو چودھری، سردار سمجھ رہے ہوتے ہیں ایسے لوگ حق کے سامنے جھکنا پسند نہیں کرتے۔

② عام لوگ: جو دنیا میں عموماً کمزور خیال کیے جاتے ہیں جنہیں ''ضعفاء الناس'' کہا جاتا ہے۔ انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ایسے لوگ حق کی بات کو جلدی قبول کر لیتے ہیں جنت میں جانے کے لیے محنت کرتے ہیں اور جہنم کے سخت عذاب سے جلدی ڈر جاتے ہیں۔ یہ ضعفاء الناس کبھی کبھی اشراف الناس کے ڈر کی وجہ سے اسلام قبول نہیں بھی کرتے۔ قرآن مجید میں پہلی قسم کے اشراف الناس کو ''اَلْمَلَأُ'' لفظ کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اشراف الناس لوگ اپنے کبر، حُبِّ ریاست اور جاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجلال کی وجہ سے نبی پر ایمان نہیں لاتے اور المؤمنین کی صف میں داخل نہیں ہوتے۔

۲۔صالح علیہ السلام کی قوم کی دو قسمیں:

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿قَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قَالُوْا اِنَّا بِمَا اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ﴾ (الاعراف:۷۵،۷۶)

''(صالح علیہ السلام) کی قوم سے جو متکبر سردار تھے انہوں نے ضعیف (غریب) لوگوں سے جو کہ ایمان لے آئے تھے، پوچھا کیا تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ صالح (علیہ السلام) اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں؟ ان (ضعیف سمجھے گئے) لوگوں نے کہا کہ بے شک ہم تو اس پر پورا یقین رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا گیا ہے۔ وہ متکبر لوگ کہنے لگے تم جس پر یقین لائے ہوئے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے''۔

۳۔نوح علیہ السلام کی قوم کی دو قسمیں:

﴿فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ﴾ (ھود:۲۷)

''(نوح علیہ السلام) کی قوم کے کافر سرداروں نے جواب دیا کہ ہم تو تجھے اپنے جیسا انسان ہی دیکھتے ہیں اور تیری پیروی کرنے والوں کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ واضح طور پر گھٹیا قسم کے لوگ ہیں اور ہم تمہاری کسی قسم کی برتری اپنے اوپر نہیں دیکھتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا سمجھ رہے ہیں''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دوستو اور بزرگو! یہ" مَلَأ " ہی تھے جنہوں نے نبیوں کو گمراہ کہا تھا (الاعراف'٦٠)، یہ ملأ ہی تھے جنہوں نے نبیوں کو بے وقوف کہا تھا (الاعراف'٦٦)، یہ ملأ ہی تھے جنہوں نے نبیوں کو جلاوطنی کی دھمکی دی تھی (الاعراف'٨٨)، یہ ملأ ہی تھے جنہوں نے نبیوں کے ماننے والے ضعفاء کو خاسرین کہا تھا (الاعراف'٩٠)، یہ ملأ ہی تھے جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ساحر علیم کہا تھا (الاعراف'١٠٩)، یہ ملأ ہی تھے جنہوں نے نوح علیہ السلام کو کشتی بناتے دیکھ کر مذاق کیا تھا (ھود'٣٨) اور یہ ملأ ہی ہیں جو ہر دور میں حق کو قبول کرنے سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔

اب جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آپ ﷺ کا سامنا بھی ان ملأ سے ہوا۔ اس وقت ان ملأ (اشراف) کی کثرت تھی اور ضعفاء کی قلت تھی۔ چنانچہ ان ملأ میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، ربیعہ، ولید، امیہ، اُبَی بن خلف وغیرہ کے نام ہیں۔ اور ان کے مدِّ مقابل ضعفاء الناس میں زید بن حارثہ، بلال، عمار بن یاسر، صہیب رومی، عبداللہ بن امِ مکتوم، عبداللہ بن مسعود، سُمَیَّہ، سعد رضی اللہ عنہم وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۴۔ شاہ روم ہرقل کا تبصرہ:

جب شاہِ روم ہرقل نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے بارے باتیں پوچھی تھیں تو ان باتوں میں سے ایک بات یہ بھی پوچھی تھی "فَاَشْرَافُ النَّاسِ اِتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاءُ هُمْ" یعنی اس کی پیروی کرنے والے معاشرے میں اشراف معزز سمجھے جانے والے لوگ ہیں یا کمزور (ضعیف)؟ تو ابوسفیان نے جواب دیا "بَلْ ضُعَفَاءُ هُمْ" بلکہ ضعیف کمزور لوگ اس کے پیروکار ہیں۔ اس پر شاہِ روم نے کہا "هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ" رسولوں کے پیروکار یہی لوگ ہوتے ہیں۔ (بخاری: ۱/۴ عربی حدیث نمبر ۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ان ضعفاء الناس مؤمنین کا اللہ کے ہاں مرتبہ ومقام:

مکہ کے اشراف (سردار) ان ضعفاء کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان کے پاس بیٹھنا اپنی توہین سمجھتے تھے او رایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے اے محمد! (ﷺ) تمہارے پاس تو غرباء وفقراء ہی کا ہجوم رہتا ہے ذرا انہیں ہٹاؤ تو ہم بھی تمہارے ساتھ بیٹھیں اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ ..... اِلٰى قَوْلِهٖ .....فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (الانعام:۵۲)

''آپ ایسے لوگوں کو اپنے سے دور نہ کیجئے جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے رہتے ہیں۔وہ اس کی رضامندی کا ارادہ رکھتے ہیں.....اگر آپ ان کو اپنے سے دور کریں گے تو ظلم کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔

اور اشراف الناس ان ضعفاء کی حالت کو دیکھ کر حقارت کی نظر سے کہتے ''اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا'' ''کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب کے درمیان اللہ نے صرف ان پر احسان کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا:

﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ﴾ (الانعام:۵۳)

''کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ (احسان کا) شکر کرنے والوں کو خوب جانتا ہے''۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظاہری چمک دمک، ٹھاٹھ باٹھ اور رئیسانہ چال ڈھال نہیں دیکھتا وہ تو دلوں کی کیفیت کو دیکھتا ہے۔وہ جانتا ہے کہ اس کے احسان کو پہچاننے والے، پھر اس کی قدر کرنے والے، اس کا شکر یہ ادا کرنے والے کون ہیں۔وہ ان پر احسان کرتا ہے اور یہ وہی مومن ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

حدیث میں بھی ہے کہ:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ".

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ حدیث:٦٤)

"بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کی طرف دیکھتا ہے اور نہ مالوں کی طرف بلکہ وہ تمہارے دلوں اور عملوں کی طرف دیکھتا ہے"۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ﴾ (الحجرات:١٣)

"بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو"۔

٦۔ان ضعفاء مومنین کی شان میں مزید دلائل:

① اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حکم دیا:

﴿وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ (الانعام:٥٤)

"ہماری آیتوں پر ایمان لانے والے لوگ جب آپ کے پاس آئیں تو ان کو کہا کریں سلام علیکم (تم پر سلامتی ہو) تمہارے رب نے رحمت کرنا اپنے اوپر لکھ لیا ہے"۔

② نیز ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں اشراف قریش بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتوم نابینا صحابی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ سے دین کی باتیں پوچھنے لگے۔آپ ﷺ نے اس پر کچھ ناگواری محسوس کی اور کوئی خاص توجہ نہ دی چنانچہ تنبیہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے سورت عبس کی ابتدائی آیات نازل فرمائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَاءَهُ الاَعْمٰی وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّهُ یَزَّکّٰی اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّکْرٰی اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی فَاَنْتَ لَهُ تَصَدّٰی وَمَا عَلَیْکَ اَنْ لَّا یَزَّکّٰی وَاَمَّا مَنْ جَاءَکَ یَسْعٰی وَهُوَ یَخْشٰی فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی کَلَّا اِنَّهَا تَذْکِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَکَرَهُ﴾

''وہ (نبی) ترش رو ہوا اور اس نے منہ موڑ لیا (صرف اس لیے) کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا تجھے کیا پتہ کہ شاید وہ (نابینا) سنتا اور اسے نصیحت فائدہ پہنچاتی جو بے پروائی کرتے ہیں (اشراف قریش) ان کی طرف تو پوری توجہ کرتا ہے حالانکہ اگر وہ نہ سنوریں تو بھی آپ پر کوئی الزام نہیں۔ اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ ڈر بھی رہا ہے اور تو اس سے بے رخی برتتا ہے یہ ٹھیک نہیں قرآن تو ایک نصیحت کی چیز ہے جو چاہے اس سے نصیحت لے''۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی بہت تکریم کرتے تھے۔ جب بھی وہ آتے، آپ ﷺ ان کے لیے اپنی چادر بچھا دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ ''مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِی فِیهِ رَبِّی'' ''اس کے لیے خوش آمدید جس کی وجہ سے میرے رب نے مجھ پر عتاب کیا۔ (قرطبی)

۳۔ سھل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ایک شخص سے پوچھا کہ اس گزرنے والے شخص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ تو اس نے کہا: یہ شخص اشراف الناس میں سے ہے (یعنی بڑے مرتبے والے لوگوں میں سے ہے) اللہ کی قسم! یہ اتنے مرتبے والا ہے کہ اگر یہ کسی کو منگنی کا پیغام بھیجے تو یہ اس لائق ہے کہ اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے (اگر یہ بات کرے تو اس کی بات کو دھیان سے سنا جائے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ چپ رہے پھر اس کے بعد ایک اور شخص کا گزر ہوا تو آپ ﷺ نے اسی شخص سے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ شخص مسلمین کے فقراء میں سے ہے اللہ کی قسم! یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر یہ منگنی کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور یہ کوئی بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فقیر مسلمان پہلے شرف والے (ٹھاٹھ باٹھ والے) شخص سے اتنا بہتر ہے کہ اگر اُن جیسوں سے پوری زمین بھی بھری ہو تو یہ اکیلا ان سب سے بہتر ہے۔

(بخاری: کتاب الرقاق باب فضل الفقر: ۶۴۴۷ نیز کتاب النکاح' باب تزویج المعسر)

یہ حدیث سن کر کوئی شخص یہ خیال مت کرے کہ ہمارے ہاں جو مست ملنگ کہلانے والے کشکول اٹھائے ہوئے بھیک مانگتے پھرتے ہیں، یہی بڑا مرتبہ ومقام رکھتے ہیں۔ جاہل لوگ انہیں ''پہنچی ہوئی سرکار'' یا ''اولیاء'' خیال کرتے ہیں اور ان سے اسی طرح ڈرتے بھی ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ سے ڈرا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ گندگی میں رہتے ہیں 'سالہا سال غسل نہیں کرتے' طہارت تک نہیں کرتے' ان کے پاس گزرنے سے انتہائی بدبو محسوس ہوتی ہے' انہیں نماز وکلمہ تک نہیں یاد' ایسا شخص کبھی بھی مومن نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ اسے ولی سمجھا جائے۔ مذکورہ حدیث میں مذکور فقیر سے' ایسا متقی پرہیزگار شخص مراد ہے جو کہ انتہائی نیک اور پاکباز ہونے کے باوجود مالدار نہیں ہے۔ وہ لباس بھی سادہ پہنتا ہے' ویسے صاف ستھرا رہتا ہے اور در در کی بھیک نہیں مانگتا۔

۴۔ حارثہ بن وھب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہشتیوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ وہ کون ہیں؟ بہشتی ہر وہ شخص ہے جو ضعیف کمزور ہو لوگ اسے حقیر اور کمزور سمجھیں اگر اللہ پر قسم ڈال دے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے۔پھر فرمایا کیا میں تمہیں دوزخیوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ دوزخی ہر وہ شخص ہے جو گردن کش (سرکش) مغرور، متکبر ہو۔

(بخاری۔، کتاب الادب، باب الکبر/۱۲۸۹ مطبوعہ دارالسلام)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ نے ایک دوسرے پر فخر کیا دوزخ نے کہا:

"یَارَبِّ یَدخُلُنِیَ الجَبَابِرَةُ وَالْمُتَکَبِّرُوْنَ وَالْمُلُوْکُ وَالْأَشرَافُ وَقَالَتِ الجَنَّةُ أَیْ رَبِّ یَدْخُلُنِیَ الضُعَفَاءُ وَالْفُقَرَاءُ وَالمَسَاکِیْنُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِی اُصِیْبُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِلجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِی وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَلِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْکُمَا مِلْأُهَا" (مسند احمد: ۱۳/۳)

"اے میرے رب! یہ کیا ہے کہ مجھ میں جابر متکبر، بادشاہ اور اشراف الناس (جاہ جلال والے لوگ) ہی داخل ہونگے (جو حق کے سامنے جھکتے نہیں ہیں)؟"

اور جنت نے کہا: اے میرے رب! مجھ میں ضعیف کمزور، فقیر اور مسکین داخل ہونگے (جو حق کے سامنے جھک جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ دوزخ کو فرماتا ہے: تو میرا عذاب ہے تیرے ساتھ میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور اللہ تعالیٰ جنت کو فرماتا ہے کہ تو میری رحمت ہے جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے آخر تم دونوں نے بھر جانا ہے۔ (یعنی جنت جنتیوں کے ساتھ اور دوزخ دوزخیوں کے ساتھ)

۵۔ "ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّهُ لَیَاْتِی الرَّجُلُ العَظِیْمُ وَالسَّمِیْنُ یَوْمَ القِیَامَةِ لَا یَزِنُ عِنْدَاللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اِقْرَؤُا ﴿ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ القِیَامَةِ وَزْنًا ﴾

(بخاری کتاب التفسیر، سورت کہف کا آخر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قیامت کے دن ایک بڑا اور موٹا شخص ایسا بھی آئے گا جس کا وزن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا اگر تم چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی پڑھ لو: ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا﴾ ہم قیامت کے دن ان کا کوئی وزن قائم نہیں کریں گے''۔

اب دیکھیں وہ حق کے سامنے گردن جھکانے والا نیک ضعیف مومن جس کو دنیا میں کمزور سمجھا گیا لیکن اللہ نے اس پر احسان کیا جو ''لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ'' کے زمرے میں داخل ہے اس کی اللہ کے نزدیک کتنی شان ہے کتنا اونچا مرتبہ ومقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی رحمت یعنی جنت میں داخل کر دیا اور اس کا انتہائی زیادہ وزن قائم کیا جیسا کہ نیچے نمبر ۶ میں ہے۔

⑥ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک دفعہ مسواک اتار رہا تھا اور میری پنڈلیاں باریک تھیں، ہوا کے جھونکے مجھے گرا رہے تھے اس پر لوگ ہنسنے لگے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ ''مِمَّ تَضْحَكُوْنَ؟'' تم کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ''مِنْ دِقَّةِ سَاقَيْهِ'' ہم عبداللہ کی باریک باریک پنڈلیوں کی وجہ سے ہنس رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُمَا أَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ أُحُدٍ'' اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کی یہ پنڈلیاں ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوں گی۔ (مسند احمد: ۱/۴۲۰، ۴۲۱)

ساتھیو! یہ ہیں وہ مؤمن لوگ جن پر اللہ نے احسان کیا ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

آیئے! آپ حضرات کو اور مؤمنین کا ذکر سناتا جاؤں جن پر اللہ تعالیٰ نے احسانِ عظیم کیا اور ایک مؤمنہ کا تذکرہ کروں جس پر اللہ نے احسان کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رُمَیصاء (بنت ملحان، انس بن مالک کی والدہ اور آپ ﷺ کی رضاعی خالہ ام سلیم رضی اللہ عنہا) جنت میں ہیں۔ اور پھر قدموں کی آہٹ سنتا ہوں تو پوچھتا ہوں: یہ کون ہے؟ تو بتانے والے نے بتایا کہ یہ بلال ہے۔ پھر ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی ہے میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ بتانے والے نے بتایا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے میں نے اس محل میں داخل ہونا چاہا اور اسے اندر سے دیکھنا چاہا لیکن اے عمر مجھے تیری غیرت یاد آ گئی۔ عمر نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ آپ پر قربان "اَعَلَیْکَ اَغَارُ" کیا آپ ﷺ پر میں غیرت کھا سکتا ہوں؟ نہیں نہیں! مطلب یہ ہے کہ آپ میرے گھر میں داخل ہو جاتے۔

(بخاری، المناقب، مناقب عمر: ۳۶۷۹)

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے اشراف قریش کہا کرتے تھے "أَهٰؤُلَاءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا" "کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ ہمارے درمیان میں سے چن کر ان پر اللہ نے احسان کیا"؟

انہیں وہ مارا کرتے، ریت پر لٹایا کرتے، سخت سے سخت سزا دیا کرتے، گھر سے باہر نکلنے پر پابندی لگایا کرتے، آخر کار انہیں ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

اور اعلان کیا:

﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ﴾ (الانعام: ۵۳)

"کیا اللہ شکر گزاروں کو سب سے زیادہ نہیں جانتا؟"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے انہیں عزت دی اور اعلان کر دیا کہ:

﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (المنافقون:۸)

''عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مؤمنین ہی کے لیے ہے۔ لیکن منافقین نہیں جانتے''

اللہ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑥

ایک عظیم مومن جندب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

میرے محترم دوستو اور بزرگو! آج میں آپ کے سامنے ایک ایسے مؤمن کا تذکرہ کرنے والا ہوں، جسے اللہ تعالیٰ نے ان نیک، پاک باز مؤمنین کی صف میں داخل فرمایا اور جن پر اس نے احسان کیا اور اس مؤمن کو نبی ﷺ سے انتہائی محبت تھی اور ضعفاءِ مؤمنین میں ہونے کے باوجود انتہائی دلیر اور بہادر تھا۔ جسمانی لحاظ سے نحیف و کمزور تھا لیکن ایمانی لحاظ سے کافروں کی بڑی جماعت سے بھی نہ ڈرتا تھا۔ اسے دنیا سے بے رغبتی انتہائی درجہ کی تھی۔

ا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے مناقب:

یہ مؤمن وہ ہستی ہیں جن کا اونٹ غزوہ تبوک کے سفر میں کمزور پڑ گیا تھا۔ تھک گیا تھا۔ انہوں نے اسے آرام کرنے کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ لیکن دوسرے دن بھی وہ سفر کے قابل نہ ہوا تھا تو انہوں نے اسے جنگل ہی میں چھوڑ دیا تھا اور پالان اور سامان سر پر ہی اٹھایا اور پیدل سفر کرتے ہوئے دور سے دکھائی دیئے۔ مسلمانوں میں سے کسی نے دیکھ کر کہا وہ کوئی شخص ہے جو راستے پر پیدل چلتا آ رہا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! یہ آدمی ابوذر ہی ہو۔ جب لوگوں نے اسے غور سے دیکھا تو کہنے لگے اللہ کی قسم! وہ ابوذرؓ ہی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا ذَرٍّ يَمْشِي وَحْدَهُ وَيَمُوْتُ وَحْدَهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيُحْشَرُ وَحْدَهُ". (مستدرک حاکم:۳/۵۱، دلائل النبوۃ للبیہقی:۵/۲۲۲)

''اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحمت کرے یہ اللہ کی راہ میں اکیلا سفر کرتا ہے اور اکیلا ہی فوت ہو گا اور قیامت کے دن اکیلا ہی اٹھایا جائے گا''۔

اس میں نبی ﷺ کی یہ بات بھی پوری ہوئی جو انہوں نے اس وقت کہی تھی جب آپ کو یہ بتایا جاتا تھا کہ آج فلاں پیچھے رہ گیا ہے، آج فلاں پیچھے رہ گیا تو آپ ﷺ فرماتے: چھوڑ دو اس کو اگر اس کے دل میں کوئی خیر و بھلائی ہوگی تو وہ تم سے آملے گا اگر وہ منافق ہے تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے نجات دی ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ ابوذرؓ کے دل میں خیر تھی۔

ابوذر غفاری کے دل میں کتنی خیر تھی؟

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"مَا اَظَلَّتِ الخَضْرَاءُ وَلاَ اَقَلَّتِ الغَبرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِی ذَرٍّ".

''آسمان کی چھت کے نیچے اور زمین کی پشت پر ابوذر غفاری سے زیادہ سچے لہجے والا اور کوئی نہیں''۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی ذر واسنادہ صحیح)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا! اے اللہ کے رسول! کیا یہ واقعی ابوذر کا حق ہے؟ یہ حق ابوذر کے لیے پہچانتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں ان کا یہ حق پہچانتا ہوں۔ "فَاعْرِفُوْهُ" اس لیے تم بھی ان کا یہ حق پہچانو۔ اس سے بڑھ کر سنو۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اَلْجَنَّةُ تَشْتَاقُ اِلیٰ ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَاَحْسَبُهُ قَالَ: وَاَبُوْ ذَرٍ".

(مسند بزار، وانظر: درّ السحابہ للشوکانی)

''یعنی جنت تین اشخاص کی ملاقات کا شوق رکھتی ہے علی، عمار اور ابوذر رضی اللہ عنہم''

نیز فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى تَوَاضُعِ عِيسٰى فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِى ذَرٍّ".

"جو کوئی عیسی علیہ السلام کی تواضع کی طرف دیکھنا چاہتا ہو وہ ابوذر کو دیکھ لے"۔

(مستدرک حاکم عن ابی ھریرۃ، صحیح جامع صغیر، حدیث ۶۲۹۲، سلسلہ صحیحہ ۲۳۴۳)

۲۔ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا تم مکہ میں جانا اور جس شخص نے وہاں نبوت کا اعلان کیا ہے، ذرا اس سے ملاقات کر کے ان کے پورے حالات کا پتہ کر کے آنا کیوں کہ وہ شخص یہ کہتا ہے کہ میرے پاس آسمانی خبریں آتی ہیں۔ ذرا اس کی باتیں سننا پھر میرے پاس آنا۔ چنانچہ ان کا بھائی مکہ گیا حتی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، آپ کی باتیں سنیں، پھر واپس ابوذر کے پاس آیا اور بتایا کہ میں اس شخص سے ملا ہوں وہ لوگوں کو اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور میں نے اس سے ایسا کلام سنا ہے جو کہ شعر نہیں ہے۔ ابوذر نے کہا جس مقصد کے لیے میں نے تمہیں بھیجا تھا مجھے اس پر پوری تشفی نہیں ہوئی۔

۳۔ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا خود مکہ میں جانا:

چنانچہ انھوں نے خود اپنا زادِ راہ ساتھ لیا اور پانی سے بھرا ایک مشکیزہ ساتھ لیا اور مکہ آئے اور مسجد حرام میں حاضری دی۔

۴۔ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں:

ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا شروع کیا اور وہ آپ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھنا بھی مناسب نہیں سمجھا (اسکی وجہ یہ تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف پورے قریش میں غصہ کی ایک لہر دوڑی ہوئی تھی حالات اتنے نازک تھے کہ آپ کے متعلق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی سے کچھ پوچھنا اپنے آپ کو بڑی مصیبت میں ڈالنے کے برابر تھا۔ چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ مسجد حرام میں ہی رہنے لگے (پہلے دن کی) کچھ رات گزر گئی کہ لیٹے ہوئے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ نے (جب بیت اللہ کا دروازہ بند کرنا تھا) ان کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھے کہ یہ کوئی مسافر ہے۔ ان سے کہا: آپ میرے گھر پر چل کر آرام کیجیے۔

۵۔ ابوذر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں:

چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے چلتے رہے لیکن ان میں سے کسی نے دوسرے سے صبح تک کوئی بات چیت نہیں کی۔

۶۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کا اگلا دن:

جب صبح ہوئی تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا مشکیزہ اور توشہ اٹھایا اور مسجد حرام میں آ گئے۔ یہ دن بھی اسی طرح گزر گیا اور وہ نبی کریم کو نہ دیکھ سکے شام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے۔

۷۔ علی رضی اللہ عنہ سے دوبارہ ملاقات:

تو علی رضی اللہ عنہ پھر وہاں سے گزرے اور سمجھ گئے کہ (یہ کوئی مسافر ہے) ابھی اس کو اپنی منزل نہیں ملی۔ وہ انہیں پھر اپنے ساتھ لے گئے اور آج بھی ان میں سے کسی نے ایک دوسرے سے کوئی بات چیت نہیں کی۔ ان کی رات اسی رات کی طرح خاموشی سے گزری۔

۸۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کا تیسرا دن:

تیسرے دن پھر خانہ کعبہ میں چلے آئے اور دن تو وہیں گزارہ لیکن جب رات ہوئی تو علی رضی اللہ عنہ ان کو حسب سابق اپنے ساتھ لے گئے۔

۹۔ تیسری رات علی رضی اللہ عنہ سے تعارف:

اب تیسری رات علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کس مقصد کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے آئے ہیں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر آپ مجھ سے پختہ وعدہ کرلو کہ میری راہنمائی کرو گے تو میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کرلیا تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے سنا تھا کہ مکہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے ان کا پتہ کرنے آیا ہوں۔ اگر آپ اس کے بارے کچھ جانتے ہیں تو میری راہنمائی کریں''۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بلاشبہ وہ سچے نبی ہیں اور وہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (میں ان کو اچھی طرح جانتا ہوں) آپ میرے ساتھ صبح کے وقت چلنا۔ میں تجھے ان کے پاس پہنچادوں گا''۔

۱۰۔ ابوذر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بڑے محتاط ہو کر گئے:

علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس نبی کی پیروی کرنے والے بہت مصیبت میں مبتلا ہیں قریش کی دشمنی حد سے بڑھ گئی ہے۔ تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مجھ سے پوچھ کر بہت اچھا کیا۔ کسی اور کو نہیں بتایا، ورنہ وہ تجھے پیٹ دیتے۔ تم میرے پیچھے پیچھے (بڑے احتیاط سے) آنا (تم میرے پیچھے فاصلے سے آنا تاکہ کسی کو شبہ نہ پڑ جائے کہ تم میرے ساتھ آرہے ہو) اگر میں راستے میں کوئی خطرہ کی بات دیکھوں گا تو کسی دیوار کے قریب کھڑا ہو جاؤں گا دشمن کو ایسے محسوس کراؤں گا گویا میں نے پیشاب کرنا ہے۔

اس وقت تم میرا انتظار نہ کرنا (بلکہ چلتے رہنا ہے) اور جب میں چلنے لگوں تو میرے پیچھے ہو لینا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ دونوں ساتھ چل رہے ہیں (اور شک نہ کرلیں) اور اسی طرح میں جس گھر میں داخل ہوں تم بھی اسی میں داخل ہو جانا''۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور علی کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔

۱۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا دیدار:

بالآخر اسی احتیاط سے چلتے ہوئے آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر داخل ہو گئے (چہرہ مبارک کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر فرمانے لگے:

"هٰذَا الوَجْهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ".

"یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں"۔

پھر آپ ﷺ کی باتیں سنیں اور وہیں اسلام قبول کر لیا۔

۱۲۔ابوذر رضی اللہ عنہ کو اپنی قوم بنوغفار میں تبلیغ کا حکم:

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ابوذر! اپنی قوم میں واپس چلے جاؤ اور انہیں میرا حال بتاؤ حتی کہ جب اسلام کے غلبہ کی خبر تمہیں ملے تو میرے پاس پہنچ جاؤ۔

۱۳۔ابوذر رضی اللہ عنہ کا قریش کے درمیان کلمہ توحید کا اعلان:

ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان قریشیوں میں بانگِ دہل کلمہ توحید کا اعلان کروں گا"۔ چنانچہ وہ وہاں سے مسجد حرام میں واپس آئے تو بلند آواز سے کہا: "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ"، بس کلمہ توحید پڑھنے کی دیر تھی کفارِ قریش اُن پر ٹوٹ پڑے اور اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ آ گئے۔ اور انہوں نے اوپر سے ابوذر رضی اللہ عنہ کو ڈھانپ کر ان کی جان بچائی اور ساتھ ہی قریش کو مخاطب ہو کر کہا کہ تم پر افسوس! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ شخص قبیلہ غفار سے ہے اور ملکِ شام جانے والے تمہارے تمام تاجروں کا راستہ ادھر ہی سے پڑتا ہے (مطلب یہ تھا کہ اس کے قبیلہ والے لوگ تمہارا تجارتی راستہ بند کر دیں گے) اور اگلے دن پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسلام کا اظہار اسی طریقے سے کیا۔ کافر قوم بری طرح ان پر ٹوٹ پڑی۔ اس دن بھی عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو ان کے شر سے بچایا۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب اسلام ابی ذر نیز دیگر کتب تراجم صحابہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وہ ایمان ہے، یہی وہ تقویٰ ہے اور یہی وہ نبی سے پیار ہے جس کی وجہ سے ان کو اس قدر اونچا مقام ملا کہ ان کے تقوی وزہد کی گواہی نبی ﷺ بھی دے رہے ہیں اور ان کی زیارت کا شوق جنت بھی کر رہی ہے۔

۱۴۔ابوذر رضی اللہ عنہ کی اپنے قبیلہ بنوغفار کی طرف واپسی:

ابوذر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق اپنے قبیلہ بن غفار میں واپس آ کر تبلیغ کرتے رہے اور ان کے قبیلہ کے کئی اشخاص اسلام قبول کرتے رہے اور آپ ﷺ کے پاس بھی جاتے رہے اور نبی ﷺ کے منہ مبارک سے یہ دعا نکلی کہ "غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا" "بنوغفار کو اللہ بخشے"۔(بخاری، کتاب المناقب باب ذکر اسلم وغفار ومزینۃ:۳۵۱۳)

۱۵۔ابوذر رضی اللہ عنہ کی دوبارہ نبی ﷺ سے ملاقات:

لیکن ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ۱۷ سال بعد آپ ﷺ سے ملے کیوں کہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ جب اسلام کا غلبہ ہو جائے، پھر آنا۔

۱۶۔ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مدینہ میں آنا:

سترہ سال بعد مدینہ تشریف لائے تو نبی ﷺ کی خدمت میں لگ گئے۔ بیوی امہات المؤمنین کی خدمت میں پہنچ گئی۔ صدقہ کے کچھ اونٹ جمع تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا صدقہ کے اونٹ کون چرائے گا؟

ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہ تو سترہ سال طویل جدائی برداشت کر کے آئے ہیں اب پھر جدا ہونا چاہتے ہیں۔ عرض کی کہ میرا بیٹا ذرّ اونٹ چرائے گا ان کے بیٹے ذر اپنی بیوی لیلیٰ کو لے کر مدینہ سے تین چار میل دور مشہور چراگاہ غابہ میں آ گئے۔ ان میں آپ ﷺ کے ذاتی اونٹ بھی تھے۔ عیینہ بن حصن کو پتہ چلا کہ اونٹوں کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی رکھوالا ہے۔ وہ بنوغطفان کی ایک جماعت لے کر چراگاہ پر حملہ آور ہوا ذر کو قتل کر دیا اور ان کی بیوی کو اغواء کر کے اونٹوں کو چرا کر لے گیا۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا۔ سلمہ بہت بلند آواز اور تیز رفتار تھے اس نے بلند آواز سے اعلان کیا اور مدینہ والوں کو سنا کر اکیلے ہی لشکر کے پیچھے دوڑ پڑے اور غطفانیوں پر حملے کر کے اونٹ بھی چھڑا لائے (اور ذر کی بیوی کو بھی بسلامت لے آئے) اور غطفانیوں کی تیس چادریں بھی لے آئے۔

(ونحوہ فی البخاری بمع فتح الباری، المغازی باب غزوۃ ذات قرد: ۴۱۹۴)

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی محبت وعقیدت تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا تھا کہ "ابوذر رضی اللہ عنہ پر اللہ رحم کرے۔ یہ اللہ کی راہ میں اکیلا سفر کرتا ہے اور اکیلا ہی فوت ہوگا اور قیامت کے دن اکیلا ہی اٹھایا جائے گا"۔ (مستدرک)

۱۷۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کی مقامِ ربذہ میں وفات:

یہ بات اس طرح پوری ہوئی کہ یہ مقامِ ربذہ میں تھے جو کہ مدینہ سے ۶ میل کے فاصلہ پر ہے وہ بے آباد جگہ تھی ۳۱ یا ۳۲ ہجری میں ابوذر رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، بیماری زیادہ ہو گئی۔ ان کے پاس ایک غلام اور ان کی ایک بیوی تھی چنانچہ ان کی وفات ہو گئی۔ بیوی اور غلام نے مل کر غسل اور کفن دیا اور ان کا جنازہ راستے پر لا کر رکھ دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بعض اہل عراق کے ہمراہ عمرہ کرنے کی غرض سے آ رہے تھے کہ انہوں نے ایک عورت کو راستہ پر کھڑے دیکھا تو پوچھا کہ تو کون ہے؟

اس نے بتایا کہ میں امِ ذَرّ ہوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ابوذر رضی اللہ عنہ کدھر ہیں؟ اس نے بتایا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ یہ ان کا جنازہ پڑا ہے۔ اس کو دفن کرتے جاؤ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رو پڑے اور ان کا جنازہ پڑھایا پھر انہیں دفن کیا اور عبداللہ بن مسعود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی سنائی کہ! "یَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا ذَرٍّ یَمْشِی وَحْدَهٗ وَیَمُوْتُ وَحْدَهٗ وَیُحْشَرُ وَحْدَهٗ".

''اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم کرے وہ اکیلا چلتا ہے اور اکیلا ہی فوت ہوگا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا''۔

ان کی وفات کے وقت ان کی بیوی ام ذر رونے لگیں تھیں۔ روح قفس عنصری سے پرواز نہیں ہوئی تھی پوچھا کیوں روتی ہو؟ کہنے لگی میں کیوں نہ روؤں جبکہ آپ ایک جنگل میں وفات پا رہے ہیں اور میرے پاس تو آپ کو دفن کرنے کے لیے کفن کا بھی کوئی کپڑا نہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ اسے تسلی دیتے ہوئے فرمانے لگے نہ رو بلکہ خوش ہو جا کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جن مسلمان والدین کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ صبر کر لیں تو دوزخ میں داخل نہیں ہونگے۔ اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا کہ ایک شخص جنگل میں وفات پائے گا اور اس کے پاس مومنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی اور وہ میں ہی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہوں۔ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی مجھ ہی پر صادق آ رہی ہے۔ (مسند احمد: ۱۵۵/۵۔ نیز دیکھیے ماہ نامہ محدث لاہور مارچ ۲۰۰۱ء ص ۶۲ تا ۷۱ اور پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی جلد: ۸۸ شمارہ: ۳ ص ۲۵ تا ۲۸)

پس یہی وہ حقیقی مومن ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑦

انسان کو نبوت ورسالت کی تعلیم کی اشد ضرورت ہے:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ الخ

سابقہ خطبات میں آپ حضرات کی خدمت میں ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کے متعلق بیان کیا گیا ہے آج میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ﴿إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ کی تفسیر کی سیر کراؤں تا کہ ایمان کی زیادتی کا سبب بنے، ہدایت کا سبب بنے۔ نبی ﷺ کی محبت کا سبب بنے، عمل صالح میں رغبت ہو، گناہوں سے نفرت ہو، جنت سے قرب ہو اور جہنم سے دوری ہو۔

ا۔ نبوت ورسالت کی ضرورت:

میرے بھائیو! انسان کو نبوت ورسالت کی تعلیم کی ضرورت خوراک سے بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو روح اور بدن سے مرکب کیا ہے۔ بدن مٹی سے پیدا ہوا اور روح ایک امر ربی اور روحانی شئی ہے جو اوپر سے آئی ہے۔

دوستو! بدن کی خوراک کا بندوبست مٹی سے ہوا پھل فروٹ، سبزیاں، جانوروں کا گوشت وغیرہ، سب کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور روح کی خوراک کا انتظام آسمانی وحی سے کیا گیا، جو روح کی خوراک ہے اور مٹی سے پیدا ہونے والی خوراک کے انتظام اور حصول میں انسان کے کسب کا بھی دخل ہوتا ہے مثلاً زمین میں ہل چلانا، بیج بونا، پانی لگانا، کھیتی، ترکاری اور پھل وغیرہ کا شاؤعلی ھذا القیاس ہر شخص کے ہاتھوں ہوسکتا ہے۔

مومن ہو یا کافر، فاسق ہو یا منافق، حتی کہ اللہ کا منکر دھریہ بھی ہو تو اسے اس کے کسب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومحنت کی وجہ سے اناج مہیا ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ کافر کاشت کاری کرے تو بھی اللہ اناج اگا دیتا ہے۔ دھریہ اللہ کا منکر زمینداری کرے تو سبزیاں، اناج اگ جاتے ہیں۔ باغات میں پھل لگ جاتا ہے۔ مسلمان کرے تو بھی لگ جائے گا۔ حتی کہ دجال کو ماننے والوں کے کھیت ہرے بھرے ہوں گے۔

۲۔ خاکی بدن کی خوراک خاک سے اور روح کی خوراک آسمان سے:

انسان کا بدن مٹی سے پیدا ہوا ہے اور اس کی غذا کا بندوبست مٹی سے کیا گیا ہے۔ اس مٹی سے پیدا ہونے والی غذا کے بغیر اس کے بدن کی نشوونما کا ہونا ناممکن ہے۔ اسی طرح روحانی غذا اور نور کے بغیر روح کی اصلاح ناممکن ہے۔ روح کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ کافر، منافق، مشرک اور فاسق فاجر اس غذا سے محروم ہیں۔

چونکہ انسان کی روح من امر ربی ہے یعنی رب کے امر سے پیدا شدہ ہے اس کی ہدایت کا بندوبست بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی نفیس ترین خوراک سے کیا ہے جو آسمان سے اترنے والی وحی ہے۔ جسے قرآن میں روح بھی کہا گیا ہے۔

(دیکھئے سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۵۲)

جو کہ انبیاء ورسل پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔ جس طرح نبی یا رسول اپنی امت کے لیے ایک عظیم احسانِ الٰہی ہوتا ہے اسی طرح اس پر نازل ہونے والی وحی بھی ایک عظیم نعمت واحسان ہے۔

لیکن افسوس اس ظلوم وجہول انسان نے اپنی روح کی خوراک کچھ اور ہی سمجھ لی ہے۔ یہ اپنی جہالت وحماقت کی بناء پر کہنے لگا کہ میری روح کی خوراک موسیقی ومیوزک ہے عشقیہ گانے ہیں، فحش فلمیں ہیں۔ اس ناسمجھ نے غلط سمجھا یہ چیزیں تو دراصل شیطانی روح کی خوراک تھیں، جنہیں یہ اپنی روح کی خوراک قرار دے رہا ہے۔ یہ چیزیں تو دراصل نفاق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کرتی ہیں۔اور وحی الٰہی قرآن مجید روح میں نور، ایمان، نیکی، تقویٰ پیدا کرتی ہے۔جس طرح بارش کی زمین میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے، اس کے فوائد وثمرات ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح اس وحی کی بھی نیک روح میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔

۳۔روح کی خوراک آسمان سے بصورت وحی نازل ہوئی:

لیکن میرے دوستو! آسمان سے نازل ہونے والی روح کی غذا کا انتظام انسان کے ہاتھوں نہیں کیا گیا۔یہ کسی کے اختیار میں نہیں، سب عاجز ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا أَوْقَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (الانعام:۹۳)

''اور اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی اور جو شخص یہ کہے کہ جیسی وحی اللہ نے نازل کی ہے اسی طرح کی میں بھی نازل کرسکتا ہوں (وہ بھی سب سے بڑا ظالم ہے)''۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ تین شخص سب سے بڑے ظالم ہیں۔

۱۔ایک تو وہ شخص جو ﴿افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا﴾ اللہ پر جھوٹ باندھے۔ ۲۔دوسرا وہ شخص جو یہ کہے کہ ﴿أُوْحِیَ اِلَیَّ﴾ میری طرف وحی آئی ہے حالانکہ اس کی طرف کوئی وحی نہ آئی ہو۔

۳۔تیسرا وہ شخص جو یہ کہے کہ ﴿سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ میں بھی اسی طرح کی وحی نازل کرسکتا ہوں جس طرح کی اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے۔

اور کافر لوگ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ:

﴿لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ مَا أُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہمیں بھی ایسی وحی نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے''۔ مطلب یہ تھا کہ ہمارے پاس بھی فرشتے آیا کریں اور ہمارے سروں پر بھی نبوت و رسالت کا تاج رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا:

﴿اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ (الانعام:۱۲۵)

''اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ کہاں اپنی پیغمبری رکھے گا''۔

مطلب یہ ہے کہ یہ فیصلہ کرنا کہ کس کو رسول بنایا جائے اور کون اس منصبِ نبوت کے لائق اور اس کا اہل ہے یہ اللہ ہی کا کام ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ﴾ (الحج:۷۵)

''فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کا انتخاب اللہ ہی کرتا ہے''۔

جیسا کہ جبرائیل امین کو وحی کے لیے منتخب کر لیا اور اس امت کے لیے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کو منتخب کر لیا۔ اب دنیا والوں کی ارواح کو آپ ﷺ کی تعلیم کی اشد ضرورت ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیم کے بغیر دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ ''ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ'' آپ ﷺ کی تعلیم کے بغیر دنیا مردہ ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیم کے ساتھ دنیا جہان میں روشنی پھیلی ہے اور دنیا والوں کو حقیقی زندگی ملی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (الانفال:۲۴)

اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کا کہنا بجالاؤ جب کہ رسول تمہیں ایسی چیزوں کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی: اللہ اور اس کے رسول کی بات ماننے میں ہی حقیقی زندگی ہے۔

آپ حضرات یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے:

﴿اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ﴾ (الحج:۷۵)

''فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کا انتخاب اللہ ہی کرتا ہے''۔

اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہے کہ نبوت کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ جیسا کہ قادیانی مغالطہ دیتے رہتے ہیں کیونکہ اس فرمانِ الٰہی سے اصل مقصود یہی ہے کہ کسی کو نبوت و رسالت عطا کرنا صرف اللہ کا کام ہے یہ اور کسی کے اختیار میں نہیں ہے، کیونکہ اس آیت کریمہ میں حصر ہے۔ مبتدا (مثلاً اس جگہ لفظِ اللہ مبتدا مقدم ہے) جب فعلی خبر سے پہلے آئے (مثلاً اس جگہ یصطفی فعل مضارع ہے جو کہ لفظِ اللہ کے بعد خبر واقع ہے) تو اس سے کلام میں حصر پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ عام کتبِ نحو اس پر شاہد ہیں۔

۵۔ نبوت و رسالت کی روشنی کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا ہے:

انسان اس نورِ رسالت سے قبل مردہ ہے، جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتا پھرتا ہے لیکن جب اس پر روحِ رسالت کے چھینٹے پڑتے ہیں اور نورِ ایمان اس کے دل میں آتا ہے تو یہ زندہ ہوتا ہے، اسے روشنی ملتی ہے۔ جس طرح بارش کے ساتھ مردہ زمین زندہ ہوتی ہے اور زمین ہری بھری ہوتی ہے، اسی طرح وحی کے ساتھ مردہ دل زندہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا﴾ (الانعام:۱۲۲)

''ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دیا کہ وہ اس نور کو لیے ہوئے لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے؟ جو تاریکیوں اور اندھیروں سے نکل ہی نہیں سکتا''۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نورِ نبوت سے فائدہ نہ اٹھانے والے کو مردہ اور تاریکی میں رہنے والا اور نبوت کی تعلیمات سے مستفیض ہونے والے کو زندہ اور روشنی میں رہنے والا قرار دیا ہے۔ مندرجہ ذیل آیات بھی اسی مفہوم کو واضح کرتی ہیں:

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ﴾ (البقرہ:۲۵۷)

''ایمان والوں کا ولی (کارساز، بگڑی بنانے والا) اللہ ہی ہے۔ وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیاء، شیطان ہیں وہ انہیں نور سے نکال کر تاریکیوں اور اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں''۔

﴿مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (ھود:۲۴)

''ان دونوں جماعتوں کی مثال اندھے، بہرے اور بینے اور سننے والے جیسی ہیں کیا یہ دونوں فریق مثال میں برابر ہیں؟ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟''

یہ سعادت مند اور بد بخت کی مثال ہے۔ سعادت مند تو بینا اور سننے والے کی طرح ہے اور بد بخت نابینے اور بہرے کی طرح ہے۔

سعادت مند نورِ نبوت و رسالت کو دیکھنے والا اور سننے والا ہے اور اس سے مستفید ہوتا ہے۔ آخرت میں اس کے لیے جنت ہے اور بد بخت نورِ نبوت کو دیکھنے سے اندھا اور اسے سننے سے بہرا ہے۔ اس کے لیے آخرت میں جہنم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ﴾ (فاطر:۱۹تا۲۲)

''اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں اور نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہیں اور نہ سایہ اور دھوپ برابر ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں''۔

بد بخت کو اندھے، تاریکی اور مردے سے تشبیہ دی ہے جو کہ نورِ نبوت سے روشنی حاصل کرنے سے کنارہ کشی کرتا ہے۔ اور جو سعادت مند نورِ نبوت سے محظوظ ہوتا ہے۔ فائدہ اٹھاتا ہے اسے بینا، نور (روشنی) اور زندے سے تشبیہ دی ہے۔ بد بخت کے صلہ (جہنم کے عذاب کو) دھوپ کے ساتھ اور سعادت مند کے صلہ (جنت) کو سائے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بغیر ہمیں یہ روشنی مل نہیں سکتی جب روشنی نہیں ملے گی تو سعادت مندی بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جنت بھی نہیں ملے گی۔

یہ بات یقینی ہے کہ انسانی عقل بھی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو نوازا ہے کیونکہ عقل ہی انسان کو دوسرے حیوانات سے ممتاز کرتی ہے اگر عقل نہ ہو تو انسان اور حیوان میں کوئی فرق ہی نہ رہے جیسا کہ پاگل اور دیوانے میں اس کا عام مشاہدہ ہے اور عقل ہی ایک ایسی عظیم نعمت ہے جو کہ حقیقی معبود کی معرفت میں ایک قوی ذریعہ ہے اور اسی کے ذریعے رسولوں کی تصدیق تک پہنچا جا سکتا ہے اور یہ بات بھی حقیقت ہے کہ صرف عقل کے ساتھ انسان انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والی وحی کی اس روشنی کو حاصل نہیں کر سکتا نہ عقل کے ساتھ شرعی عقائد و احکام معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ تو صرف وحی ہی کے ذریعے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں اپنی عقل ہی سے روشنی حاصل کر لوں گا، مجھے نورِ وحی کی ضرورت نہیں تو اس کی مثال ایسے ہوگی جیسا کہ کوئی آنکھوں والا شخص کہے کہ مجھے سورج کی روشنی کی ضرورت نہیں، مجھے بلب کی روشنی کی ضرورت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، مجھے چاند کی روشنی کی ضرورت نہیں، مجھے کسی بھی شمع کی ضرورت نہیں میں تو اپنی آنکھوں کے ساتھ ہی دیکھ سکتا ہوں۔

دوستو! جس طرح اندھیرے میں آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی اسی طرح اکیلی عقل بھی نور نبوت کے بغیر، نبی کی تعلیم کے بغیر اور وحی الٰہی کے بغیر کام نہیں کر سکتی۔ انسانی عقلوں کو وحی الٰہی ہی روشن کرتی ہے۔ دلوں کو جلا بخشتی ہے، دلوں کو منور کرتی ہے۔ جب وحی کے ذریعے دل و دماغ میں روشنی آتی ہے تو ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

﴿فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ﴾ (الحج:۴۶)

''اصل بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں''۔

جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ انسان کی روح تعلیم نبوت و نورِ نبوت کی جسمانی خوراک و غذاء سے بھی زیادہ محتاج ہے تو اب سنیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ﴾

(ال عمران:۱۶۴)

''البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر عظیم احسان کیا جب ان ہی میں سے ایک عظیم رسول بھیجا''۔

تفسیر احسن البیان میں ہے: نبی کے بشر اور انسانوں میں سے ہی ہونے کو اللہ تعالیٰ ایک احسان کے طور پر بیان کر رہا ہے اور فی الواقع یہ احسانِ عظیم ہے کہ اس طرح ایک تو:

① وہ اپنی قوم کی زبان اور لہجے ہی میں اللہ کا پیغام پہنچائے گا جسے سمجھنا ہر شخص کے لیے آسان ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② لوگ ہم جنس ہونے کی وجہ سے اس سے مانوس اور اس کے قریب ہوں گے۔

③ انسانوں کے لیے انسان (یعنی بشر) کی پیروی تو ممکن ہے لیکن فرشتے کی پیروی اس کے بس کی بات نہیں۔ (ص:۱۸۵)

اللہ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑧

ا۔ نبی ﷺ کے اسمائے گرامی:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِم﴾

(ال عمران:۱۶۴)

'' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کہ ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث فرمایا جو ان پر اللہ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔''

آج کے خطبہ میں مَیں آپ کے سامنے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا تعارف کروانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ کے پیارے ناموں کی تفصیل اور اس کا سابقہ آسمانی کتابوں میں تذکرہ بھی میرے پیشِ نظر رہے گا۔

ا۔ اسم محمد ﷺ اور اسم احمد ﷺ کا ذکر قرآنِ حکیم میں:

آپ ﷺ کا مبارک نام ''محمد'' (ﷺ) قرآن حکیم میں چار دفع آیا ہے

① ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ الخ﴾ (ال عمران،۱۴۴)

② ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِن رِّجَالِكُم الخ﴾ (الاحزاب:۴۰)

③ ﴿وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ اٰمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الحَقُّ مِن رَّبِّهِم﴾ (محمد:۲)

④ ﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا مَعَهُ﴾ (الفتح:۲۹)

اور آپ ﷺ کا مبارک نام ''احمد'' قرآن میں صرف ایک دفعہ آیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بتایا ہے کہ انہوں نے بنی اسرائیل سے کہا تھا:

﴿یَا بَنِی اِسرَا ئِیلَ اِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیکُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَینَ یَدَیَّ مِنَ التَّورَاۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَّاتِی مِنۢ بَعدِی اسمُہُ اَحمَدُ﴾ (الصّف:٦)

''اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب (تورات) کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک عظیم رسول کی خوشخبری سنانے والا ہوں، جس کا نام احمد ہے''۔

۲۔ایک ہی حدیثِ نبوی میں پانچ ناموں کا ذکر:

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ: اِنَّ لِی اَسمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحمَدُ وَاَنَا الۡمَاحِی الَّذِی یَمحُو اللّٰہُ بِیَ الۡکُفرَ وَاَنَاالۡحَاشِرُالَّذِی یُحشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الۡعَاقِبُ وَالۡعَاقِبُ الَّذِی لَیسَ بَعدَہُ نَبِیٌّ. (بخاری،۳۵۳۲)

اس حدیث میں آپ ﷺ کے ان پانچ اسماءِ گرامی کا ذکر ہے:

① محمد ② احمد ③ الماحی ④ الحاشر ⑤ العاقب

۳۔دیگر اسمائے مبارکہ:

اسی طرح آپ کے اسماء میں سے المقفی ،نبیُّ الرحمہ،نبیُّ التوبہ،نبی الملحمہ اور رحمۃ مُھداۃ بھی مذکور ہیں۔(دیکھیے دلائل النبوۃ للبیھقی:۱/۱۵۱،۱۶۱)

قران مجید میں آپ ﷺ کے اوصاف مبارکہ کے اعتبار سے آپ ﷺ کو شاہد، مبشّر ، نذیر ، سراج منیر، رؤف ،رحیم ،المزّمّل ،المدّثّر ،خاتم النبیین ، الرسول ، النبی ، الاُمّی ،الداعی الی اللہ، مذکّر، ھادی اور عبد (اللہ کا عبادت گزار بندہ) بھی کہا گیا ہے۔

توراۃ میں آپ کا نام ''المتوکّل'' بھی لکھا ہوا تھا جیسا کہ صحیح بخاری کتاب البیوع باب السخب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالاسواق میں ہے،اور آپ کی معروف کنیت ابوالقاسم (ﷺ) ہے جبکہ ابوابراہیم آپ کی غیر معروف کنیت ہے۔

۴۔آپ ﷺ سے پہلے 'محمد' نامی اشخاص:

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ذات سے پہلے کسی ذہن میں ان اسماء (یعنی محمد واحمد) کا خیال بھی نہیں آیا تھا حتی کہ جب آپ ﷺ کی ولادت کا زمانہ قریب آ گیا تو کاہنوں، نجومیوں اور اہل کتاب نے آپ ﷺ کا نام (یعنی محمد اور احمد) لے کر آپ کی آمد کی بشارتیں دیں تو لوگوں نے اس نبی منتظر کی طمع میں اپنی اولاد کا نام محمد اور احمد رکھنا شروع کر دیا۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے محمد نامی چھ اشخاص بتائے ہیں اور ان میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا شمار بھی کر لیا ہے حالانکہ وہ آپ ﷺ کی ولادت کے بعد پیدا ہوئے ہیں اور امام ابوعبداللہ بن خالویہ رحمۃ اللہ علیہ نے تین نام بتائے ہیں:

① محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم۔

② محمد بن اُحَیحہ بن حلاج۔

www.KitaboSunnat.com

③ محمد بن عمران بن مالک۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھویں صدی ہجری میں اپنی مایہ ناز کتاب فتح الباری میں تنقیح کے بعد محمد نامی پندرہ اشخاص کا ذکر کیا ہے اور سب سے زیادہ مشہور محمد بن عدی بن ربیعہ ہیں۔محمد بن عدی سے پوچھا گیا کہ تمہارا نام جاہلیت میں محمد کیوں رکھا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ ہم ایک مرتبہ قبیلہ بنی تمیم کے تین آدمیوں (سفیان بن مجاشع، یزید بن عمرو بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک بن حبیب) کے ساتھ ابن جفنہ غسانی کی ملاقات کیلئے شام کی طرف روانہ ہوئے، ہم وہاں ایک ایسے چشمہ کے پاس اترے جو گرجے کے قریب تھا۔اس گرجے کا منتظم ہمارے پاس آیا اور اس نے ہمارے قبیلے کے بارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پوچھا۔ہم نے اسے بتایا کہ ہم قبیلہ مضر سے ہیں۔اس نے کہا:عنقریب تم (یعنی مضر) سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم دوڑ کر اس کو قبول کر لینا۔ہم نے کہا:مَا اسمُہ؟ (اس کا نام کیا ہے؟) اس نے کہا:اِسمُہ مُحَمَّد (اس کا نام محمد ہے)"فَلَمَّا انْصَرَفْنَا وُلِدَ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا وَلَدٌ فَسَمَّاہُ مُحَمَّدًا لِذَلِکَ" چنانچہ ہم جب اس سفر سے واپس ہوئے تو اتفاقاً ہم چاروں کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے۔ہم چاروں نے اپنے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھ دیا۔یہ امید کرتے ہوئے کہ ان ہی میں سے کوئی نبی ہو جائے۔(فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب اسماء النبی ﷺ، دلائل النبوۃ لابی نعیم:۱/۱۱۳)

۵۔محمد اور احمد کا معنی و مفہوم:

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:محمد وہ ہے جس میں بکثرت تعریف کے اوصاف پائے جائیں۔محمود بھی اسم مفعول کا صیغہ ہے مگر جو مبالغہ باب تفعیل (تحمید) میں ہوتا ہے وہ ثلاثی مجرد (حمد) میں نہیں ہوتا۔اس لیئے "محمد" محمود سے زیادہ بلیغ ہے۔ محمد اس کو کہتے ہیں جس کی اتنی تعریف کی جائے جتنی اور کسی بشر کی نہ کی جائے۔اس لئے تورات میں آپکا نام محمد ہی ذکر کیا گیا ہے کیوں کہ آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ، آپ کی امت اور آپ کے دین کے فضائل و کمالات کا اتنی کثرت سے تورات میں ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم رسول کو بھی آپ کی امت میں سے ہونے کی آرزو ہونے لگی۔

احمد: یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔اسم فاعل ہونے کی صورت میں اس کے معنی ہیں اَحْمَدُ الْحَامِدِیْنَ لِرَبِّہٖ یعنی" تعریف کرنے والوں میں سے اپنے رب کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا"۔

اسم مفعول ہونے کی صورت میں اس کے معنی ہیں:اَحَقُّ النَّاسِ وَاَوْلَاھُمْ بِاَن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُحْمَدُ یعنی" تمام لوگوں میں سب سے زیادہ تعریف کے لائق اور مستحق"۔اس بنا پر محمد اور احمد میں فرق یہ رہے گا کہ محمد وہ ہے جس کی تعریف اپنے اوصاف جمیلہ کی وجہ سے سب سے زیادہ کی جائے،اور احمد وہ ہے جس کی تعریف سب سے بہتر اور عمدہ کی جائے،دونوں ناموں کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ اپنے اخلاق وفضائل کی وجہ سے اس کے مستحق ہیں کہ مخلوق میں سب سے زیادہ اور سب سے کامل تعریف آپ کی ہو۔

آپ کے اخلاق،سیرت،دیانت وامانت،عدل وانصاف،صداقت وراستبازی کا تذکرہ کیا جائے اور آپ پر درود پڑھا جائے۔

اگر احمد اسم فاعل کے معنی میں ہو تو پھر بھی اس اسم کے سب سے زیادہ مستحق آپ ہی کی ذات پاک ہے کیوں کہ جس قدر اللہ تعالی کی تعریف آپ ﷺ نے کی ہے اتنی کسی اور بشر نے نہیں کی اور اپنی امت کو بھی اللہ تعالی کی حمد وثنا آپ ہی نے سکھائی ہے۔کتب سابقہ میں اس امت کا لقب ہی"حمّادون"پڑ گیا ہے۔(سنن دارمی:۱/۵۔۶)

آپ ﷺ کو سورۃ الحمد بھی دی گئی اور نماز میں اسے پڑھنا فرض کیا گیا، قیامت کے دن آپ ﷺ کو لواء الحمد عطا ہوگا،شفاعتِ عُظمیٰ کرنے کیلئے خاص محامد بھی آپ ﷺ ہی کو سکھائی جائیں گی اور مقام محمود پر بھی آپ ﷺ ہی کو براجمان کیا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی امت کو کئی مواقع پر الحمد للہ کہنے کا سبق سکھایا ہے۔الحمد للہ

۶۔رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل شدت سے آپ کا انتظار:

اس کی مین وجہ تو یہ ہے کہ پہلے انبیاء نے بھی بذریعہ وحی آپ کے آنے کی بشارتیں سنائی ہیں۔خصوصاً تورات،انجیل اور زبور وغیرہ میں آپ ﷺ کا تذکرہ موجود تھا۔آپ ﷺ کی صفات،شمائل،اخلاق اور حلیہ کا بیان تھا۔بلکہ ان کی بعض نصوص میں تو آپ کا نام بھی موجود تھا اور اب بھی موجود ہے اور باوجود اس کے کہ یہود ونصاری نے اپنی کتب میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سی تحریفات اور کمی بیشی کی ہوئی ہے، پھر بھی آپ ﷺ کی کئی صفات ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔ یہود کے کئی بڑے علماء (جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، جن کے متعلق سورۃ احقاف کی (آیت نمبر:۱۰) بھی نازل ہوئی ہے۔ جیسا کہ بخاری (مناقب الانصار باب مناقب عبداللہ بن سلام) میں ہے اور کعب الاخبار رحمہ اللہ وغیرہ) نبی ﷺ پر ایمان لے آئے تھے اسی طرح کئی رھبان (عیسائیوں کے علماء) بھی آپ ﷺ پر ایمان لے آئے تھے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ اور آپ کے متبعین کے متعلق موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر ہی بتادیا تھا:

اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ اور آپ کی امت کے متعلق موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر بھی بتادیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی:

﴿وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ﴾

(اے ہمارے رب!) ہمارے لئے اس دنیا میں خیر و بھلائی لکھ دے اور آخرت میں (بھی)۔ بے شک ہم نے تیری ہی طرف رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿عَذَابِي اُصِيبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الاعراف، آیت ۱۵۶۔۱۵۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں اپنا عذاب اسی پر واقع کرتا ہوں جس پر واقع کرنا چاہتا ہوں اور میری رحمت تمام چیزوں کو محیط ہے پس میں اپنی رحمت ان نیک لوگوں کے لئے لکھ لوں گا جو تقوی اختیار کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور جو ہماری آیتوں پر یقین رکھیں گے۔ جو اس رسول نبی امی کی پیروی کریں گے جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔ وہ (رسول) انہیں نیکی کا حکم کرے گا اور برائی سے منع کرے گا اور وہ ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرے گا اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرے گا۔ ان لوگوں کی گردنوں پر جو بوجھ اور طوق پڑے ہوئے ہوں گے انہیں وہ اتار دے گا۔ چنانچہ جو لوگ اس (نبی) کے ساتھ ایمان لائیں اور اس کی عزت اور مدد کریں اور اس پر نازل کردہ نور کی پیروی کریں وہی لوگ پورے کامیاب نجات یافتہ ہوں گے۔

حضراتِ گرامی! دیکھئے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر تورات لینے کے لئے ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر گئے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو پیارے نبی محمد ﷺ کے متعلق بتایا اور آپ کی امت میں سے آپکی پیروی کرنے والوں کے متعلق بھی بتایا، ان کے اوصاف ذکر کئے نیز انہیں کامیابی اور نجات کی خوشخبری بھی سنائی اور نبی ﷺ کی صفات بھی موسیٰ علیہ السلام کو بتائیں اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ اس نبی پر ایک نور بھی نازل کیا جائے گا۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں سابقہ کتابوں میں آخری نبی خاتم النبیین ﷺ کے اوصاف بیان ہوئے تھے، جس سے آپ کی امت آپ کو پہچان جائے۔ اس آیت کریمہ میں وہ اوصاف بیان ہو رہے ہیں۔ ان سب کو حکم تھا کہ ان صفات کا نبی اگر تمہارے زمانے میں ظاہر ہو تو تم سب ان کی تابعداری میں لگ جانا۔ پھر حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کے دلائل اور شواہد تفصیل سے ذکر کئے ہیں اگر کوئی صاحب تفصیل معلوم کرنا چاہے تو تفسیر ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثیر کے اس مقام کا مطالعہ کر لے۔

۸۔آپ کا نام احمد ﷺ:

وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ اللہ رب العالمین نے حضرت یسعیاء کی طرف وحی نازل فرمائی کہ میں ایک ایسا نبی بھیجنے والا ہوں جس کی وجہ سے بہرے کانوں کو شنوا بناؤں گا، غفلت وجہالت کے پردوں میں بند دلوں کو علم وحکمت کی معرفت کے لئے کھول دوں گا، سکینت ووقار اس کا لباس ہوگا، نیکی اس کا شعار ہوگا، تقوی وپرہیز گاری اس کا ضمیر ہوگا، حکمت ودانائی اس کا مطمع فکر وفہم ہوگی، صدق اس کی طبیعت وفطرت ہوگی، عفو ودرگزر اور بھلائی اس کا خلق ہوگا، عدل وانصاف اس کی سیرت ہوگی، حق وصدق اسکی شریعت ہوگی، رشد وہدایت اس کی رہنمائی ہوگی، اسلام ہی اس کی ملت ہوگی، احمد اس کا نام ہوگا، اسی کے ذریعہ گمراہی کے بعد ہدایت کا نور میں لوگوں تک پہنچاؤں گا اور جہالت کے بعد علم وحکمت سے لوگوں کو مالا مال کروں گا، اور اہل حق کی قلت کے بعد ان کو کثرت میں تبدیل کروں گا بچھڑے دلوں کو ملاؤں گا، جو دور ہیں انہیں قریب کروں گا، جن کے دلوں میں عداوت ودشمنی ہے اس کے ذریعہ ان کے دلوں میں محبت والفت ڈال دوں گا۔ مختلف الخیال اور متضاد نظریات کی حامل اقوام وامم کو متحد ومتفق کروں گا، اس کی امت کو سب سے بہترین امت بناؤں گا، وہ اوقات نماز معلوم کرنے کے لئے سورج کا خاص خیال رکھیں گے۔ مبارک باد ہے ان مقدس دلوں کے لئے جو ان نعمتوں سے مالا مال کیے جائیں گے۔

ان میں سے کچھ الفاظ اور صفات اب بھی بائبل کی کتاب یسعیاہ باب ۴۲، جملہ ۱ تا ۷ موجود ہیں اور اس میں سے آپ کا اسم مبارک احمد تو انہوں نے حذف کر دیا ہے۔

تورات میں بھی آپ ﷺ کا یہ وصف لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ".

(بخاری، کتاب البیوع، باب کراھیۃ السخب فی السوق)

عثمان بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ شام کے نصاریٰ میں سے ایک شخص مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا وہ چند عورتوں کے پاس سے گزرا جو اپنی کسی عید کے موقع پر جمع تھیں اور ان کے خاوند اپنے بعض کام کرنے کی وجہ سے وہاں موجود نہیں تھے اس نے ان عورتوں سے کہا: اے قریشی عورتو! تمہارے قبیلہ وقوم میں عنقریب ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے جس کا نام احمد ہوگا۔ تم میں سے جو نیک بخت اسکی بیوی بننے کا شرف حاصل کر سکے تو وہ اسکی بیوی بن جائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسکی بات کو یاد رکھا اور نبی ﷺ کی زوجیت کو اختیار کیا۔

(یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینے میں صفحہ ۲۱۴ از حافظ ابن قیم رحمہ اللہ، عربی نسخہ: ۳۹۸)

۹۔ امیہ بن ابی الصّلت بھی آپ ﷺ کی صفات بیان کیا کرتا تھا:

نبی ﷺ نے اُمَیَّہ کے متعلق فرمایا ہے:

"كَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُسْلِمَ".

(بخاری، کتاب الادب باب: ۹۰ ومناقب الانصار: ۳۸۴۱)

امیہ بن ابی صلت قریب تھا کہ اسلام قبول کر لیتا۔

امیہ بن ابی صلت، نصاریٰ کی عبادت گاہوں میں جایا کرتا تھا اور ان کے علماء اسے آخری نبی کے متعلق بتایا کرتے تھے۔ ایک عالم نے اسے بتایا تھا کہ وہ آخری نبی عرب میں سے ہو گا اور جس گھر کا عرب لوگ حج اور زیارت کیا کرتے ہیں وہ بھی اس گھر کے پڑوس سے ہوگا۔ امیہ نے اس عالم سے کہا: کہ وہ گھر جس کا حج کیا جاتا ہے، وہ تو ہمارے پاس ہی ہے۔ اس عالم نے کہا: وہ نبی تمہاری برادر قوم اور بھائی قریش سے ہے تم سے نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔امیہ کہتا ہے کہ اس کی یہ بات سن کر مجھے بہت ہی غم لاحق ہوا کیوں کہ میرے ہاتھ سے دنیا وآخرت کی کامیابی نکل گئی۔کیوں کہ میں یہ امید کر رہا تھا کہ میں ہی وہ نبی ہوں گا۔

(یہود ونصاریٰ۔۔۔ص ۲۲۱۔۲۲۲،عربی نسخہ:۴۰۵)

ابوسفیان نے امیہ سے پوچھا کہ اس ہستی کی صفات تو بیان کرو تو امیہ نے کہا: وہ نبوت کا اعلان کرنے کے وقت جوانی ڈھلی والی عمر والا ہوگا،ابتدائی حالت اس کی یہ ہوگی کہ بداعما لیوں اور ظلم وزیادتی سے گریز کرے گا،صلہ رحمی خود بھی کرے گا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دے گا،وہ ننھیال کی طرف سے بڑے رتبہ والا ہوگا اور آباؤ اجداد کی طرف سے اپنی قوم میں انتہائی عزت وعظمت والا ہوگا،اس کے لشکر میں عام طور پر ملائکہ ہوں گے۔

(ایضا:ص۲۲۲،عربی نسخہ:۴۰۶)

۱۰۔دو یہودی مریض تورات میں آپ ﷺ کی صفت پا کر مسلمان ہو گئے:

پہلا مریض:عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالی نے ایک شخص کو جنت میں داخل کرنے کی خاطر اپنے نبی ﷺ کو ایک کنیسہ (گرجا) میں بھیجا۔وہاں ایک یہودی لوگوں کو تورات پڑھ کر سنا رہا تھا۔جب رسول اللہ ﷺ کی صفت پر پہنچا تو پڑھنا چھوڑ دیا اور سب یہودی چپ ہو گئے تو نبی ﷺ نے ان سے کہا:تمھیں کیا ہو گیا ہے۔پڑھتے کیوں نہیں ہو؟ اس کنیسہ کے کونے میں پڑا ایک مریض کہنے لگا:یہ لوگ پڑھتے پڑھتے آخرالزماں نبی کی صفت پر پہنچے ہیں،اس لئے یہ اب نہیں پڑھ رہے۔وہ مریض خود اپنے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا آیا،اس نے تورات کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر پڑھنا شروع کیا اور نبی ﷺ اور آپ کی امت کی صفات کی بھی تلاوت کی اور آپ کو بتانے لگا کہ یہ ہے آپ کی صفت اور آپ کی امت کی صفات پھر اس نے کہا!اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنَّكَ رَسُو لُ اللّٰهِ. پھر وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دفن کرو۔(مسند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد ۱/۴۱۶ وفیہ ابوعبیدہ عن ابیہ ابن مسعود)

دوسرا مریض: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ ایک دفعہ بیمار ہوگیا تو آپ ﷺ اس کی بیمار پرسی کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا باپ اس کے سر کے پاس کھڑا تورات پڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: اے یہودی! میں تجھے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی ہے، کیا تو اس تورات میں میری صفتیں اور میرا ظاہر ہونا پاتا ہے؟ اس نے صاف انکار کر دیا اور کہنے لگا: میں اس تورات میں آپ کی کوئی صفت نہیں پاتا۔ اس کا بیمار بیٹا کہنے لگا: بَلَى يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعتَكَ وَمَخرَجَكَ. وَاِنِّي اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم ہم تورات میں آپ کی صفت، آپ کا آنا اور ظاہر ہونا یقیناً پاتے ہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (بیہقی واصلہ فی البخاری، کتاب المرضیٰ، باب عیادۃ المشرک)

بخاری میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ نبی ﷺ اس کے گھر سے نکلے تو فرمایا: اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنقَذَهُ مِنَ النَّارِ. اس اللہ کے لئے حمد ہے جس نے اس لڑکے کو آگ سے بچالیا۔

(بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات، حدیث: ۱۳۵۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑨

محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق بائبل کے عہد نامہ قدیم میں بشارات :

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِم﴾

(آل عمران:۱۶۴)

اس سے قبل آپ حضرات کتاب وسنت اور سابقہ کتب میں آپ ﷺ کے اسمائے گرامی وصفاتِ حمیدہ کا کچھ تذکرہ سن چکے ہیں، آج کے خطبہ میں میں آپ حضرات کی خدمت میں بائبل کے عہد نامہ قدیم یعنی پرانے عہد نامہ سے آپ ﷺ کے متعلق کچھ بشارتوں کی نشان دہی کروں گا چنانچہ بائبل کی کتاب پنجم ''استثناء'' اٹھارھویں باب کی آیت نمبر ۱۸۔۱۹ میں لکھا ہوا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

مجھے میرے رب نے کہا:(۱۷) اُقِيمُ لَهُم نَبِيًّا مِن وَسَطِ اِخوَتِهِم مِثلَکَ وَاَجعَلُ کَلَامِی فِی فَمِهِ فَيُکَلِّمُهُمْ بِکُلِّ مَا اُوصِيهِ بِهِ (۱۸) وَيَکُونُ اَنَّ الإِنسَانَ الَّذِی لَا يَسمَعُ لِکَلَامِی الَّذِی يَتَکَلَّمُ بِهِ بِاسمِی اَنَا اُطَالِبُهُ .

''میں ان میں سے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند (مثل) ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا، نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔''

ا۔ یہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں ہے:

پادری کہتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات درست نہیں ہے کیوں کہ یسوع علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کی مثل اور ان کی مانند نہیں ہیں بلکہ ان عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق بھی وہ موسیٰ علیہ السلام کی مثل نہیں ہیں کیوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ:

① وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہیں جبکہ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کی مثل نہیں۔

② عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ انہوں نے دنیا والوں کے گناہوں کے کفارہ میں اپنی جان دے دی اور وہ خود صولی چڑھ گئے جبکہ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کی مثل نہیں۔

③ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ انہوں نے تین دن دوزخ میں گزارے جبکہ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے ثابت ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام کی مثل نہیں ہیں۔

۲۔ آپ ﷺ کے موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہونے کی چار وجوہات:

پہلی وجہ / موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ دونوں کے والدین تھے: غور کیجئے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا یہ مشترکہ عقیدہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے والد اور والدہ تھیں جبکہ عیسیٰ علیہ السلام کی صرف والدہ تھیں، والد نہیں تھے۔ ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کی مثل نہیں اور محمد ﷺ کے بھی والد اور والدہ دونوں تھے تو ثابت ہوا کہ محمد ﷺ، موسیٰ علیہ السلام کی مثل تھے۔

دوسری وجہ / پیدائش میں مثلیت: موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ قدرتی طریقہ یعنی مرد و زن کے اختلاط سے پیدا ہوئے تھے جبکہ عیسیٰ علیہ السلام ایک خصوصی معجزہ سے پیدا کئے گئے تھے۔

(دیکھئے: انجیل متی باب اول آیت ۱۸ اور لوقا باب ۱ آیت ۳۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس سے ثابت ہوا کہ محمد ﷺ، موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہیں، نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام

تیسری وجہ: دونوں کی شادی ہوئی: پھر موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ نے شادیاں کیں۔ ان کی اولاد بھی ہوئی جب کہ عیسیٰ علیہ السلام کنوارے ہی آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے۔ تو ثابت ہوا کہ محمد ﷺ، موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہیں نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام۔

چوتھی وجہ: دونوں کو نئی شریعت دیا جانا: موسیٰ علیہ السلام کو بھی مستقل شریعت یعنی تورات دی گئی اور تورات نے پہلی کتابوں کو منسوخ کیا اور انہوں نے وہ لوگوں میں نافذ بھی کی۔ وہ جرائم کے خاتمے کے لئے سزائیں دیتے تھے۔ (دیکھئے گنتی باب ۱۵ جملہ ۳۵)

اور محمد ﷺ کو بھی ایسی شریعت دی گئی، جس کی وجہ سے پہلی شریعتیں منسوخ ہوئیں اور آپ ﷺ نے اس کا نفاذ بھی کیا۔

جبکہ عیسیٰ علیہ السلام نے تورات ہی کی تبلیغ کی اور اسے منسوخ نہیں کیا (دیکھئے انجیل متی میں باب ۵ جملہ ۱۷۔۱۸)

بلکہ عیسائیوں کے فاسد عقیدہ کے مطابق تو عیسیٰ علیہ السلام خود مجبور تھے اور انہیں یہودیوں کے حوالے کیا گیا۔ سولی چڑھایا گیا، جس کی اپنی حالت ایسی ہو وہ شریعت اور حدود و قصاص کا نفاذ کیسے کر سکتا ہے؟ پھر ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل کے لئے بیک وقت دس احکام نازل ہوئے تھے، جو انہوں نے اپنی امت کو دے دیئے تھے (دیکھئے: کتاب خروج، باب ۲۰، جملہ ۱ تا ۱۷) نیز محمد ﷺ پر بھی اللہ تعالیٰ نے دس احکام اکٹھے نازل فرمائے تھے، جو آپ ﷺ نے لوگوں کو سنائے۔ (دیکھئے سورۃ انعام آیت ۱۵۱ تا ۱۵۳)

ان کے علاوہ اور بھی کئی وجوہات ہیں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ محمد ﷺ، موسیٰ علیہ السلام کے مثل تھے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث کرنا موسیٰ علیہ السلام کے مبعوث کرنے کے مشابہ قرار دیا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا﴾ (المزمل:۱۵)

''بیشک ہم نے تمہاری طرف تم پر گواہی دینے والا ایک عظیم رسول بھیج دیا ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک عظیم رسول بھیجا تھا''۔

اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد محمد ﷺ کے علاوہ کوئی ایسا نبی نہیں آیا جسے ایسی نئی شریعت دی گئی ہو جو اوامر و نواہی، حدود، احکام حلال و حرام، غسل، طہارت وغیرہ پر مشتمل ہو۔

پھر یہ بھی دیکھیں کہ جب آپ ﷺ پر پہلی وحی آئی تھی اور آپ ﷺ نے اپنی بیوی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو وہ آپ ﷺ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں تھیں۔ جب ورقہ نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں؟ تو آپ نے جو کچھ غارِ حرا میں دیکھا تھا، وہ اسے بتا دیا تو اس نے کہا تھا هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی یہ ''صاحبِ سر'' یا ''صاحبِ وحی'' وہی فرشتہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا''۔ (بخاری کتاب بدء الوحی حدیث:۳)

پھر جن جنات نے نبی ﷺ سے پہلی ہی دفعہ قرآن سنا تھا، انہوں نے اپنی قوم کو جا کر بتایا:

﴿یٰقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا کِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ (الاحقاف)

''اے ہماری قوم! بیشک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور وہ حق اور صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتی ہے''۔

دیکھئے ان جنوں نے بھی موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا ہے حالانکہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد بہت سے نبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے تھے کیونکہ ان میں سے کوئی بھی موسیٰ علیہ السلام کی مثل نہیں تھا، صرف ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی موسیٰ علیہ السلام کی مثل تھے۔ اسی لئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد ذکر کیا ہے۔

۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بنی اسماعیل سے رسول مبعوث ہوئے ہیں:

آپ حضرات تورات (بائبل) کی پیش گوئی میں وارد ہونے والے الفاظ ابھی سن چکے ہیں کہ

(''میں ان میں سے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند (مثل) ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا) (استثناء: باب ۱۷۔۱۸) اب ان میں مذکور الفاظ یعنی (ان میں) سے مراد بنی اسرائیل ہیں اور ان الفاظ (ان ہی کے بھائیوں میں سے) سے مراد اسماعیلی ہیں۔ یعنی ''عرب'' کیوں کہ عرب اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور اسماعیل علیہ السلام، ابرھیم علیہ السلام کی بیوی ھاجرہ علیہا السلام سے پیدا ہوئے ہیں اور سارہ علیہا السلام سے اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں۔ اسحاق علیہ السلام سے بنو اسرائیل اور اسماعیل علیہ السلام سے بنو اسماعیل ہوئے ہیں اور یہ دونوں سوتیلے (علاتی) بھائی ہیں۔ یعنی ان کا باپ ایک ہی (ابراہیم علیہ السلام) ہے اور مائیں الگ الگ ہیں۔ بائبل کی کتاب پیدائش، باب ا جملہ ۱۲ باب ۲۵ جملہ ۱۸، میں ان پر ''بھائیوں'' کا لفظ بولا گیا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد جتنے بھی انبیاء علیہم السلام آئے ہیں وہ سب بنی اسرائیل ہی سے تھے نہ کہ ان کے بھائیوں بنی اسماعیل سے، جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی بنی اسماعیل میں سے ہیں۔

پرانے یہودی اس پیش گوئی کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے متعلق سمجھتے تھے لیکن وہ اپنی سینہ زوری اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے کہتے تھے کہ وہ بنی اسرائیل ہی سے ہوگا۔ چنانچہ انجیل یوحنا کے مطابق یہودیوں نے یوحنا کی طرف اپنے قاصد بھیجے اور انہوں نے اس سے تین سوالات کئے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① کیا تو مسیح ہے؟ ② کیا تو ایلیاء ہے؟ ③ کیا تو وہ نبی ہے؟

یوحنا نے ان تینوں کا جواب یہ دیا کہ! میں تو مسیح نہیں ہوں۔ میں ایلیاء نہیں ہوں۔ میں وہ نبی نہیں۔ (انجیل یوحنا باب اول جملہ ۱۹ تا ۲۲)

اب انجیل میں وارد لفظ (''وہ نبی'') پر نمبر ۴۴ لگا کر حاشیہ میں کتاب استثناء باب ۱۸ جملہ ۱۵ تا ۱۸ کی اسی پیشگوئی کا حوالہ دیا گیا ہے جو ابھی آپ نے عربی بمع اردو ترجمہ سنی ہے۔ جو کہ محمد ﷺ ہی کے متعلق ہے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہودی یوحنا سے اسماعیلی نبی کے متعلق سوال کر رہے تھے، جس کا ذکر کتاب استثناء باب ۱۸ جملہ ۱۵ تا ۱۸ میں ہے کہ جس سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ وہ آخری نبی، ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے۔

انجیل برناباس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود نے یہ سوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا تھا تو ان کے اس سوال کے جواب میں عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں بتایا تھا کہ وہ آخری نبی، اسماعیل کی اولاد سے ہوگا۔ (دیکھئے فصل ۲۰۸، آیت ۸)

۴۔ عرب، اُمّیّین تھے:

استثناء باب ۳۲ جملہ ۲۱ میں عرب کو ایک نادان قوم سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے مجھے اس کے باعث جو خدا نہیں، مجھے غیرت دلائی اور اپنی باطل باتوں سے مجھے غصہ دلایا سو میں بھی انہیں .....ایک نادان قوم سے خفا کروں گا۔ چنانچہ قرآن وحدیث اور تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرب (جو امیین تھے) کے ساتھ ان بنی اسرائیل کو مغلوب کر دیا تھا۔ شاہ روم کی حکومت بھی ختم کر دی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مکہ شہر کے جبالِ فاران سے نبوت کا سورج چمک اٹھا:

استثناء باب ۳۳ کے شروع میں لکھا ہوا ہے: جَاءَ الرَّبُّ مِن سِينَاءَ وَ اَشْرَقَ لَهُم مِن سَعِيرَ وَتَلَأَ لَأَ مِن جَبَلِ فَارَانَ وَ اَتَى مَعَ رِبوَاتِ القُدسِ. وَعَن يَمِينِهِ نَارُ شَرِيعَةٍ لَهُم. ۱۸۷۰ء میں چھپنے والے اردو بائبل میں اسکا ترجمہ اس طرح ہے: خداوند سیناء سے آیا، اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا، دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا، اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیناء سے وہ پہاڑ مراد ہے جہاں اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔ رب کے اس سے آنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر تورات نازل کی اور انہیں نبوت سے سرفراز کیا اور سعیر بیت المقدس میں ایک گاؤں کا نام ہے، جہاں اس کے طلوع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ اور جبالِ فاران سے مراد مکہ کے پہاڑ ہیں، جہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نمودار ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ ان ہی پہاڑوں میں سے سب سے بڑا پہاڑ حراء ہے۔ یہیں نزول وحی کی ابتدا ہوئی۔

(یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینے میں: ص ۱۵۶)

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو صبح کے آنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو اس کے بعد روشنی پھوٹنے کے وقت سے تشبیہ دی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بعد میں آنے والے اس وقت کے ساتھ تشبیہ دی ہے، جب کہ سورج اپنی آب و تاب کے ساتھ بلندی پر ہوتا ہے اور اس کی روشنی پوری دنیا کو منور کرتی ہے۔

کیوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے اللہ تعالیٰ نے کفر کی رات کی تاریکی ختم کی اور صبح نمودار ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے مزید روشنی پھیلی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے تمام کائنات کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیا۔

چنانچہ ان تینوں نبوتوں کا قرآن مجید میں یوں تذکرہ کیا گیا ہے:

﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ. وَطُورِ سِينِينَ. وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِينِ﴾ (سورۃ التین ۱۔۳)

''قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طورِ سینین کی۔ اور اس امن والے شہر کی''۔

''تین اور زیتون کے علاقوں'' یعنی شام و فلسطین سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا اور ''طور سینین'' سے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ظہور ہوا۔ اور ''بلدِ امین'' یعنی مکہ سے نبی کریم ﷺ کا ظہور ہوا۔ (ھدایۃ الحیاری از: ابن قیم ص: ۳۱۹۔۳۲۰ مترجم اردو ص ۱۲۵۔۱۲۶)

حضرت اسماعیل علیہ السلام فاران میں رہتے تھے۔ دیکھئے (پیدائش باب ۲۱، جملہ ۲۱)

نبی ﷺ جب دوبارہ مکہ میں داخل ہوئے تھے یعنی فتح مکہ کے لئے تو دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ موجود تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ الاٰفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ''. (دلائل النبوۃ للبیھقی: ۵/صفحات ۲۱، ۲۵، ۳۳)

(ترجمہ) آپ ﷺ رمضان المبارک کے مہینہ میں مدینہ سے (مکہ کی طرف) نکلے تھے۔ اس وقت آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے۔

اور جن بعض آثار میں بارہ ہزار کی تعداد کا ذکر ہے وہ اہل مکہ میں سے مسلمان ہونے والے دو ہزار مجاہدین کو شامل کر کے بارہ ہزار کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو کہ غزوہ حنین میں ان دس ہزار کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ (دلائل النبوۃ: ۵/۲۶)

سبحان اللہ! بائبل کا یہ بیان آپ ﷺ پر پورا پورا صادق آ رہا ہے۔ (ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہوگئی کہ ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آخری نبی آ گئے) پھر تورات میں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔قرآن حکیم کے مطابق ابراہیم علیہ السلام نے ان عربوں میں ایک عظیم رسول بھیجنے کی دعا بھی کی تھی۔(البقرہ:۱۲۹)اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول کرتے ہوئے حضرت ابراہیم اور ھاجرہ علیہا السلام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام سے ان کی نسل کو بہت زیادہ بڑھادے گا اور ایک بہت بڑی امت کردے گا۔تورات کے عربی لفظ یہ ہیں:

وَاَمَّا اِسْمَاعِیْلُ فَقَدْ سَمِعْتُ لَکَ فِیْهِ هَا اَنَا اُبَارِکُهُ وَاُثْمِرُهُ وَ اُکَثِّرُهُ کَثِیْرًا جِدًّا.

عبرانی تورات میں اس جگہ یہ الفاظ تھے:''ولیشماعیل شمعیتخا هَنِّی یَبْرَختِی اَونوا و هِفریثی اَوثو وهز بیثی اَوثو بمادماد'' دیکھیے (افحام الیھود:ص ۱۱۵ از امام سموأل بن یحی مغربی رحمہ اللہ)

انجیل برناباس میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:میں سچ کہتا ہوں کہ ابراہیم کا بیٹا یہ اسماعیل ہی ہے جس کی اولاد سے''مسیا'' کا آنا واجب ہے۔وہ مسیا کہ اس کے ساتھ ابراہیم کو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ اس کے ورود سے زمین کے تمام قبیلے برکت پائیں گے۔(فصل ۲۰۸،آیت ۷)

یہودیوں کے سردار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ بات اچھی نہیں لگی۔انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام ہی کو اسماعیلی کہہ دیا اور ان کے قتل کا فتویٰ دے دیا اور انہیں سنگسار کرنے کی خاطر پتھر اٹھا لئے تھے۔(فصل ۲۰۸،آیت ۸۔۹)

نیز دیکھئے چھٹی صدی میں لکھی جانے والی کتاب افحام الیھود،ص ۱۱۵۔ یہ کتاب امام سموأل بن یحیی مغربی نے لکھی ہے۔یہ پہلے یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے۔انہوں نے اپنی کتابوں میں محمد ﷺ کے متعلق پیشین گوئیاں پڑھیں تو مسلمان ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ ریاضی، اقلیدس، فلکیات اور دیگر معقولات کے بہت بڑے امام تھے۔

یہود میں حروف ابجدیہ کے ساتھ حساب کر کے نتیجہ نکالنے اور استدلال کرنے کا بڑا رواج تھا۔ امام سموأل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس جگہ اسی طریقے سے استدلال کیا ہے۔ وہ اس طرح کہ:

فرماتے ہیں کہ جب ہم عبرانی کلمہ **بماد ماد** کے حروف کے عدد نکالتے ہیں تو ۹۲ عدد بنتے ہیں۔ اور اسم **محمد** (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بھی یہی عدد ہیں۔ اور انہوں نے تورات کے اس مقام پر اسمِ **محمد** ذکر نہ کرنے کی حکمت یہ لکھی ہے کہ اگر اس جگہ لفظِ **محمد** ذکر ہوتا تو یہودیوں نے ساقط کر دینا تھا۔ اس لئے **بماد ماد** کلمہ ذکر کر کے لفظ **محمد** کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

۶۔ یہود و نصاریٰ نے آخری نبی کو پہچاننے کے باوجود اس سے دشمنی کیوں کی؟

یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقیناً اس طرح پہچانتے جیسا کہ وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے تھے! جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے:

﴿يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ اَبْنَآءَهُمْ﴾ (البقرۃ:۱۴۶)

بلکہ یہود تو اسی امید پر مدینہ میں آ کر ٹھہرے ہوئے تھے کہ بنی اسماعیل میں پیدا ہونے والا نبی یہود کے قومی ادبار (یعنی قومی تنزل) کو دور کرنے والا ان کی گزشتہ شان و شوکت، حکومت و سلطنت کو دوبارہ زندہ کرنے والا ہوگا اور جب سے یہود کو شام سے نکال دیا گیا اور ذلت و پستی کے گڑھے میں ڈال دیا گیا تھا، اس وقت سے نبی موعود کے ظہور پر ان کی آنکھیں اور بھی زیادہ لگی ہوئی تھیں۔ یہود کی مشرکین عرب کے ساتھ جب لڑائی ہوتی تھی اور وہ ان سے شکست کھا جاتے تھے تو اللہ سے دعا کرتے تھے کہ یا اللہ! آخری نبی جلدی مبعوث فرما۔ اب اسماعیلی نبی کا مدینہ میں تشریف لانا سن کر یہودی بالخصوص بہت خوش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہورہے تھے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ یہ تو مسیح عیسی علیہ السلام کو راست باز ٹھہراتا ہے اور اس کی نبوت کو سچا بتاتا ہے اور عیسی علیہ السلام پر ایمان لانے کو اسلام کا ضروری اور لاینفک جزء قرار دیتا ہے اور اس کی بزرگی ثابت کر کے یہودیوں کو انصاف سے ملزم ٹھہراتا ہے۔ اس وقت سب یہودی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہو گئے۔

عیسائی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر تھے، جب سے اللہ کے برگزیدہ بندے عیسی علیہ السلام نے سب سے آخری وعظ میں دوسری تسلی دینے والے کے آنے کی خبر دی تھی، تب سے عیسائی لوگ بھی اس نبی کا انتظار کر رہے تھے جو یہود سے ان کے ظلموں کا بدلہ لینے والا، یہود کو جلاوطن کرنے والا، مسیح کی صداقت ظاہر کرنے والا ہوگا لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو عیسائیوں کے خودساختہ مسائل ابنیتِ مسیح، تثلیث، کفارہ، رہبانیت اور پوپ کے الٰہی اقتدار والا ہونے کا رد کر رہے ہیں۔ تب وہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہو گئے۔

(رحمۃ للعالمین، از قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ: جلد ا، ص ۹۷۔۹۸ ط: قدیم)

۷۔ حروفِ ابجدیہ سے تعداد نکالنے کا طریقہ:

حروف تہجی کے جو مجموعے بنائے گئے ہیں ان میں سے چار حروف کا پہلا مجموعہ ابجد ہے اس لئے ان تمام حروف کا نام حروف ابجدیہ رکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ حروفِ ابجدیہ یہ ہیں: ابجد، ھوّز، حُطِی، کَلِمَن، سَعفَص، قَرَشَت، ثَخّذ، ضَظَّغ۔ (دیکھئے فیروز اللغات، مادہ ابجد) ان حروف میں سے ہر حرف ایک معین گنتی کے مساوی ہوتا ہے۔ قدیم زمانے میں اسی طریقے سے حساب کیا کرتے تھے۔

لفظ ''بمادماذ'' کی تفصیل:

(الف) ۱ (ب) ۲ (ج) ۳ (د) ۴	ابجد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ھ) ۵ (و) ۶ (ز) ۷	ھوّز
(ح) ۸ (ط) ۹ (ی) ۱۰	حطی
(ک) ۲۰ (ل) ۳۰ (م) ۴۰ (ن) ۵۰	کلمن
(س) ۶۰ (ع) ۷۰ (ف) ۸۰ (ص) ۹۰	سعفص
(ق) ۱۰۰ (ر) ۲۰۰ (ش) ۳۰۰ (ت) ۴۰۰	قرشت
(ث) ۵۰۰ (خ) ۶۰۰ (ذ) ۷۰۰	ثخذ
(ض) ۸۰۰ (ظ) ۹۰۰ (غ) ۱۰۰۰	ضظغ

①۔ ان میں سے پہلے تین کلمات ''ابجد، ہوز، حطی'' یہ دس حروف پر مشتمل ہیں اور وہ اکائیاں ہیں۔

②دوسرے دو کلمے ''کلمن اور سعفص'' آٹھ حروف پر مشتمل ہیں اور وہ دہائیاں ہیں۔

③ آخری تین کلمات ''قرشت، ثخذ اور ضظغ'' دس حروف پر مشتمل سینکڑے ہیں جبکہ آخری کلمے ''ضظغ'' کا آخری حرف غ ہزار کا عدد ہے۔

اب سنیے!

بماد

(ب) ۲
(م) ۴۰
(الف) ۱
(د) ۴ +
۴۷

ماد

(م) ۴۰
(الف) ۱
(د) ۴ +
۴۵

۴۷ + ۴۵ = ۹۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اسمِ محمد ﷺ کے حروف کا حساب سنیے!

(م) ۴۰

(ح) ۸

(م) ۴۰

(د) ۴ +

۹۲

قاضی عیاضؒ اپنی مشہور کتاب ''شفاء'' میں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے اسماء میں سے ایک نام 'مادماذ' بھی ہے۔ یہ عدد با کو ساتھ ملا کر نکالا گیا ہے۔

حضراتِ گرامی! ایک اور نکتہ بھی سنئے:

تورات کی جو نص آپ نے ابھی سنی ہے، تورات کے بعض نسخوں میں اس جگہ وَاَجْعَلُهُ اُمَّةً كَبِيْرَةً کی جگہ وَاَجْعَلُهُ لِشَعْبٍ كَبِيْرٍ کا لفظ ہے۔ اور ''شَعبٍ كَبِيرٍ'' کی جگہ عبرانی کلمہ ''لجوی جدول'' ہے۔ اور '' لجوی جدول '' کی تعداد بھی ۹۲ ہی ہے۔

(ل) ۳۰ (ج) ۳ (و) ۶ (ی) ۱۰ (ج) ۳ (د) ۴ (و) ۶ (ل) ۳۰ +

۸۔ابن الھیّبان نامی ایک یہودی شخص کا شام سے نبی ﷺ کی ملاقات کیلئے مدینہ میں آنا:

امام بیہقی کی دلائل النبوۃ میں ہے کہ اسلام کے ظہور سے چند سال قبل ایک شخص ملکِ شام چھوڑ کر مدینے کے پاس بنو قریظہ کے یہودیوں کے ہاں ٹھہر گیا تھا۔ اسے ابن الھیّبان کہا جاتا تھا۔ بنو قریظہ کے لوگوں کے ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے اس سے بہتر اور اچھے طریقے سے نماز پڑھنے والا کسی اور کو نہیں دیکھا۔ چنانچہ وہ ہمارے پاس رہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا۔ جب کبھی بارش نہیں ہوتی تھی، ہم اسے کہتے کہ اے ابن الہیبان: ہمارے لئے اللہ سے بارش کی دعا کر۔ وہ کہتا: اللہ کی قسم! میں تمہارے لئے اس وقت تک دعا کرنے کے لئے باہر نہیں نکلوں گا جب تک تم کچھ صدقہ وخیرات نہ کرلو۔ ہم اس سے پوچھتے کہ کتنا صدقہ کریں؟ وہ کہتا: کھجور کا ایک صاع (۲۱۰۰ گرام) یا ایک مد (صاع کا چوتھا حصہ) جَو۔ چنانچہ ہم اس کے کہنے کے مطابق صدقہ کرتے۔ پھر وہ ہمیں باہر کھیتوں کی طرف لے چلتا اور وہاں اللہ سے بارش کی دعا کرتا۔ اللہ کی قسم! وہ ابھی اپنی دعا کرنے کی جگہ ہی پر ہوتا تھا کہ بادل آتا اور بارش ہونے لگتی۔ اور ایسا کئی مرتبہ ہوا۔

پھر جب اس کی وفات کا وقت آیا اور وہ سمجھ گیا کہ اب وہ مرنے والا ہے تو اس نے یہودیوں سے کہا: کیا تمہیں پتہ ہے کہ مجھے شراب اور خمیر (آٹے) کے ملک شام سے غربت اور بھوک والے شہر (مدینہ) کی طرف کون سی چیز لائی؟ ہم نے کہا: اللہ اعلم۔ اس نے کہا: میں اس شہر میں ایک ایسے نبی کو تلاش کرنے کی امید سے آیا ہوں، جو ابھی مبعوث کیا جانے والا ہے۔ یہ مدینہ شہر اس نبی کی ہجرت کی جگہ ہے۔ وہ ہجرت کر کے اس شہر میں آئے گا۔ اے یہودیو! دوسرے لوگ اس نبی پر ایمان لانے میں تم سے پہل نہ کرلیں کہ تم محروم ہی رہو۔ کیوں کہ وہ نبی کافروں کو قتل کرنے اور ان کی اولاد کو قیدی بنائے گا۔ اس کا یہ کام کہیں تمہارے ایمان لانے میں رکاوٹ ہی نہ بن جائے۔ چنانچہ اس کی وصیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہود کے چند نوجوانوں نے اسلام قبول کرلیا۔ جن کے نام یہ ہیں: ثعلبہ بن سَعیَہ، اُسَید بن سَعیَہ اور اَسد بن عُبید۔ جب غزوہ احزاب (خندق) کے بعد رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تھا، اس وقت ان تینوں جوانوں نے بنو قریظہ سے کہا: اے بنو قریظہ! اللہ کی قسم! یہ تو وہی نبی ہے جس پر ایمان لانے کی تمہیں ابن الہیبان نے وصیت کی تھی، لیکن وہ یہودی کہنے لگے: یہ وہ نبی نہیں ہے۔ ان جوانوں نے کہا: نہیں بلکہ یہ وہی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں وہی صفتیں پائی جاتی ہیں' جو تمہیں ابن الہیبان نے بتائی تھیں۔ چنانچہ یہ کہہ کر وہ جوان قلعے سے اتر کر نیچے آئے اور اسلام قبول کرلیا' تو ان کی جانیں، مال اور مکان محفوظ رہے۔(دلائل النبوۃ للبیھقی :۳۱/۴۔۳۲، البدایۃ والنہایۃ:۳۱۰/۱،صحیح السیرۃ النبویۃ للالبانی ص:۶۰۔۶۱ ط:اولی عمان اردن وقال:اسنادہ صحیح)

اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے نبی ﷺ کے ساتھ محبت وعقیدت رکھنے اور آپ کی کامل اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑩

بائبل میں مذکور کتاب غزل الغزلات سے آپ ﷺ کی اوصاف کا تذکرہ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ..... الخ﴾

آج کے خطبے کا مقصد بھی آپ حضرات پر یہ واضح کرنا ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا ذکرِ خیر، سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ بلکہ ہندوؤں کی کتابیں بھی آپ ﷺ کے تذکرے سے خالی نہیں۔ اس سب کچھ کے باوجود ان کتابوں کو پڑھنے والے راہِ حق سے دور ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان مذاہب کے پیروکاروں نے اپنی کتابوں میں تحریف کر دی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کتب میں محمد ﷺ کا نام اور صفات موجود ہیں، جیسا کہ آپ ابھی سماعت فرمائیں گے۔ چنانچہ آج کے خطبہ میں میں صرف یہودیوں کے ہاں معروف کتاب بائبل میں مذکور کتاب غزل الغزلات سے آپ ﷺ کے وہ چودہ اوصاف بیان کرنا چاہتا ہوں جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ذکر کیے ہیں۔

آپ ﷺ کے متعلق حضرت سلیمان علیہ السلام کی بشارت میں ۱۴ اوصاف:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی محمد ﷺ کا ذکر کیا ہے۔ بائبل کی کتاب غزل الغزلات باب ۵ جملہ ۱۰ تا ۱۶ پڑھ کر دیکھ لیجئے چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں:

(۱۰) میرا محبوب سرخ وسفید ہے، وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ (دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے)۔ (۱۱) اس کا سر خالص سونا ہے، اس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوے کی سی کالی ہیں (۱۲) اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں جو دودھ میں نہا کر لب دریا تمکنت سے بیٹھے ہوں (۱۳) اس کے رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ابھری ہوئی کیاریاں ہیں،اس کے ہونٹ سوسن ہیں جن سے رقیق مُر ٹپکتا ہے۔(۱۴)اس کے ہاتھ زبرجد سے مرصّع سونے کے حلقے ہیں،اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا(سا) کام ہے جس پر نیلم کے پھول بنے ہوں۔(۱۵)اسکی ٹانگیں کندن (خالص سونے) کے پایوں پر سنگ مرمر کے ستون ہیں۔وہ دیکھنے میں لبنان اور خوبی میں رشک سرو ہے۔(۱۶)اس کا منہ ازبس شیریں ہے۔ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔اے یروشلم کی بیٹیو!

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے کون سے محبوب کے اوصاف بیان کر رہے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ۱۸۰۰ء میں لنڈن برٹش بائبل ایسوسی ایشن مطبوعہ:عبرانی نسخہ میں " خلو محمدیمٌ ذہ دودی " کے الفاظ مستعمل ہوئے ہیں۔یعنی: یہ میرا دوست،میرا محبوب محمد (ﷺ) ہے۔

عیسائیوں اور یہودیوں نے اس لفظ ''محمدیم'' کا ترجمہ ہی غلط کیا ہے تاکہ آپ کے نام کو چھپایا جائے،نظروں سے اوجھل کیا جائے۔انہوں نے عربی نسخہ میں اَلْمُشْتَهَيَات ترجمہ کیا ہے۔اور اردو میں ''سراپا عشق انگیز'' ترجمہ کیا ہے۔جو کہ کسی صورت بھی صحیح نہیں بنتا۔علَم (نام) کے ترجمے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ترجمہ کرتے وقت ناموں کو ویسے ہی لکھا جاتا ہے۔ان لوگوں نے نام کا غلط ترجمہ کر کے اصل حقیقت کو تو چھپالیا ہے لیکن صفات کو تو نہیں چھپا سکتے تھے۔اس غزل میں جو صفات ذکر کی گئی ہیں،یہ ہمارے پیارے نبی ﷺ میں پائی جاتی ہیں۔آپ ﷺ ہی ان کے مصداق ہیں۔تفصیل اس کی یہ ہے مثلاً:

① آپ ﷺ کا رنگ:

فقرہ ۱۰۔میرا محبوب سرخ وسفید ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:''كَانَ اَبْيَضَ مُشَرَّبًا بِحُمْرَةٍ'' یعنی: رسول اللہ ﷺ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ (صحیح الجامع الصغیر، حدیث نمبر ۴۶۲۰، ۴۶۲۱)

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "وَ یُقَالُ :اِنَّ الْمُشَرَّبَ مِنْهُ حُمرَةً: وَمَا تَحْتَ الثِّیَابِ فَهُوَ الاَبْیَضُ الاَزْهَرُ"۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک کا جو حصہ دھوپ اور ہوا میں کھلا رہتا تھا، وہ سفید سرخی مائل تھا اور جو حصہ کپڑوں میں چھپا رہتا تھا وہ انتہائی سفید چمکدار تھا۔ (دلائل النبوۃ: ۱/۲۰۶)

② فتح مکہ میں آپ ﷺ کا اپنے دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ممتاز ہونا:

فقرہ: ۱۰ "وہ دس ہزار میں ممتاز ہے (وہ دس ہزار آدمیوں کے درمیان جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے)"۔

عام کتب سیرت و تاریخ کے مطابق آپ ﷺ فتح مکہ کے مبارک دن اپنے دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ اونٹ پر تھے اور جھنڈے کی طرح ممتاز ہی نظر آتے تھے چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِینَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ الاَفٍ مِنَ الْمُسْلِمِینَ" (دلائل النبوۃ للبیہقی: ۵/صفحات ۲۱، ۲۵، ۳۳) (یعنی) آپ ﷺ رمضان المبارک کے مہینہ میں مدینہ سے (مکہ کی طرف) نکلے تھے۔ اس وقت آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے۔

نیز آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اونٹنی پر ہی آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا (اور سب سے ممتاز و نمایاں نظر آ رہے تھے) (دلائل النبوۃ: ۵/۴۵)

لہٰذا آپ ﷺ ہی اس فقرہ کے مصداق ہیں۔

آپ ﷺ کا سر مبارک:

فقرہ: ۱۱ "اس کا سر خالص سونا ہے۔۔۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فقرے کے مصداق بھی آپ ﷺ ہی ہیں چنانچہ (دلائل النبوۃ :۱/۳۰۰) میں ہے کہ: ''آپ ﷺ اپنے بالوں میں بکثرت زرد خوشبو استعمال کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے آپ کے سر کی مانگ میں ظاہر ہونے والی کچھ سفیدی ایسے محسوس ہوتی تھی جیسا کہ بالوں کی سیاہی کے آگے سونے کی چمکتی تاریں ہوں۔

اس سے معنوی خالص سونا بھی مراد ہوسکتا ہے۔اس لئے کہ کسی چیز کو نور اور چمک میں خالص سونے کے ساتھ تشبیہ دے دی جاتی ہے۔دیکھئے ترمذی شریف میں مناقب ابی عبیدہ عامر بن جراح رضی اللہ عنہ میں حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنے ایک شاگرد صلہ بن زفر رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں: قَلْبُ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ مِنْ ذَهَب ۔یعنی صِلَہ بن زُفَر کا دل سونے کا ہے۔تحفۃ الاحوذی ۴/۳۳۷ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے نقل کر کے اس کا مطلب یہ لکھا ہوا ہے کہ "اِنَّـهُ مُنَوَّرٌ كَالذَّهَبِ " کہ اس کا دل سونے کی طرح روشن ومنور ہے۔اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ ﷺ کا دماغ اور عقل انتہائی اعلیٰ اور خالص فکر رکھنے والی تھی۔نیز آپ ﷺ کا دل ودماغ نورِ الٰہی یعنی آسمانی وحی کے ساتھ منور وروشن تھا اور آپ کے خیالات، افکار اور نظریات بالکل خالص تھے۔

④ آپ ﷺ کی زلفیں:

فقرہ:۱۱ ''اسکی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوے کی سی کالی ہیں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''كَانَ شَعْرُهُ ﷺ رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ'' رسول اللہ ﷺ کے بال نہ تو انتہائی پیچ دار تھے اور نہ بالکل سیدھے تنے ہوئے تھے۔(بلکہ ان میں تھوڑی سی پیچیدگی اور گھنگریالہ پن تھا)

(مسلم، کتاب الفضائل، باب صفۃ شعر النبی ﷺ، حدیث: ۲۳۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''كَانَ شَدِيدَ سَوَادِ الشَّعْرِ'' (دلائل النبوۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیھقی،۱/۲۰۸،صحیح جامع صغیر:۴۶۳۳)یعنی:آپ ﷺ کے بال انتہائی سیاہ تھے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے بال کالے سیاہ تھے اور کچھ پیچ دار اور خمیدہ تھے۔لیکن اپ ﷺ کی مانگ میں کچھ گنتی کے بالوں میں سفیدی نمودار ہو چکی تھی آپ بالوں میں کثرت سے زرد خوشبو لگاتے تھے،جس کی وجہ سے آپ کی مانگ میں ایسی خوبصورتی ظاہر ہوتی جیسا کہ آپ کے سر کے اگلے حصے کی سیاہی میں سونے کی تاریں چمک رہی ہوں۔(دلائل النبوۃ:۱/۳۰۰)

⑤ آپ ﷺ کی آنکھیں:

فقرہ۱۲''اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں۔۔۔الخ''۔

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:''كَانَ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ'' نبی ﷺ کی آنکھوں کے سفید حصے میں سرخ ڈورے تھے۔

(مسلم،کتاب الفضائل،باب صفۃ شعر النبی ﷺ،وصفاتہ وحلیتہ،حدیث:۲۳۳۹)

اور ایک روایت میں ''كَانَ اَشْهَلَ الْعَيْنَيْنِ'' کے الفاظ بھی ہیں۔(مسند احمد :۵/۸۸،دلائل النبوۃ:۱/۲۱۱)لفظ اَشْهَل شهلة سے صفت مشبہہ ہے امام ابو عبید شہلہ کے متعلق فرماتے ہیں:هي حمرة في سواد العين .(غریب الحدیث:ج۳ص۲۸) (دلائل النبوۃ:۱/۱۱۲)یعنی:آنکھ کی سیاہی میں کچھ سرخی کا ہونا۔اس تفسیر کے مطابق اشھل کا مطلب یہ ہوگا (اَلَّذِي فِي سَوَادِ عَيْنِهِ حُمْرَةٌ) جس کی آنکھ کی سیاہی میں کچھ سرخی ہو۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:وَ كَانَ فِي عَيْنِهِ تَمَزُّجُ مِن حُمرَةٍ''

یعنی:آپ ﷺ کی آنکھوں کی سیاہی میں کچھ سرخی کی آمیزش بھی تھی۔(دلائل النبوۃ:۱/۳۰۳)بعض کبوتروں کی آنکھوں کا رنگ ایسا ہی ہوتا ہے۔اور یہ رنگ بڑا بارعب ہوتا ہے۔نیز آپ ﷺ کی آنکھوں کے درمیانی جگہ خالص چاندی کی طرح تھیں۔(دلائل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبوۃ:۱/۳۰۳) آپ ﷺ کے بالوں کا رنگ انتہائی سیاہ تھا ان میں جو بال کچھ سفید ہو چکے تھے وہ سیاہ بالوں میں ایسے محسوس ہوتے تھے جیسا کہ سیاہ رات میں چمکتے ہوئے ستارے ہوں یا جیسے سفید چاندی کی تاریں چمک رہی ہوں، اور آپ چونکہ زیادہ تر زرد خوشبو استعمال کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے ایسے لگتا تھا جیسے آپ کے انتہائی کالے بالوں میں سونے کی تاریں چمک رہی ہوں۔ (دلائل النبوۃ:۱/۳۰۰)

نیز جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: " اِذَا نَظَرْتَ اِلَیْهِ قُلْتَ: اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ ﷺ" آپ ﷺ کی آنکھیں سرمگیں تھیں۔ تم دیکھتے تو کہتے کہ آپ ﷺ نے سرمہ ڈالا ہوا ہے حالانکہ سرمہ نہ لگا ہوتا۔

(ترمذی، مناقب باب ماجاء فی خاتم النبوۃ باب نمبر۲)

⑥ آپ ﷺ کے رخسار:

فقرہ:۱۳ "رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاریاں ہیں۔"

اس میں سلیمان علیہ السلام آپ ﷺ کے رخساروں کی خوشنمائی اور خوشبو بیان کر رہے ہیں۔ ان کی خوبصورتی، پھولوں کی پتیوں جیسی ہمواری اور برابری بیان کر رہے ہیں۔ اور ان کی بارونقی، نضارت وطراوت اور مہک بیان کر رہے ہیں۔ پہلے عام پھولوں کے چمن کے ساتھ تشبیہ دی ہے پھر بلسان کے باغ سے تشبیہ دی ہے۔ (بلسان ایک قسم کا پودا ہے جس میں سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے خوشبودار پھولوں کے گچھے ہوتے ہیں۔ (دیکھنے میں انتہائی خوشنما ہوتے ہیں۔) یہ پودا مصر میں پایا جاتا ہے۔ اس کی بعض انواع سے خوشبودار تیل بھی نکالا جاتا ہے)۔ (المعجم الوسیط: مادہ بلس)

کئی راویوں نے نبی ﷺ کے رخسار کا ہموار ہونا بیان کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت یزید فارسی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے بتایا: "اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ حَسَنَ الضِحْکِ جَمِیلَ دَوَائِرِ الْوَجْہ" آپ سرگیں آنکھوں والے تھے ہنستے وقت انتہائی خوبصورت لگتے تھے۔اور چہرے کے حالے انتہائی خوبصورت تھے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انکے خواب کی تصدیق کی تھی۔(شمائل ترمذی: آخری باب)

کسی نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "وَجْھُہُ مِثْلُ السَّیْفِ؟ کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح (چمکدار اور لمبا) تھا؟ تو انہوں نے کہا: "لَا بَلْ کَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ" نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح روشن وتابناک اور قدرے گول تھا۔

(مسلم، الفضائل، باب اثبات خاتم النبوۃ)

نیز فرمایا: "ھُوَ اَحْسَنُ فِي اَعْیُنِنَا مِنَ الْقَمَرِ" بلکہ ہماری نظر میں وہ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔(دلائل النبوۃ، ۱/۳۰۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "تَبْرُقُ اَسَارِیرُ وَجْھِہِ" یعنی: خوشی کی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرے کی دھاریاں چمک رہی تھیں۔(بخاری، مناقب، باب صفۃ النبی ﷺ: ۳۵۵۵)

⑦ آپ ﷺ کی خوشبو:

(فقرہ نمبر ۱۳ ہی کے متعلق)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "مَامَسِسْتُ حَرِیرًا وَلَا دِیبَاجًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ النَّبِیِّ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ رِیحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطْیَبَ مِن رِّیحِ اَوْ عَرْفِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ".

میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم کوئی باریک ریشم یا کوئی اور چیز نہیں چھوئی اور نہ کوئی خوشبو ہی سونگھی ہے جو آپکی خوشبو سے زیادہ اچھی ہو۔(بخاری: ۳۵۶۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینے میں آپ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کی پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہولیا۔ راستے میں بچوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ آپ ﷺ کمال شفقت سے ایک ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرتے۔ چونکہ میں بھی بچہ تھا، آپ ﷺ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔ "فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ" میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک میں اتنی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ابھی عطار کے عطر دان سے نکالا ہے۔

(مسلم، الفضائل، باب طیب ریح النبی ﷺ، ۲۳۲۹)

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: "هِيَ أَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ" آپ ﷺ کا ہاتھ کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔ (بخاری: المناقب باب صفۃ النبی ﷺ: ۳۵۵۳)

عام لوگوں کے پسینے سے تو بدبو آتی ہے لیکن آپ ﷺ کا پسینہ بھی خوشبودار تھا۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن اسے اپنی خوشبو میں ملا لیا کرتے تھے۔ پھر کیوں نہ آپکو خوشبودار چمن سے تشبیہ دی جائے۔

⑧ آپ ﷺ کے ہونٹ مبارک:

(فقرہ نمبر ۱۳ ہی کے متعلق) پھر سلیمان علیہ السلام نے آپ ﷺ کے ہونٹوں کو مختلف رنگوں کے انتہائی جاذب نظر، خوبصورت، پانچ پتیوں والے، کھلے ہوئے پھولوں کے سوسن کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ جن سے بہنے والی گوند ٹپکتی ہو۔ آپ ﷺ جب مسکراتے یا ہنستے تھے تو آپ ﷺ کے چہرے مبارک کا حسن و جمال اور اس کی رعنائی اپنے پورے جوبن پر ہوتی۔ ام معبد رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے یہ بھی بیان کیا ہے: "كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَنْحَدِرْنَ: آپ ﷺ گفتگو کرتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے منہ سے موتی جھڑ رہے ہوں۔ (مستدرک حاکم، ۳/۹-۱۰، دلائل النبوۃ: ۱/۲۷۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب زبور باب ۴۵ فقرہ ۲ تا ۵ پڑھ کر دیکھئے۔ داؤد علیہ السلام کیا فرما رہے ہیں:

''تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے۔ تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے۔ اس لئے خدا نے تجھے ہمیشہ کے لئے مبارک کیا۔ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت وشوکت ہے، اپنی کمر سے حمائل کر اور سچائی وحلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان وشوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تجھے مہیب کام دکھائے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں''۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ'' جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ ایسے چمک اٹھتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔

(بخاری: مناقب باب صفۃ النبی ﷺ: ۳۵۵۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: ''أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُوراً تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ''. (بخاری: ۳۵۵۵)

ایک دفعہ آپ ﷺ میرے پاس خوشی خوشی آئے تو آپ ﷺ کے چہرے کی دھاریاں چمک رہی تھیں۔

بہنے والی گوند ٹپکنے میں یہ اشارہ ہے کہ جب وہ قرآن کی تلاوت کرے گا یا حکمت کی تعلیم دے گا تو اس سے لوگوں کا روحانی علاج ہوگا۔ کفر وشرک، امورِ جاہلیت اور تمام گمراہیوں سے لوگوں کے دلوں کو شفا ملے گی۔ جس طرح کہ یہ مُرّ (گوند) کھانسی، آنتوں کے کیڑوں اور بچھو کے کاٹے کے لئے مفید دوا ہے۔ (القاموس الوحید، مادہ مرر)

آپ ﷺ کی طرف نازل ہونے والی وحی گویا ہر طرح کی گمراہیوں کے کیڑے دلوں سے نکال باہر پھینکتی ہے اور دلوں کا تزکیہ کر کے ان کو بالکل پاک صاف کر دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑨ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک:

فقرہ: ۱۴ ''اس کے ہاتھ زبرجد سے مرصّع سونے کے حلقے ہیں''۔

یہ اشارہ ہے آپ ﷺ کے ہاتھوں کی مضبوطی اور خوبصورتی کی طرف۔اسی طرح آپ ﷺ کے ہاتھوں کے خطوط کے جمال کی طرف بھی اشارہ ہے۔اگر معنوی طور پر غور کیا جائے تو اس طرح بھی کہا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں جو حق (کتاب وسنت) تھا وہ خالص چمکتے سونے ہی کی طرح خالص تھا اور اسی کی طرف آپ ﷺ دعوت دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ رعد۔آیت نمبر ۱۷ میں حق کو خالص سونے سے تشبیہ دی ہے۔انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:'' كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ'' کہ آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں پُر گوشت تھے۔آپ ﷺ کے بعد میں نے آپ ﷺ سا خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔(صحیح بخاری،اللباس،باب الجعد:۵۹۰۷)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ وادی بطحاء میں تھے:

''فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهِمَا وُجُوهَهُمْ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَ أَطْيَبُ رَآئِحَةً مِنَ الْمِسْكِ''۔

کہ لوگ تبرک کے طور پر آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑتے اور انہیں اپنے چہروں سے لگاتے۔میں نے بھی آپ ﷺ کا ہاتھ اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔(بخاری،مناقب،باب صفۃ النبی ﷺ:۳۵۵۳)

⑩ پیٹ مبارک:

فقرہ:۱۴''اس کا پیٹ ہاتھی دانت ہے جس پر نیلم کے پھول بنے ہیں''۔

یہ اس کے انتہائی سفید ہونے کی طرف اشارہ ہے۔نیز آپ ﷺ کے پیٹ مبارک پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینہ مبارک سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک باریک لمبی دھاری تھی (ترمذی، مناقب) اب ظاہر ہے کہ انتہائی سفید کے وسط میں سیاہ بالوں کی لکیر کس قدر خوبصورت اور خوشنما ہوگی۔ آپ ﷺ کا پیٹ جس طرح اوپر سے چاندی کی طرح سفید تھا (جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كَانَ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ" آپ سفید تھے گویا چاندی کے بنائے گئے ہیں۔ (صحیح الجامع الصغیر ۴۶۱۹)

مُحَرِّش کعبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ: "جب رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت مقام جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کیا تھا تو میں نے آپ کی کمر کی طرف دیکھا: "كَأَنَّهُ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ" تو وہ ایسے نظر آئی جیسے چاندی کی ڈھلی ہوئی تختی ہو۔ (نسائی: کتاب الحج باب دخول مکۃ لیلا: ۲۸۶۶، دلائل النبوۃ: ۱/۲۰۷ واللفظ للدلائل)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان بھی ہے کہ: "كَانَ إِذَا وَضَعَ رِدَائَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَكَأَنَّهُ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ" جب آپ ﷺ اپنے کندھے سے چادر اتارتے تھے تو ایسے لگتے تھے جیسے چاندی کی ڈھلی ہوئی تختی ہو۔ (شمائل ترمذی۔ سلسلہ صحیحہ ح: ۲۰۵۳)

اسی طرح آپ ﷺ کا باطن بھی چمک دار تھا، سفید تھا۔ حرام سے اپنے باطن کو بالکل بچایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ ظاہر و باطن میں پاک صاف اور خوبصورت تھے۔ سورۃ نور کی آیت ۳۵ (اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح۔۔۔ الخ) پڑھ کر دیکھ لیں۔

⑪ آپ ﷺ کی پنڈلیاں مبارک:

(فقرہ ۱۵) اس کی ٹانگیں کندن (خالص سونے) کے پایوں پر سنگِ مرمر کے ستون ہیں وہ دیکھنے میں لبنان اور خوبی میں رشکِ سرو ہے۔

پھر اس میں آپ ﷺ کی پنڈلیوں کو مرمر (سفید چکنے پتھر کے ستونوں) کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو خالص سونے کے پایوں پر کھڑے ہوں۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

"أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ أَنْظُرُ إِلٰى سَاقِهِ كَأَنَّهَا جُمَّارَةٌ".

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایا اس وقت آپ اونٹنی پر سوار تھے۔ میں نے قریب ہو کر آپ کی پنڈلی کو دیکھا جو سفید رنگت اور لطافت میں کھجور کے خوشے کے اندرونی گودے کی طرح تھی۔ (دلائل النبوۃ، ۱/۲۰۷)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: "كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ سَاقَيْهِ" گویا رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک اور سفیدی کی طرف (اب بھی) دیکھ رہا ہوں۔

(بخاری، مناقب: ۳۵۶۶۔ مسلم، باب سترۃ المصلی)

نیز اس قول سلیمانی میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے آپ ﷺ کے پاؤں کو سونے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

ہند بنت ابی ہالہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کے تلوے مبارک انتہائی گہرے تھے۔ قدم ہموار اور چکنے تھے۔ حتی کہ ان پر پانی نہ ٹھہرتا تھا بلکہ فوراً ڈھلک جاتا۔ چلتے وقت پوری طرح قدم اٹھاتے۔ زمین پر آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے آگے کو جھک کر تشریف لے جاتے (شمائل ترمذی) لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔

کنایہ کی صورت میں اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ خالص سونے کی طرح چمکتے ہوئے خالص دین پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اس میں آپ ﷺ کے خالص دین کو خالص سونے کے پایوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ اور آپ ﷺ کی ٹانگوں کو جو سنگِ مرمر کے ان ستونوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے، جو خالص سونے کے پایوں پر کھڑے ہوں۔ اس میں اشارہ ہے کہ آپ اس خالص دین پر مضبوطی سے قائم ہیں اور دین اسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حقیقی معنوی حسن و جمال سے آپ ﷺ پورے طور سے محفوظ ہو رہے ہیں۔اس کا اثر آپ کے بدن مبارک کے ایک ایک حصے میں پہنچا ہوا ہے۔آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک، پیٹ مبارک، سر مبارک، تمام بدن ہی چمک اٹھا ہے۔

⑫ چہرہ مبارک:

پھر اس فقرہ نمبر ۱۵ میں آپ ﷺ کے چہرے کو حسن و جمال میں لبنان کے حسن و جمال سے تشبیہ دی ہے۔لیکن ۱۸۰۰ء میں طبع ہونے والے عبرانی نسخہ کے مطابق اس مقام کا ترجمہ (اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہے) بنتا ہے۔اور یہ بات حقیقی ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک واقعی بدر منیر کی طرح تھا۔جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"هُوَ أَحسَنُ عِندِی مِنَ القَمَرِ" آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے بھی زیادہ حسین ہیں۔(ترمذی: ادب باب ماجاء فی الرخصۃ فی لبس الحمرۃ للرجال: ۲۸۱۱)

⑬ آپ ﷺ کا خوشنما قد وقامت:

اسی فقرہ نمبر ۱۵ میں آپ ﷺ کو سرو کے درخت کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔محبوب کی حسین ساخت اور قد وقامت کو عام طور پر صنوبر یا سرو کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"كَانَ أَحسَنَ النَّاسِ وَجهاً وَ اَحسَنَهُ خَلقاً لَيسَ بِالطَّوِيلِ البَائِنِ وَلاَ بِالقَصِيرِ" رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین تھے، خوبصورت تھے، نہایت عمدہ ساخت کے تھے، نہ زیادہ لمبے اور نہ بالکل چھوٹے قد کے تھے۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب فی صفۃ النبی ﷺ، وانہ کان احسن الناس وجہا، حدیث: ۲۳۳۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براء ہی فرماتے ہیں کہ: "كَانَ مَرْبُوعاً ... لَمْ أَرَ شَيْئاً قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ" آپ ﷺ کا قد درمیانہ تھا۔ آپ ﷺ سے زیادہ خوبرو میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ (بخاری، مناقب باب صفۃ النبی ﷺ: ۳۵۵۱)

⑭ اس کا منہ از بس شیریں ہے:

(فقرہ ۱۶) اس جگہ عربی بائبل میں (خُلْقُهُ حَلَاوَةٌ) کے الفاظ ہیں۔ یعنی اس کے اخلاق بہت شیریں ہیں۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقاً "۔ رسول اللہ ﷺ کا خلق سب سے زیادہ اچھا تھا۔ (صحیح الجامع الصغیر ۴۶۳۳)

اور قرآن حکیم میں بھی ہے: لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ.

صحیح بخاری میں بھی عبداللہ بن عمرو عاص رضی اللہ عنہ سے یہی مفہوم تورات کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے۔ دیکھئے:

(بخاری، کتاب البیوع، باب السخب فی الاسواق، حدیث: ۲۱۲۵)

آپ ﷺ کی زبان بھی شیریں تھی اور اس سے شیریں کلام قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ۔ یہ ہیں وہ محمد ﷺ جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام اپنا دوست اور محبوب کہہ رہے ہیں۔ عبرانی نسخے میں آپ ﷺ کی آنکھوں کو دو قیمتی نگینوں کے ساتھ بھی تشبیہ مذکور ہے جو دو خانوں میں جڑے ہوئے ہوں اور یہ بھی ہے کہ اس کے رخساروں پر ریش (داڑھی مبارک) خوشبودار بیل کی مانند چھائی ہوئی ہے۔ حدیث میں آتا ہے: "كَانَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَثِيرَ شَعرِ اللِّحيَةِ" آپ کی داڑھی کے بال زیادہ تھے۔(صحیح الجامع الصغیر ۴۸۲۵)

خلاصہ اس سارے خطبے کا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صفاتِ خَلقیہ یہودیوں کی کتاب غزل الغزلات میں بھی موجود ہیں۔اللہ تعالی انھیں اپنی ہی کتاب کی روشنی میں ہمارے پیارے نبی ﷺ کی صفات کو سمجھ کر آپ ﷺ پر ایمان لانے کی توفیق دے اور ہم سب کو کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑪

عہد نامہ جدید (نیا عہد نامہ) یعنی اناجیل اور دیگر کتب سے آپ ﷺ کے متعلق بشارتیں:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ.....الخ﴾

سامعین حضرات!

میں چاہتا ہوں کہ آج کے خطبہ میں آپ کے سامنے یہود و نصاریٰ کے ہاں مقدس کتاب یعنی بائبل کے عہد نامہ جدید یعنی نیا عہد نامہ معروف انجیل سے بھی کچھ بشارات نبویہ کا تذکرہ کروں نیز انجیل برناباس حتی کہ ہندو مذہبی کتب سے بھی کچھ عبارتیں ذکر کروں جن سے دور حاضر کے ان اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو بھی بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ محمد ﷺ کا ذکر ان کی کتابوں میں بھی موجود ہے چنانچہ نیا عہد نامہ جسے یہ عیسائی لوگ اناجیل اربعہ (انجیل متی، انجیل مرقس، انجیل لوقا اور انجیل یوحنا) کہتے ہیں، ان میں بھی نبی ﷺ کی صفات لکھی ہوئی تھیں۔

ا۔ انجیل یوحنا میں آپ ﷺ کے متعلق عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت:

چنانچہ کافی تحریف کے باوجود، انجیل یوحنا میں اس طرح کے جملے پائے جاتے ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لیکن یہ تسلی دینے والا جو روح القدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب چیزیں سکھلائے گا اور سب باتیں جو کچھ کہ میں نے تمہیں کہی ہیں تمہیں یاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلاوے گا''۔(انجیلِ یوحنا،طبع ۱۸۷۰ء،باب۱۴، جملہ۲۶)

''لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دے گا''۔(باب۱۶/جملہ۱۳)''اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا''۔(باب۱۶/جملہ۱۴)

۲۔ایک عیسائی راہب کا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے متعلق بتانا:

اب دیکھئے جب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حق کی تلاش میں ملک شام گئے اور ان کے کلیساؤں میں ان کے بڑے بڑے پادریوں اور عبّاد اور زھّاد سے ملتے رہے۔ان کے پاس ٹھہرے، پہلے شام میں، پھر موصل میں، پھر نصیبین میں، پھر عموریہ میں۔عموریہ میں وہ ایک نیک آدمی کے پاس ٹھہرے۔جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو سلمان رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: آپ کے بعد میں کس کے پاس جاؤں، آپ مجھے کس کے پاس بھیجنے کا امر صادر فرماتے ہیں؟ اس نے کہا: پیارے بیٹا! اللہ کی قسم آج پہلے لوگوں کی طرح کوئی ایسا نیک نہیں رہا جس کے پاس جانے کا میں تمہیں حکم دوں۔''لٰکِنَّهٗ أَظَلَّکَ زَمَانُ نَبِیٍّ هُوَ مَبْعُوثٌ بِدِینِ اِبرَاهِیمَ یَخْرُجُ بِأَرْضِ الْعَرَبِ مُهَاجِراً اِلٰی أَرْضٍ بَیْنَ حَرَّتَیْنِ بَیْنَهُمَا نَخْلٌ بِهٖ عَلَامَاتٌ لَا تَخْفٰی''ہاں البتہ ایک ایسے نبی کی بعثت کا زمانہ قریب آ گیا ہے، جو کہ دینِ ابراہیم لے کر مبعوث ہوگا۔وہ عرب کی سرزمین میں ظاہر ہو گا۔کھجوروں والے علاقے کی طرف ہجرت کرے گا۔اسکی چند علامات ایسی ہوں گی جو مخفی نہیں ہوں گی۔

① (یَأْکُلُ الْهَدِیَّةَ وَ لَا یَأْکُلُ الصَّدَقَةَ) وہ ہدیہ تو کھالیا کرے گا، صدقہ نہیں کھائے گا۔

② (بَیْنَ کَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ) اس کے کندھوں کے درمیان ختمِ نبوت ہوگی، اگر تجھ میں عرب کے علاقے کی طرف جانے کی طاقت ہے تو وہاں چلا جا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال سلمان رضی اللہ عنہ کے مقدر میں جیسے بھی مدینے پہنچنا تھا وہ پہنچے۔ مدینے کو دیکھ کر پہچان گئے۔ انہی دنوں میں جب نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینے کے پاس قبا میں تشریف لے آئے تھے۔ سلمان رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے ایک یہودی مالک کے کھجور کے درخت پر چڑھے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے نبی ﷺ کے بارے میں سنا تو نیچے اتر آئے اور نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو وہ یہودی غضبناک ہو گیا اور سلمان کو زور سے ایک مکا رسید کیا۔ شام کے وقت سلمان نبی ﷺ کی خدمت میں قبا پہنچے اور کھجوریں پیش کیں اور کہا کہ یہ صدقے کی کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے وہ نہ کھائیں بلکہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھلا دیں۔ سلمان رضی اللہ عنہ اپنے دل ہی میں کہنے لگے کہ یہ ایک نشانی تو پوری ہوئی۔

سلمان رضی اللہ عنہ اس کے بعد پھر کسی دن کھجوریں لے کر گئے اور آپ ﷺ اس وقت مدینہ میں تھے، اور کہنے لگے کہ یہ ہدیہ ہیں تو آپ ﷺ نے بھی کھائیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی کھائیں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دل ہی میں کہا کہ یہ دو نشانیاں پوری ہوئیں۔ پھر سلمان آپ ﷺ کی کمر کی طرف ہوئے۔ آپ ﷺ سمجھ گئے کہ یہ نشانی دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے کمر سے چادر اٹھا دی تو سلمان رضی اللہ عنہ نے مہر نبوت بھی دیکھ لی تو (اس نیک راہب کی بتائی ہوئی تینوں نشانیاں پوری دیکھ کر) پہچان گئے کہ یہ وہی سچا نبی ہے۔ آپ ﷺ کے جسم کے ساتھ چمٹ گئے، چومنے لگے اور رونے لگے اور دوسروں کو بھی رلا دیا اور پھر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ کر اپنا سارا واقعہ بیان کیا۔ (مسند احمد، ۴۴۱/۵۔۴۴۴)

اب عیسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کی جو بشارت ذکر کی ہے، اس میں یہ آیا ہے کہ وہ تمہیں سب چیزیں سکھلائے گا۔ (انجیل یوحنا، باب ۱۴، جملہ ۲۶) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ مشرکین نے کہا تھا کہ تمہارے نبی نے تمہیں ہر شے سکھا دی ہے حتی کہ بول و براز کے آداب بھی سکھائے ہیں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں واقعی ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں ہر چیز سکھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے۔اسی طرح بول و براز کے وقت قبلے کی طرف منہ کرنے سے بھی منع کیا ہے۔نیز لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کم از کم تین ڈھیلوں سے طہارت کیا کریں۔(مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الاستطابۃ، حدیث:۲۶۲)

۳۔عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام:

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہود کے بہت بڑے عالم، تورات کے ماہر اور سردار تھے۔ان کے والد بھی سردار تھے۔مدینہ میں رہتے تھے۔جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور انہیں آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر پہنچی تو وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے تین سوال کئے اور کہا کہ میں آپ سے تین ایسی باتیں پوچھنے والا ہوں، جن کا جواب نبی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

① مَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ ؟

''قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی کون سی ہے؟''

② مَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ ؟

''اہلِ جنت سب سے پہلے کون سا کھانا کھائیں گے؟''

③ مِنْ اَيِّ شَيءٍ يُنْزَعُ الْوَلَدُ اِلَى اَبِيهِ وَمِنْ اَيِّ شَيءٍ يُنْزَعُ اِلَى اَخْوَالِهِ ؟

''اس کی وجہ کیا ہے کہ بچہ کبھی اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے، اور کبھی اپنے ننھیال کے مشابہ ہوتا ہے؟''

نبی ﷺ نے فرمایا: خَبَّرَنِي بِهِنَّ اٰنِفًا جِبْرَئِيلُ عَلَيهِ السَّلَامُ۔ مجھے ابھی جبرئیل علیہ السلام نے ان سوالات کے جوابات کی خبر دی ہے:

ا:''اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَغْرِبِ " رہی قیامت کی پہلی نشانی تو وہ ایک آگ ہوگی، جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر دے گی۔

۲: " وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ. "

رہا جنتیوں کا پہلا کھانا، جو وہ جنت میں کھائیں گے، تو وہ مچھلی کے جگر کے ساتھ جو گوشت کا ٹکڑا علیحدہ لٹکتا رہتا ہے۔

۳: " وَاَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَشِيَ الْمَرْاَةَ فَسَبَقَهَا مَاءُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَاِذَا سَبَقَتْ كَانَ الشَّبَهُ لَهَا. "

اور رہا بچے کا باپ یا ننھیال کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم بستری کے وقت جس کا پانی پہل کر جائے، اس کے ساتھ بچے کی مشابہت ہو جاتی ہے۔"

جب انہوں نے یہ جوابات سنے تو کلمہ پڑھا:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔

لیکن یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود، بھی مدینے کے یہودی ایمان نہیں لائے بلکہ الٹا عبداللہ بن سلام کو گالیاں دینے لگے۔ (بخاری ۱/۴۶۹ کتاب الانبیا، پہلی حدیث)

۴۔ انجیل متی سے آپ ﷺ کے متعلق، عیسیٰ علیہ السلام کی ایک بشارت:

انجیلِ متی میں ایک جگہ اس طرح بشارت دی گئی ہے:

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا"۔ (متی ۲۱۔۴۳۔۴۴)

یعنی بنی اسرائیل سے نبوت کا سلسلہ ختم کر کے نبوت، بنی اسماعیل کو دے دی جائے گی اور اس پتھر سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہ آپ ﷺ کی بہادری اور کافر حکومتوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غالب آنے اور انہیں پاش پاش کر دینے کی طرف اشارہ ہے۔

۵۔ انجیل متی سے ایک اور بشارت:

متی کی انجیل باب ۲۱ جملہ ۴۲ میں ہے کہ یسوعؑ نے ان سے کہا:

''کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ: اَلْحَجَرُ الَّذِی رَفَضَهُ الْبَنَّاؤُونَ هُوَ قَدْ صَارَ رَاسَ الزَّاوِيَةِ مِن قِبَلِ الرَّبِّ كَانَ هَذا وَهُوَ عَجِيبٌ فِي اَعْيُنِنَا۔ یعنی جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے۔

اس میں نبوت کو ایک انتہائی خوبصورت اور حسن و جمال والے محل کے ساتھ تشبیہ دی ہے، جس کے ایک کونے میں معماروں نے ایک اینٹ یا ایک پتھر کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ اس میں آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ مَثَلِی وَ مَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِی كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَ يَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ : هَلَّا وَضَعَتَ هٰذِهِ اللَّبِنَةَ؟ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ۔

''میری اور سابقہ انبیاء کی مثال اس معمار کی طرح ہے جس نے ایک انتہائی خوبصورت گھر بنایا ہو اور اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ نہ رکھی ہو تو لوگ اس گھر کو دیکھنے کیلئے وہاں گھومتے پھرتے ہوں اور اس ایک اینٹ کی خالی جگہ کو دیکھ کر حیران ہوتے ہوں اور تعجب کرتے ہوئے معمار سے کہتے ہوں کہ تو نے اس کونے میں خالی جگہ پر اینٹ کیوں نہ لگادی؟ تاکہ گھر بالکل مکمل ہو جاتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ تو وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ نبی ﷺ کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی:

اے عیسیٰ! میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے ہی فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنے بندے محمد ﷺ کے ہاتھ پر اس دین کو مکمل کروں گا اور انبیاء اور رسل کا سلسلہ اس کے ساتھ ختم کردوں گا، وہ مکہ میں پیدا ہوگا، مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اس کی حکومت ملک شام تک وسیع ہوگی' وہ سخت طبیعت اور سخت دل نہیں ہوگا اور بازاروں میں شوروغل کرنے والا نہیں ہوگا' فحش زیب وزینت نہیں اپنائے گا' وہ کسی سے بدکلامی نہیں کرے گا' میں اسے ہر اچھی چیز کی راہنمائی کروں گا اور ہر اچھا خلق عطا کروں گا' تقویٰ کو اس کا خمیر' حکمت کو اس کی عقل' وفا کو اس کی طبیعت' عدل کو اس کی سیرت' حق کو اس کی شریعت اور اسلام کو اس کا دین بناؤں گا اس کا نام احمد ﷺ ہوگا۔

(قصص القرآن لابن کثیر رحمہ اللہ' ص ۷۰۵)

۷۔ انجیل میں احمد ﷺ کی صفات:

عثمہ کا آزاد کردہ غلام سہل کہتا ہے: ''کہ میں نصرانی تھا اور یتیم تھا۔ میرا چچا میری کفالت کرتا تھا، اور انجیل پڑھا کرتا تھا، میں نے چچا والا مصحف (انجیل کا نسخہ) اٹھایا اور پڑھنے لگا۔ دوران قرأت ایک ایسا ورق آیا جو بہت موٹا تھا اور مجھے اس کی موٹائی عجیب سی لگی۔ غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں جوڑ ہے اور دو ورق آپس میں چپکا دیئے گئے ہیں۔ میں نے اس کو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ درمیانی صفحوں پر رسول اللہ ﷺ کی صفات مرقوم ہیں اور وہ مضمون یہ تھا:

''وہ (نبی) نہ چھوٹے قد کے ہوں گے، نہ لمبے قد کے، سفید سرخی مائل ہوں گے۔ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ بیٹھتے وقت احتبـــاء والی صورت کو عام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کریں گے، صدقہ کا مال نہیں کھائیں گے، گدھے اور اونٹ پر سواری کریں گے، بکری خود دھولیا کریں گے، اور پیوند لگے قمیص استعمال کریں گے، اولادِ اسماعیل سے ہوں گے۔ ان کا نام احمد ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرا چچا آیا اور کتاب کا ورق کھلا ہوا دیکھا تو مجھے مارا اور کہا: تجھے یہ ورق کھولنے کی کیا غرض تھی؟ میں نے کہا اس میں آخری نبی احمد کی تعریف تھی اس نے کہا وہ ابھی مبعوث نہیں ہوئے۔

(یہود و نصاریٰ۔۔۔:۲۱۳ از حافظ ابن القیم، عربی، ص ۳۹۸)

۸۔ مکاشفہ یوحنا میں نبی کریم ﷺ کا ذکر:

مکاشفہ یوحنا میں نبی ﷺ کے متعلق (سفید گھوڑے پر سوار) اور (صادق امین) ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ عربی لفظ یہ ہیں:

"اِذَا فَرَسٌ اَبْیَضُ وَالْجَالِسُ عَلَیْهِ یُدْعیٰ اَمِیناً صَادِقاً."

(نیا عہد نامہ عربی مکاشفہ یوحنا: ص ۴۱۷)

اردو نیا عہد نامہ میں اس کا ترجمہ اس طرح لکھا ہوا ہے: "ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کہلاتا ہے"۔ (مکاشفہ یوحنا باب ۱۹ جملہ ۱۱ ص ۲۵۶)

اب یہ بات کوئی مخفی نہیں ہے کہ مکہ کے کافر لوگ بھی محمد ﷺ کو الصادق الامین کہا کرتے تھے۔

۹۔ انجیل برناباس میں آپ ﷺ کی بشارات کا تذکرہ:

(انجیل برناباس کا مختصر تعارف)

سولہویں صدی میں عیسائیوں کے پوپ سکسٹس پنجم کی لائبریری سے ایک لاطینی راہب فرامرینو کے ذریعے درآمد ہونے والی اس انجیل برناباس (یوسف) سے نبی ﷺ کے متعلق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بشارتیں:

انجیل برناباس یہ ایک ایسی انجیل ہے جو عیسائیوں ہی کے کتب خانے سے ملی اور انہیں کے راہب نے حاصل کی۔ جب کہ انہوں نے اس کے پڑھنے پر پابندی عائد کر رکھی تھی، جیسا کہ اس کا عربی ترجمہ کرنے والے مسیحی عالم ڈاکٹر خلیل بک سعادت مصری نے بتایا ہے کہ بابا جلاسبوس اول نے ۴۹۲ء میں پوپ کے تخت پر جلوس کیا تھا اور ایک حکم صادر فرمایا تھا کہ ان کتابوں کا مطالعہ ممنوع ہے، ان ممنوع کتابوں میں ایک کا نام انجیل برناباس ہے۔ اس سے اس کا وجود پیغمبر اسلام ﷺ کے ظہور سے مدتوں پہلے معلوم ہوتا ہے۔ (مقدمہ ڈاکٹر خلیل بک سعادت مصری مسیحی انجیل برناباس ص ۱۶، طبع ۱۹۱۶ء طبع جدید ادارہ اسلامیات کراچی لاہور ص ۱۰۲، ترجمہ مولوی محمد حلیم صاحب انصاری)

اس انجیل میں آپ ﷺ کا تذکرہ پچاس دفعہ سے بھی زیادہ ہوا ہے، ہم یہاں بعض مقامات ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

۱۔ پس جبکہ رسول اللہ آئے گا وہ اس لئے آئے گا کہ ہر اس چیز کو جسے میری کتاب میں سے بدکاروں نے خراب کر دیا ہے اسے پاک کرے۔ (فصل ۱۲۴، آیت ۱۱)

۲۔ تب اس وقت اللہ چاروں مقرب فرشتوں کو حکم دے گا کہ جہنم میں جاؤ اور ہر اس شخص کو جو کہ رسول اللہ کے دین پر ہو نکال کر جنت میں لے جاؤ۔ (فصل ۱۳۷ آیت ۳)

۳۔ اور رسول اللہ کے دین کا نفع یہاں تک ہوگا کہ ہر وہ شخص جو ان پر ایمان لائے گا وہ سزا کے بعد جنت میں جائے گا اگر چہ اس نے کوئی بھی نیک عمل نہ کیا ہو۔ اس لئے کہ وہ اس کے دین پر مرا ہے۔ (فصل ۱۳۷ آیت ۶)

۴۔ اللہ مجھ کو زمین سے اوپر اٹھالے گا اور بے وفا (یعنی میری مخبری کرنے والا یہودا) کی صورت بدل دے گا یہاں تک کہ اس کو ہر کوئی یہی خیال کرے گا کہ وہ میں ہوں مگر جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدس رسول اللہ آئے گا وہ اس بدنامی کے دھبے کو مجھ سے دور کرے گا۔

(فصل ۱۱۲ آیت ۱۵۔۱۶)

۵۔ اے بخشش والے رب! تو اپنے خادم (خود کو مراد لے رہے ہیں) کو قیامت کے دن اپنے رسول کی امت ہونا نصیب کر۔ (فصل ۲۱۲، آیت ۱۴)

۶۔ دنیا پر رحم کر اور اپنے رسول کو بھیجنے میں جلدی کر۔ (فصل ۲۱۲، آیت ۱۸)

۷۔ (لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہیں گے اور لوگ انہیں مصلوب (صلیب پر مرا) سمجھیں گے اور یہ ان پر چونکہ ایک قسم کی بدنامی تھی، عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں):

اور یہ بدنامی مجھ پر اس وقت تک باقی رہے گی جبکہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔

(فصل ۲۲۰، آیت ۲۰)

۸۔ تحقیق میں اس واسطے آیا ہوں کہ رسول اللہ کے واسطے (جو، اب دنیا کے لئے ایک خلاصی لے کر آئے گا) راستہ صاف کروں۔ (فصل ۷۲، جملہ ۱۰)

۹۔ لیکن تم اس بات سے ڈرتے رہو کہ دھوکہ دیئے جاؤ۔ اس واسطے کہ بعد میں بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے، جو میرے کلام کو اخذ کر لیں گے اور میری انجیل کو ناپاک بنائیں گے (۱۱) تب اس وقت (عیسیٰ علیہ السلام کے شاگرد) اندراس نے کہا: اے معلم! ہمارے لئے اس (سچے رسول) کی کوئی نشانی بتا تا کہ ہم اس رسول کو پہچانیں (۱۲) یسوع نے جواب دیا: بے شک وہ تمہارے زمانے میں نہ آئے گا بلکہ تمہارے بعد کئی برسوں کے (گزرنے پر) جس وقت کہ میری انجیل باطل کر دی جائے گی اور قریب قریب تیس مومن بھی نہ پائے جائیں گے (۱۳) اس وقت اللہ دنیا پر رحم کرے گا پس وہ اپنے رسول کو بھیجے گا جس کے سر پر ایک ابر کا ٹکڑا قرار پذیر ہوگا۔ اس کو اللہ کا ایک برگزیدہ پہچانے گا۔ اور وہی اسے دنیا پر ظاہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا (۱۴) اور وہ رسول بدکاروں پر بڑی قوت کے ساتھ آئے گا اور بتوں کی پوجا کو دنیا سے نابود کر دے گا (۱۵) عنقریب وہ رسول ان لوگوں سے انتقام لے گا جو (میرے متعلق کہتے ہیں کہ) میں انسان سے بڑھ کر ہوں (۱۷) پس چاہئے کہ دنیا اس کا انکار کرنے سے ڈرے، اس لئے کہ وہ بت پرستوں کو قتل کرے گا (۱۹) ابر (بادل) نے سایہ کس پر کیا تھا؟

انجیل برناباس میں مذکور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ پیشین گوئی کہ (اس کے سر پر ایک سفید ابر کا ٹکڑا قرار پذیر ہوگا اس کو اللہ کا ایک برگزیدہ پہچانے گا اور وہی اسے دنیا پر ظاہر کرے گا۔ (انجیل برناباس فصل ۷۲ آیت ۱۴)

اس کے مصداق بھی یقینی طور پر حضرت محمد ﷺ ہی ہیں چنانچہ ترمذی وغیرہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق بَحیرا راہب کا یہ قصہ موجود ہے کہ ابوطالب قریش کے چند بزرگوں کے ساتھ تجارت کی غرض سے ملک شام کی طرف گئے اور وہ رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے (اور یہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے کی بات ہے، اور اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک ۱۲ سال تھی۔ (اسد الغابہ: ج ۱ ص ۱۲۳) وہ وہاں ایک راہب (عیسائیوں کے ایک عبادت گزار بَحیرا نامی شخص) کے قریب اترے تو وہ اپنے عبادت خانہ سے اتر کر ان کے پاس آیا حالانکہ وہ (ابوطالب قریش سمیت) اس سے قبل بھی وہاں اس راہب کے قریب اترتے تھے لیکن وہ اس طرح ان کے پاس نہیں آتا تھا جب وہ ان کے پاس آیا تو ان کو غور سے دیکھنے لگا جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو (وہ ابو طالب سے پوچھنے لگا: **ما هذا منک** ؟ یہ رشتہ داری میں آپ کا کیا لگتا ہے؟ ابوطالب نے کہا: **هذا ابنی** ۔ یہ میرا بیٹا ہے۔ اس نے کہا: **لا ینبغی ان یکون ابوه حیا**' یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کا باپ زندہ ہو۔ ابوطالب نے کہا: **هو ابن اخی** ." یہ میرا بھتیجا ہے۔ اس نے کہا: **انی لأحسبه الذی بشر به عیسی فان زمانه قد قرب فاحتفظ به**

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں یقیناً اسے وہی نبی سمجھتا ہوں جس کے متعلق عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے کیونکہ اس کے آنے کا زمانہ بالکل قریب آ گیا ہے لہذا آپ اس کی (اس کے دشمنوں سے) خوب حفاظت کریں۔ (اسد الغابہ: ج ا ص ۱۲۳)

پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا: ''هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ'' یہ تمام جہانوں کا سردار ہے ''هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ'' یہ اللہ رب العالمین کا رسول ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہان والوں پر رحمت کرنے کی خاطر مبعوث فرمائے گا۔

پھر اس نے ان سب کے لئے کھانا تیار کیا ﷺ وہ کھانا لے کر ان کی قیام گاہ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت اونٹ چرانے کے لئے گئے ہوئے تھے بحیرا نے کہا اسے بھی بلاؤ۔ (چنانچہ انہوں نے آپ کو بلایا تو)

فَأَقْبَلَ وَ عَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَىٰ فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ: اُنْظُرُوا إِلَىٰ فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ۔ یعنی جب آپ تشریف لا رہے تھے تو ابر (بادل) آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا

جب آپ اپنی قوم کے لوگوں کے قریب پہنچے تو وہ ایک سایہ دار درخت کے نیچے جمع ہو چکے تھے (اور کوئی سایہ دار جگہ باقی نہ بچی تھی) جب آپ وہاں تشریف لے آئے تو درخت کا سایہ آپ کے اوپر جھک گیا تو بحیرا راہب نے کہا: یہ دیکھو درخت کا سایہ اس پر جھک گیا ہے۔ چنانچہ وہ راہب وہیں کھڑا تھا اور قریش کو اللہ کی قسمیں اور واسطے دے کر کہہ رہا تھا کہ اس کو رومیوں کی طرف ہرگز نہ لے کر جاؤ کیونکہ وہ جب اسے دیکھیں گے تو وہ اس کی صفات و علامات سے انہیں پہچان لیں گے تو وہ اسے قتل کر دیں گے، ابھی وہ راہب اپنی بات میں مصروف ہی تھا کہ اس نے دوسری طرف جھانک کر دیکھا تو اسے سامنے سے سات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رومی شخص آتے دکھائی دیئے، راہب نے ان کا استقبال کیا اور ان سے پوچھا: تم یہاں کس لئے آئے ہو؟ انہوں ں نے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ نبی اس مہینہ میں اس علاقہ میں آئے گا لہٰذا شام کے ہر راستے پر چند آدمی مقرر کر دیئے گے ہیں اور ہمیں اس کے متعلق پتہ چلا تو ہمیں تمہارے اس راستے کی طرف (اسے پکڑنے کی خاطر) بھیجا گیا ہے..... پھر وہ راہب قریش کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں قسمیں دے کر پوچھا کہ اس کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا: اس کا سرپرست ابو طالب ہے چنانچہ وہ راہب ابو طالب کو اللہ کا واسطہ دے کر کہنے لگا کہ اسے مکہ واپس لے جاؤ۔

(ترمذی المناقب باب ماجاء فی بدء نبوۃ النبی ﷺ حدیث: ۳۶۲۰)

ہندوؤں کی کتابوں میں نبی ﷺ کا تذکرہ:

ویدوں میں آپ ﷺ کے لئے ''نراشنس'' کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور اس کا معنی وہی ہے جو لفظ محمد کا ہے۔ یعنی انتہائی قابل تعریف شخصیت۔ نراشنس سنسکرت کا لفظ ہے اور لفظ محمد کا مترادف ہے۔ چاروں ویدوں میں یہ لفظ مجموعی طور پر ۳۱ بار استعمال ہوا ہے۔ رگ وید میں ۱۶ بار، یجر وید میں ۱۰ بار، اتھر وید میں ۴ بار اور سام وید میں ایک بار یہ لفظ آیا ہے۔

اتھر وید میں ہے: لوگو سنو! نراشنس (محمد ﷺ) کو مبعوث کیا جائے گا۔ (۲۰۔۱۲۷)

رگ وید میں ہے: میں نے نراشنس (محمد ﷺ) کو دیکھا ہے سب سے زیادہ اولوالعزم اور سب سے زیادہ مشہور جیسا کہ وہ جنت میں ہر ایک کے پیغمبر تھے۔ (۱/۱۸۔۹)

تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب: ''اگر اب بھی نہ جاگو گے تو۔۔۔'' مولف: شمس نوید صاحب عثمانی، ص ۱۳۱ تا ص ۱۳۴۔

ہندوؤں میں ایک کتاب ''تھوتک اوشر پران'' ہے۔ مصنف بیاس جی مشہور ہندو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب میں لکھتے ہیں: آئندہ زمانے میں مہامت پیدا ہوں گے۔(ص ۱۱۹) (مہامت لفظ ''محمد'' کی ہی نقالی ہے)

اتھروید کی نسبت اس عبارت کا حوالہ بھی ذکر کیا جاتا ہے:

لا الٰہ ہرنی پاپن الّا الٰہا پرم پدم جنم بے کنٹھ پراپ نیوتی توچی نام محمد م

یعنی لا الٰہ کہنے سے پاپ (گناہ) مٹتے ہیں۔اور ''الا اللہ'' کہنے سے پرم پدوی ملتی ہے۔اگر ہمیشہ ہمیشہ کی بہشت چاہو تو نام محمد ﷺ جپا کرو۔

(دیکھئے دبستان المذاہب مطبوعہ نولکشو لکھنوء، ص ۱۱۷ تا ۱۱۸۔ نیز کتاب ''محمد یم کون ہیں''۔ص ۶۷، از مولانا بشیر احمد حسینی)۔

اس مسئلہ پر سب سے زیادہ تفصیلی کتاب جو دیکھنے میں آئی ہے وہ ہے مولانا ابن اکبر اعظمی حفظہ اللہ (معروف بہ علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ صاحب الرحیق المختوم) کی کتاب جس کا نام ''محمد ﷺ ہندو کتابوں میں''۔اس کے کل صفحات ۱۳۷ ہیں۔مصنف نے اس پر بہت محنت کی ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین!

اس کتاب کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہندو کتب میں نبی ﷺ کے مبارک اسماء، القاب، صفاتِ طیبہ اور آپ کی خصوصیاتِ جمیلہ بلکہ پیدائش سے فتح مکہ تک کی کئی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔آپ ﷺ کے غزوات مثلاً احزاب و فتح مکہ۔آپ ﷺ کی والدہ کا نام سومتی بمعنی آمنہ، والد کا نام ویشنو ویش بمعنی عبداللہ لکھا ہوا ہے۔جزیرہ عرب میں بَلَدِ امین یعنی مکہ میں پیدائش لکھی ہوئی ہے۔کلکی اوتار (یعنی رسول) کا نام ''سروانما'' بمعنی محمد (ﷺ) آپ ﷺ کی تاریخ پیدائش ساتویں صدی بکرمی یعنی ۶۲۸ ماہ بیساکھ کی ۱۲ تاریخ لکھی ہوئی ہے۔(ص ۱۱۰)

آپ ﷺ کے والد کی آپ کی پیدائش سے قبل ہی وفات لکھی ہوئی ہے۔آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے پہاڑ میں جا کر فرشتے سے علم حاصل کرنے کا ذکر بھی ہے۔آپ ﷺ کی بعثت اس وقت ہوگی جب اونٹوں، گھوڑوں کی سواری کا اور تلوار سے لڑائی کا زمانہ ہوگا۔

یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے شہر والے ہی اس کو تکلیف دیں گے۔وہ اپنا شہر چھوڑ کر شمال کی طرف دوسرے شہر کو ہجرت کر جائے گا۔پھر واپس آ کر اپنے شہر کو تلوار کے ذریعے فتح کرے گا۔(یعنی: مکہ چھوڑ کر مدینہ میں چلے جائیں گے مدینہ مکہ سے شمال کی جانب ہے)

اسے ایک اڑتا ہوا گھوڑا دیا جائے گا جس پر وہ زمین و آسمان کی سیر کرے گا (یہ معراج میں براق پر سوار ہونے کی طرف اشارہ ہے) اللہ لڑائی میں فرشتوں کے ذریعے اس کی مدد کرے گا، اس کے چار خلفا ہوں گے جو دین پھیلانے میں اس کی مدد کریں گے۔اس پر نبوت و رسالت ختم ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے رسول ﷺ پر کامل ایمان لانے اور آپ کی تعلیمات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑫

رسول اللہ ﷺ کا مرتبہ ومقام اور حسن و جمال:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

میرے دوستو اور بزرگو! آج میں آپ کے سامنے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا مرتبہ ومقام اور حسن و جمال بیان کرنا چاہتا ہوں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

(ال عمران:۱۶۴)

ا۔ رَسُولاً میں تنوین تعظیم کی ہے:

اس جگہ لفظ رَسُولاً میں تنوین تعظیم کی ہے۔ یعنی عظیم رسول۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِنْ رَّبِّهِمْ﴾ (سورۂ بقرہ ۵) میں وارد لفظ ''هُدًى'' میں تنوین تعظیم کی ہے۔ یعنی یہی لوگ اپنے رب کی غیر معمولی ہدایت یا عظیم ہدایت پر ہیں۔ (بیضاوی)

ادھر بھی یہی معنی ہوگا۔ یعنی عظیم رسول۔ ایسا عظیم رسول کہ تمام دنیا کے انسانوں سے افضل، جس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اس سے بات چیت کرنا، اس کی زبان سمجھنا اور اس سے ہر قسم کے انوار وبرکات حاصل کرنا آسان ہے۔ اس کے احوال، اخلاق، زندگی کی سوانح، پاکبازی پوری زندگی آئینہ کی طرح بے عیب پاک صاف تھی اور اس کی شکل وصورت سے بھی وہ لوگ واقف تھے۔ آپ ﷺ کی سیرت وکردار بھی ان کے سامنے تھا۔ آپ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات خلقیہ، (جسمانی صفات) اور آپ ﷺ کے فضائل اور خصائل بالکل بے عیب۔ آپ ﷺ کے فضائل بھی بے بہا اور خصائل بھی بے شمار، اور آپ کے صفات خلقیہ بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کئے ہیں۔

۲: ساری امت سے زیادہ مقام اور مرتبہ:

میں چاہتا ہوں کہ پہلے آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ بیان کرنے کے لیے ایک حدیث سنادوں پھر آپ ﷺ کی صفاتِ خَلقیہ اور آپ ﷺ کی صورت بیان کروں پھر بعد میں آپ ﷺ کی سیرت بیان کروں وہ حدیث یہ ہے کہ:

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! "كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اِسْتَيْقَنْتَ" آپ کو کیسے پتہ چلا کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں حتی کہ آپ کو یقین ہو گیا تھا کہ میں نبی ہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ذر! میرے پاس دو فرشتے آئے تھے جب کہ میں مکہ کی کسی وادی میں تھا چنانچہ ان دونوں میں سے ایک فرشتہ تو زمین پر آ گیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان میں تھا ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھ والے دوسرے فرشتے سے کہا "اَهُوَ هُوَ" ؟ کیا یہ وہی ہے؟ تو اس نے کہا! "نَعَمْ" ہاں یہ وہی ہے۔ اس نے اس فرشتے سے کہا "فَزِنْهُ بِرَجُلٍ" اس کا ایک شخص کے ساتھ وزن کرو۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: "فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ" چنانچہ میرا ایک شخص کے ساتھ وزن کیا گیا۔ میرا وزن اس سے زیادہ ہوا۔ اس نے پھر کہا کہ "زِنْهُ بِعَشَرَةٍ" اس کا دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔ "فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ" چنانچہ میرا وزن دس آدمیوں کے ساتھ کیا گیا تو بھی میں ان دس آدمیوں سے بھاری ثابت ہوا۔ پھر اس نے کہا "زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ" اس کا وزن سو آدمیوں کے ساتھ کر کے دیکھو۔ چنانچہ میرا وزن سو آدمیوں کے ساتھ کیا گیا۔ "فَرَجَحْتُهُمْ" تو میں پھر بھی ان سے بھاری نکلا۔ پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا ''زِنْهُ بِأَلْفٍ'' اس کا وزن ہزار آدمیوں کے ساتھ کر کے دیکھو ''فَوُزِنْتُ بِهِمْ'' تو ہزار آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا گیا ''فَرَجَحْتُهُمْ'' میرا وزن ان سے بھی زیادہ نکلا۔ مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا گویا میں ان ہزار آدمیوں کو اپنے اوپر اٹھے ہوئے پلڑے میں اس طرح دیکھ رہا ہوں کہ وہ مجھ پر گرنے والے ہیں کیوں کہ ان کا پلڑا بہت ہلکا تھا۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس فرشتے نے اپنے ساتھی سے کہا ''لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا'' اگر آپ اس کی ساری امت کے ساتھ بھی اس کا وزن کر کے دیکھ لیں تو یہ اپنی ساری امت سے بھی زیادہ وزنی نکلے گا۔

(دارمی فی المقدمۃ۔ باب کیف کان اَول شان النبی ﷺ، رقم ۱۴)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کا مقام اور آپ ﷺ کی فضیلت پوری دنیا کے لوگوں سے زیادہ ہے۔ آپ ﷺ اپنی سیرت وصورت دونوں میں نرالے تھے۔

۳۔ آپ ﷺ کی صورت کا حسن و جمال:

۱: حضرت جُریری رحمہ اللہ، حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں کیا تم نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا ہے؟ آپ کتنے خوبصورت تھے؟ ابوالطفیل فرماتے ہیں ''نَعَمْ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحَ الوَجْهِ'' ''آپ سفید اور خوش نما چہرے والے تھے۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب کان النبی ﷺ اَبیض ملیح الوجہ، حدیث: ۲۳۴۰)

آپ کا چہرہ جاذبِ نظر تھا''۔ ''كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ'' ''آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا''۔ (دارمی رمقدمہ، رقم: ۱۰)

۲: ایک شخص نے جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس کہا ''وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ'' ''نبی ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح (چمک دار اور لمبا) تھا'' جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ مُسْتَدِيرًا'' ''نہیں نہیں بلکہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک تو سورج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چاند کی طرح گول یا گولائی مائل اور روشن تھا''۔(مسند أحمد:۱۰۴/۵)

۳: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے بیان کرتے ہیں کہ:

''فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ''

''جب آپ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس آئے تو میں نے مسجد میں آ کر آپ ﷺ کو سلام کہا تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا''۔مزید فرماتے ہیں:

''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَالِكَ مِنْهُ''''جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ایسے چمکتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے۔ہمیں آپ ﷺ کی خوشی آپ ﷺ کے چہرے ہی سے معلوم ہو جاتی تھی''۔(بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ۳۵۵۶)

۴: عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:''إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ'' ''رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے جب کہ آپ کی پیشانی کی شکنیں چمک رہی تھیں۔یعنی ماتھے کی لکیریں چمک رہی تھیں''۔(بخاری:۳۵۵۵)

۵: ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:''مَارَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهٖ''''میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل کسی چیز کو نہیں دیکھا۔آپ ﷺ کے حسن وجمال کے کیا کہنے گویا آپ کے چہرہ مبارک میں سورج چلتا ہے''۔

(ترمذی، مناقب، باب ماجاء فی خاتم النبوۃ ص ۲۰۶:مسند احمد:۳۸۰/۲)

۶: حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے مسجد میں فقراء پر صدقہ کرنے کی رغبت دلائی۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صدقات دیئے۔کوئی پیسے لے کر آیا، کوئی اناج، کوئی کپڑے حتی کہ:''رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی: ''میں نے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا کہ اس طرح چمک رہا تھا جیسے سونا چڑھائی ہوئی کوئی چیز ہے'' یہ حدیث مسلم میں کتاب الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقۃ میں تفصیل سے ہے۔لیکن میں نے اختصار سے بیان کی ہے۔

۷: ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''كَانَ مُنْبَسِطَ الْوَجْهِ وَلَمْ يَنقَبِضْ وَجْهُهُ حَتّٰى مَاتَ '' ''آپ ﷺ کا چہرہ خندہ پیشانی والا تھا آپ نے پوری زندگی کسی سے ناک بھوں نہیں چڑھایا تھا''۔(مسند احمد:۵/۷۷)

۸: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ کے پاس بالا خانے میں پہنچے۔جب کہ آپ نے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا تھا (علیحدگی اختیار کر کے بالا خانے میں چلے گئے تھے)۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو آپ ﷺ مسکرائے: ''حَتّٰى بَشَرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا '' آپ مسکرائے اور ہنسے اور آپ کے دانت مبارک سب سے زیادہ خوبصورت تھے''۔

(مسلم، کتاب الطلاق، باب فی الایلاء واعتزال النساء۔۔۔حدیث:۱۴۷۹)

لغات الحدیث میں ہے: '' كَأَنَّ مَاءَ الذَّهَبِ يَجْرِي فِي صَفْحَةِ خَدِّهٖ وَرَوْنَقُ الْجَلَالِ يَطَّرِدُ فِي اَسِرَّةِ جَبِيْنِهٖ''۔

''نبی ﷺ کے رخسار مبارک پر ایسا حسن و جمال اور چمک معلوم ہوتی تھی جیسے سونے کا پانی بہہ رہا ہے۔اور بزرگی اور جلال کی رونق آپ ﷺ کے پیشانی کے خطوط (شکنوں) میں جاری ہوتی''۔ (لغات الحدیث از مولانا وحید الزماں:۳/۸۰ مادہ: سَرَر)

۹: مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر ابوکبیر ھذلی آپ کے حسن و جمال کو دیکھ لیتا تو اسے پتا چل جاتا کہ اس کے اس شعر کے آپ زیادہ حق دار ہیں۔آپ نے پوچھا ابوکبیر کا وہ کون سا شعر ہے؟ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا یہ شعر ہے جو اس نے اپنے بھتیجے تأبّط شرًّا کے متعلق کہا تھا۔یعنی:

اِذَا نَظَرْتَ اِلیٰ اَسِرَّةِ وَجْهِهٖ بَرَقَتْ كَبَرْقِ العَارِضِ المُتَهَلِّلِ

''جب تو آپ ﷺ کے چہرے کے خطوط (شکنوں) کو دیکھے تو ایسے چمکتے ہیں جیسے بادل میں بجلی چمکتی ہے''۔(حماسہ:ص۲۷' السنن الکبری للبیہقی:۴۲۲/۷،تاریخ بغداد:۲۵۳/۱۳،زوائد تاریخ بغداد علی الکتب الستۃ لخلدون احدب:۱۸۸/۹،حلیۃ الأولیاء:۴۵/۲ فی ترجمۃ عائشۃ،تاریخ دمشق فی ترجمۃ ابی عبیدہ معمر بن مثنی۔لیکن اس کی سند ضعیف ہے اس میں علی بن احمد بن جرجانی مجروح ہے)

۱۰: حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی مدح اور حسن و جمال میں عام طور پر مشہور شاعر زہیر بن ابی سُلمیٰ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے جو کہ زہیر نے ہرِم بن سِنان کی مدح میں کہا تھا:

لَو كُنتَ مِنْ شَیْءٍ سِوىٰ بَشَرٍ كُنتَ المُضِیئَ لِلَیلَةِ البَدْرِ

یعنی اگر آپ بشر کے علاوہ کوئی اور مخلوق ہوتے تو چودھویں رات کو چمکانے والے چاند ہی ہوتے۔(دلائل النبوۃ:۳۰۱/۱)

۱۱: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی اس طرح مدح کی ہے۔

أَمِینٌ مُصْطَفیً لِّلْخَیْرِ یَدْعُو كَضَوءِ البَدْرِ زَایَلَهُ الظَّلامِ

یعنی آپ ﷺ انتہائی امانتدار اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور چنے ہوئے ہیں جو کہ خیر و بھلائی کی طرف دعوت دے کر گمراہی کے اندھیروں کو اس طرح دور کرتے اور روشنی پھیلاتے ہیں جس طرح چودھویں رات کے چاند کی روشنی سے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں۔ (دلائل النبوۃ:۳۰۱/۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴: آپ کا چہرہ بڑا بارعب تھا:

ا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتو! صدقہ خیرات کرتی رہا کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کیوں نہ کرنا پڑے۔ فرماتی ہیں: میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے کہا: آپ کے پاس اتنا زیادہ مال نہیں ہے نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ وخیرات کرنے کا حکم دیا ہے اس لیے آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر پوچھ لیں۔ اگر میرا آپ کو صدقہ وخیرات لگ جاتا ہے تو میں آپ کو دے دیا کروں گی ورنہ کسی اور کو دوں گی۔ فرماتی ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ تو خود جا کر پوچھ لے۔ فرماتی ہیں کہ میں گئی تو ایک اور عورت کو دیکھتی ہوں کہ وہ بھی آپ ﷺ کے دروازے پر کھڑی ہے اور وہ بھی آپ سے وہی پوچھنے کے لیے آئی تھی جو میں پوچھنے کے لیے گئی تھی۔ ''وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ مَهَابَةٌ''۔

(مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین والزوج)

کہ رسول اللہ ﷺ (کا چہرہ مبارک) بڑا بارعب تھا''

آپ ﷺ کے نماز میں سجدہ سھو والی حدیث میں بھی ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے۔ ''فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ'' ''آپ ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے وہ بات نہ کر سکے''۔ (بخاری: الصلاۃ باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ: ۴۸۲)

اور آپ ﷺ نے فرمایا ''نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ''۔ (بخاری تیمم: ۳۳۵)

''اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ کی مسافت پر میرے دشمنوں پر میرا رعب ودبدبہ ڈال کر میری مدد کی ہے''۔

۲: حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں قُرفصاء کی ہیئت (اکڑوں بیٹھک یعنی سرین کے بل بیٹھ کر دونوں رانوں کو پیٹ سے ملانا اور دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں کا پنڈلیوں کے اوپر حلقہ بنانا۔(القاموس الوحید،مادہ قرف) میں بیٹھے دیکھا جب میں نے آپ کو انتہائی خشوع وخضوع اور تواضع میں بیٹھے دیکھا تو میں ہیبت کے مارے کانپ گئی۔(سنن ابی داؤد،باب ماجاء فی جلوس الرجل،حدیث:۴۸۴۷)

۳: ام معبد رضی اللہ عنہا نے جو آپ کا حلیہ بیان کیا ہے اس میں: چمکتا رنگ،تابناک چہرہ(یعنی روشن) خوبصورت ساخت بتائی ہے۔

(اس کی تفصیل الرحیق المختوم اردو صفحہ نمبر ۷۶۹ پر دیکھ لیں)

۴: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص ضمام بن ثعلبہ اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔اس نے اونٹ کو مسجد ہی میں بٹھا دیا اور باندھ دیا پھر وہ کہنے گا: ''اَیُّکُمْ مُحَمَّدٌ''؟''تم میں سے محمد کون ہے''؟ اور نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ہم نے اسے بتایا کہ '' هٰذَا الرَّجُلُ الاَبْیَضُ الْمُتَّکِئُ '' ''کہ محمد ﷺ یہ سفید رنگ کے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے ہیں''۔پھر وہ آپ سے ارکان اسلام کے بارے میں سوالات کرنے لگا۔

(نسائی،کتاب الصیام،باب وجوب الصیام:۱/۲۴۰)

اس سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ کا رنگ سفید اور چہرہ انتہائی خوبصورت تھا۔

مولانا صمصام رحمہ اللہ نے کیا ہی خوب کہا ہے:

کوئی چہرے نوں تلوار کہے تلوار دی بھی دھار کہے
کوئی بدر دا چمکار کہے کوئی سورج دا لشکار کہے

۵: چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ خوبصورت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِی لَیْلَةٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَاهُوَ اَحْسَنُ عِنْدِی مِنَ الْقَمَرِ ".

''میں نے نبی ﷺ کو چاند کی چاندنی میں دیکھا، آپ نے سرخ حلّہ پہنا ہوا تھا۔ میں کبھی آپ ﷺ کے چہرے مبارک کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا تو آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے بھی زیادہ خوبصورت تھے''۔ (ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی الرخصۃ فی لبس الحمرۃ للرجال، رقم: ۲۸۱۱ والحاکم عن البراء: ۱۸۶/۴)

مولانا ابراہیم خادم رحمہ اللہ نے کیا ہی خوب کہا:

روایت کریندا اے جابر سہارا میں اک راتیں ڈٹھا محمد پیارا
چندوں چودھویں سی کوئی کوئی سی تارا میں دونواں نوں دیکھاں دوبارہ دوبارہ
خدا دی قسم چند مدھم دسایا محمد دا چہرہ سوہنا نظر آیا

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے حسن کو اس طرح بیان کیا ہے:

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

(دیکھئے دیوان حسان، ج ۱، ص ۴۴۱، طبع مکتبہ علمیہ لاہور تحقیق دکتور ولید عرفات)

متنبّی کا یہ شعر بھی آپ ہی پر منطبق ہوتا ہے۔ اگرچہ اس نے یہ شعر علی سیف الدولہ بادشاہ کی مدح میں کہا ہے حالانکہ وہ اس کا مصداق نہیں تھا۔ حقیقت میں اس شعر کا مصداق تو رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہی ہے۔

مَضَتِ الدُّهُوْرُ فَمَا اَتَیْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَقَدْ اَتٰی فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهٖ

نہ ماضی میں ایسا پیدا ہوا نہ مستقبل ہی میں ہوگا۔ (دیوان متنبّی ص ۲)

ابوعبدہ بن محمد نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا:

''صِفِی لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ہمارے نبی ﷺ کا حسن تو بیان کیجئے تو فرماتی ہیں:

''یَا بُنَیَّ لَوْ رَأَیْتَهُ رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً''۔

''پیارے بیٹے! اگر تو آپ ﷺ کو دیکھ لیتا تو تُو گویا سورج کو طلوع ہوتے دیکھتا''۔

(دارمی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے حسن و جمال کے بارے فیصلہ کرتے ہیں:

'' لَمْ أَرَ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ''۔

''میں نے آپ سے زیادہ حسن و جمیل کسی کو کبھی دیکھا ہی نہیں''۔ (بخاری، مسلم)

خلاصہ یہ کہ آپ ﷺ کی سیرت و کردار اور آپ کا حسن و جمال بے مثال تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ سے کما حقہ محبت رکھنے اور آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر: (13)

نبی ﷺ کا خوبصورت حلیہ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

میرے دوستو اور بزرگو! میں نے گزشتہ خطبہ میں آپ کے سامنے پیارے نبی ﷺ کے چہرے کے حسن ورعنائی کا تذکرہ کیا تھا۔ آج کے اس خطبہ میں بھی حسن و جمالِ صاحبِ نبوت ﷺ کے متعلق کچھ گزارشات کروں گا تا کہ آپ ﷺ سے محبت میں اضافہ ہو۔ آپ کی مثال تو پوری انسانیت میں موجود نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ" میں نے نہ آپ ﷺ سے پہلے آپ جیسا دیکھا اور نہ آپ کے بعد ہی دیکھا۔ (طبقات ابن سعد: ۴۱۲/۱)

کتبِ حدیث وسیرت اور بالخصوص امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی الشمائل میں پیارے نبی ﷺ کا خوبصورت حلیہ اور جمال بیان ہوا ہے۔

① علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان:

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف احادیث کی روشنی میں آپ ﷺ کا حلیہ کچھ اس طرح بیان کیا ہے:

آپ ﷺ نہ تو بہت طویل تھے اور نہ چھوٹے قد کے بلکہ آپ ﷺ کا قد مبارک درمیانہ تھا، رنگ کے اعتبار سے آپ ﷺ نہ تو بالکل سفید تھے اور نہ گندمی بلکہ آپ ﷺ کا رنگ مبارک سفیدی کے ساتھ ساتھ سرخی مائل بھی تھا، چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن چمکدار تھا، سر کے بال نہ تو بالکل سیدھے تھے اور نہ بالکل پیچدار بلکہ ہلکی سی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیچیدگی کے ساتھ گھنگریالے تھے۔

اعضاء کے جوڑوں کی ہڈیاں موٹی اور پر گوشت تھیں، آپ کی پلکیں کچھ لمبی تھیں جو کہ خوبصورت ہوتی ہیں، آنکھوں کی سفیدی میں باریک سرخ ڈورے تھے، دندان مبارک خوبصورت تھے، دھن مبارک خوبصورت فراخ تھا، ناک میں بھی حسن و جمال تھا، رفتار کچھ تیز تھی۔ چلتے تو ایسے محسوس ہوتا کہ آپ ﷺ ڈھلوان زمین پر سے اتر رہے ہیں، جب آپ کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن کے ساتھ فرماتے تھے، متکبروں کی طرح صرف گردن پھیر کر متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ نگاہ اکثر نیچے زمین کی طرف رکھتے، ہاتھ پُر گوشت اور ملائم تھے، ایڑیوں میں گوشت کم تھا، داڑھی مبارک گھنی اور فراخ تھی، بال سیاہ تھے، پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے، سر کے بال زیادہ طویل ہوتے تو کانوں کی لو تک یا کندھے تک پہنچ جاتے تھے اور جب آپ ﷺ بال کٹواتے تو نصف کانوں تک ہوتے، آپ کے سر اور داڑھی میں سفید بالوں کی تعداد بیس تک نہیں پہنچی تھی۔

(جوامع السیرۃ لابن حزم رحمہ اللہ: ۲۱۔۲۲)

② حضرت امِ معبد عاتکہ بنت خالد رضی اللہ عنہا کا بیان:

امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی مستدرک (جلد ۳ ص ۹۔۱۰) میں بیان کیا ہے کہ امِ معبد رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند ابومعبد کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے یہ اوصاف بیان کئے: ان کا رنگ چمکتا تھا، تابناک چہرہ تھا، اتنے نحیف نہیں تھے کہ دیکھنے میں عیب دار معلوم ہوں، اور نہ اس قدر بھاری بھرکم کہ پیٹ بڑا لگتا ہو، آنکھیں برگیں تھیں، پلکیں دراز تھیں، آواز بھاری تھی، گردن چمک دار اور قدرے لمبی تھی، داڑھی گھنی تھی، ابرو باریک اور باہم ملے ہوئے تھے، خاموش ہوں تو باوقار، گفتگو کریں تو گویا منہ سے پھول جھڑیں، دیکھنے میں سب سے زیادہ حسین و جمیل، قریب سے دیکھیں تو سب سے زیادہ خوبصورت اور شیریں ادا، گفتگو میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاشنی اور بات واضح اور دوٹوک نہ مختصر نہ فضول، انداز ایسا کہ لڑی سے موتی جھڑ رہے ہوں، درمیانہ قد نہ اتنا چھوٹا کہ اچھا نہ لگے نہ زیادہ لمبا کہ ناگوار لگے، دوشاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح، جو انتہائی تروتازہ اور خوش نما ہو، ساتھی آپ ﷺ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے آپ ﷺ کچھ فرمائیں تو وہ توجہ سے سنتے ہیں کوئی حکم دیں تو لپک کر بجالاتے ہیں، وہ ایسے مطاع اور مکرم ہیں ان میں ترشی اور یاوہ گوئی کا نام ونشان ہی نہیں۔

ام معبد رضی اللہ عنہا کے خاوند نے جب اپنی بیوی سے یہ صفات نبویہ سماعت فرمائیں تو کہنے لگا: اللہ کی قسم! یہ تو وہی قریش کا نوجوان ہے، جس کی شہرت مکہ میں عام ہے مکہ والوں نے میرے پاس بھی اس کا تذکرہ کیا تھا۔ میں نے چاہا کہ اس کی رفاقت مجھے نصیب ہو جائے اگر مجھے اس کے پاس جانے کا کوئی راستہ ملے تو ضرور شرف ملاقات حاصل کروں۔

(مستدرک حاکم جلد۳ ص۹۔۱۰)

③ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی گردن سفید اور خوبصورت تھی، گویا چاندی سے ڈھلی ہو، آپ کا رنگ سفید چمک دار تھا گویا بدن چاندی سے ڈھلا ہوا تھا اور بال قدرے خم دار تھے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ حدیث نمبر۱۲، مسند احمد: ۴۲۶/۳، ۳۸۰/۵)

آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک:

④ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار تھے میں نے قریب ہو کر آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک کو دیکھا جو سفید رنگت اور لطافت میں کھجور کے خوشے کے اندر گودے کی طرح تھی۔ (دلائل النبوۃ، ۲۰۷/۱)

⑤ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک کی طرف دیکھا۔ (ترمذی، باب ما جاء فی ادخال الاصبع الاذن عند الاذان)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیٹ مبارک پر مبارک بالوں کی لکیر:

⑥ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے سینہ سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک باریک لمبی دھاری تھی۔(طبقات ابن سعد)

ہتھیلی مبارک:

⑦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ریشم کا کوئی باریک کپڑا ایسا نہیں چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔(بخاری ومسلم)

خوشبودار ہاتھ مبارک:

⑧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ اپنے اہلِ خانہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہولیا۔ بچوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ آپ ﷺ کمال شفقت اور پیار سے ایک ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرتے چونکہ میں بھی بچہ تھا آپ ﷺ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا آپ نے ابھی ابھی عطار کے عطردان سے ہاتھ نکالا ہو۔

(مسلم، باب طیب رائحۃ النبی ﷺ ولین مسہ، نیز بخاری مناقب، باب صفۃ النبی ﷺ)

⑨ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَجَّ فِیْ البِئْرِ فَفَاحَ مِنْهَا مِثْلُ رِیْحِ المِسْکِ".

آپ نے کنویں میں کلی کی تو اس سے کستوری جیسی خوشبو مہکنے لگ گئی۔

(مسند احمد، ۳۱۵/۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان:

⑩ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا میں ایک دن لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا تھا کہ ایک یہودی عالم اپنے ہاتھ میں ایک کتاب پکڑے آ حاضر ہوا وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگا (علی!) ابوالقاسم کا حلیہ تو بیان کرو: میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو پست قامت ہیں اور نہ زیادہ دراز قد، بال مبارک نہ زیادہ پیچ دار اور نہ بالکل سیدھے سیدھے بلکہ آپ کے بال گھنے سیاہ قدرے خمیدہ، سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا ہے، رنگ گورا سرخی مائل، جوڑوں کی ہڈیاں بڑی بڑی، ہاتھوں اور قدموں پر گوشت ہے، سینے پر ناف تک بالوں کی ہلکی سی لکیر ہے، پلکیں دراز ہیں، ابرو پیوستہ ہیں، پیشانی کشادہ اور ہموار ہے، دونوں کندھوں کے درمیان قدرے زیادہ فاصلہ ہے، جب آپ چلتے ہیں تو قدرے جھک کر گویا کسی ڈھلان سے اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ جیسا نہ آپ سے پہلے کوئی دیکھا اور نہ بعد میں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آپ کا یہ حلیہ بیان کر کے خاموش ہو گیا تو یہودی کہنے لگا کیا ہوا چپ کیوں ہو گئے ہو! میں نے جواب دیا کہ مجھے تو آپ کا حلیہ اسی قدر یاد ہے۔ وہ کہنے لگا آپ کی آنکھوں میں سرخی ہے، خوبصورت داڑھی ہے، خوبصورت اور متناسب کان ہیں، آپ آگے پیچھے دیکھتے ہیں تو پورے وجود کے ساتھ دیکھتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حلیہ مبارک ہے۔ (یعنی حضرت علی نے یہودی کی بھی تصدیق کی) (طبقات ابن سعد: ۲۱۲/۱)

۴۔ حضرت امِ سُلیم رضی اللہ عنہا کا بیان: (خوشبودار پسینہ مبارک)

⑪ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا ٹاٹ بچھا دیا کرتی تھیں اور آپ دوپہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وقت اس پر آرام فرماتے۔ جب آپ ﷺ بیدار ہو کر تشریف لے جاتے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پسینے اور بالوں کو ایک شیشی میں محفوظ کر لیتیں پھر جمع شدہ پسینہ اور آپ ﷺ کے موئے مبارک اپنے عطر دان کی مرکب خوشبو میں ملا دیتیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت وصیت کی تھی کہ میری حنوط میں اس خوشبو کو ضرور استعمال کیا جائے۔ چنانچہ آپ کے کفن وغیرہ کو لگانے کے لئے وہی خوشبو استعمال کی گئی جس میں رسول اللہ ﷺ کا پسینہ ملا ہوا تھا۔ (بخاری، الاستئذان، باب من زار قوما فقال عندھم: ۶۲۸۱)

ایک دفعہ ام سلیم رضی اللہ عنہا شیشی میں آپ ﷺ کا پسینہ مبارک جمع کر رہی تھیں اتنے میں آپ بیدار ہوئے تو پوچھا کہ ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ عرض کیا: ہم آپ ﷺ کے اس پسینے کو اپنی خوشبو میں ملائیں گے اس سے بہترین خوشبو تیار ہوگی۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب عرقہ ﷺ: مسند احمد، ۳/۲۳۰)

ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ! رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو سے بڑھ کر میں نے کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔

(بخاری، مناقب، مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب الاعتدال فی السجود)

۵۔ یزید فارسی رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

⑫ یزید فارسی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے عبداللہ بن عباس کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اس لیے جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کہا: ''هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّوْمِ ؟'' کیا تم نے جس مرد کو خواب میں دیکھا ہے اس کا حلیہ بیان کر سکتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ سنئے! وہ شخص جسے میں نے خواب میں دیکھا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ متوسط بدن کا تھا' گندم گوں سفیدی مائل تھا' سرگیں آنکھوں والا تھا' بہت اچھا ہنسنے والا تھا' اس کے چہرے پر خوبصورت دائرے سے تھے' اس کی داڑھی گھنی تھی' اور یزید نے اور بھی کئی باتیں بتائیں۔ لیکن یزید کا شاگرد عوفؒ ان کو بھول گیا تھا۔ یزید نے آپ ﷺ کا حلیہ ٹھیک ٹھیک بیان کیا تھا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا اگر تم آپ ﷺ کو بیداری کی حالت میں دیکھ لیتے تو بھی اس سے زیادہ حلیہ بیان نہیں کر سکتے تھے۔

(شمائل ترمذی کا آخری باب' وحسنہ الالبانی)

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیان:

⑬ حافظِ حدیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ وہ اُمی' عربی' نبی اونٹ پر سواری کرنے والا' خوبصورت آنکھوں والا' کشادہ پیشانی والا' واضح رخساروں والا' گھنگریالے بالوں والا' گھنی داڑھی والا ہوگا۔ اس کے ابرو ملے ہوئے' ناک بلند اور سامنے کے دانتوں میں کچھ فاصلہ ہوگا' اس کی گردن گویا خوبصورت چاندی ہے' اور گویا سونا اس کی گردن کی نالیوں میں جاری ہے۔ اور اس کے سینے کے اوپر سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر ایسے محسوس ہوگی جیسے کوئی خوبصورت بُنی ہو' اس کے سینے اور پیٹ پر بال نہیں ہوں گے' اس کے ہاتھ اور پاؤں گوشت سے پُر ہونگے جب وہ کسی کی طرف متوجہ ہوگا تو پورے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوگا۔ جب وہ چلے گا تو گویا چٹان سے قدم اکھاڑ کر نشیبی جگہ اتر رہا ہوگا۔ اس کے چہرے پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکے گا اور اس کے پسینے سے کستوری جیسی خوشبو آئے گی۔ اس جیسا خوبصورت نہ اس سے پہلے دیکھا گیا نہ بعد میں دیکھا جائے گا۔ وہ خوبصورت قد وقامت والا' اچھی خوشبو والا' عورتوں سے نکاح کرنے والا' تھوڑی نسل والا ہوگا۔ آپ کی نسل مبارک کے لیے جنت میں موتیوں کا ایک گھر ہوگا۔ اس میں نہ تھکاوٹ ہوگی اور نہ شور وشغب ہی ہوگا۔ اے عیسیٰ تو آخری زمانے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا کفیل بنے گا' اس کے دو بچے (حسن وحسین) شہید ہونگے' اور اس کا میرے (اللہ تعالیٰ کے) ہاں وہ مقام ومرتبہ ہوگا جو کسی کو نصیب نہ ہوگا۔ اس کی طرف نازل ہونے والا کلام قرآن اس کا دینِ اسلام ہوگا۔ اور میں سلام ہوں اس کو مبارک جو اس کا زمانہ پالے، اس کے ایام میں حاضر ہو اس کا کلام سنے۔ (قصص القرآن لابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ' ص ۶۹۹)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑭

ا۔ عظمت وشانِ مصطفیٰ ﷺ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

حضرات گرامی! آج میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی عظمت وشان اور مقام ومرتبہ بیان کروں یہ عظمتِ نبی ﷺ کا باب ایک بہت وسیع میدان ہے جس پر علماء اسلام نے کئی کئی کتابیں لکھ دیں ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ کتاب وسنت کی روشنی میں آپ ﷺ کا مقام ومرتبہ اور عظمت وشان بیان کروں۔ کتابوں میں تو مبالغہ آرائی بھی ہوتی ہے غلو بھی پایا جاتا ہے اسی لئے ایک طبقہ کے لوگوں نے آپ کا مرتبہ ومقام بیان کرتے کرتے آپ کو مقام الوہیت تک بھی پہنچا دیا۔ دراصل یہ آپ ﷺ کا مرتبہ ومقام نہیں، آپ کی عظمت وشان نہیں بلکہ یہ آپ ﷺ کی نافرمانی ہے آپ ﷺ کو ناراض کرنا ہے۔ بہر حال سب سے زیادہ صحیح اور درست بات وہی ہے، جو اللہ نے فرمائی ہے یا رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً﴾ (النساء:۱۱۳)

''اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل عظیم ہمیشہ سے ہے'' (کہ آپ کو کتاب وحکمت کی تعلیم دی اور نورِ ایمان آپ پر نازل کیا)۔

آپ کی عظمت وشان کئی وجوہ سے:

ا۔ آپ ﷺ کا انتخاب ایک اچھے خاندان سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا چناؤ اور انتخاب بھی ایک اچھے شریف خاندان سے کیا آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمَاعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ قُرَیْشًا وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ".

(ترمذی، المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ، رقم:۳۶۰۶)

"اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل علیہ السلام کو چنا اور منتخب کیا اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنی کنانہ کا انتخاب کیا اور بنی کنانہ میں سے قریش کا انتخاب کیا اور قریش میں سے بنی ھاشم کا انتخاب کیا اور بنی ھاشم میں سے میرا انتخاب کیا"۔

یاد رہے کہ کنانہ خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان کا بیٹا ہے اور عدنان اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے درمیان آٹھ واسطے ہیں۔ اور کنانہ کے چار بیٹوں میں سے ایک کا نام نضر ہے اور نضر کا بیٹا ہے مالک اور مالک کا بیٹا ہے فہر اور فہر کا لقب ہے قریش اور بعض کے نزدیک کنانہ کے بیٹے نضر ہی کا لقب قریش ہے۔

(الروض الانف:۱/۱۱۵)

اور قریش کو قریش کہنے میں مختلف آراء ہیں اور وہ یہ ہیں:

① اس لیے کہ یہ قبیلہ قریش تمام قبیلوں کا سردار گنا جاتا تھا۔ اور ان سب سے زیادہ قوی وطاقتور تھا اور ان پر غالب تھا۔

② اس لیے کہ یہ قبیلہ متفرق مقاموں کو چھوڑ کر مکہ میں آ کر اکٹھا ہو گیا تھا اور عرب کہا کرتے ہیں "فُلَانٌ یَتَقَرَّشُ الْمَالَ وَالْمَتَاعَ".

"فلاں آدمی مال ومتاع اکٹھا کر رہا ہے"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ قریش کے جدِّ اعلیٰ نضر بن کنانہ دریائے ہند میں جہاز پر سوار جا رہے تھے اتنے میں قریش جو ایک دریائی طاقت ور جانور ہے اس نے جہاز کو توڑنا چاہا۔ نضر نے اسے مار ڈالا اور اس کا سر کاٹ کر لے آیا۔ اور مکہ میں جبل قبیس پر رکھا تھا لوگ اسے دیکھ کر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نضر نے قریش کو مار ڈالا آخر ان کی اولاد کا نام قریش ہو گیا۔

پھر فہر اور ھاشم کے درمیان چھ واسطے ہیں ھاشم بن عبد مناف بن قُصَی بن مُرّہ بن کعب بن لُوَی بن غالب بن فہر۔

اور ھاشم اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان دو واسطے ہیں۔ ① عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم۔ ② عبد المطلب بن ھاشم۔

اور عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبد شمس، ھاشم، نوفل اور مطلب۔

اسماعیل علیہ السلام عربی تھے۔ انہوں نے بنو جرہم قبیلے سے عربی سیکھی تھی وہ مکہ میں ہی رہتے تھے۔ اسماعیل علیہ السلام سے لے کر آپ ﷺ تک کے درمیانی عرصہ میں عرب کی طرف کوئی نبی یا رسول نہیں آیا اسماعیل سے پہلے ہود اور صالح علیہما السلام ان عرب کی طرف آئے تھے۔ لیکن عربوں نے ان کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ صرف چند افراد ان پر ایمان لائے تھے۔ عرب میں کوئی مرکزی قیادت نہیں تھی، قبائلی نظام تھا اور ہر قبیلے کا ایک سردار ہوتا تھا۔

عرب میں جن خوبیوں کو اچھا سمجھا جاتا تھا

اور عرب میں جن خوبیوں کو اچھا سمجھا جاتا تھا وہ یہ ہیں:

① شجاعت و بہادری اور دلیری۔

② شرافت۔

www.KitaboSunnat.com

③ سخاوت۔

④ ذہانت و فطانت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ قوتِ حافظہ۔

⑥ صدق اور صاف گوئی۔

⑦ عدل وانصاف۔

⑧ عدمِ احسان فراموشی۔

آپ ﷺ کا خاندان یعنی قریش اس میدان میں سب سے بلند درجہ رکھتا تھا۔ ان کا حافظہ بھی نہایت اچھا تھا' ذہانت وفطانت میں بھی انہیں فوقیت تھی' شجاعت ودلیری کے جوہر تو ان کے مسلّم تھے۔ اور بقول شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ یہ اوصاف اور امتیازات بنو ھاشم میں دوسرے قبائل سے زیادہ تھے اسی لئے جب شاہِ روم ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا تھا کہ "كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ" تم عرب میں اس نبی کا نسب کیسا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا "هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ" (نسب میں تنوین تعظیم کی ہے) یعنی اس نبی کا نسب بلند اور عظمت والا ہے۔ مطلب اس کا یہی ہے کہ اس کے خاندان میں جو آباؤ اجداد گزرے ہیں وہ بڑے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ لوگوں کی دو قسمیں ہوئیں' یعنی عرب اور عجم پھر عرب کی دو قسمیں ہوئیں' یعنی اسماعیلی اور غیر اسماعیلی اسماعیلی کی پھر دو قسمیں ہوئیں' یعنی کنانی اور غیر کنانی پھر کنانی کی دو قسمیں ہوئیں' یعنی قریش اور غیر قریش۔ قریش کی پھر دو قسمیں ہوئیں' یعنی ھاشم اور غیر ھاشم تو نبی ﷺ عربی اسماعیلی کنانی قریشی ھاشمی ہوئے۔ اس سے پتہ چلا کہ نبی ﷺ' فطری اخلاقی بلندی میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے۔ یعنی آپ ﷺ کے اخلاق طیبہ اور صفاتِ حمیدہ شرافت' شجاعت' سخاوت اور ذہانت سب سے فائق تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبوت ورسالت کا تاج پہنایا تو وحی کے ذریعے آپ ﷺ پوری دنیا کے لئے ایک ممتاز رہبر وراہنما روشن سورج بنا دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کو عظیم مراتب سے نوازا، بڑی عظمت وشان عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ، اخلاق حمیدہ، اقوال واعمال حتی کہ آپ کی روشن شریعت یہ سب آپ کی نبوت کے پختہ دلائل میں سے ہے۔ آپ ﷺ تربیت اور پرورش کے لحاظ سے سب لوگوں سے ممتاز تھے۔ آپ ﷺ سچائی اور نیکی، عدل وانصاف اور عمدہ اوصاف کے ساتھ مشہور تھے۔ برے اخلاق مثلاً ظلم وستم، فسق وفجور اور ہر گندے کام سے کوسوں دور رہنے والے تھے۔

بعض اُن انعامات کا تذکرہ جن سے آپ ﷺ کو نوازا گیا تھا

آپ ﷺ کو مزید جن انعامات سے نوازا گیا جن سے آپ کی عظمت وشان آشکارا ہوتی ہے ان میں سے بعض یہ ہیں:۔

② آپ ﷺ کے جھنڈے تلے سب لوگ:

آپ ﷺ نے فرمایا:

" اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِی لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِی وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ ". (صحیح جامع صغیر:۱۴۶۸)

"میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سید ہوں گا اور مجھے کوئی فخر نہیں اور قیامت کے دن میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم سمیت سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں سب سے پہلے وہ شفاعت (کبریٰ) کروں گا جو کوئی دوسرا نہیں کرے گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں"۔

بعض صوفیوں کا کہنا ہے کہ میرا جھنڈا محمد کے جھنڈے سے بڑا ہوگا۔

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے تلبیس ابلیس میں لکھا ہے کہ بعض صوفیوں کا کہنا ہے کہ اللہ کی قسم! میرا جھنڈا محمد کے جھنڈے سے بڑا ہوگا میرا جھنڈا نور کا ہوگا اس کے نیچے تمام جن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وانس اور انبیاء ہونگے۔(تذکرۃ الالیاء'باب ۱۴'ص ۱۳۰' از فرید الدین عطار ومنہاج العقائد ۲۳۴' از آفتاب کریمی صاحب) یہ نبی پاک کی شان میں گستاخی ہی ہے۔

پانچ اورانعامات:

نیز فرمایا:

"اُعطِیتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَاَیُّمَارَجُلٍ مِنْ اُمَّتِی اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الغَنَائِمُ وَلَم تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبلِی وَاُعطِیتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً".

(صحیح جامع صغیر:۱۰۵۶)

"مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطاء فرمائی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطاء نہیں کی گئیں"

① ۱۔ایک مہینے کی مسافت تک میرے دشمنوں پر میرا رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی ہے۔

② ۲۔اور زمین میرے لئے نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی ہے اور طہارت کا ذریعہ بنادی گئی ہے یعنی پانی کی عدم موجودگی میں پاک مٹی سے تیمّم کر کے جنابت و بے وضوگی دور کی جاسکتی ہے' جہاں کہیں بھی نماز کا ٹائم ہوجائے تو میرا امتی وہیں نماز پڑھ لیا کرے۔

③ ۳۔میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں حالانکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں تھیں۔

④ ۴۔مجھے شفاعت (کبریٰ) کرنے کا شرف عطا کیا گیا ہے۔

⑤ ۵۔مجھ سے پہلے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ﴾ (سورۃ سبأ:۲۸)

''ہم نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف ہی رسول بنا کر بھیجا ہے''

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ (الاعراف:۱۵۸)

''آپ کہہ دیں کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں''

نیز فرمایا:

﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا﴾ (الفرقان:۱)

''بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کو ڈرانے والا ہو جائے''

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانبیاء:۱۰۷)

''ہم نے آپ کو صرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ تمام جہانوں پر رحمت کریں''

⑧ ۴ ارب ۹۰ کروڑ بغیر حساب کے جنت میں

ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اُعْطِیْتُ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِنْ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وُجُوْهُهُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فَاسْتَزَدْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَزَادَنِیْ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِیْنَ اَلْفًا''.

(مسند احمد، صحیح جامع صغیر:۱۰۵۷، سلسلۃ الصحیحۃ:۱۴۸۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مجھے میری امت میں سے ستر ہزار ایسے افراد دیئے گئے ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ان سب کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہوں گے (یعنی ان میں ذرہ بھر بھی اختلافِ رائے نہیں ہوگا انتہائی پیار و محبت ہوگا) میں نے اپنے رب عزوجل سے ستر ہزار سے بھی زیادہ کا مطالبہ کیا تو میرے (پیارے) رب نے مجھے فی عدد کے ساتھ ستر ہزار اور زیادہ دے دیئے''۔

اندازہ لگایئے اللہ تعالیٰ کو نبی ﷺ سے کس قدر محبت ہے کہ آپ کا یہ مطالبہ بھی پورا کر دیا۔ یہ کل تعداد 4 ارب 90 کروڑ بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی محض اپنی رحمت کے ساتھ ان لوگوں میں شامل فرمالے۔ آمین!

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے آپس میں گفتگو کرنے لگ گئے کہ یہ کون خوش قسمت ہو سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اَلَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ﴾ (بخاری، کتاب الرقاق باب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ: ۶۴۷۲)

''یہ وہ لوگ ہیں جو دم جھاڑ کا مطالبہ نہیں کرتے بدشگونی نہیں لیتے' داغنے کے ساتھ علاج نہیں کرتے اور صرف اپنے رب پر توکل و بھروسہ کرتے ہیں''

عُکَّاشَہ بِنْ مِحْصَنْ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! دعا کیجئے کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں فرمایا '' اَنْتَ مِنْھُمْ ''تو بھی ان میں سے ہے۔

ایک اور انصاری صحابی نے بھی مطالبہ کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا '' سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَہ ''عکاشہ سبقت لے گئے ہیں۔ (بخاری)

⑨ سورۃ البقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے خزانے سے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اُعْطِیتُ هٰذِهِ الاٰیَاتِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ لَمْ یُعْطَهَا نَبِیٌّ قَبْلِیْ". (مسند احمد، صحیح جامع صغیر:۱۰۶۰)

"مجھے سورۂ بقرہ کی یہ آخری آیات عرش کے نیچے ایک خاص خزانے سے عطا کی گئی ہیں۔ مجھ سے پہلے یہ آیات کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں"۔

⑩ آپ ﷺ کو سورۂ فاتحہ عطا فرمائی گئی:

آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کو سبع مثانی اور قرآن عظیم عطا فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنَاکَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ﴾ (الحجر:۸۷)

"یقیناً ہم نے آپ کو سات ایسی آیتیں دی ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظیم (یعنی عظمت والا قرآن دیا ہے)"۔

اس سے مراد سات آیات پر مشتمل سورۂ فاتحہ ہے۔ مثانی مثنیٰ کی جمع ہے یعنی بار بار دہرائی جانے والی آیات۔ چونکہ یہ مبارک سورت ہر نماز میں پڑھنا فرض ہے۔

حضرت ابوسعید بن مُعلّٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا تو میں نے لبیک نہ کہا۔ آپ ﷺ نے نماز کے بعد مجھ سے پوچھا کہ میں نے تجھے بلایا تھا تو نے کوئی جواب نہیں دیا؟ تو میں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

﴿اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ﴾ (الانفال:۲۴)

"اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول کی بات کو مان لیا کرو جب وہ (رسول) تمہیں بلائے" یعنی فوراً لبیک کہا کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:

"لَأُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُورَةٍ فِی الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ".

''میں تیرے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے تجھے ایک ایسی سورت سکھاؤں گا، جو قرآن میں سب سے عظمت وشان والی سورت ہے ''پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا جب مسجد سے نکلنا چاہا تو میں نے عرض کیا! کیا آپ ﷺ نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ مجھے ایک ایسی سورت سکھائیں گے جو قرآن کی سورتوں میں سے سب سے بڑی عظمت وشان والی ہے فرمایئے وہ کونسی سورت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا وہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ ہے یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔

(بخاری' کتاب التفسیر حدیث نمبر ۴۴۷۴)

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ مَآ اُنْزِلَ فِی التَّوْرَاةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَ لَا فِی الزَّبُوْرِ مِثْلُهَا (یعنی ام القرآن) اِنَّهَا لَسَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِی وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ الَّذِی اُعْطِیْتُهٗ). (صحیح جامع صغیر: ۷۰۷۹)

اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! سورت فاتحہ کی مثل نہ تورات میں کوئی سورت نازل کی گئی ،نہ انجیل میں اور نہ ہی زبور میں اور اس کے نازل ہونے سے قبل فرقان (حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والے) میں بھی اس طرح کی کوئی سورت نازل نہیں گئی ، بے شک یہ سورت وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا۔ آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ "هٰذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ" "یہ آسمان کا ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تھا" اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہو کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آ کر آپ کو خوشخبری سنائی کہ "اَبْشِرْ بِنُوْرَیْنِ قَدْ اُوْتِیْتَهُمَا لَمْ یُؤْتَهُمَا نَبِیٌّ قَبْلَکَ فَاتِحَةُ الْکِتَابِ وَخَوَاتِیْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ" "آپ دو ایسے نوروں کے ساتھ خوش ہو جائیں جو صرف آپ ہی کو عطا کئے گئے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے ایک تو سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں"۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ وخواتیم سورۃ البقرۃ، حدیث:۸۰۶)

دوستو اور بزرگو! سورۂ فاتحہ کی یہ زائد فضیلت اور خصوصیت ہے کہ اسے نماز میں فرض قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ". (بخاری کتاب الاذان:۷۵۶، مسلم)

"جو کوئی سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں"۔

نیز فرمایا: "کُلُّ صَلٰوةٍ لَا یُقْرَأُ فِیْهَا بِاُمِّ الْکِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ"۔

(مسند احمد عن عائشۃ، صحیح جامع صغیر، ۴۵۳۵)

"ہر وہ نماز جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے تو وہ ناتمام ہے"۔

اور مقتدیوں کو بھی آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

"لَا یَقْرَأَنَّ اَحَدٌ مِنْکُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ".

(سنن المجتبیٰ للنسائی:۱/۱۴۶، خلق افعال العباد للبخاری، ۱۰۲، بیہقی:۲/۱۶۵)

"جب میں اونچی قرآت کروں تو تم صرف سورۂ فاتحہ پڑھا کرو"۔

اسی لئے تو خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جہری اور سری نمازوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ (مستدرک حاکم:۱/۲۳۹، بیہقی:۲/۱۶۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ مفصل سورتوں کا دیا جانا:

واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اُعطِیتُ مَکَانَ التَّوْرَاۃِ السَّبْعَ الطِّوَالَ وَاُعطِیتُ مَکَانَ الزَّبُوْرِ المِئِینَ وَ اُعطِیتُ مَکَانَ الاِنْجِیْلِ المَثَانِیَ وَفُضِّلتُ بِالمُفَصَّلِ".

(صحیح الجامع الصغیر، حدیث نمبر:۱۰۵۹)

"مجھے تورات کی جگہ سبع طوال (سات لمبی سورتیں یعنی سورۂ بقرہ تا سورۂ انفال یا براء ت تک' زبور کی جگہ مئین (جن میں کم وبیش سو آیات ہیں یعنی یونس تا فاطر) اور انجیل کی جگہ مثانی دی گئیں ہیں (جن میں انبیاء سابقین اور ان کی امتوں کے احوال وقصص خاص طور پر ذکر کئے گئے ہیں اور عبر ونصائح کے امور بار بار بیان کئے گئے ہیں یعنی (یٰسین تا حجرات۔ انھیں مثانی اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ طوال کے بعد آنے والی مئین کے بعد یعنی ترتیب میں دوسرے نمبر پر آتی ہیں۔ الاتقان للسیوطی) اور مجھے مفصل عطاء کر کے پہلے نبیوں پر فضیلت دی گئی ہے (مفصل یعنی سورۂ ق سے لے کر آخر قرآن تک)

تورات میں شریعت کی تفصیلات اور قانونی احکام بیان کیے گئے تھے اور قرآنی طوال میں بھی یہی کیفیت ہے۔ اور زبور میں مناجات اور تعلق باللہ کو مضبوط کرنے والی باتیں بیان کی گئی تھیں اور قرآنی مئین میں بھی ایسے ہی ہے اور انجیل میں اخلاقی ہدایات بہت زیادہ تھیں اور قرآنی مثانی میں بھی اخلاقیات کا ذکر زیادہ ہے۔ اور قرآنی مفصل میں انسان کو اندر سے متحرک کرنے والے مضامین کا غلبہ ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا کی گئی ہے۔ (محاضراتِ قرآنی ص ۱۱۲ از: ڈاکٹر محمود احمد غازی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی شان پر دلالت کرنے والی آپ کی بہت سی خاصیات ہیں جن سے اللہ تعالی نے آپ کو نوازا ہے اس خطبہ میں ہم انھیں پر اکتفاء کرتے ہیں باقی کچھ آئندہ خطبوں میں بیان کی جائیں گی (ان شاء اللہ)۔ اللہ تعالی ہمیں نبی ﷺ کی عظمت وشان سمجھ کر آپ کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑮

۲۔عظمت وشان مصطفیٰ ﷺ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

سامعین حضرات! میں آج کے اس خطبہ میں رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کے متعلق آپ کے بعض دیگر خصائص کا ہی ذکر کروں گا جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نوازا تھا ان میں سے ایک خصیصہ عظیم معجزہ معراج بھی ہے۔

⑫ معراج

حافظ عبدالغنی المقدسی رحمہ اللہ کے بقول تحقیقی بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کو ماہِ ربیع الاوّل میں معراج کا شرف حاصل ہوا ہے' اور بقول محدث ابو اسحاق حربی رحمہ اللہ ربیع الثانی کی ۲۷ تاریخ تھی' اور بقول امام زہری رحمہ اللہ ہجرت سے پانچ ماہ قبل معراج ہوا اور اسی کو قاضی عیاض اور امام نووی رحمہما اللہ نے ترجیح دی ہے۔(شرح مسلم' ج ۱/۹۱ ط: درسی)

جب آپ ﷺ کو معراج کرایا گیا خاص طور پر جبرئیل امین کو براق دے کر بھیجا گیا کہ آپ ﷺ کو سوار کرلائیں چنانچہ زمینی سفر براق پر کیا جسے اسراء کہا جاتا ہے۔

⑬ شقِ صدر:

شق صدر بھی آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے چنانچہ دو دفعہ آپ کا شقِ صدر ہوا تھا۔ایک مرتبہ تو بچپن میں ہوا تھا، جب آپ کی عمر چار سال کی تھی۔جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے آپ ﷺ کا دل چیرا اور اس سے وہ شیطانی حصہ نکال دیا جو ہر انسان کے اندر ہوتا ہے پھر اسے دھو کر بند کر دیا تھا۔(مسلم کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ، حدیث:۱۶۲۔۱۶۳)

دوسری بار معراج کے موقعہ پر شق صدر ہوا۔ اس موقعہ پر آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کر کے دل نکالا گیا، آب زم زم سے دھو کر اپنی جگہ رکھ دیا گیا اور اسے ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا۔ (بخاری ومسلم)

تین اور احسانات:

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان تھا، جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾ (سورۃ الانشراح:۱تا۴)

''کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا تھا؟ اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ اتار دیا ہے جس نے آپ کی کمر توڑ دی تھی، اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا تھا''۔

ان آیات میں تین احسانات کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کئے ہیں۔

⑭ شرحِ صدر:

۱۔ پہلا احسان یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا شرح صدر کر دیا تھا یعنی آپ کا سینہ منور اور فراخ کر دیا تھا تاکہ آپ کے لئے حق واضح بھی ہو جائے اور اس میں سما بھی جائے اور اس میں اطمینان بھی آئے اور آپ کی طبیعت رسالت کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے خوش دلی کے ساتھ آمادہ ہو جائے اور بوجھ محسوس نہ کرے۔

فرمایا:

﴿فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾ (الانعام:۱۲۵)

''جسے اللہ ہدایت دینے کا ارادہ رکھتا ہو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑮ بوجھ اتار دیا جانا:

۲۔ دوسرا احسان یہ کہ آپ ﷺ کا بوجھ اتار دیا گیا، جس کی وجہ سے آپ کی کمر بوجھل ہو چکی تھی یا جائز کام جو خلاف اولیٰ سرزد ہو گیا ہو بعد میں اس کا خلاف اولی ہونا ظاہر ہوتا تو آپ بوجہ علوشان اس سے اس طرح غم زدہ ہوتے تھے جس طرح گناہ سے کوئی مغموم ہوتا اور اس کا بوجھ آپ کی کمر توڑے جاتا یہ خاص تقوی کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی ہے کہ آپ کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ کی سب دشواریاں دور ہو گئیں۔

(کذا روی عن بعض السلف)

⑯ آپ کا ذکر خیر:

۳۔ تیسرا احسان آپ ﷺ کا ذکر بلند کیا دنیا و آخرت میں زمین و آسمان میں آپ کا تذکرہ ہوتا ہے اور ہوگا۔ زمین کے مشرق و مغرب (یعنی اقصائے افریقہ) تک آپ کی امت کی حکومت پھیلا دی تھی۔ کلمہ شہادت' اذان' اقامت' خطبہ' تشہد' درود میں آپ کا ذکر ہوتا ہے دور حاضر میں تو ہر جگہ میں اذانیں ہوتی ہیں اور خطبات دیے جاتے ہیں، پہلے انبیاء نے آپ کے نام اور صفات سے آپ کی پیشینگوئی دی' ان کی کتابوں میں آپ کا تذکرہ عام تھا، فرشتوں میں آپ کا تذکرہ ہوتا ہے، کوئی وقت ایسا نہیں جس میں کہیں نہ کہیں آپ کا ذکر خیر نہ ہو رہا ہو۔ اور ہر سمجھ دار انسان آپ کا نام بڑی عزت سے لیتا ہے اور نام کے ساتھ درود بھی پڑھتا ہے۔

کتبِ حدیث میں لاکھوں کروڑوں بار قال رسول اللہ ﷺ یا قال النبی ﷺ کے الفاظ ملتے ہیں جو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ پھر پوری دنیا میں پائی جانے والی لاکھوں کی تعداد میں کتبِ حدیث و تفسیر و سیرت کی سیڈیز ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کا نام بمع درود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف مذکور ہے۔اسی طرح عالمی انٹرنیٹ میں بھی آپ کا نام مذکور ہے۔

قیامت کے دن بھی آپ کا ذکر خیر ہوگا مقام محمود' شفاعت کبریٰ' لواء حمد' حوض کوثر جیسے مقامات پر آپ کا ذکر ہوگا اور پوری انسانیت آپ کے مقام کا مشاہدہ کرے گی۔کافر بادشاہ بھی آپ کا تذکرہ کرتے تو کانپتے تھے۔ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ:

''لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ اِنَّہٗ یَخَافُہٗ مَلِکُ بَنِی الاَ صْفَرِ''۔

ابو کبشہ کے بیٹے محمد کا معاملہ تو عظیم تر ہوتا چلا جا رہا ہے اس سے تو یقینی طور پر رومیوں کا بادشاہ بھی خوف کھاتا ہے۔(بخاری: کتاب بدء الوحی: حدیث ۷)

(ابو کبشہ خزاعہ قبیلے کا ایک شخص ہے جس نے جاہلی دور میں بتوں کی عبادت کے معاملے میں قریش کی مخالفت کی تھی۔اور ان کو شعریٰ ستارے کی عبادت کی دعوت دی تھی تو اس کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ کو ابن ابی کبشہ کہہ دیا ہے۔چونکہ آپ ﷺ نے بھی قریش کی مخالفت کر کے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی تھی۔یا ابو کبشہ نبی ﷺ کی رضاعی ماں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کی کنیت ہے۔

(حاشیہ بخاری: ۱/۵، تلبیس ابلیس ص: ۸۹ ط: مکتبہ رحمانیہ)

معراج کی رات بھی آسمانوں میں فرشتے استقبال کر رہے ہیں انبیاء و رسل خوش آمدید ''مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ''یَابِالأَ خِ الصَّالِحِ'' کہہ رہے ہیں۔آدم علیہ السلام اور ابراھیم علیہ السلام ''مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِالاِبْنِ الصَّالِحِ'' نیک بیٹے خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔آسمانوں کے فرشتے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں یہی حکم ملا ہے کہ محمد ﷺ ہی کے لیے دروازہ کھولنا ہے پھر معراج کی رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص تحفے مل رہے ہیں وہ تحفے یہ ہیں

⑰ تحفہ ہائے معراج:

۱۔ پانچ نمازیں فرض ہوئیں اور ثواب پچاس کا ملا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ امت محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سے جو شخص شرک کا ارتکاب نہیں کرے گا، مغفرت کے سایہ میں اسے پناہ مل جائے گی۔

۳۔ سورت بقرہ کا اختتامی رکوع۔ (مسلم: کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ ﷺ کے ضمن میں باب فی ذکر سدرۃ المنتہی۔ آخری حدیث)

واپسی کے وقت حضرت ابراھیم علیہ السلام نے بھی ایک تحفہ عنایت فرمایا کہ میرا اسلام اپنی امت کو کہہ دینا اور انہیں بتا دینا کہ **سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم** پڑھا کریں اس سے جنت میں درخت لگتے ہیں۔

⑱ سب سے پہلے سفارش بھی آپ ﷺ ہی کریں گے:

شفاعت کے موقع پر جب سب نبی و رسول جواب دے دیں گے اور لوگ مایوسی کے عالم میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے خلافِ اولیٰ کام بھی معاف کر دیئے ہیں لہٰذا "**اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ**" اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کر دیجئے۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہے ہم کتنی بڑی ہولناکیوں میں مبتلا ہیں؟

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں چلوں گا اور عرشِ الٰہی کے نیچے پہنچ جاؤں گا "**فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّی**" اپنے رب کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنے تعریفی کلمات کا انکشاف کرے گا اور مجھے الہام کرے گا اور ایسے اچھے تعریفی کلمات اور حمد و ثناء کے الفاظ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے پہلے کسی کو نہیں بتائے۔

چنانچہ جب تک اللہ چاہے گا میں ان کلمات کے ساتھ اس کی تعریف و مدح کرتا رہوں گا پھر مجھے کہا جائے گا محمد! "**اِرْفَعْ رَاْسَکَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ**" اپنا سر اٹھاؤ مانگو آپ کو دیا جائے گا، سفارش کرو آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنا سر اٹھاؤں گا میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت کو بخش دو میری امت کو بخش دو۔ اسے جنت میں داخل کر دو۔ جواب ملے گا!" يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِکَ مَنْ لاَحِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ". "اے محمد! آپ کی امت میں سے جنہوں نے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونا ہے ان کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں طرف سے جنت میں داخل کر دو۔ اور وہ جنت کے دوسرے دروازوں سے داخل ہونے والے لوگوں کے ساتھ بھی شریک ہی ہیں یعنی ادھر سے بھی یہ داخل ہو سکتے ہیں کوئی روک ٹوک نہیں"۔ (صحیح الجامع الصغیر ۱۴۶۶)

ایک روایت میں ہے کہ میں اپنے رب کو دیکھ کر اس کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا اللہ کی مشیت کے مطابق لمبا سجدہ کروں گا پھر میرا رب تعالیٰ مجھے فرمائے گا محمد! اپنا سر تو اٹھاؤ بات کہو سنی جائے گی مانگو ملے گا' سفارش کرو قبول ہوگی۔ چنانچہ میں اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤں گا اپنے رب تعالیٰ کی ایسی حمد وثناء کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا میں پھر سفارش کروں گا، اللہ تعالیٰ میرے لئے ایک حد بندی کر دے گا اس کے مطابق میں ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ میں پھر دوبارہ جاؤں گا رب تعالیٰ کو دیکھ کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر پہلے کی طرح اس کی مشیت کے مطابق سجدہ کروں گا پھر میرا رب مجھے پہلے کی طرح کہے گا اور میرے لئے ایک حد بندی کر دے گا میں اس کے مطابق ان لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔ میں تیسری بار پھر جاؤں گا' پھر اسی طرح سفارش کروں گا۔ پھر چوتھی بار (جو اہل توحید ہیں) جنہوں نے کلمہ توحید پڑھا ہوا ہے ان کے لئے سفارش کروں گا۔ (بخاری' مسلم)

آپ ﷺ کی گیارہ سفارشیں:

مختلف احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی سفارش گیارہ طرح کی ہوگی:

① ۔حساب وکتاب شروع ہونے کے لئے سفارش۔ یہ شفاعت، شفاعتِ عظمیٰ کہلاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

② ۲ تا ۵ اہل توحید میں سے ان کے لیے جو اپنے بعض کبیرہ گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہو چکے ہوں گے ان کو نکلوانے کے لیے سفارش۔

⑥ جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی ان کو جنت میں داخل کروانے کے لئے سفارش۔

⑦ بعض وہ لوگ جن پر آگ واجب ہو چکی تھی ان کے لئے سفارش کریں گے کہ وہ آگ میں داخل نہ ہوں۔

⑧ کئی اقوام کے بارے میں بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہونے کی سفارش کریں گے۔

⑨ بہشتی دروازہ کھلوانے اور جنت میں داخل کروانے میں سفارش۔

⑩ اپنے چچا ابو طالب کے حق میں تخفیف عذاب میں سفارش۔ یہ ابو طالب کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

⑪ جنتیوں کے درجات کی بلندی کی بھی سفارش کریں گے۔

(دیکھیے شرح عقیدہ طحاویہ ص: ۲۵۲ تا ۲۶۰، نیز کتاب التوحید لابن خزیمہ)

⑲ آپ ﷺ ہی بہشتی دروازہ کھلوائیں گے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اٰتِی بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ اَنْتَ ؟ فَأَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ: بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ''.

''میں جنت کے دروازے کے پاس آ کر بہشتی دروازہ کھلواؤں گا تو جنت کا خازن فرشتہ کہے گا! کون ہے؟ میں کہوں گا کہ میں محمد (ﷺ) ہوں وہ کہے گا کہ مجھے یہی حکم ملا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں آپ سے پہلے کسی کے لئے بھی بہشتی دروازہ نہ کھولوں''۔(مسلم' کتاب الایمان، باب فی قول النبی ﷺ: انا اول الناس یشفع فی الجنۃ۔،حدیث ۱۹۷)

دنیا کے بہشتی دروازے کا حال:

آج پاکستانی لوگوں نے دنیا میں بہشتی دروازہ بنایا ہوا ہے سال بعد کھولا جاتا ہے بڑا برا حال ہوتا ہے ڈنڈے بھی کھانے پڑتے ہیں۔کبھی سر زخمی کرانا پڑتا ہے' کبھی داخل ہوتے ہوتے موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔پسینے کی بدبو آرہی ہوتی ہے کبھی جیب کٹوانی پڑتی ہے جوتی چوری ہوتی ہے عزتیں لٹوانی پڑتی ہیں' گالی گلوچ کا بازار گرم ہوتا ہے۔بہت خطرہ ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی جنت ہی سے محروم نہ کردے کہیں اسے غصہ ہی نہ آجائے کہ بدبخت تو نے میری جنت کا مقابلہ کیا۔اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔آمین۔

⑳ دائمی معجزہ قرآن پاک عطا کیا جانا:

آپ کو دائمی معجزہ یعنی قرآن کریم عطا کیا گیا۔پہلے انبیاء علیہم السلام کے معجزے عارضی اور وقتی تھے اور یہ عظیم معجزہ جو آپ ﷺ کو عطا فرمایا گیا ہے یہ قیامت تک باقی رہنے والا ہے اس کا چیلنج بھی تا قیامت باقی ہے۔بلکہ جنوں اور انسانوں کو چیلنج ہے۔

﴿قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا﴾(بنی اسرائیل:۸۸)

''آپ فرمادیں اگر جن اور انسان مل کر بھی اس قرآن جیسا قرآن لانا چاہیں تو نہیں لا سکتے اگر چہ بعض بعض کا مددگار بن جائیں''۔

سورۂ ھود آیت نمبر ۱۳ میں اس قرآن جیسی دس سورتیں بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔اس کے بعد صرف ایک سورت بنانے کا مطالبہ اور چیلنج ہے۔(البقرہ:۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر یہ بھی پیش گوئی کی گئی ہے کہ قیامت تک ایسا کلام نہیں بنا سکتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَا مِنَ الاَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ اِلَّا اُعْطِیَ مِنَ الاٰیَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ اُوْ مِنَ اَوْ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْ حَاهُ اللّٰهُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنِّیْ اَکْثَرُهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ". (بخاری، کتاب الاعتصام)

"نبیوں میں سے ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر معجزات عطا فرمائے ہیں جن کو دیکھ کر ان کے دور کے لوگ ایمان لائے لیکن جو معجزہ مجھے عنایت ہوا وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتارا ہے اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی"۔

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید ایک ایسا معجزہ ہے جو دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا اور قیامت تک نئے نئے لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا رہے گا۔ یہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ آج بھی بہت سے مرد اور عورتیں اس عظیم معجزہ کا یا اس کے اردو، انگلش وغیرہ ترجمہ کا مطالعہ کر کے اسلام قبول کر رہے ہیں اور ظلماتِ کفر سے نورِ ہدایت کی طرف آ رہے ہیں۔ مثلاً کیٹ سٹیونز سابقہ عیسائی اور گلوکار شہرت وعزت اور مال ودولت میں بہت اونچے درجے کا مالک تھا جب اس نے قرآن کا انگریزی ترجمہ کے ساتھ مطالعہ کیا تو اسلام کا ایک بہت بڑا داعی اور مبلغ بن کر ابھرا، جو یوسف الاسلام بریطانیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے:

﴿لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ﴾ (حم السجدہ:۴۲)

"جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے یہ حکمتوں والے اور خوبیوں والے (اللہ) کی طرف سے نازل کردہ ہے"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید تو ایک ایسی فصیح و بلیغ اور حق وصداقت سے پُر کتاب ہے جس میں احکام ومسائل ہیں' اخلاق وآداب ہیں' حسین معاشرت ہے' کمال تزکیہء نفس ہے' قوانینِ سیاست ہیں' ضوابط نظامِ حکومت ہیں' عدل وانصاف ہے' اصولِ کسب وتجارت ہیں' حقوق وفرائض ہیں' عبادات ہیں' عقائد ہیں' مؤاخات ومؤاسات ہے' نصیحت خیر خواہی ہے۔ توحید ورسالت ہے' شرک کا انتہائی رد ہے' انبیاء سابقین علیہم السلام کا تذکرہ ہے' انسان کی اصلاح ہے' حکیمانہ ہدایات ہیں' حقیقی روحانیت ہے۔

اس کی ہر بات دنیا والوں کے لیے ایک چیلنج ہے' اس کے اسرار ورموز کا احاطہ نہیں ہو سکتا' اس کے باوجود بعض لوگوں نے قرآن کو صرف ایک ہی بات میں بند کر کے رکھ دیا اور اپنے نظریہ کے مطابق یہ شعر بنایا۔

آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے پڑھ کے تو ویکھ جیہڑا مرضی سیپارا

یعنی سارا ہی قرآن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہے آپ کوئی بھی پارہ پڑھ کر دیکھ سکتے ہیں۔ ہر پارے میں صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تعریف لکھی نظر آئے گی۔

میں کہتا ہوں یہ شعر کسی ایسے صوفی نے بنایا ہے جو کہ قرآن مجید کے ترجمہ سے بھی ناآشنا ہے۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ خالقِ کائنات کی تعریف ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسرے مسائل بھی ہیں جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

قرآن حکیم ایسی کتاب ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود اٹھائی ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر:۹)

قرآن حکیم نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت، طہارت وپاکیزگی اور پاکدامنی ایسے واضح انداز میں بیان فرمائی کہ کسی بھی نبی کی سیرت اور کردار پر ایک دھبہ اور الزام باقی نہیں رہنے دیا۔ کافروں کے لگائے ہوئے تمام الزامات واتہامات کا صفایا کر دیا ہے جن انبیاء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہم السلام کی بتقاضائے بشریت لغزشوں کا ذکر فرمایا ہے ان کی تلافی اور صفائی کا بھی ساتھ ہی تذکرہ فرمایا ہے۔حتی کہ موسیٰ علیہ السلام پر ایک یہودی الزام آرہا تھا وہ بھی برداشت نہ فرمایا:

﴿فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا﴾ (الاحزاب:٦٩)

''اللہ نے موسیٰ کو ان (یہودیوں) کے الزام سے بری کر دیا''۔

حتی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خطاء کو بھی صاف فرما دیا' حضرت داؤد علیہ السلام' حضرت یونس علیہ السلام' کی مکمل طہارت بیان فرمائی۔حضرت یوسف علیہ السلام پر ایک الزام لگایا گیا تو جس اہتمام سے ان کی طہارت بیان فرمائی گئی ہے، وہ قابل توجہ ہے کہ انفرادی سطح سے لے کر ملکی سطح پر بلکہ تمام رعایا کے سامنے اس عورت سے اعلان سنایا گیا کہ:

﴿اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (یوسف:٥١)

''میں نے ہی اسے ورغلایا تھا اس کے نفس سے اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے''۔

یعنی یوسف بے قصور ہے میں ہی قصوروار ہوں۔پیارے نبی محمد ﷺ پر بھی الزام لگائے گئے۔آپ ﷺ کو جادوگر' مجنون' شاعر وغیرہ کہا گیا۔اللہ تعالیٰ نے مضبوط براہین کے ساتھ آپ ﷺ سے الزامات اور تہمتوں کا ازالہ فرما کر آپ ﷺ کی عصمت وعظمت بیان فرمائی ہے اور آپ کا مرتبہ ومقام بلند کیا۔اس قرآن نے بائبل کی اصلاح کی، اس کی تحریفات کی نشاندہی کی اسی لیے اسے المُهَيمِن بھی کہا جاتا ہے۔

ہر دور میں اسلام' قرآن اور محمد ﷺ پر یہود ونصاریٰ اور ہندوس کی پلید زبانیں بہتان تراشی کرتی رہی ہیں اور اب بھی وہ بدطینت بکواس کرنے سے باز نہیں آرہے۔

کبھی ''رنگیلا رسول''، جیسی کتاب لکھی جارہی ہے جس کا ناطقہ مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے ''مقدس رسول'' لکھ کر بند کیا اور اس کے پلید مصنف کو غازی علم دین شہید رحمہ اللہ نے قتل کر کے جہنم رسید کیا۔اور کبھی سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے بدنام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ لعنتی شیطان پیدا ہو رہے ہیں۔

اکیسویں صدی کا جھوٹا فرقان الحق نامی امریکی قرآن:

اب اس پرفتن دور میں ایک جھوٹ کا پلندہ امریکی قرآن لکھا گیا جس کا نام فرقان الحق رکھا گیا ہے۔ یہ پلید لوگوں کی پلید سوچ ہے انہوں نے جب دیکھا کہ قرآن حکیم کے ذریعے کثیر تعداد سے لوگ اسلام میں داخل ہوتے جا رہے ہیں۔ سادہ ذہن کے لوگوں کو اسلام سے پھیرنے کے لئے شیطانی سورتوں اور آیات پر مشتمل ایک جھوٹا قرآن ترتیب دیا تا کہ اسلام کا خاتمہ ہو۔ اکیسویں صدی کی اس شیطانی کتاب کو ایک مقدس ترین کتاب قرار دیا جا رہا ہے اور یہ شیطانی آیات والا قرآن یہودیوں اور عیسائیوں کی کئی لائبریریوں' مکتبوں اور ویب سائٹوں پر ۲۹۹ ڈالرز میں فروخت کیا جا رہا ہے اس کے ۳۶۶ صفحات ہیں پہلے شیطانی پارہ میں ۷ سورتیں ہیں جن میں سے بعض کے نام فاتحہ' محبت' مسیح' ثالوث' مارقین' زنا' ماکرین' انجیل' اساطیر' کافرین' تحریف' شہید وغیرہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ پر یہ جملہ لکھا ہوا ہے کہ ''شروع کرتا ہوں باپ اور روح مقدس کے نام سے اور ایک خدا کے نام سے جس کا کوئی شریک نہیں''۔ اس میں قرآنی آیات کو بھی توڑ مروڑ کر لکھا گیا ہے۔ اور کثیر تعداد میں جھوٹے جملے داخل کئے گئے ہیں۔ جو سراسر اللہ' قرآن حکیم' اور محمد ﷺ اور اسلام کی توہین ہے۔ اس کے جملے پڑھنے والا شخص اپنے آپ کو اس طرح محسوس کرتا ہے جیسے وہ خبیث شیطانوں کے درمیان بیٹھا ہوا ہے اور وہ جھوٹے جملے کہتے جاتے ہیں اور یہ سن سن کر اپنی زبان سے ادا کر رہا ہے۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔

شیطان کے چیلوں نے ہمارے پیارے مقدس' عظمت والے رسول ﷺ کو گمراہ لکھ دیا ہے آپ کو نعوذ باللہ شیطان' جھوٹا تک لکھ دیا اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ قرآنی آیات کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطانی آیات کہا ہے۔اور دین اسلام کو گمراہ دین لکھ دیا ہے۔ان خبیثوں نے اس میں اللہ تعالیٰ کو بھی نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ شیطان کمینہ لکھا ہے دیکھئے اس پلید کتاب کی پلید سورۃ ملوک۔

اس میں ایسی کفریات ہیں کہ ضمیر ان کو زبان پر لانے پر ملامت کرتا ہے۔اس شیطانی قرآن کی سورۂ فاتحہ اور ہمارے سچے رحمانی قرآن کی سورۂ فاتحہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔مردہ وزندہ کا سا فرق،جبرئیل وابلیس کا سا فرق۔مسیلمہ کذاب بھی لوگوں کو شیطانی وحی کے ذریعے گمراہ کرتا تھا آج یہ پلید لوگ مسیلمہ سے بھی آگے گزر گئے ہیں۔اللہ ان کو تباہ کرے،ان پر لاکھوں لعنتیں کرے یہی وہ مغضوب علیھم لوگ ہیں جو اللہ کے نبیوں کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔

سامعین حضرات !اگر آپ نے شیطانی قرآن ''فرقان الحق'' کے بارے مزید تفصیلات دیکھنی ہوں تو پندرہ روزہ المنبر فیصل آباد جلد ۵ شمارہ ۲۴۔۲۵،۱۱ مارچ ۲۰۰۵ ملاحظہ کرلیں۔خبیث لوگ یہ شیطانی قرآن فلسطین اور کویت میں کھلے عام تقسیم کررہے ہیں۔انگلش میڈیم اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے طالب علموں کے ذہنوں کو برین واش کرنے کے لئے انہیں بطور تحفہ دیا جارہا ہے۔

اس کائنات کے رب نے پہلے ہی سے ان بدطینت لوگوں کی پلید حرکات کے متعلق ہمیں مطلع فرمادیا ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ﴾ (البقرہ:۷۹)

''ان لوگوں کے لئے بربادی ہے جو خود اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں لکھنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ اس کو فروخت کرکے دنیا کمائیں ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں کے لکھے اور ان کی ایسی کمائی کے لئے ویل و بربادی ہے"

سورۂ آل عمران آیت نمبر ۷۸ کا بھی مشاہدہ کر لیجئے گا۔

اے مسلمانو! اس شیطانی چکروں سے بچ جاؤ اپنی اولادوں کو بھی بچاؤ انہیں دین اسلام سکھاؤ ورنہ دوزخی بن جاؤ گے اور تمہاری اولاد اس کو قبول کر کے دوزخی ہو جائے گی۔

سن لو! تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے:

﴿وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاُولٰئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (البقرہ: ۲۱۷)

"اے مسلمانو! یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین (اسلام) سے مرتد کر دیں گے اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت و برباد ہو جائیں گے اور یہ دوزخی ہونگے اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے"۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح کے ظاہری اور باطنی چھوٹے اور بڑے فتنوں سے بچا کر رکھے اور ہماری اولادوں کو عالم باعمل بنائے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑯

۳۔عظمت وشانِ مصطفیٰ ﷺ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

میرے دوستو اور بزرگو! گزشتہ خطبہ میں مَیں نے آپ کے سامنے پیارے پیغمبر ﷺ کا مقام ومرتبہ اور آپ کی عظمت وشان کا تذکرہ کیا تھا۔آپ کو یہ مقام ومرتبہ دینے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

سابقہ خطبہ میں بیان کردہ احادیث میں وارد الفاظ ''اُعطِیتُ'' بھی اس پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ عظمت وشان آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے اس سلسلے میں آج بھی میں چاہتا ہوں کہ آپ کا مقام ومرتبہ اور عظمت وشان آپ حضرات کے گوش گزار کروں۔ مجھے اللہ تعالیٰ بیان کرنے کی توفیق دے اور آپ کو سننے کی توفیق دے اور ہمارے دلوں کو پیارے نبی ﷺ کی محبت اور آپ کی اطاعت سے معمور وآباد کرے۔آمین

(۲۱) مقام محمود پر:

آپ ﷺ کو مقام محمود پر براجمان کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (سورۃ بنی اسرائیل:۷۹)

''رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کیا کریں یہ آپ کے (رفع درجات کے لئے) ایک زائد عبادت ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے فرمایا:"اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ" "جب تم مؤذن کی اذان سنو تو اسی طرح تم بھی کہو پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں کرے گا" "ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ" "پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلے کا سوال کرو" "فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ"۔

"کیونکہ وہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو کہ اللہ کے بندوں میں سوائے ایک بندے کے کسی کے لئے مناسب نہیں کہ اس مرتبہ پر فائز ہو اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں گا"۔ "وَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ"۔

"اور جو کوئی میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے گا اس کے لئے میری سفارش حلال ہو جائے گی"۔(ترمذی،ابواب المناقب،باب فی ضمن باب فضل النبی ﷺ)

نبی ﷺ کے لیے وسیلہ کی دعاء کے الفاظ یہ ہیں:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ". (بیہقی:۱/۴۱۰وصححہ الشیخ ابن باز فی فتاواہ:۱۰/۳۶۴،۳۶۵وصححہ الشیخ الحافظ ابو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ دیکھیے: ماہنامہ الحدیث:۲۲/۴۸)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ یہ مقام محمود ایسا قابل تعریف مقام ہے جو نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی، ولی، صدیق یا شہید کو نصیب نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آپ ﷺ ہی سے وعدہ کیا ہے۔

وجودی صوفیاء نے مقامِ محمود پر غیروں کو بھی کھڑا کر دیا:

ادھر وجودی صوفیہ نے اس مقام محمود پر غیروں کو بھی کھڑا کر دیا ہے اور آپ ﷺ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصیت نہیں رہنے دی بلکہ مشہور صوفی ابوالحسن خرقانی کو آنحضرت ﷺ سے بھی آگے کھڑا کرنے کی کوشش کی۔ اگر یہ ان پر جھوٹ ہے تو پھر تو یہ اس مصنف کی زیادتی ہے جس نے یہ نقل کیا اور اگر انہوں نے خود کہا ہے تو بھی بالکل غلط ہے اور ایک وسوسہ ہی ہے۔

تذکرۃ الاولیاء فرید الدین عطار کی کتاب ہے اس میں پہلے تو لکھا ہوا کہ ابوالحسن خرقانی نے زمین پر پاؤں مارتے ہوئے فرمایا: ''میں بھی خدائے وقت ہوں''۔

(تذکرہ ص: ۳۴۰)

خرقانی صاحب کو مقام محمود کی پیش کش:

اسی کتاب کے صفحہ ۳۴۸ باب ۷۷ پر خرقانی کا یہ قول لکھا ہوا ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ قیامت میں مجھے اپنے پاس بلا کر فرمائے گا کہ کیا طلب کرتا ہے؟ فرماتے ہیں کہ: میں عرض کروں گا یا اللہ! میں ان لوگوں کو طلب کرتا ہوں جو میرے زمانے میں دنیا میں میرے ہمراہ تھے اور ان لوگوں کو (بھی طلب کرتا ہوں) جو میری وفات کے بعد میرے مزار کی زیارت کو آتے رہے اور اُن لوگوں کو جنہوں نے میرا نام سنا یا نہیں سنا اس وقت باری تعالیٰ فرمائے گا چونکہ دنیا میں تو نے ہمارے احکام کے مطابق کام کیئے اس لئے آج ہم بھی تیری بات مان لیتے ہیں۔

خرقانی صاحب فرماتے ہیں: اور جب سب لوگوں کو میرے سامنے لایا جائے گا تو حضور اکرم ﷺ ارشاد فرمائیں گے کہ اگر تو چاہے تو اپنے آگے میں تیرے لئے جگہ خالی کر دوں؟ لیکن میں عرض کروں گا کہ میں تو دنیا میں بھی آپ کی اتباع کرتا رہا ہوں اور یہاں بھی آپ ہی کا تابع ہوں پھر حکم الٰہی سے ملائکہ ایک نورانی فرش بچھا دیں گے جس پر میں کھڑا ہو جاؤں گا اور حضور اکرم ﷺ امت کے ان بزرگوں کو حاضر فرمائیں گے جن کا ثانی پیدا نہیں ہوا اور خدا تعالیٰ ان کے مقابلہ میں مجھ کو کھڑا کر کے فرمائے گا: اے ہمارے محبوب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ﷺ)! وہ سب (بزرگ) تمہارے مہمان ہیں لیکن یہ (خرقانی) ہمارا مہمان ہے۔

خرقانی مزید فرماتے ہیں! جن لوگوں نے میرا کلام سن لیا یا آئندہ سنیں گے ان کا معمولی درجہ یہ ہوگا کہ قیامت میں وہ بلا حساب بخش دیئے جائیں گے۔

(نیز دیکھئے منہاج العقائد: ۲۱۶۔۲۱۷)

سامعین حضرات! دیکھا آپ نے کہ اس گستاخانہ کلام میں کس قدر شریعت اسلامیہ اور مقام نبوت کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ جو حق خاتم الرسل نبی ﷺ کے ساتھ خاص تھا اس میں غیروں کو بھی شریک کر دیا گیا بلکہ اس کو آپ ﷺ سے بھی آگے کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور تمام رسولوں اور نبیوں سے بھی ان کو آگے بڑھا دیا گیا ہے۔

کیا ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق کام نہیں کرتے تھے، اپنی زندگیاں کتاب وسنت کے مطابق نہیں گزارتے تھے، انہیں تو یہ مقام نصیب نہیں ہوا۔ اگر ہوا تو خرقانی صاحب کو؟

پھر اس دن رسولوں کے علاوہ کوئی بات ہی نہیں کر سکے گا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ:

"وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ". (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل السجود حدیث نمبر ۸۰۶)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ پیر پرست لوگوں کی اپنی طرف سے بنائی ہوئی باتیں ہیں جو کہ قرآن وحدیث کے مخالف ہیں قابلِ قبول نہیں ہیں۔

افسوس! نبی ﷺ کے لئے تو حد بندی کر دی جائے کہ فلاں قسم کے لوگوں کو جنت میں داخل کرنا ہے اور پیر خرقانی صاحب ہیں کہ سب لوگوں کو ان کے سامنے لایا جا رہا ہے کیا ان کا مرتبہ نبی ﷺ سے بڑھایا نہیں جا رہا؟

پھر صرف ان کے مزار پر حاضری دینے کی وجہ سے بغیر حساب وکتاب جنت میں داخلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے تعجب کی بات ہے کیونکہ بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہونے والوں کی جو نشانیاں نبی ﷺ نے ذکر کی ہیں ان میں اس مصنوعی نشانی کا نام ونشان تک نہیں ہے۔ یہ دراصل ان تذکرہ نگاروں کی قبر پرستی کو رواج دینے کی ایک کوشش ہے۔

حج اور عمرہ کے لئے زیارت بیت اللہ کو بھی یہ لازم نہیں کہ اس کی وجہ سے بغیر حساب ہی جنت میں چلا جائے گا۔ پھر اس میں قرآن وحدیث کی توہین کا پہلو بھی نکلتا ہے کہ خرقانی صاحب کا کلام سننے کی وجہ سے جنت لازمی ہے پھر اس سے بھی بڑھ کر کہ وہ بغیر حساب کے جنت میں چلا جائے گا۔ اور اپنے کلام کو کلام الٰہی سے مقدم کر دیا ہے۔ (معاذ اللہ)

ادھر دیکھیے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے حالات پر ان کی وفات سے چار سو سال بعد دسویں ہجری میں لکھی جانے والی محمد بن یحی قاذفی کی کتاب (قلائد الجواہر طبع مدینہ پبلشنگ کراچی کے ص ۴۷۰) میں شیخ عبدالقادر جیلانی پر ایک بہت بڑا بہتان باندھا گیا ہے کہ شیخ فرمایا کرتے تھے کہ:

''اللہ تبارک وتعالی مجھے مقام محمود عطا فرمائے گا''۔ اس کتاب کا ترجمہ دارالعلوم النعیمیہ کراچی کے مفتی محمد اطہر نعیمی نے کیا ہے لیکن انہیں اس بات کی تردید کی توفیق نہیں ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے بعد انہیں مفتی نعیمی صاحب سے جب اس کے متعلق فتوی مانگا گیا تو انہوں نے اپنے فتوی میں لکھا کہ: ''مقام محمود ذات نبوی ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے واللہ اعلم''۔

(دیکھیے منہاج العقائد ص: ۱۵۳، ۳۰۵ از آفتاب کریمی)

کیا خرقانی صاحب اکیلے ہی اللہ کے مہمان ہونگے؟

پھر کیا قیامت کے دن صرف یہ خرقانی صاحب اکیلے ہی اللہ کے مہمان ہوں گے؟ وحی کا دروازہ تو بند ہو گیا۔ ان کو وحی کیسے آ گئی؟ پھر یہ وحی بھی قرآن کی وحی کے خلاف ہے۔ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ جانتے ہیں کہ آپ کا رب کیا فرماتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ﴾ (ال عمران:۱۹۸)

''لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں انہیں کے لئے ایسی بہشتیں ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ مہمانی ہے اللہ کی طرف سے اور نیکوں کے لئے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہی بہتر ہے''۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ (الکھف:۱۰۷)

''جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بھی کئے ان کے لئے فردوس کے باغات کی مہمانی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے''۔

﴿اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ السجدہ:۱۹)

''رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے ہمیشگی والی جنتیں ہیں ان کے نیک عملوں کے بدلے میں ان کی مہمان نوازی ہوگی''

﴿نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾ (حم السجدہ:۳۲)

''غفور و رحیم (معبود برحق) کی طرف سے یہ سب کچھ بطورِ مہمانی ہے''۔

اس سے پتہ چلا کہ تمام متقی پرہیز گار اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوں گے اور ادھر صرف ایک پیر صاحب کو اللہ کا مہمان کہا جا رہا ہے اور باقی سب کو اس پیر کے مہمان بنا دیا گیا ہے

(۲۲) حوضِ کوثر کا عطا فرمایا جانا:

آپ ﷺ کو حوضِ کوثر عطا کیا گیا ہے فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ﴾ (سورۃ الکوثر:۱)

''بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا ہے''۔

کوثر کے بارے بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ کی پہلی جلد اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری جلد ۱۱ میں ان کا احاطہ کیا ہے۔شرح عقیدہ طحاویہ ص ۲۵۱ میں ان کا ملخص لکھا ہے کہ وہ ایک عظیم حوض ہے بہت اچھے پانی کا کھاٹ ہے جس میں جنت کی نہر کوثر کے دو پرنالوں سے پانی گرتا ہے ان میں سے ایک پرنالہ سونے کا اور ایک چاندی کا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' برف سے زیادہ ٹھنڈا' شہد سے زیادہ میٹھا' کستوری سے زیادہ معطّر ہے' بہت زیادہ فراخ ہے اس کا طول وعرض برابر ہے' اس کے ہر ایک زاویہ کی مسافت ایک ماہ میں طے ہوسکتی ہے' اس سے جس قدر بھی پانی لیا جائے اس سے بھی زیادہ وسیع وعریض ہو جاتا ہے۔اس کے اندر کستوری' موتیوں' کی کنکریاں' اور سونے کی ٹہنیاں اگتی ہیں' اس میں رنگا رنگ کے جواہرات نمودار ہوتے ہیں۔وہاں بہت زیادہ خیر ہوگی۔اس کے آبخورے ستاروں کی گنتی کے برابر ہونگے۔چند لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا آپ ﷺ فرمائیں گے اے رب! یہ تو میری امت میں سے ہیں کہا جائے گا کہ:

''اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ''.

''آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا انہوں نے اسلام چھوڑ کر ایک نیا دین اختیار کرلیا تھا''۔

علامہ ابن ابی العزؒ فرماتے ہیں:

''(فَسُبْحَانَ الْخَالِقِ الَّذِی لَایُعْجِزُہٗ شَیْءٌ''.

پاک ہے وہ ذات جو ہر شئی پر قادر ہے جسے کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی۔

(شرح عقیدہ طحاویہ' ص ۲۵۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ہے کہ ہر نبی کو حوض کوثر عطا ہوگا اور ہمارے نبی ﷺ کا حوض سب سے بڑا ہوگا' سب سے شیریں ہوگا' اور پینے والوں کی تعداد بھی سب سے زیادہ ہوگی۔

(۲۳) آپ ﷺ عالم جن وانس کی طرف رسول بن کر آئے:

اس سے بڑا مقام اور کیا ہوسکتا ہے کہ آپ کو تمام جہاں کے جنوں اور انسانوں کا مطاع قرار دیا گیا ہے۔ سب پر فرض کر دیا ہے کہ وہ آپ ہی کی اطاعت کریں اور آپ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے عین اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔ اور اسی پر نجات اخروی کا دارومدار ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں" كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! وَمَنْ يَأْبَى؟قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى".

(بخاری: الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ.....: ۷۲۸۰)

''میری ساری کی ساری امت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کر دیا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ کون ہے جو جنت میں جانے سے انکار کر دے؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (سورۃ النساء: ۸۰)

''جس نے رسول کی اطاعت کی تو تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی''۔

نیز فرمایا:

﴿مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر: ۷)

''جو کچھ بھی رسول تمہیں دے دے وہ لے لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۴) آپ ﷺ کا انتہائی ادب واحترام کرنے کا حکم:

آپ کی عظمت وشان اور مرتبہ ومقام اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ امت کو آپ ﷺ کا انتہائی ادب واحترام کرنے کا حکم ہے۔ مثلاً:

۱۔ آپ کی موجودگی میں جب بات کرنا ہو تو اپنی آواز کو آپ ﷺ کی آواز سے زیادہ بلند نہیں کرنا۔

۲۔ آپ کو جب بلانا ہو تو آہستہ آواز دے کر بلانا ہے۔

﴿يَـآ يُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَـهٗ بِـالْـقَـوْلِ كَـجَهْـرِ بَـعْـضِـكُـمْ لِبَـعْـضٍ اَنْ تَـحْبَـطَ اَعْـمَـالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (سورۃ الحجرات:۲)

''اے مومنو! تم اپنی آوازیں اس نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور اسے اس طرح (نام لے کر) بھی نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو''

نبی ﷺ کے ساتھ گفتگو بھی نہایت وقار اور سکون سے ہو آپ ﷺ کو بے تکلفی کے ساتھ اونچی اونچی آواز سے نہ پکارا جائے۔ آپ کو اس طرح نام لے کر خطاب نہ کیا جائے یا محمدؐ یا احمدؐ اے کملی والڑیا۔

﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾

(سورۃ النور:۶۳)

یعنی رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں سے ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (ترجمہ احمد رضا خان صاحب)

اسی طرح بہت بلند آواز سے یا رسول اللہ سے بھی نہ پکارا جائے' گلے پھاڑ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'پھاڑ کر یارسول اللہ کا نعرہ بھی نہ لگایا جائے۔ نبی ﷺ کی جلالت' شان وعظمت اور وقار کا خیال نہ رکھنا بے ادبی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ﴾

(سورۃ الحجرات:۴)

''جولوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے اونچی آوازیں دیتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں''۔

ان بے ادبوں کے برعکس وہ باادب لوگ جو نبی ﷺ کے پاس اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾ (سورۃ الحجرات:۳)

''بے شک جولوگ اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقوی کے لیے جانچ لیا ہے ان کے لیے مغفرت اور بڑا ثواب ہے''۔

مولوی نعیم الدین مرادآبادی مفسرین سے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کو نداء کرے تو ادب وتکریم اور توقیر وتعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ ومنکسرانہ لہجہ میں یا نبی اللہ، یارسول اللہ یا حبیب اللہ کہہ کر''۔ (حاشیہ مرادآبادی برترجمہ کنزالایمان آیت نمبر ۶۳ از سورۃ نور)

میں کہتا ہوں کہ نبی ﷺ جب اس دنیا میں موجود تھے اور آپ کے جو صحابہ کرام بھی اس دینا میں موجود تھے اور آپ کے ساتھ رہتے تھے وہ آپ کو بلاتے وقت آپ کے ادب کا انتہائی خیال کیا کرتے تھے انہوں نے کبھی بھی دور سے آپ کو بلند آواز سے ندا نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تھی۔ بلکہ آپ کے پاس بھی اونچی آواز نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس فرمان باری تعالیٰ: ﴿لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ..الخ﴾ کے نازل ہونے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی آواز اس قدر پست کر لی تھی کہ نبی ﷺ کو پوچھنا پڑتا تھا کہ کیا کہا ہے؟

(بخاری: ج ۲ ص ۷۱۸ ۔تفسیر سورہ حجرات)

اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ تو اپنے گھر کے ہی ہو رہے تھے انھوں نے مسجد میں آنا ہی ترک کر دیا تھا اس لیے کہ ان کی آواز قدرتی بلند تھی وہ ڈرتے تھے کہ کہیں ان کی آواز (نبی ﷺ کے پاس) اونچی نہ ہو جائے اور ان کے اعمال ہی ضائع نہ ہو جائیں۔ (ایضا)

(۲۵) آپ ﷺ ہی کا لقب رحمۃ للعالمین ہے:

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے نزدیک رحمۃ للعالمین کا مطلب۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا لقب ''رحمۃ للعالمین'' رکھا گیا کیونکہ مختلف اعتبار سے آپ ﷺ تمام جہانوں کے حق میں رحمت ہیں۔

۱۔ باعتبار اس خیرِ عام کے، جو آپ ﷺ کی وجہ سے سب نیک و بد کو حاصل ہوئی۔

۲۔ باعتبار اس سعادتِ دارین کے جو آپ ﷺ کی برکت سے مومنوں کو دنیا و آخرت میں نصیب ہوئی۔

۳۔ اور اس اعتبار سے بھی کہ آپ ﷺ فی نفسہٖ رحمت ہیں، جس نے اس کو قبول کر لیا اس نے رحمت پالی اور جس نے قبول نہ کیا وہ اپنے نفس پر خود ظلم کرنے والا ہے۔ (کہ اس نے آپ کے رحمۃ للعالمین ہونے کی قدر نہ کی)

۴۔ اور اس اعتبار سے بھی آپ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں کہ آپ نے کافروں، منافقوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا قلع قمع کر کے انکی شرارت کو کم کر دیا اور اس کے علاوہ جو وہ دوسری شرارتیں کیا کرتے تھے ان کے کرنے سے عاجز ہو گئے۔ اور جن کو ان میں سے قتل کر دیا بنسبت کفر میں لمبی عمر پانے کے، ان کا جلدی مرنا، ان کے اور دوسرے لوگوں کے حق میں بھی بہتر تھا۔ غرض کہ ہر اعتبار سے محمد ﷺ رحمۃ للعالمین ٹھہرے۔

(تفسیر سورۃ والناس مطبوع فی ضمن تفسیر سورۃ اخلاص، ص ۲۵)

(۲۸) ایک اور شرف:

آپ ﷺ کو ایک اور شرف بخشا گیا کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کی آسانی کی خاطر اللہ تعالیٰ سے سات دفعہ سوال کیا کہ قرأت قرآن میں میری امت کے لئے مزید آسانی کر دیجئے۔ یہ دعا قبول ہوئی اور آسانی کر دی گئی اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنائی گئی:

"وَلَکَ بِکُلِّ رَدَّةٍ رَدَدتُکَهَا مَسْئَلَةٌ تَسئَلُنِیهَا".

ہر بار کے بدلے آپ کی ایک ایک دعا قبول ہوگی پھر سات بار کے بدلے سات دعائیں قبول ہونگی۔ رحیم کریم نبی ﷺ فوراً دعا کرتے ہیں کہ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ" اے اللہ میری امت کو بخش دے اے اللہ میری امت کو بخش دے" فرمایا" وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الخَلْقُ کُلُّهُمْ حَتّٰی اِبْرَهِیْمَ علیہ السلام "میں نے تیسری دعا کو اس دن کے لئے مؤخر کر دیا ہے جس دن تمام مخلوق یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف راغب ہوں گے۔ میں وہ دعا قیامت کے دن کروں گا۔ (مسلم شریف)

(۲۷) آپ ﷺ ہی خاتم النبیین ہیں:

۱۔ آپ ﷺ کا عظیم مقام اور بلند شان اس سے بھی اجاگر ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین بنایا گیا ہے۔آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا تاج رکھ دیا گیا ہے آپ فرماتے ہیں: "اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِانقَطَعَتْ فَلاَ رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلاَ نَبِیَّ".

"یعنی نبوت ورسالت دونوں کا اختتام ہو چکا ہے اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی"۔(ترمذی' کتاب الرؤیا' باب ذھبت النبوۃ' عن انسؓ)

۲۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: نبیوں میں میری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک شاندار اور مکمل اور خوبصورت محل بنایا ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو جہاں کچھ نہ رکھا ہو۔لوگ اس محل کے آس پاس گھوم پھر کر دیکھتے ہوں اور اس کی بناوٹ سے خوش ہوتے ہوں اور اس اینٹ کی خالی جگہ کو دیکھ کر کہتے ہوں کہ اگر اس اینٹ کی جگہ بھی پُر کر لی جاتی تو کیا ہی اچھا ہوتا۔چنانچہ میں نبیوں میں اسی اینٹ کی جگہ ہوں۔

(بخاری:۱/۵۰۱' ترمذی' کتاب المناقب' باب سلوا اللہ لی الوسیلۃ)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی آمد سے قصرِ نبوت بالکل مکمل ہو گیا ہے۔خالی اینٹ کی جگہ بالکل پُر ہو چکی ہے اور سلسلہ ہر طرح مکمل طور پر بند اور ختم ہو چکا ہے۔

۳۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے "خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ" "میرے ساتھ نبیوں کو (مبعوث کرنا) ختم کیا گیا ہے"۔(کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، حدیث:۵۲۳)

۴۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے کئی نام ہیں:

"اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ یَمْحُوْ اللّٰهُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ".

"میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں ماحی (مٹانے والا) ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹاتا ہے' میں حاشر ہوں (اکٹھا کرنے والا) میرے قدموں میں لوگوں کو اکٹھا کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا اور نہ نبی‘‘ (ترمذی‘ کتاب الرؤیا ‘باب ذھبت النبوۃ ‘عن انسؓ)

۲۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: نبیوں میں میری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک شاندار اور مکمل اور خوبصورت محل بنایا ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو جہاں کچھ نہ رکھا ہو۔ لوگ اس محل کے آس پاس گھوم پھر کر دیکھتے ہوں اور اس کی بناوٹ سے خوش ہوتے ہوں اور اس اینٹ کی خالی جگہ کو دیکھ کر کہتے ہوں کہ اگر اس اینٹ کی جگہ بھی پُر کر لی جاتی تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ چنانچہ میں نبیوں میں اسی اینٹ کی جگہ ہوں۔

(بخاری: ۱/۵۰۱‘ ترمذی‘ کتاب المناقب‘ باب سلوا اللہ لی الوسیلۃ)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی آمد سے قصرِ نبوت بالکل مکمل ہو گیا ہے۔ خالی اینٹ کی جگہ بالکل پُر ہو چکی ہے اور سلسلہ ہر طرح مکمل طور پر بند اور ختم ہو چکا ہے۔

۳۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے ’’خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ ‘‘’’میرے ساتھ نبیوں کو (مبعوث کرنا) ختم کیا گیا ہے‘‘۔ (کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، حدیث: ۵۲۳)

۴۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے کئی نام ہیں:

’’اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیُ الَّذِیْ یَمْحُوْ اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ‘‘.

’’میں محمد ہوں‘ میں احمد ہوں‘ میں ماحی (مٹانے والا) ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹاتا ہے‘ میں حاشر ہوں (اکٹھا کرنے والا) میرے قدموں میں لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا‘ اور میں عاقب ہوں سب نبیوں کے بعد آنے والا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا‘‘۔

(مسلم شریف‘ کتاب الفضائل، باب فی اسماءہ ﷺ، حدیث: ۲۳۵۴)

۵۔ قیامت کے دن جب سب لوگ آپ ﷺ کے پاس سفارش کرانے کی خاطر جائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے تو وہ آپ سے کہیں گے "یَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ" "آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں"۔

(بخاری: التفسیر سورۃ بنی اسرائیل باب ذریۃ من حملنا الخ: ۴۷۱۲)

۶۔ ایک لمبی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے: أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ". (صحیح الجامع الصغیر: ۷۸۷۵)

یعنی میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ متواتر احادیث سے آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ثابت ہے۔ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اس وسیع رحمت پر اس کا شکر کرنا چاہئے کہ اس نے اپنے رحم وکرم سے ایسے عظیم رسول ﷺ کو ہماری طرف بھیجا اور انہیں ختم المرسلین اور خاتم الانبیاء بنایا اور آپ کے ذریعے دین حنیف کو کمال تک پہنچایا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت متواترہ میں یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ آپ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعوی کرے گا وہ جھوٹا ومفتری' دجال' گمراہ اور گمراہ کن ہوگا۔ گو وہ شعبدے دکھائے اور جادوگری کرے اور بڑے خرق عادت امور دکھائے جو عقل کو حیران کردیں اور طرح طرح کی بیرنگیاں دکھائے۔ لیکن عقل مند جانتے ہیں کہ یہ سب فریب' دھوکہ اور مکاری ہے۔

یمن کے اَسْوَدْ عنسی اور یمامہ کے مسیلمہ کذاب کو دیکھ لو ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ نے اس طرح کے کئی فاسد احوال واقوال جاری کئے لیکن پھر بھی ان کا جھوٹ اور اس کیا صلیت سب عقل والوں پر کھل گئی اور وہ سمجھ گئے کہ وہ دونوں گمراہ ہیں' کذاب ہیں اللہ ان پر لعنت کرے۔ اور قیامت تک مسیح دجال تک جتنے بھی جھوٹے نبی، نبوت کا دعوی کریں گے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کا یہی حال ہوگا۔

آج کل کئی کاذب نبوت کا دعوی کر رہے ہیں حال ہی میں ایک شخص نے فیصل آباد میں جھوٹا دعوی کیا وہ پکڑا گیا۔

اسی طرح ملتان روڈ پر واقع مانگا منڈی اور بھائی پھیرو کے درمیان واقع نتھے خالصہ نامی بستی میں ایک عبدالحمید ولد صدیق نامی کذاب نے ۲۰۰۶ء میں نبوت کا جھوٹا وعدہ کیا تھا اور یہ شخص انتہائی فاسق و فاجر تھا اور بھائی پھیرو کے قریب قادیانیوں کی ایک فیکٹری میں کام کیا کرتا تھا ۔اس نے اپنے گھر میں لا الہ الا اللہ حمید رسول اللہ کے بینر لگا رکھے تھے اور اپنے گھر میں خانہ کعبہ کا شبیہ تیار کی ہوئی تھی اور وہاں بناوٹی آب زمزم تقسیم کیا کرتا تھا، قرآنی آیات کی توہین کیا کرتا تھا اور بستی والوں نے اہل حدیث عالم دین مولانا عبداللہ قصوری حفظہ اللہ خطیب جامع مسجد نتھے خالصہ کی سرپرستی میں پولیس کو اطلاع دے کر اسے گرفتار کرایا تھا وہ نبوت کا دعوی کرنے سے جعلی پیر بنا ہوا تھا وہ ۲۰۰۸ء تک جیل میں ہی رہا پھر اسے ۸ فروری ۲۰۰۸ کو جیل ہی میں کسی نامعلوم شخص نے قتل کر دیا۔

اس کے بعد ایک قوّال نے گوجرانوالہ میں دعوی کیا وہ بھی پکڑا گیا اسی طرح آئندہ بھی جو لوگ نبوت کا دعوی کریں گے ۔ان کا بھی جھوٹ اور گمراہ ہونا سب پر کھل جائے گا۔حتی کہ ان کے آخری دجال کا پول بھی کھل جائے گا کہ اس کا جھوٹا ہونا ہر مومن اور عالم اس کی علامتوں سے ہی جان لے گا۔یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت و مہربانی ہوگی جو وہ اپنی مخلوق پر کرے گا کہ جھوٹے دعوے داروں کو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا نصیب ہی نہیں ہوتا۔ہاں جن احکام میں ان کا اپنا کوئی مقصد ہوتا ہے ان پر وہ بہت زور دیتے ہیں لیکن وہ خود اپنی باتوں اور اپنے کاموں میں انتہائی جھوٹے اور فاجر (گناہ گار) ہوتے ہیں۔جھوٹی نبوت کا دعوی کرنے والوں پر شیاطین اترتے ہیں۔(شعراء ۲۲۱/۲۲۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سچے نبیوں کا حال اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے وہ نہایت ہی نیک انتہائی سچے ہدایت والے برائیوں سے روکنے والے ہوتے ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر فی تفسیر آیت ۴۰ از سورۂ حزاب)

ختمِ نبوت کا مطلب:

ختمِ نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کسی کو نبوت و رسالت نہیں ملے گی کیونکہ نبی ﷺ کے بعد نئے نبی و رسول کی بعثت کی کوئی ضرورت نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نئے سرے سے نبوت عطا نہیں کی جائے گی۔ بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے نبوت و رسالت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ وہ آ کر آپ ﷺ ہی کی پیروی کریں گیا اور آپ ہی کی شریعت کی تبلیغ کریں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ﴾ (آل عمران:۴۸)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ مریم علیہا السلام کو بیٹے کی خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ اسے کتاب وحکمت ،تورات اور انجیل کی تعلیم دے گا کتاب وحکمت سے مراد کتاب وسنت ہے، تورات اور انجیل کی تبلیغ تو وہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے پہلے کر گئے ہیں اور کتاب وحکمت یعنی قرآن وحدیث کی تبلیغ انھوں نے ابھی کرنی ہے وہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد کریں گے اور قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی یہ نعمت یاد دلائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ﴾ (المائدۃ:۱۱۰)

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان سے نبوت سلب کر لی جائے گی بلکہ وہ نبی و رسول بھی ہوں گے اور نبی ﷺ کے امتی بھی ہوں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے ہارون علیہ السلام نبی بھی تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے امتی بھی تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام نبی بھی تھے اور ابراہیم علیہ السلام کے امتی بھی تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

"لَوْ كَانَ مُوسىٰ حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِي".

"اگر موسیٰ (علیہ السلام) بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا"۔ (احمد: ج ۳، ص ۳۸۷، بیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ: ۳۰/۱)

مطلب یہی ہے کہ وہ میرے ہی امتی ہوتے۔ اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ ان سے نبوت ہی چھین لی جائے گی۔ تو ختم نبوت کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں عطا کی جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ" "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ نبی ہونا تھا"۔ (ترمذی: المناقب، باب فی مناقب عمر رضی اللہ عنہ: ۳۶۸۶)

اس سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ کے بعد کوئی نبوت تو نہیں عطا کی جائے گی وہ تو آپ ﷺ سے پہلے بھی نبی تھے وہ کوئی نئے نبی تو نہیں آئیں گے ہاں البتہ وہ آپ کے بعد نازل ہونگے۔ آپ ﷺ اللہ کی قسم کھا کر فرماتے ہیں:

"وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ اِبْنُ مَرْيَمَ" "اللہ کی قسم! ابن مریم ضرور نازل ہونگے"۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، حدیث: ۱۵۵)

شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر ہیں۔ ان پر ایمان لانا واجب ہے۔ اور جاہل اور بے علم لوگ ہی ان کا انکار کرتے ہیں۔

(تعلیق شرح عقیدہ طحاویہ، ص ۵۶۵)

آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا! اللہ کی قسم عیسیٰ ابن مریم کو نبوت عطا کی جائے گی۔ یہ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ بھی کیسے سکتے تھے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت پہلے ہی عطا کی گئی ہے اسی لئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ نازل ہونگے۔اب اس سے آپ کو واضح طور پر معلوم ہو گیا ہوگا کہ نزولِ مسیح کا عقیدہ ختم نبوت کے بالکل منافی نہیں دونوں عقیدے اپنی جگہ بالکل درست ہیں۔

سابق پادری جناب گلزار احمد صاحب جنہوں نے 27 مارچ 2004ء کو اسلام قبول کیا۔اسلام قبول کرنے سے قبل ان کا نام گلزار اے پال تھا۔وہ اپنے ایک خطاب کے بعد سوال جواب کی نشست میں فرماتے ہیں کہ کچھ دن پہلے میرے پاس ایک قادیانی آیا اور کہنے لگا: گلزار صاحب! مسیح موعود آچکے ہیں' آپ نے مسیح موعود کا دامن تھامنے کی بجائے اسلام قبول کرلیا ہے؟'' آپ کو چاہئے کہ آپ مسیح موعود کی صداقت کو تسلیم کر کے ہمارے ساتھ آجائیں'' فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ''قرآن وحدیث یا بائبل میں جس مسیح کا ذکر ہے وہ مسیح ابن مریم ہے تم جس مسیح کی بات کر رہے ہو وہ مسیح ابن چراغ بی بی (مرزا غلام احمد قادیانی) ہے۔اگر تم قرآن وحدیث یا بائبل سے مجھے مسیح ابن مریم کی بجائے مسیح ابن چراغ بی بی دکھا دو تو میں تمہارے مسیح کو مان لوں گا۔میری بات کے جواب میں اسے بالکل ہی چپ لگ گئی۔(دیکھئے ماہنامہ مجلۃ الدعوۃ' ج ۱۶' شمارہ نمبر ۸' اگست ۲۰۰۵ء' ص ۳۹)

اس مسئلے کی مزید تحقیق کے لیے ہمارے پیارے شیخ حافظ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ کا مطبوعہ مشہور مناظرہ معروف بہ ''کیا مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے؟''

آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا! اللہ کی قسم عیسیٰ ابن مریم کو نبوت عطا کی جائے گی۔یہ آپ کہہ بھی کیسے سکتے تھے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت پہلے ہی عطا کی گئی ہے اسی لئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ نازل ہونگے۔اب اس سے آپ کو واضح طور پر معلوم ہو گیا ہوگا کہ نزولِ مسیح کا عقیدہ ختم نبوت کے بالکل منافی نہیں دونوں عقیدے اپنی جگہ بالکل درست

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

سابق پادری جناب گلزار احمد صاحب جنہوں نے 27 مارچ 2004ء کو اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے سے قبل ان کا نام گلزار اے پال تھا۔ وہ اپنے ایک خطاب کے بعد سوال جواب کی نشست میں فرماتے ہیں کہ کچھ دن پہلے میرے پاس ایک قادیانی آیا اور کہنے لگا: گلزار صاحب! مسیح موعود آچکے ہیں' آپ نے مسیح موعود کا دامن تھامنے کی بجائے اسلام قبول کرلیا ہے؟'' آپ کو چاہئے کہ آپ مسیح موعود کی صداقت کو تسلیم کرکے ہمارے ساتھ آجائیں'' فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ''قرآن وحدیث یا بائبل میں جس مسیح کا ذکر ہے وہ مسیح ابن مریم ہے تم جس مسیح کی بات کررہے ہو وہ مسیح ابن چراغ بی بی (مرزا غلام احمد قادیانی) ہے۔ اگر تم قرآن وحدیث یا بائبل سے مجھے مسیح ابن مریم کی بجائے مسیح ابن چراغ بی بی دکھا دو تو میں تمہارے مسیح کو مان لوں گا۔ میری بات کے جواب میں اسے بالکل ہی چپ لگ گئی۔ (دیکھئے ماہنامہ مجلۃ الدعوۃ' ج ۱۶' شمارہ نمبر ۸' اگست ۲۰۰۵ء' ص ۳۹)

اس مسئلے کی مزید تحقیق کے لیے ہمارے پیارے شیخ حافظ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ کا مطبوعہ مشہور مناظرہ معروف بہ ''کیا مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے؟'' کا مطالعہ کیجئے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ نبی ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہیں بنایا جائے گا۔ جو کوئی بھی نبی ہونے کا دعوی کرے گا وہ کذّاب ہوگا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام ضرور تشریف لائیں گے اور انہیں نبوت پہلے سے ملی ہوئی ہے۔ وہ از سرِ نو نبی نہیں ہوں گے۔ اور سابقہ نبوت جو انہیں ملی ہوئی ہے اس کے مطابق وہ نبی ہیں اور ساتھ ساتھ نبی ﷺ کے امتی بھی ہوں گے۔

اس سے نبی ﷺ کی عظمت وشان ثابت ہوتی ہے کہ آپ کی زندگی میں اگر پہلا کوئی نبی بھی آجائے تو بھی وہ آپ ہی کی پیروی کرے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا مقام:

① آپ ﷺ تو وہ تھے جو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔

② جو خاتم النبیین ہیں۔

③ جو تمام جہانوں کے لئے رحمت کی خاطر بھیجے گئے ہیں

جن کو اللہ تعالیٰ نے سراج منیر بنا کر بھیجا ہے۔

جن کا ذکر کئی مقامات میں اللہ کے ذکر کے ساتھ ہوتا ہے۔

جن کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت شمار ہوتی ہے۔

جن کا فرمان گویا اللہ کا فرمان ہے۔

وہ جو سب سے پہلے بہشتی دروازہ کھلوائیں گے۔

جن کو عظیم الشان معراج کرائی گئی ہے۔

وہ جو سب سے زیادہ متقی ہیں۔

جو تمام لوگوں کے امام (مقتدٰی) ہیں۔

وہ جو سب سے پہلے سفارشی ہیں۔

جسے مبعوث کر کے اللہ نے احسان جتایا ہے۔

جنہیں اپنی اطاعت گزار امت کو پانی پلانے کی خاطر بے مثال حوض کوثر عطا کیا گیا ہے۔

جو پُل صراط پر بھی ''سَلِّمْ اُمَّتِی سَلِّمْ اُمَّتِی'' کہہ رہے ہوں گے۔

جو امی ہونے کے باوجود فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ ترین معیار ہیں۔

جن کی سفارش سب سے پہلے قبول ہوگی۔

جن کی بات حکمت سے خالی نہیں ہوتی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کی اطاعت میں یقینی نجات ہے ۔

جو اللہ کے متواضع بندے تھے۔

آخری نبی تھے نبی الرحمۃ اور خیر البشر تھے۔

جو راہ ھدایت کے سراج منیر تھے امت کے حق میں رؤف رحیم تھے۔

تو پھر افسوس صد افسوس کہ آپ ﷺ کی اطاعت چھوڑ کر امتی کی تقلید کی جائے محرومی ہے محرومی ہے کہ ایسے پیارے نبی کی نافرمانی کی جاتی ہے اور آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ کو چھوڑ کر وجودی صوفیاء کے کلام کی پیروی کی جارہی ہے۔

پیارے نبی ﷺ کی اطاعت اور اتباع ہی میں خیر ہے۔باقی آپ کی نافرمانی اور بدعات اور ضلالات میں شر ہی شر ہے۔معصیت گندگی کا ڈھیر ہے اور اتباع رسول خوشبودار پھول کا گلدستہ ہے۔اتباعِ رسول ایک نور اور روشنی ہے اور آپ ﷺ کی مخالفت میں تقلیدِ امتی ایک سخت اندھیرا ہے۔گناہ اور نیکی دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔خوشبو اور بدبو ایک ہی جگہ ٹھہر نہیں سکتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نبی ﷺ کا مقام سمجھ کر آپ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا اس طرح احترام کرنے کی توفیق دے جس طرح کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کا احترام کیا اور ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر: ⑰

رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کو سمجھنے والے کون؟

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

آج کے اس خطبہ میں یہ بیان کیا جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان اور مرتبہ ومقام کو کن لوگوں نے سمجھا ہے تو اس سلسلے میں آپ حضرات یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کو وہی مومنین سب سے زیادہ سمجھتے ہیں جو کہ ہر طرح کی شرکیات وبدعیات، قبر پرستی، شجر وحجر پرستی اور شخصیت پرستی کو چھوڑ کر صرف کتاب وسنت پر ہی عمل کرنے والے ہیں اور اس راستے میں اہل شرک اور اہل بدعت کی طرف سے پہنچنے والی ہر تکلیف پر صبر کرنے والے ہیں۔ اور اہل بدعت کے تمام باطل فرقوں سے علیحدہ رہنے والے ہیں۔ جو کہ ہر دور میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے منہج وطریقہ پر گامزن رہے اور وہ اب بھی اسی طریقے پر قائم ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔ ان شاء اللہ!

یہ مومنین اس طریقے پر قائم ہیں جو کہ مختلف بدعی فرقوں کے ظاہر ہونے سے قبل بھی تھا اور وہ قرآن وحدیث میں محفوظ ہے اس لیے کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے چنانچہ ان مومنین کا توحید ورسالت پر بھی ایمان پختہ ہے۔

صفات باری تعالیٰ میں بھی ان کا عقیدہ صحابہ کرام والا ہے۔

مسئلہ تقدیر میں بھی ان کا عقیدہ صحابہ جیسا ہے۔

مسئلہ شفاعت میں بھی ان کا عقیدہ صحیح ومستقیم ہے۔

اتباع رسول میں بھی ان کا منہج درست اور سدید ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی مومنین تمام اہل بدعت کے افراط وتفریط سے مبرا ہیں۔

چنانچہ۔۔۔وہ ایمان کے مسئلہ میں وعیدیہ (معتزلہ وخوارج) اور مرجئیہ کی طرح افراط و تفریط کا شکار نہیں ہوئے۔

۔۔۔وہ اسماء وصفات باری تعالی کے مسئلہ میں بھی معتزلہ وجہمیہ اور مشبھہ سے بھی مرعوب نہیں ہوئے۔

۔۔۔وہ مسئلہ تقدیر میں جبریہ اور قدریہ کے طریقے پر بھی نہیں چلے۔

۔۔۔وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں رافضی وخارجی طریقے سے بھی بیزار ہیں۔

۔۔۔اسی طرح وہ وجودی، حلولی صوفیہ کی گمراہیوں سے بھی بری ہیں۔

یہی مومنین اصلی اہل سنت اور اہل حدیث ہیں اور انھیں کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے:

"اِنَّ بَنِی اِسرَائِیلَ تَفَرَّقَت عَلَی ثِنتَینِ وَ سَبعِینَ مِلَّةً وَتَفتَرِقُ اُمَّتِی عَلَی ثَلاثٍ وَ سَبعِینَ مِلَّةً کُلُّھُم فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً ،قَالُوا: مَن ھِیَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ !؟قَالَ :مَا اَنَا عَلَیہِ وَاَصحَابِی " ۔

بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ایک کے سوا سب آگ میں داخل ہوں گے صحابہ نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! وہ کون سا ہوگا؟ فرمایا: "مَا اَنَا عَلَیہِ وَ اَصحَابِی" (آگ سے بچنے والی جماعت) وہ ہوگی جو اس طریقے پر چلے گی جس پر میں اور میرے صحابہ کرام چلتے ہیں۔

(ترمذی الایمان باب ماجاء فی افتراق الامۃ)

یہ وہ جماعت ہے جو کتاب وسنت کی نصوص پر کسی امتی کے قول وفعل کو مقدم نہیں کرتی اور نہی وہ جماعت ہے جو کسی بھی مسئلہ میں یہ نہیں کہتی کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نَحنُ مُقَلِّدُونَ یَجِبُ عَلَینَا تَقلِیدُ اِمَامِنَا فُلَانٍ!!!!'' اور یہی جماعت صحابہ کرام کے طریقے پر چلنے والی ہے اور یہی اہل سنت، اہل حدیث، اصحاب الحدیث، اہل اثر، طائفہ منصورہ اور اہل حق ہیں۔ اور یہی لوگ تمام گمراہ فرقوں سے یکطرفہ تھے اور اب بھی ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔ اور انھیں کا طریقہ صراط مستقیم پر چلنا ہے۔ اور ہمیں صراط مستقیم ہی کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورہ انعام آیت ۱۵۳ 'وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ میں اللہ تعالی نے اس طریقے پر چلنے کا حکم دیا ہے اور باقی تمام اہل بدعت واہل شرک کے راستوں کی پیروی سے روک دیا ہے فرمایا: ''ولا تتبعوا السبل'' اور دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو۔ اس آیت کی تفسیر کے لیے ترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فی افتراق الامۃ ضرور دیکھئے۔

اور اسی صراط مستقیم کو (اَلاَمرُ الاَوَّلُ) بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ مشہور تابعی ابوالعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: ''عَلَیکُم بِالاَمرِ الاَوَّلِ الَّذِی کَانُوا عَلَیہِ قَبلَ اَن یَّفتَرِقُوا'' (حلیۃ الاولیا: ج ۲ ص ۲۱۸) تم اس اول امر کو لازم پکڑو جس پر لوگ افتراق وانتشار کا شکار ہونے سے قبل تھے۔ ابوالعالیہ کے شاگرد کہتے ہیں کہ: میں نے ابوالعالیہ کی یہ بات حسن بصری سے ذکر کی تو انھوں نے کہا: ''قَد نَصَحَکَ وَاللّٰہِ وَصَدَقَکَ'' اللہ کی قسم! ابوالعالیہ نے یقیناً آپ کی خیر خواہی کی اور بجا فرمایا۔

جنید بغدادی فرماتے ہیں: ''اَلطُّرُقُ کُلُّھَا مَسدُودَۃٌ عَلَی الخَلقِ اِلَّا مَنِ ابتَغٰی اَثَرَ الرَّسُولِ ﷺ وَاتَّبَعَ سُنَّتَہُ وَلَزِمَ طَرِیقَتَہُ فَاِنَّ طُرُقَ الخَیرَاتِ کُلَّھَا مَفتُوحَۃٌ عَلَیہِ''.

(حلیۃ الاولیاء: ج ۱۰ ص ۲۵۷) (الفقیہ والمتفقہ للبغدادی: ج ۱ ص ۱۵۰)

مخلوق پر تمام راستے بند کر دیے گئے ہیں مگر جو رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلے، آپ کی سنت (طریقہ) کی پیروی اختیار کرے اور اسی کو اپنے اوپر لازم کر لے تو بلاشبہ اس کے لیے نیکیوں اور بھلائیوں کے تمام راستے کھلے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:۳)

اور یہی طریقہ منہج المحدثین ہے یعنی عقائد، اعمال اور اخلاق میں کتاب وسنت کی پیروی کرنا اور قرآن حکیم میں اسی کو سبیل المومنین کہا گیا ہے۔ اور یہی وہ اہل سنت اور اہل حدیث مومنین ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے متبعین ہیں اور انھیں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر اس وقت بتایا دیا تھا جب کہ وہ تورات لینے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (الاعراف:۱۵۶۔۱۵۷)

''میں اپنی رحمت ان نیک لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو متقی پرہیز گار ہوں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور ہماری آیات پر یقین کریں گے اور ایسے رسول نبی امی کی پیروی کریں گے جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔ وہ (رسول) ان کو نیکی کے کاموں کا حکم دے گا اور برائی کے کاموں سے منع کرے گا اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتائے گا اور گندی چیزوں کو ان پر حرام کرے گا اور ان لوگوں پر جو جاہلیت کے بوجھ اور طوق ہونگے ان کو اتار دے گا''۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (نور:۶۳)

''جولوگ اس (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ ڈریں کہ انہیں کوئی فتنہ نہ پہنچ جائے یا دردناک عذاب نہ پہنچ جائے''

مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي". ''جس نے میرے حکم کی مخالفت کی اس کے مقدر میں ذلت اور رسوائی ہی ہے۔

(بخاری، الجھاد، باب ما قیل فی الرماح، باب نمبر ۸۸ فی ترجمۃ الباب بصیغۃ التمریض)

یہودی، عیسائی، کافر، مشرک، منافق اور فاسق وفاجر سب کے سب آپ ﷺ کی مخالفت کرنے سے ڈریں کہیں دنیا میں اللہ کے عذاب کی لپیٹ میں نہ آجائیں۔

۱۔ اہل حدیث کون ہیں؟

اہل حدیث تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو کتاب وسنت پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتے ہیں، انہی کو اپنا پیشوا بناتے ہیں۔ اہل حدیث یعنی کتاب وسنت پر عمل کرنے والوں کے حق ہی میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

" لَا تَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَ لَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذَالِكَ". (بخاری: المناقب، باب سوال المشرکین ان یریھم النبی ﷺ ۔۔۔: ۳۶۴۱)

''میری امت سے ایک جماعت اللہ کے دین پر قائم رہے گی ان کی مدد چھوڑنے والے یا ان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور وہ (دلائل وبراہین کے لحاظ سے) لوگوں پر غالب رہیں گے''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شیخ محدث علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں (هُمْ اَهْلُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحَدِیْثِ) یعنی وہ اہل حدیث ہیں۔(حنفی حاشیہ صحیح بخاری عربی جلد۲ ص ۱۰۸۷)

نیز فرماتے ہیں: "هُمْ اَهْلُ الْحَدِیْثِ اَلَّذِیْنَ یَتَعَاهَدُوْنَ مَذْهَبَ الرَّسُوْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَیَذُبُّوْنَ عَنِ الْعِلْمِ لَوْ لَاهُمْ لَاَهْلَکَ النَّاسَ :اَلْمُعْتَزِلَةُ وَالرَّافِضَةُ وَالْجَهْمِیَّةُ وَاَهْلُ الْاِرْجَاءِ وَالرَّاْیِ".

(مفتاح الجنۃ فی الاحتجاج بالسنۃ للسیوطی طبع منیریہ ص ۴۸،۴۹ طبع دار الھدی النبوی مکتبہ ابن تیمیہ الکویت ص ۱۱۹، بدعۃ التعصب المذہبی لعید عباسی۔ ج ۲ ص ۳۳)

"یعنی وہ اہل حدیث ہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر چلنے کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں اور آپ کے علم سے دفاع کرتے ہیں (یعنی حدیث کی مخالفت کرنے والوں کا خوب رد کرتے ہیں اور اس میں ان کی کسی قسم کی تحریف وتاویل نہیں چلنے دیتے) اگر دنیا میں اہل حدیث نہ ہوتے تو معتزلہ، رافضہ، جہمیہ، مرجیہ اور مقلدین اہل رائے لوگوں کو گمراہ کر کے انہیں برباد کر دیتے"۔

۲: جامد ومتعصب مقلدین کا ظلم وستم:

اسی طرح وہ جامد ومتعصب مقلدین بھی ڈر جائیں جو ایسے عظیم مقدس عظمت والے رسول کی اتباع چھوڑ کر کسی امتی کی پیروی کرتے ہیں اسی کی مانتے ہیں اسی کی طرف نسبت کئے ہوئے ہیں اور وہ دوسرے لوگوں کو بھی کتاب وسنت کی پیروی سے روکتے ہیں اور ایک امتی کی تقلید کی طرف بڑے زور وشور سے دعوت دیتے تھکتے نہیں۔ان کا کوئی فرد اگر ان کے اس امام اور اس امتی کی پیروی چھوڑ کر محمد ﷺ کی پیروی شروع کر دے تو وہ اس سے دشمنی کرتے ہیں اور مارتے ہیں۔اسے گھر سے نکال دیتے ہیں اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں دور حاضر میں اس کی بیسیوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

☆ضلع لاہور کی ایک بستی خضرا آباد میں ایک اسلم نامی شخص کو 6 فروری 2005ء کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباعِ رسول کی پاداش میں سزا دی گئی۔اس کے والد بشیر احمد کو زخمی کیا گیا۔اس کی بے چاری ماں کو ہاتھ پر خنجر مارا گیا۔ہاتھ کو زخمی کیا گیا۔بے چاری کئی دن تک علاج کرواتی رہی۔

☆ ضلع فیصل آباد سرگودھا روڈ پر چک نمبر 7 میں ایک شخص نے اپنی حقیقی ماں کو قتل کیا تھا اس کا قصور یہ تھا کہ اس نے اسے کہا تھا کہ بیٹا عرس پر نہ جایا کرو یہ کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے۔

☆ اسی طرح 2004ء میں نارنگ منڈی کے پاس سندرانہ بستی میں ایک شخص نے فائر کر کے محمد بوٹا اور اس کے بیٹے مشتاق کو قتل کر دیا صرف اس لئے کہ انہوں نے اسے بعض بدعات سے روکا تھا۔

☆ 2005ء میں پاکپتن میں ایک شخص نے اپنے بیٹے اقبال کو مار کر گھر سے نکال دیا اور اپنی دو بیٹیوں کو کمرے میں بند کر کے مارا۔صرف اس لئے کہ ان کے سینے کتاب وسنت کے نور سے منور ہو چکے تھے۔اور وہ انہیں ان پر عمل نہیں کرنے دیتا تھا۔وہ ابھی تک اپنے مؤقف پر پکے ہیں اور وہ جب بھی موقع ملتا ہے انہیں مارتا ہے۔بیٹیوں کو گندی گالیاں نکالتا ہے،متکبر بنا ہوا ہے اور اپنی بڑی بیٹی کی شادی بھی ایک جامد مقلد سے زبردستی کر دی ہے رخصتی کے دن اسے کھینچ کر ہی کار میں پھینکا اور وہ رو رہی تھی اور انکار کر رہی تھی اور ہے وہ بالکل ان پڑھ حروف تہجی بھی نہیں جانتا۔اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرمائے۔الحمدللہ اس کے خاوند عبدالغفور کو بعد میں اللہ تعالیٰ نے ھدایت نصیب کر دی ہے اس نے تقلید جامد کو ترک کر دیا ہے۔

☆ آپ دور نہ جائیں مشہور عالم دین اور خطیب مولانا عتیق الرحمٰن شاہ صاحب آف راولپنڈی حفظہ اللہ ہی سے پوچھ کر دیکھ لیں کہ کتاب وسنت پر عمل کرنے' اتباعِ رسول اختیار کرنے اور جامد تقلید ترک کرنے والے کیساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ابھی ستمبر 2005ء میں پاکپتن ہی میں ایک عبدالغفور نامی شخص کو اس کے بڑے بھائی نے پانی میں زہر پلا کر ہلاک کر دیا تھا جو کہ فجر کی نماز سے قبل فوت ہوا تھا اللہ اسے جنت دے۔آمین اس کا قصور یہی تھا کہ اس نے تقلید ترک کر کے کتاب وسنت والا طریقہ اختیار کر لیا تھا۔

۳۔علماء حدیث پر اہل تقلید کے ظلم وستم کی چند مثالیں:

اور کتاب وسنت پر چلنے والے اور جامد تقلید ترک کرنے والے اہل حدیث کی یہ کوئی نئی تاریخ نہیں ہے بلکہ ماضی میں بھی ان کے ساتھ اہل بدعت واعتزال اور جامد مقلدین کی طرف سے اسی طرح ہوتا رہا ہے۔

۱۔ چنانچہ ایک مقلد نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سر پھوڑ دیا تھا۔(توالی التاسیس)

۲۔ ایک متعصب مقلد نے سید الفقہاء اور امیر المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو جلاوطن کروا دیا تھا۔اور ایک مقلد نے امام بخاری پر ایک جھوٹا بہتان بھی لگا دیا تھا۔اور مولانا عبدالحی لکھنوی نے ھدایہ کے حاشیے میں بہتان لگانے والے کی تردید کی ہے۔

۳۔ امام اہل سنت وحدیث احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو کوڑے لگوائے گئے۔

۴۔ امام احمد بن نصر خزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کروایا گیا اور ان کا سر چوراہے میں لٹکا دیا گیا۔ان کے متعلق امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں:

"وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الحَدِيْثِ" کہ وہ اہل حدیث میں سے تھے۔

(تاریخ الخلفاء حالات عباسی خلیفہ ھارون واثق باللہ)

۵۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے مناظروں میں شکست فاش کھانے والے مقلدین کی طرف سے شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو کئی دفعہ جیل میں جانا پڑا' تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں اور اسکندریہ میں ان پر حملہ بھی کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ علامہ مزّی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مناظرہ میں شکست خوردہ کی طرف سے جیل بھیج دیا گیا۔
(دررالکامنہ' حافظ ابن حجرؒ ' ۱/۱۴۶' البدرالطالع للشوکانی)

۷۔ حافظ عبدالغنی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف قتل کا فتویٰ دیا گیا اور دمشق سے نکال دیا گیا۔ (تذکرۃ الحفاظ' جلد ا' صفحہ ۱۶۶)

حافظ ضیاء الدین ابوعبداللہ ابن عبدالواحد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حافظ عبدالغنی مقدسی سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ ہم موصل شہر میں حافظ عُقیلی کی کتاب الجرح والتعدیل کا سماع کررہے رہے تھے جس کی وجہ سے اہل موصل نے مجھے پکڑ کر قید کردیا اور مجھے قتل کرنا چاہا اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ حافظ عقیلی کی کتاب میں ابوحنیفہ کا بھی ذکر تھا، میرے پاس ایک لمبے قد کا آدمی تلوار اٹھائے ہوئے آیا، میں نے سمجھا شاید یہ مجھے قتل کرنے کی غرض سے آیا ہے اگر یہ مجھے قتل کردے گا تو مجھے (ان کی اذیتوں سے) راحت حاصل ہو جائے گی لیکن اس نے مجھے کچھ نہ کہا اور قید کرنے والوں نے بھی مجھے چھوڑ دیا۔

حافظ ضیاء الدین فرماتے ہیں: ''انھیں چھوڑنے کی وجہ دراصل یہ تھی کہ حافظ عبدالغنی اور ابن البرنی دونوں ہی حافظ عقیلی کی کتاب کا سماع کررہے تھے، ابن البرنی نے حنفیوں کے آنے سے پہلے ہی اس کتاب سے وہ ورقے علیحدہ کرلیے تھے جن میں ابوحنیفہ کا ذکر تھا، حنفیوں نے ساری کتاب کے صفحات پلٹ کر دیکھے انھیں کہیں بھی ابوحنیفہ کا نام نہیں ملا تھا اسی وجہ سے انھوں نے حافظ عبدالغنی کو رہا کردیا تھا۔

(دیکھئے: مقدمہ محقق کتاب عمدۃ الاحکام میرامین دُھیری ص ۴۶)

۸۔ علامہ طرطوشی رحمۃ اللہ علیہ کو رفع الیدین کرنے کی پاداش میں قتل کرنے کی کوشش کی گئی
(الاعتصام للشاطبی' جلد ا' صفحہ ۲۹۵)

۹۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حافظ الحدیث بقی بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ کو اندلسی متعصب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلدین کی طرف سے صرف علم حدیث نبوی ﷺ کی نشر واشاعت کی وجہ سے ڈرایا دھمکایا گیا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے شر سے محفوظ فرمایا اور انہوں نے وہاں اندلس میں حدیث نبوی ﷺ کی نشر واشاعت کی۔جبکہ اہل رائے مقلدین حدیث کی مشہور کتاب مصنف ابن ابی شیبہ پڑھنے سے روکتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۸۷، ۲۸۸)

۱۰۔ بیس (۲۰) سال کے نوجوان قمر بیگ لوہار نے ۴ نومبر ۱۹۳۷ء میں یا رسول اللہ کا نعرہ مار کر تیز کیا ہوا گنڈاسہ (ٹوکہ) مناظر اسلام اور فاتح قادیاں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے سر پر زور سے مارا تھا جس کی وجہ سے پگڑی اور کُلاہ بھی کٹ گیا تھا اور ان کے سر پر گہرے زخم آ گئے تھے پیشانی سے ناک تک کافی زخم ہوا گہرے زخموں کی تعداد تین تھی، اسی کی وجہ سے مناظرِ اسلام زمین پر گر پڑے تھے۔ان کا خون جاری تھا کپڑے خون سے رنگے ہوئے تھے، وہ فرما رہے تھے:

"اَللّٰھُمَّ احْشُرْنِي فِي الْمَقْتُولِينَ فِي سَبِيلِکَ. آمِينَ.

(شمع توحید از مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ص: ۴۶۔۴۷)

۱۱۔ افغانستان میں ایک مقلد شخص نے متبع سنت کی انگلی کاٹ دی تھی اس کا قصور یہ تھا کہ اس نے تشہد میں شہادت کی انگلی کا اشارہ کیا تھا۔جیسا کہ علامہ فُلَّانی نے ایقاظ ھمم اولی الابصار میں ذکر کیا ہے۔

۱۲۔ بعض متعصب مقلدین نے سید نذیر حسین محدّث دہلوی رحمہ اللہ کو بھی بہت سی تکالیف پہنچائی تھیں۔(دیکھئے حیات الشیخ السید میاں نذیر حسین محدث دھلوی از پروفیسر محمد مبارک کراچی، فتاوی نذیریہ کا افتتاحیہ حیات الشیخ: جلد ا ص ۴۱ تا ۴۵)

۴۔ ایک سبق آموز واقعہ:

سنن ابن ماجہ اور سنن نسائی کے مشہور محشی شیخ ابوالحسن سندھی حنفی رحمہ اللہ سینے پر ہاتھ باندھنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی سنت وحدیث پر عمل کیا کرتے تھے۔اس سلسلہ میں انہیں قید وبند کی صعوبت میں بھی مبتلا ہونا پڑا، جسے انہوں نے خندہ پیشانی سے برداشت کیا چنانچہ شیخ محمد عابد سندھی اپنی کتاب تراجم الشیوخ میں شیخ ابوالحسن سندھی کے حالات میں لکھتے ہیں:

''شیخ ابوالحسن صاحب حدیث پر عمل کرنے والے تھے کسی مذہب کی آڑ لے کر حدیث کو نہ چھوڑتے تھے رکوع سے پہلے رکوع سے اٹھ کر اور دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے اور اپنے ہاتھ بھی سینے پر باندھا کرتے تھے اور ان کے زمانہ میں حنفی المذہب شیخ ابوالطیب سندھی بھی تھے جو اپنے مذہب (حنفی) سے عدول نہ کرتے تھے تو یہ بزرگ شیخ صاحب موصوف سے مناظرہ کرتے تو جب شیخ ابوالحسن دلائل پیش فرماتے تو شیخ ابوالطیب ان دلائل کا جواب دینے سے عاجز آجاتے پھر یہ نزاع وتکرار ان کے مابین مسلسل قائم رہا تا آنکہ مدینہ منورہ میں روم کے حنفی قاضیوں سے ایک حنفی قاضی تشریف لائے تو شیخ ابو الطیب ان کے پاس گئے اور شیخ ابوالحسن کے ان کے مذہب کی طرف مائل نہ ہونے اور بعض مسائل میں امام صاحب (ابوحنیفہؒ) کی مخالفت کرنے کی شکایت کی۔قاضی صاحب نے شیخ ابوالحسن کے حال سے بحث وکرید کی تو انہوں نے شیخ ابوالحسن کو علوم وفنون میں امام پایا اور اہلِ مدینہ کو ان کے شاگرد۔تو اس صورتِ حال کے پیشِ نظر قاضی صاحب نے شیخ ابوالحسن سے اپنے لیے دعا کروانے کے سوا کوئی گنجائش نہ پائی پھر شیخ ابوالطیب ہر سال ہر قاضی کے پاس شیخ ابوالحسن کا شکوہ کرتے رہے حتیٰ کہ ایک سال امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر ایک متعصب قاضی آگیا تو شیخ ابوالطیب نے شیخ ابوالحسن کے معاملے کی اس متعصب حنفی قاضی کے پاس بھی شکایت داغ دی۔اس قاضی نے شیخ ابوالحسن کو اپنے پاس طلب وحاضر کرلیا اور حکم دیا کہ وہ اپنے ہاتھ ناف کے نیچے باندھیں اور تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ نماز میں کسی اور جگہ رفع الیدین نہ کریں۔شیخ ابوالحسن نے جواب دیا کہ میں یہ (آپ کے حکم کی تعمیل) نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا۔ قاضی صاحب نے انہیں ایک ایسی تاریک واندھیر کوٹھری میں قید و بند کرنے کا حکم دے دیا جس کوٹھری میں بوجہ تاریکی قیدی اپنے اعضاء بھی نہ دیکھ سکے اور بول و براز بھی وہ اسی کوٹھری میں کرے۔ چنانچہ شیخ ابوالحسن ایسی کوٹھری میں چھ دن محبوس رہے۔ مدینہ والے شیخ صاحب کو نصیحت کرتے کہ آپ قاضی صاحب کا حکم (ہاتھ زیرِ ناف باندھنا اور رفع الیدین چھوڑنا) مان لیں اور قید سے رہا ہو جائیں۔ شیخ صاحب انہیں جواب دیتے ''میں وہ کام نہیں کروں گا جو میرے نزدیک صحیح اور ثابت ہی نہیں اور وہ کام نہیں چھوڑوں گا جو میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے عمل سے ثابت ہو چکا ہے''۔ اور اس جواب پر انہوں نے حلف وقسم اٹھالی۔ لوگ قاضی کے پاس گئے تو قاضی نے بھی قسم اٹھالی کہ اگر اس (قاضی) نے شیخ صاحب کو سینے پر ہاتھ باندھے دیکھ لیا تو پھر وہ انہیں دوبارہ جیل میں ڈال دیں گے تو لوگوں نے شیخ صاحب کو مشورہ دیا کہ وہ بدن پر کپڑا لپیٹ کر کپڑے کے نیچے (سینے پر) ہاتھ باندھ لیا کریں تاکہ شیخ اور قاضی دونوں کی قسمیں ٹوٹنے نہ پائیں۔ تو شیخ صاحب نے لوگوں کے اس مشورہ کو قبول فرمالیا اس کے بعد تھوڑی ہی مدت گزرنے پائی تھی کہ کسی نے آکر شیخ ابو الحسن صاحب کو ان کی نماز میں قاضی صاحب کے فوت ہو جانے کی اطلاع دے دی تو شیخ صاحب نے فوراً وہ کپڑا اُتار پھینکا''۔

(دیکھئے۔ نماز میں ہاتھ اٹھانے اور باندھنے کی کیفیت' از فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالمنان نورپوری حفظہ اللہ' ص ۴۰ تا ۴۳)

۵۔ جامد اور متعصب مقلدین کا مبلغ علم:

سابق پادری جناب گلزار اے پال جنہوں نے 27 مارچ 2004ء کو اسلام قبول کیا اور اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے اپنا نام گلزار احمد رکھا وہ بائبل کے اچھے خاصے عالم ہیں۔ ایک انٹرویو میں ان سے سوال ہوا کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اسلام قبول کرنے کے بعد کوئی انوکھا اور عجیب وغریب واقعہ پیش آیا ہو؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: ایک دفعہ میں مزنگ اڈہ لاہور میں نماز کے لیے گیا تو مسجد کے خطیب صاحب تقریر کرتے ہوئے لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ ''اگر مسجد میں کوئی .....اہل حدیث آجائے تو مسجد دھونی چاہئے'' مجھے ان کی بات سن کر بہت دکھ ہوا میں نے وہاں نماز تو نہ پڑھی۔ البتہ میں نے ایک دن اس مسجد کے خطیب صاحب سے ملاقات کی ان کے سامنے میں نے قرآن مجید کے متعدد نسخے اور حدیث کی کتابیں رکھیں اور پھر میں نے ان سے کہا ''مولوی صاحب! آپ کا یہ کہنا کہ اہل حدیث مسجد میں آئے تو مسجد ناپاک ہوجاتی ہے مجھے ذرا قرآن اور حدیث میں یہ مسئلہ دکھادیں تاکہ میری تسلی ہوجائے''۔

کہنے لگے ''میں نے یہ مسئلہ پڑھا تو کہیں نہیں البتہ میں نے اپنے استاد سے سنا ہے'' میں نے کہا کہ ''چلیں اپنے استاد سے ملاقات کروادیں' ان سے پوچھ لیتے ہیں''۔

چنانچہ وہ (لاہور میں واقع) شاہدرہ میں مجھے اپنے استاد کے پاس لے گئے شاہدرہ میں ان کے استاد ایک نام نہاد پیر ہیں جنہیں میں اس سے پہلے بھی ذاتی طور پر جانتا تھا۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا ''اللہ کے بندے! جسے تم اپنا استاد کہہ رہے ہو یہ تو خود بے چارہ ان پڑھ اور جاہل ہے'' خیر میں نے سوچا اب آئے ہوئے ہیں تو چلیں پیر صاحب سے بھی پوچھ ہی لیتے ہیں۔ جب ان سے میں نے پوچھا تو وہ کہنے لگے ''پڑھا تو میں نے بھی کہیں نہیں بس میں نے بھی اپنے استاد سے سنا تھا میں نے ان سے کہا ''اللہ کے بندے! رسول اللہ ﷺ نے تو نجران کے عیسائی وفد کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا تھا اور ایک تم ہو کہ نبی کے امتی ہو کر اپنے ہی کلمہ گو بھائیوں کو مسجد سے نکال رہے ہو۔

(ماہنامہ مجلۃ الدعوۃ اگست 2005ء صفحہ نمبر 47)

میں کہتا ہوں کہ نبی ﷺ نے بنو حنیفہ کے سردار ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو مسجد کے ستون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ باندھ دیا تھا جو تین دن کے بعد متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ پر باب دخول المشرک المسجد قائم کیا ہے۔ حدیث نمبر ۴۶۹۔

۶۔ ایک سچا لطیفہ:

میں نے محترم المقام پروفیسر حافظ ثناء اللہ خاں صاحب حفظہ اللہ سے ان کی مسجد ربانی (پونچھ روڈ لاہور) میں سنا۔ فرما رہے تھے کہ 1972ء میں میں شکر گڑھ میں تھا کہ وہاں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے جامد مقلدین کی مسجد میں جہری نماز باجماعت ادا کی اور نماز میں آمین بلند آواز سے کہہ دی۔ سلام پھیرنے کے بعد امام صاحب کہنے لگے جس نے آمین اونچی کہی ہے اسے پکڑو اور تحقیق کرو کہ یہ مسجد میں کہاں کہاں سے گزرا ہے' کس کس صف پر اس کے پاؤں لگے ہیں؟ ساری جگہوں کو دھویا جائے یا صفوں کو کاٹ دیا جائے اور مسجد میں لوگ زیادہ تھے۔ ابھی یہ باتیں اور چہ میگوئیاں ہی ہو رہی تھیں تو میں بھیڑ میں کھڑا ہو کر کھسک کھسک کر امام صاحب تک پہنچ گیا اور اس کی داڑھی کو ہاتھ لگا دیا۔ اور امام صاحب اپنے مقتدیوں کو یہ کہنے پر مصر تھے کہ بھئی جلدی کرو مسجد کو دھوؤ تو میں نے عرض کیا کہ میں نے آمین اونچی کہی تھی تو میں نے تو آپ کی داڑھی کو بھی ہاتھ لگا دیا ہے تو آپ کی داڑھی کا کیا بنے گا؟ یا تو اسے کٹانا پڑے گا یا دھونا پڑے گا تو مولوی صاحب ٹھنڈے پڑ گئے اور خاموش ہو گئے۔

۷۔ جامد تقلید شخصی:

اس سے ان لوگوں کو بھی سبق لینا چاہیے جو دن رات یہ کہتے رہتے ہیں: "نحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا" کہ ہم مقلد ہیں ہم پر ہمارے امام کی تقلید واجب ہے اور لوگوں کو بھی تقلید شخصی کی دعوت دیتے رہتے ہیں جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے امام کے خلاف ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو وہ اپنے امام ہی کی بات پر عمل کرتے ہیں اور فرمان نبوی کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ بسا اوقات حدیث نبوی سن کر ان کے دل کڑھتے ہیں اور ناپسندیدگی کے آثار ان کے چہروں پر ظاہر ہو جاتے ہیں حالانکہ مومن کی یہ شان نہیں ہے نبی ﷺ تو فرماتے ہیں کہ: اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوں اور تم مجھے چھوڑ ان کی پیروی کرنے لگ جاؤ تو راہ راست سے بھٹک جاؤ گے۔

سچ فرمایا شاہ ولی اللہ دھلوی رحمہ اللہ نے:

"فَاِنْ بَلَغَنَا حَدِيْثٌ مِنَ الرَّسُوْلِ الْمَعْصُوْمِ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ بِسَنَدٍ صَالِحٍ يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِهٖ وَتَرَكْنَا حَدِيْثَهُ وَاتَّبَعْنَا ذَالِكَ التَّخْمِيْنَ فَمَنْ اَظْلَمُ مِنَّا وَمَا عُذْرُنَا يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ".

(حجۃ اللہ البالغہ :۱/۱۵۶)

"اللہ تعالیٰ نے جس معصوم رسول کی پیروی اور بات ماننا ہم پر فرض کیا ہے، اس رسول کی کوئی حدیث صحیح سند کے ساتھ اگر ہمیں پہنچ جائے اور وہ حدیثِ رسول (امام ابوحنیفہ وغیرہ) کے مذہب کے خلاف دلیل ہو اور ہم حدیثِ رسول کو اگر چھوڑ کر امام صاحب کے اس تخمینے پر عمل کر لیں تو ہم سے بڑا ظالم بھی کوئی ہوگا؟ اور اس دن ہمارا کیا عذر ہوگا جب کہ سب لوگ رب العالمین کے روبرو کھڑے ہونگے؟"

یہ ہے وہ مقام جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا رسول بنا کر بھیجا کہ آپ کی وجہ سے وہ (اللہ) تمام جہانوں پر رحمت کرے۔

﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ (انبیاء:۱۰۷)

"اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں پر رحمت کرنے کی خاطر ہی بھیجا ہے"۔

اس کا مطلب یہی ہے کہ جو آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان لے آیا، اس نے گویا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس رحمت کو قبول کر لیا اور اللہ کی اس نعمت کا شکر ادا کیا۔ نتیجۃً دنیا اور آخرت کی سعادتوں سے ہمکنار ہو گیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: "اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ" میں ایسی عظیم رحمت ہوں جو ایک عظیم تحفہ اور ھدیہ کی صورت میں اس امت کو ملی ہے"۔

(صحیح الجامع الصغیر، ۲۳۴۵)

آپ ﷺ رحمت کا سبب ہیں۔ رحمت کرنے والا اللہ، آپ کو رسول بنانے والا اللہ، آپ کو بھیجنے والا اللہ فرماتا ہے: ﴿يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ﴾ "وہ (اللہ) جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے"۔

ابو طالب کے بارے میں آپ ﷺ تو چاہتے تھے کہ وہ رحمت میں داخل ہو جائے لیکن اللہ نے نہیں چاہا۔ ہاں البتہ اللہ تعالیٰ نے اتنا چاہا کہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہو۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے، اسی طرح ہوتا ہے آپ ﷺ اللہ کی چاہت ہی پر راضی تھے۔ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے تھے۔ آپ کا مرتبہ و مقام بہت بلند ہے آپ پر درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

۸۔ جامد تقلید والے مقلد اور متبع سنتِ رسول کی مثال:

نبی ﷺ کی اتباع چھوڑ کر آپ کا نافرمان، یا کسی امتی کی جامد و اندھی تقلید کرنے والا شخص، اتباعِ سنت کی خوشبو سے ہمیشہ کے لئے محروم رہتا ہے۔ الّا یہ کہ وہ نافرمانی چھوڑ دے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ باغوں میں خوشبودار پھولوں پر بیٹھنے والے سیاہ بھونڈ کی ایک دفعہ اپنے ہم جنس سیاہ گبریلے بھونڈ سے ملاقات ہو جاتی ہے اور یہ گبریلا عام طور پر گوبر اور گندگی پر رہتا ہے اور عادت کے مطابق گندگی کی گولی بناتا ہے۔ اپنی ناک کے ساتھ اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلاتا رہتا ہے۔ پھولوں پر بیٹھنے والا بھونڈ اس پر ترس کھاتا ہوا اسے کہتا ہے کہ کیا تم ایسی خراب جگہ اور گندگیوں ہی میں زندگی گزار رہے ہو۔ تمہاری ساری زندگی اسی طرح ہی بیت جائے گی۔ آؤ میرے ساتھ چلو اور ذرا باغوں کے پھلوں اور پھولوں کی سیر کرو۔ اور اگر تمہیں ان کا مزہ اور خوشبو اچھی لگے تو وہاں ہی رہنا۔ وہ بہت ہی اچھی جگہ ہے۔ گوبر کا بھونڈ کہنے لگا بہت اچھا! یہ کہہ کر گندگی کا کچھ ٹکڑا منہ میں لے لیا اور باغوں کے بھونڈ کے ساتھ باغوں کی سیر کے لیے نکل گیا چنانچہ دونوں نے باغوں کی خوب سیر کی۔ سیر کے بعد جب واپس ہوا تو باغوں کے بھونڈ نے اس گبریلے سے پوچھا کہ بتایئے جناب باغوں کی خوشبو پسند آئی، دل و دماغ معطر ہوا؟ یا وہی گندگی کی بدبودار گولیاں پسند آئیں جن کو کھینچے پھرتے تھے۔ گندگی کا گبریلا بھونڈ کہنے لگا کہ میں نے باغ کے پھول کو خوب دیکھا اور سونگھا لیکن سب میں وہی اپنی غذا کا اثر اور بدبو کا مزہ پایا وہ باغ کا بھونڈ بڑا حیران ہوا کہ کیا معاملہ ہے کہ اس بیوقوف نے طیب (خوشبودار) اور خبیث (بدبودار) کو ایک ہی درجہ میں سمجھ لیا۔

آخر غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نسوار، بیرہ کھانے والے کی طرح گندگی کی ایک چھوٹی سی گولی منہ میں رکھے ہوئے پھولوں کو سونگھتا رہا ہے۔ تب اس نے کہا کہ اے بے وقوف! تجھے پھولوں کا مزہ اور خوشبو کیسے اثر کرتی، تیرے منہ میں تو وہی گندگی کی گولی رکھی ہوئی ہے، اگر اس کو نکال کر اپنا منہ صاف کر لیتا تو پھول اور پھلوں کا مزہ ضرور پاتا۔

میرے دوستو اور بزرگو! متبعِ سنتِ رسول ﷺ اور جامد تقلید والے مقلد کی مثال بھی اسی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب وسنت کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر طرح کی گمراہی سے بچائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑱

آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ:

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِم﴾

آپ ﷺ کی سیرت کا موضوع اتنا لمبا ہے، اتنا طویل ہے کہ اس کے بیان کے لیے کئی دفتروں اور کئی رجسٹروں کی ضرورت ہے کیوں کہ آپ کی سیرت کے پہلوؤں اور اس کے شعبہ جات کی فہرست بھی طویل ہے۔ پھر ہر شعبہ اپنے مقام پر ایک تفصیل رکھتا ہے۔ آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ میں سے جس خُلق کو بھی دیکھا جائے، وہ اعلیٰ سے اعلیٰ ہے۔ اس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔

ا۔ قرآنی اخلاقیات:

قرآن مجید میں اخلاقیات کی فہرست بھی طویل ہے۔ مثال کے طور پر صدق، عفو و درگزر، توکل، صبر، شکر، استقامت، سخاوت، میانہ روی، قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، اور پڑوسیوں کے ساتھ احسان اور مسافروں، سوالیوں اور غرباء کی مدد، غلام، لونڈی اور قیدیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ، امانت داری، ایفائے عہد (وعدہ پورا کرنا)، نیکی کی بات کرنا، آپس میں محبت ڈالنا، صلح کرانا، والدین کی اطاعت و خدمت کی تلقین کرنا، سچی گواہی دینا، اکل حلال وغیرہ۔

سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کی سیرۃ النبی جلد ۶ صفحہ ۱۰۳/۱۰۴ پر تقریباً ۸۰ قرآنی اخلاق لکھے ہیں! ان سب اخلاقیات کو سامنے رکھتے ہوئے، آپ حضرات غور کریں کہ نبی ﷺ کی ذات گرامی میں ہر خُلقِ حَسَن بدرجہ اتم موجود تھا۔ پھر ہر اچھی خصلت کو اپناتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً سچ بولنا اچھی خصلت ہے آپ ﷺ پوری زندگی سچ ہی بولتے رہے اور سچائی کی ضد یعنی جھوٹ سے آپ ﷺ انتہائی بچتے رہے حتی کہ پوری زندگی میں آپ ﷺ کا کوئی ایک گھوٹ بھی ثابت نہیں کر سکا۔اسی طرح دوسری تمام خصائل حمیدہ کو سمجھ لیجئے۔مثلاً

آپ ﷺ ہمیشہ صبر کرتے، بے صبری سے پرہیز کرتے۔ ہمیشہ شکر کرتے، ناشکری سے پرہیز کرتے۔ سخاوت کرتے، بخل سے پرہیز کرتے۔اقتصاد (میانہ روی) کرتے، تبذیر (فضول خرچی سے پرہیز کرتے۔امانت داری پر عمل کرتے، خیانت سے پرہیز کرتے تھے۔

اب آپ اگر اخلاقیات کی قرآنی فہرست سامنے رکھیں پھر امّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول میں غور کریں کہ جب ان سے پوچھا گیا: ''اَنْبِئِینِی عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ'' ''ہمیں نبی ﷺ کے خلق کے متعلق بتایئے'' تو انہوں نے جواب دیا ''کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ '' کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ آپ ﷺ کا خلق تو قرآن تھا۔یا قرآن ہی آپ ﷺ کا خلق تھا۔(بخاری)

مطلب یہ تھا کہ قرآن میں جتنے بھی اخلاقیات ذکر ہیں، جتنی بھی صفاتِ حمیدہ ذکر ہیں، جتنی بھی خصائلِ طیّبہ ذکر ہیں، ان پر آپ ﷺ عمل کرتے تھے۔اور قرآن میں جتنے بھی مذموم اخلاق کا ذکر ہے اور بدخصلتوں کا تذکرہ ہے اور بدخلقیوں کی نشان دہی کی گئی ہے، آپ ﷺ ان سب سے پرہیز کرتے تھے۔مثلاً جھوٹ، بخل، تنابز بالالقاب، غرور، وعدہ خلافی، گانا موسیقی سننا، وغیرہ

﴿كُلُّ ذَالِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا﴾ (الاسراء:۳۸)

حقیقت یہ ہے کہ قرآن حکیم نبی ﷺ کے اخلاق حمیدہ کا آئینہ ہے۔جیسا کہ مولانا محمد حنیف ندویؒ کی مشہور کتاب چہرہ نبوّت میں اس چیز کو خوب وضاحت سے بیان کیا گیا ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویسے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طبیعت میں خوبیاں اور اخلاق حسنہ اور صفاتِ طیبہ رکھ دی تھیں اور آپ ﷺ کی فطرت میں شامل کر دی تھیں اور ان پر عمل کرنے کی توفیق بھی دے دی تھی۔

۲۔خُلق کی اقسام: یہ لفظ عام ہے اس کی دو قسمیں ہیں:ا۔اچھا خلق ۲۔برا خلق

اچھا خلق قابلِ تعریف ہے، برا خلق قابل مذمت ہے۔پھر خلق چاہے اچھا ہو یا برا کبھی فطری ہوتا ہے اور کبھی کسبی ہوتا ہے۔

فطری کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی طبیعت ہی میں اچھی یا بری خصلت رکھ دے اور پیدا کر دے۔

اور کسبی کا مطلب یہ ہے کہ جن خصائل وعادات کے اپنانے کا انسان کو حکم دیا گیا ہے ان پر عمل کرے اور جن سے منع کیا گیا ہے ان سے باز رہے۔اگر منع کردہ سے باز نہیں رہے گا تو وہ بدخلق ہوگا اسی طرح اگر اپنی فطری صفات مذمومہ پر عمل کرے گا تو بھی بدخلق ہوگا۔

کئی بچے بچپن ہی سے بدخصلت ہوتے ہیں بچپن ہی میں بدتمیزی، گالی گلوچ ان کا وطیرہ ہوتا ہے بڑے ہونے تک بلکہ موت تک اسی طرح رہتے ہیں۔یہ بھی بدخلقی ہے۔ نبی ﷺ کا بچپن بھی پاک، جوانی بھی بے داغ، بڑھاپا بھی مقدس۔آپ ﷺ ہر لحاظ سے حسن خلق کا مجسمہ تھے۔

۳۔حسن خلق فطری اور کسبی پر دلیل:

جب نبی ﷺ کے پاس قبیلہ عبدالقیس کا وفد آیا تھا۔آپ نے ان کے سردار اَشَجّ (نام منذر) سے کہا تھا:''اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ ''ایک روایت میں ''خُلُقَیْنِ'' ہے۔'' بے شک تجھ میں دو ایسی خصلتیں یا دو ایسے خلق ہیں جن کو اللہ پسند کرتا ہے''اس نے پوچھا وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونسی دو خصلتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ① اَلْحِلم ② والأَنَاة ''ایک حلم اور دوسری آہستگی۔

(مسلم، ایمان، باب الامر بالایمان باللہ تعالیٰ ورسولہ وشرائع الدین.....، رقم: ۱۸)

منذر نے پوچھا: مجھ میں جو یہ دو خوبیاں ہیں: ''تَخَلَّقْتُ بِهِمَا اَمْ جُبِلْتُ عَلَيْهِمَا '' مسند احمد میں یہ الفاظ ہیں'' أَقَدِيمًا كَانَ فِيَّ أَمْ حَدِيثًا '''' کیا ان دونوں خوبیوں کو میں نے از راہِ تکلف اختیار کیا ہے اور میری خود ساختہ ہیں یا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو میری فطرت میں پیدا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے تیرے مزاج وفطرت میں یہ خوبیاں رکھی ہیں۔ انہوں نے کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ '''' اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ان دو خوبیوں کے ساتھ پیدا کیا اور یہ میری فطرت میں رکھ دیں، جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں''۔ (مسند احمد ج ۴ ص ۲۰۶)

۴۔ حسنِ خلق ایک جامع کلمہ ہے:

ساتھیو! حسنِ خلق ایک ایسا جامع کلمہ ہے، جس میں تمام اسلام ہی داخل ہے، تمام نیکیاں داخل ہیں، تمام برائیوں سے بچنا داخل ہے اسی لیے تو فرمایا:

'' اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُق ''''نیکی خوش خلقی ہی کا نام ہے''۔

(مسلم، البر والصلۃ، باب تفسیر البر والاثم، رقم: ۲۵۵۳)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن'' '''' آپ کا خلق قرآن ہی تھا'' مطلب یہ کہ قرآن میں جتنا بھی حسنِ خلق بیان کیا گیا ہے آپ ﷺ اس پر بدرجہ اتم عمل کرتے تھے تو قرآن حکیم آپ ﷺ کے خلق کا آئینہ ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ نبی ﷺ کی ذات گرامی میں حسن خلق سب سے زیادہ تھا اسی لیے آپ ﷺ کا اخلاق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت بلند تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا: ﴿اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ﴾ ''بے شک آپ (ﷺ) خلق عظیم کے مرتبہ پر فائز ہیں''۔ (القلم:۴)

اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ کے حق میں اس گواہی سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ اپنی مبارک زندگی کی ابتداء سے آخری لمحات تک ہر وصفِ جمیل سے متصف اور مزیّن رہے اور ہر وصفِ قبیح سے دور رہے۔ وصفِ علم بھی آپ ﷺ کا سب سے زیادہ، علم کے مطابق عمل بھی سب سے زیادہ، حیاداری بھی سب سے زیادہ، امانت وصداقت بھی سب سے زیادہ، عفت وپاکدامنی بھی سب سے زیادہ، زبان کی فصاحت وبلاغت بھی سب سے زیادہ، عقل وفکر بھی سب سے زیادہ، عدل وانصاف بھی سب سے زیادہ، حلم وبردباری بھی سب سے زیادہ، شجاعت وبہادری بھی سب سے زیادہ، الغرض آپ ﷺ ہر صفت میں بے مثال تھے۔ آپ ﷺ کے دشمن بھی آپ ﷺ کے خلق عظیم پر فائز ہونے کی گواہی دیتے تھے۔

یاد رکھئے کہ مسند احمد جلد ۶، صفحہ نمبر ۱۵۲، سطر نمبر ۳ میں ہے ''مَا کَانَ خُلُقٌ أَبْغَضَ إِلیٰ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الْکَذِبِ'' یعنی صحابہ کرام کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ برا خلق اور کوئی نہ تھا، مطلب یہ ہوا کہ سب سے زیادہ اچھا خلق صدق اور سچ گوئی ہی ہے

۵۔ آپ ﷺ کی صداقت پر قریش کی گواہیاں:

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

﴿وَاَنْذِرْ عَشِیرَتَکَ الْأَقْرَبِیْنَ﴾ (شعراء:۲۱۴)

''اور آپ اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرایئے''۔

اس حکم پر عمل کرنے کے لیے آپ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھے قریش کے مختلف قبیلوں کا نام لے لے کر انہیں پکارنے اور بلانے لگے۔ ''یَابَنِی فِھْرٍ یَابَنِی عَدِیٍّ'' وہاں سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلے اکٹھے ہو گئے۔ اگر کوئی خود نہ آ سکتا تھا تو وہ اپنا قاصد بھیج دیتا تا کہ معاملہ کی تحقیق کرے۔ ابولہب بھی آیا، قریش بھی آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا:

'' اَرَأَیتَکُم لَوْ اَخبَرتُکُم اَنَّ خَیلاً بِالوَادِی تُرِیدُ اَنْ تُغِیرَ عَلَیکُم أَکُنتُم مُصَدِّقِیَّ؟''

'' مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں تمھیں اس بات کی خبر دوں کہ ادھر وادی میں شہ سواروں کا ایک لشکر موجود ہے، جو تم پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا تم مجھے سچا مانو گے''؟ لوگوں نے کہا: '' نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَیکَ اِلَّا صِدْقًا '' ہاں ہم آپ ﷺ کی تصدیق کریں گے (کیوں کہ) ہم نے آپ پر سچ ہی کا تجربہ کیا ہے آپ کا جھوٹ کبھی ثابت نہیں ہوا۔

آپ ﷺ نے فرمایا! لو پھر سن لو: ''فَاِنِّی نَذِیرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَی عَذَابٍ شَدِیدٍ '' '' میں تمھیں ایک سخت دن کے عذاب سے پہلے خبردار کرنے والا ہوں۔ میں تمھیں ڈرانے والا ہوں'' اس پر ابولہب نے کہا: '' تَبًّا لَکَ سَائِرَ الیَوْمِ أَلِھٰذَا جَمَعْتَنَا؟ '' '' سارا دن تیرے لیے ہلاکت ہو۔ کیا تو نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟'' اللہ تعالیٰ نے اس کی اس بات کے جواب میں سورت ''تَبَّتْ یَدَا اَبِی لَھَبٍ وَتَبَّ'' نازل فرما دی۔

(بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ شعراء، حدیث نمبر ۴۷۷۰/۱۰۱۳)

ابوجہل کی گواہی:

امام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک میں ذکر کیا ہے کہ ابوجہل نے ایک بار رسول اللہ ﷺ سے کہا: ''اِنَّا لَا نُکَذِّبُکَ وَلٰکِنْ نُکَذِّبُ مَاجِئْتَ بِہٖ '' '' ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے لیکن ہم اس دین کو جھٹلاتے ہیں جسے آپ لے کر آئے ہیں'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴾ (سورۃ الانعام: ۳۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو ان کی باتیں غم میں مبتلا کرتی ہیں کیوں کہ یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے بلکہ یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں''۔

تفسیر ابن جریر طبری اور ابن کثیر میں ہے کہ جنگِ بدر کے وقت اخنس بن شُریق، ابو جہل کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابوالحکم! مجھے محمد ﷺ کے بارے میں بتاؤ کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا؟ کیوں کہ اب اس وقت، اس جگہ، میرے اور تیرے علاوہ اور تیسرا کوئی نہیں ہے جو ہماری گفتگو سن رہا ہو۔ ابوجہل نے کہا'' وَیحَکَ اوَاللّٰہِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَصَادِقٌ وَمَا کَذَبَ مُحَمَّدٌ قَطُّ'' تجھ پر ہلاکت ہو۔ اللہ کی قسم! بے شک محمد (ﷺ) سچا ہے کیوں کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا''

قبولِ اسلام سے پہلے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی گواہی:

شاہ روم نے ابوسفیان سے نبی ﷺ کے متعلق جو سوالات کیے تھے من جملہ ان سوالات کے ایک یہ بھی تھا:'' ھَلْ کُنْتُمْ تَتَّھِمُوْنَہٗ بِالْکَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَقُوْلَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لا''، یعنی اس نے جو نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس سے پہلے تم لوگ اس کو جھوٹ سے متہم کرتے تھے؟ ابوسفیان نے جواب دیا: نہیں۔ شاہ روم نے اس پر اپنا تبصرہ کیا کہ

''وَسَأَلْتُکَ ھَل کُنْتُمْ تَتَّھِمُوْنَہٗ بِالْکَذِبِ فَذَکَرْتَ اَنَ لا فَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ لِیَذَرَ الکَذِبَ عَلَی النَّاسِ وَیَکْذِبَ عَلَی اللّٰہِ ''۔

''میں نے تجھ سے یہ پوچھا کہ اس نبی کو نبوت کا دعوی کرنے سے قبل کبھی تم نے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ تو نے کہا کہ نہیں دیکھا اور میں اچھی طرح جانتا ہوں ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے''۔

(بخاری کتاب بدء الوحی صفحہ ۴۳/۳ حدیث: ۷ مطبوعہ دارالسلام)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبولِ اسلام سے قبل عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی گواہی:

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے۔تورات اور انجیل کے ماہر تھے۔فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشرف لائے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوڑ کر آنے والوں میں سے تھا۔کہتے ہیں:'' فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ ''جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک کو بغور دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہوسکتا''۔(ترمذی،مشکوٰۃ،باب فضل الصدقۃ)

نجاشی کے سامنے جعفر طیّار رضی اللہ عنہ کی گواہی:

''بَعَثَ اللّٰهُ فِينَا رَسُولاً نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَصِدْقَهُ وَاَمَانَتَهُ وَقَدْ كَانَتْ مُدَّةُ مَقَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ اَظْهُرِنَاقَبْلَ النُّبُوَّةِ اَرْبَعِينَ سَنَةً''.

''اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر ایک ایسا رسول بھیجا ہے،جس کے نسب وخاندان اور صداقت وامانت کو ہم خوب پہچانتے تھے۔وہ ہمارے درمیان نبوت سے پہلے چالیس سال ٹھہرے رہے''۔(تفسیر ابن کثیر تحت آیت سورہ یونس،۱۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم کی اللہ تعالیٰ نے بھی گواہی دی ہے اور آپ کے خلقِ عظیم کے ساتھ متصف ہونے پر اللہ تعالیٰ نے قسم بھی کھائی ہے اور فرمایا ہے ''اِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ'' بے شک آپ کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے اور بے شک آپ خلقِ عظیم پر ہیں۔

۶۔ایک نکتہ:''اِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ'' اور ''وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ'' کے درمیان بڑی مناسبت ہے کیوں کہ خلقِ عظیم پر گامزن ہونا یہ اجر کثیر کا سبب ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ''اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ''۔ (ترمذی، کتاب البر، باب ماجاء فی حسن الخلق)

''قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں رکھے جانے والے اعمال میں سب سے زیادہ وزنی عمل خلق حسن ہے''۔

جب آپ ﷺ کا خلق خلقِ عظیم تھا تو اجر بھی بے پناہ اور عظیم ہوگا۔ اسی لیے تو آپ ﷺ مزید خلق حسن کی دعا فرمایا کرتے:

''اَللّٰھُمَّ اھْدِنِی لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِی لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ''۔

''یا اللہ میری احسن اخلاق کی طرف راہنمائی فرما دے کیونکہ تیرے سوا احسن اخلاق کی راہنمائی کوئی نہیں کرسکتا''

اور برے خلق سے پناہ مانگتے تھے ''وَاصْرِفْ عَنِّی سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّی سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ . (مسلم کتاب المسافرین باب صلاۃ النبی ﷺ و دعاءہ باللیل)

''اور برے اخلاق مجھ سے دوسری طرف پھیر دے کیونکہ برے اخلاق کو مجھ سے تیرے سوا کوئی نہیں پھیر سکتا''۔

نیز ''اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِی''۔ (صحیح الجامع الصغیر ۱۳۰۷)

نیز آپ ﷺ فرماتے: ''اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ''۔

''میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں''۔

(موطا مالک، کتاب الجامع، باب ماجاء فی حسن الخلق / مسند احمد: ۲/۲۸۱)

اکثم بن صیفی رضی اللہ عنہ کو جب آپ ﷺ کی نبوت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے دو نمائندے بھیجے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے سورت نحل کی آیت نمبر ۹۰ سن کر یاد کر لی پھر اکثم کو جا کر سنائی تو اکثم رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یَاقَوْمِ! اِنِّی أَرَاہُ یَأْمُرُ بِمَکَارِمِ الْأَخْلَاقِ'' ''میری قوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لوگو! میں سمجھ گیا ہوں کہ وہ نبی اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہیں اور برے اخلاق سے منع کرتے ہیں''۔ (اُسد الغابہ' ج ا' ص ۲۷۲)

اور سورت نحل کی وہ آیت کریمہ یہ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ﴾ (آیت: ۹۰)

''بے شک اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کا' احسان و بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں' ناشائستہ حرکتوں اور ظلم زیادتی سے روکتا ہے وہ اللہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو''۔

اور یہ بات کہ نبی ﷺ مکارمِ اخلاق کا حکم دیتے تھے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بھائی سے بھی مروی ہے۔ (بخاری کتاب مناقب الانصار باب اسلام ابی ذر رضی اللہ عنہ)

حسن خلق والے انسان سے اللہ تعالیٰ کو بھی محبت ہے اور رسول اللہ ﷺ کے قریب بھی وہ ہوگا اور آپ ﷺ کا محبوب ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا: ''اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا''. (بخاری' فضائل الصحابہ' باب مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حدیث ۳۷۵۹)

اور آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ''مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ النَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!؟ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ''. (مسند احمد: ج ۴' ص ۲۷۸)

''لوگوں کو سب سے بہتر کونسی چیز عطا کی گئی ہے؟ فرمایا: حسنِ خلق''۔

جس کا خلق سب سے اچھا ہوگا وہ باعتبار ایمان مومنین میں سے اکمل (باکمال) ہوگا ''اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا''. (ابوداؤد' کتاب السنہ)

اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اکمل انسان تھے۔

سب سے بری بدخلقی کذب بیانی ہے ''مَا کَانَ خُلُقٌ اَبْغَضَ اِلٰی اَصْحَابِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الْکِذْبِ ". (مسند احمد، ج ۶، ص ۱۵۲)

آپ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا "أَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ یَامُعَاذُ". (موطا امام مالک، باب حسن الخلق)

''اے معاذ! لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو''۔

نیز آپ ﷺ نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو تین وصیتیں فرمائیں:

"إِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ". (ترمذی، ابواب البر والصلہ، باب ماجاء فی معاشرۃ الناس، حدیث ۱۹۸۷)

''تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کئے رکھ اور گناہ کے بعد کوئی نیکی کر اور لوگوں کے ساتھ حسن خلق سے پیش آ'' نیز فرمایا " اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْأَخْلَاقِ وَیَکْرَہُ سَفْسَافَھَا ". (صحیح الجامع الصغیر، ۱۸۸۹)

''اللہ تعالیٰ اخلاق عالیہ کو پسند فرماتا ہے اور ردی اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے پیارے رسول ﷺ کی اتباع میں اخلاقِ عالیہ اپنانے کی توفیق دے اور برے اخلاق سے بچائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑲

نبی ﷺ کا عفو و درگزر:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمَ الخ﴾

اس سے قبل آپ کے سامنے میں نے نبی کریم ﷺ کے اخلاق عالیہ سے آپ ﷺ کی صداقت کا تذکرہ کیا تھا۔ آج کے خطبہ مبارکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں سے آپ ﷺ کی شفقت و درگزری اور عفو و حلم پر روشنی ڈالوں۔ آپ ﷺ کی شفقت اس امت پر حد درجہ کی تھی' آپ ﷺ بے حد نرم دل تھے اور آپ ﷺ کا عفو و درگزر بھی عجیب تھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی کا اثر تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَو كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (ال عمران:۱۵۹)

''اللہ کی رحمت و مہربانی کی وجہ ہی سے آپ ان پر نرم دل ہوئے ہیں اور اگر آپ بد زبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ آپ ان سے در گزر کیا کریں''۔

آپ ﷺ انتہائی حلیم الطبع اور متحمل مزاج تھے۔

آپ ﷺ کی تحمل مزاجی اور درگزری کے چند واقعات

(۱) ایک یہودی عالم کا آپ ﷺ کی تحمل مزاجی سے متاثر ہو کر مسلمان ہونا:

نبی ﷺ انتہا درجہ کے حلیم الطبع اور بردبار تھے، اعلیٰ سطح کے اخلاق عالیہ کے ساتھ متصف تھے آپکے یہ اوصاف بطور علامات نبوت سابقہ کتب میں بھی موجود تھے تورات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے والے یہودی خوب جانتے تھے کہ اس آخری نبی کی صفتیں ایسی ایسی ہونگی اور آپ کے اخلاق عالیہ اس اس طرح کے ہونگے ان میں سے بعض ان علامات کو دیکھ کر مسلمان بھی ہوجاتے تھے،تورات میں مذکورہ صفات نبویہ میں آپکا انتہائی حلیم الطبع ہونا بھی مذکور تھا، چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے اور تورات کے ماہر تھے انہوں نے آپ کی صفات آپ کے چہرے ہی سے پہچان لی تھیں وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوکر صحابی رسول ہو گئے تھے اور انہیں جنت کی خوشخبری بھی سنا دی گئی تھی وہ یہودیوں کے ایک دوسرے عالم اور تورات کے ماہر زید بن سَعنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دینا چاہا تو انہیں اس طرح ہدایت دے دی جیسا کہ زید خود بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

مَا مِن عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَیْءٌ اِلَّا وَ قَدْ عرَفتُهَا فِی وَجْهِ مُحَمَّدٍ ﷺ حِینَ نَظَرْتُ اِلَیْهِ اِلَّا اِثْنَتَیْنِ.

میں نے جب محمد ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھا تھا تو نبوّت کی وہ تمام علامات اور نشانیاں میں آپ کے چہرے میں پہچان گیا تھا، جو کہ تورات میں میں نے آپ کے بارے پڑھی تھیں، ہاں البتہ آپکی دو ایسی نشانیاں بھی میں نے پڑھی ہوئی تھیں جو کہ میں اُس وقت نہیں پہچان سکا تھا کیونکہ ان کا تعلق دیکھنے سے نہ تھا بلکہ تجربہ اور جانچنے کے ساتھ تھا اور وہ دو نشانیاں یہ تھیں:

۱۔ یَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهلَهُ.

یعنی اس (آخری نبی) کا حلم (یعنی ناگواری اور غصہ کے اظہار پر قدرت پانے کے با وجود بھی نرمی سے پیش آنا) اسکی جہالت پر سبقت لے جائے گا۔یعنی وہ انتہائی تحمل مزاج اور حلیم الطبع ہوگا کسی کے ساتھ کوئی جاہلوں اور بیوقوفوں والا معاملہ نہیں کریگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔لایَزِدہُ شِدَّۃُ الجَھلِ عَلَیہِ اِلَّا حِلمًا۔

یعنی اسکے ساتھ کوئی دوسرا شخص جتنا بھی جہالت و بیوقوفی والا معاملہ کرے گا اوراس سے جس قدر بھی بدخلقی وترشروئی سے پیش آئے گا وہ اس سے کہیں زیادہ اس کے ساتھ تحمل مزاجی اور بردباری سے پیش آئے گا۔

چنانچہ آپکی یہ دونوں نشانیاں معلوم کرنے کی خاطر میں آپ کے ساتھ میٹھا میٹھا بن کر رہنے سہنے لگا تھا کہ آپ کے ساتھ رہ کر آپ کو اعتماد میں لے کر موقع پا کر آپ کی یہ دو علامتیں بھی جانچ سکوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنے حجروں سے باہر نکلے اور علیؓ بھی آپ کے ساتھ تھے تو آپ کے پاس ایک دیہاتی شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔اس نے بتایا کہ بُصریٰ نامی بستی کے رہنے والے تمام لوگ مسلمان ہو گئے ہیں اور آپ نے ان کو پہلے کا یہ بتایا ہوا تھا کہ اگر وہ اسلام قبول کرلیں گے تو ان کے پاس کھلا رزق آئے گا لیکن انہیں تو قحط سالی اور شدت پہنچی ہوئی ہے اور بارش بھی رکی ہوئی ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ اسلام ہی نہ چھوڑ بیٹھیں جس طرح پہلے تھے اسی طرح نہ ہو جائیں لہٰذا اگر آپ ان کی طرف کوئی ایسی چیز بطورِ امداد بھیجنا چاہیں بھیج سکتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ایک شخص غالباً علیؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا: بیت المال کے مال سے تو کچھ باقی نہیں بچا۔یا یہ کہا کہ :مَا بَقِیَ مَعَکَ مِنْہُ شَیْءٌ: تیرے پاس اس مال سے کچھ نہیں بچا (اب ان کی امداد کس طرح کریں؟)

زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے قریب ہو کر کہا: اے محمد! کیا آپ کو اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ مجھے فلاں قبیلے کی معیّن و معلوم کھجور ادھار فروخت کر دیں یعنی قیمت مجھ سے ابھی وصول کرلیں اور کھجوریں مجھے تہہ شدہ مدت کو دے دیں (یعنی ہم بیع سلم کرلیں)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے کہا: لا یَا یَھُودِیّ ! ایسے نہیں اے یہودی! لیکن میں تجھے معین ومعلوم کھجور ادھار فروخت کرتا ہوں اور فلاں قبیلہ کی کھجور کہہ کر نام نہیں لیتا۔

میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے ادھار کھجور فروخت کر دی اور میں نے چونکہ آپ کو اسکی قیمت پہلے دینی تھی تو قیمت دینے کے لئے اپنی تھیلی کھولی تو میں نے معلوم ادھار کھجور کے بدلے اسی (۸۰) مثقال آپ کے حوالے کیئے۔ آپ نے وہ مثقال اس دیہاتی شخص کو دے دیئے اور فرمایا: اِحْمِلْ اِلَیْھِمْ وَ اَعِنْھُمْ . یہ سونے کے مثقال ان نومسلموں کی طرف لیجا اور جا کر ان کی مدد کر۔

زید بن سعنہ کا کہنا ہے کہ ابھی کھجور وصول کرنے کی تہہ شدہ مدت میں دو یا تین دن باقی رہتے تھے میں نے آپ ﷺ سے سختی سے مطالبہ شروع کر دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ ایک دفعہ ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سمیت چند صحابہ کے ہمراہ کسی جنازہ کے لیئے باہر نکلے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ ایک دیوار کے قریب ہوئے تا کہ آپ وہاں بیٹھیں تو میں بھی وہاں آ گیا میں نے آ کر آپ کی قمیص اور چادر کو اکٹھا کر کے اچھی طرح پکڑ لیا اور سخت و کرخت چہرے کے ساتھ آپ کی طرف دیکھنے لگا اور سخت لہجے سے کہنے لگا۔: اَلاَ تَقْضِي يَا مُحَمَّدُ! حَقِّي: اے محمد! آپ مجھے میرا حق (کھجور) نہیں دیں گے؟

فَوَاللهِ !مَا عَلِمْتُكُمْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَمُطْلٌ وَلَقَدْ كَانَ لِي بِمُمَاطَلَتِكُمْ عِلْمٌ .

اللہ کی قسم! تم عبدالمطلب کی اولاد کسی کا حق دینے میں ٹال مٹول کیا کرتے ہو مجھے تمہارا ٹال مٹول کرنا خوب معلوم ہے۔

فَنَظَرْتُ اِلٰى عُمَرَ وَ اِذَا عَيْنَاهُ تَدُورَانِ فِي وَجْهٍ كَالفَلَكِ الْمُسْتَدِيرِ ثُمَّ رَمَانِي بِبَصَرِهِ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسی حالت میں جو عمر کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کی عمر کی آنکھیں مجھ پر اتنی غضبناک تھیں کہ وہ سخت غصہ سے چہرے میں اس طرح گردش کر رہی تھیں جیسا کہ گردش کرنے والا فلک ہو پھر عمرؓ نے غصہ سے اپنی نگاہ میری طرف تیر کی طرح پھینکی اور کہنے لگا:

يَا عَدُوَّ اللهِ! اَتَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَا اَسْمَعُ وَ تَصْنَعُ مَا اَرٰی.

اے اللہ کے دشمن (یہودی)! کیا میری موجودگی میں تو اللہ کے رسول کو وہ کچھ کہہ رہا ہے جو کہ میں سن رہا ہوں اور تو میری موجودگی میں اللہ کے رسول کے ساتھ اتنا سختی سے پیش آرہا ہے جو کہ میں دیکھ رہا ہوں۔: اُكْفُفْ يَدَكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

اللہ کے رسول سے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالے۔ اللہ کی قسم مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرا نشانہ خطا نہ چلا جائے اور اللہ کے رسول ﷺ کو نہ لگ جائے اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا تو میں: لَضَرَبْتُ بِسَيْفِي رَأْسَكَ. تیرا سر اپنی تلوار سے قلم کر دیتا۔

زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بڑے پرسکون و سنجیدہ اور مسکراتے ہوئے عمر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ آپ نے عمر کے غیظ و غضب اور بے صبری و بے قراری کو دیکھ کر فرمایا: تجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ: أَنْ تَأْمُرَنِي بِحُسْنِ الْأَدَاءِ وَ تَأْمُرَهُ بِحُسْنِ الْتِّبَاعَةِ.

عمر! تو مجھے یہ کہتا کہ اس (یہودی) کا حق یعنی اسکی کھجور اچھی طرح سے ادا کرو۔ اور تو اس یہودی کو یہ کہتا کہ تو اچھے طریقے سے اپنا حق مانگ سختی کیوں کرتا ہے پھر عمر سے کہا: اے عمر! اس کو ساتھ لیجا اور اسے اس کا حق بھی دے اور جو تو نے اس کو اپنے غصہ کے ساتھ مرعوب کیا تھا اس کے بدلے اسے بیس صاع کھجوریں زیادہ بھی دے دینا۔

زید کا کہنا ہے کہ عمر مجھے لے کر چلے گئے انہوں نے مجھے میرا حق بھی دیا اور بیس صاع کھجور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ بھی دی۔ میں نے پوچھا: عمر! یہ زائد کھجوریں کس لئے دے رہے ہو؟ عمر نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں نے جو تجھے ڈرایا دھمکایا تھا اس کے بدلے تجھے بیس صاع زائد دوں وہ یہ ہیں۔

زید کہتے ہیں کہ میں نے کہا: عمر! کیا آپ مجھے جانتے ہیں کہ میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا: تو ہی مجھے بتا کہ تو کون ہے؟۔ میں نے کہا: میں زید بن سعنہ ہوں۔ انہوں نے کہا: جو یہودیوں کا عالم ہے؟ میں نے کہا: ہاں میں یہودیوں کا عالم ہوں۔ عمر نے کہا: مجھے یہ تو بتا کہ تو جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنے سخت رویہ اور بدخلقی سے پیش آیا اس کی آخر وجہ کیا ہے؟ میں نے کہا: عمر! جب میں نے پہلی دفعہ رسول ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھا تھا میں اس وقت اپنی کتاب میں آپ کی لکھی ہوئیں تمام نشانیاں پہچان گیا تھا مگر دو نشانیاں ایسی تھیں جو میں آپ ﷺ کا چہرہ دیکھ کر نہیں پہچان سکا تھا ان کو جانچنے کی خاطر میں آپ کے ساتھ اس طرح سختی سے پیش آیا ہوں ان دو نشانیوں میں سے ایک تو یہ ہے کہ آپ کا حلم آپ کی جہالت پر سبقت لے جائے گا۔

دوسری یہ کہ کوئی دوسرا شخص آپ کے خلاف جس قدر بھی جہالت سے پیش آئے گا آپ اس کے ساتھ اس سے بھی زیادہ بردباری و تحمل مزاجی سے پیش آئیں گے۔

چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی (اپنی تورات میں لکھی ہوئیں) ان دونوں نشانیوں کو بھی جانچ لیا ہے واقعی وہ دونوں بھی آپ ﷺ میں بہ درجہ اتم موجود ہیں لہٰذا اے عمر!: اِنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا .

یقیناً میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے اپنا رب ہونے کے اعتبار سے راضی وخوش ہوں۔ اسلام کے ساتھ اس کے اپنا سچا دین ہونے کے اعتبار سے راضی وخوش ہوں اور محمد ﷺ کے ساتھ اس کے اپنا رسول ہونے کے اعتبار سے راضی وخوش ہوں۔ پھر عمر سے کہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا:وَ اُشْهِدُکَ أَنَّ شَطْرَ مَالِی (فَإِنِّي اَكْثَرُهُمْ مَالًا) صَدَقَةٌ عَلَىٰ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. اے عمر! میں سب سے زیادہ مال دار ہوں لہٰذا میں تجھے اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میرا آدھا مال محمد ﷺ کی امت پر صدقہ ہے۔پھر عمر اور زید دونوں ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔زید نے آپ کے پاس آ کر کلمہ شہادت:اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ . پڑھا آپکے ساتھ ایمان لے آیا،آپ کی تصدیق کی اور آپ کی اتباع کرنے لگ گیا اور آپ کے ساتھ بہت سے غزوات میں بھی شریک ہوا اور غزوۂ تبوک سے واپس ہوتے ہوئے راستے میں فوت ہوگیا۔اللہ زید پر رحمت کرے۔آمین!

(دلائل النبوۃ للبیھقی ۲۸۱/۲۷۸/۶ ،طبرانی کبیر ۲۲۲/۵ ، ابن حبان ح: ۲۸۲۔ اخلاق النبی ﷺ لابی الشیخ ۱۸۰/۲۔امام حاکم نے المستدرک ج۳/۶۰۴۔۶۰۵ میں اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔تہذیب الاکمال اور الاصابہ) (۹۱۱)

۲۔''حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد کے کونے میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اس کو جھڑکنے لگے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

''دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَىٰ بَوْلِهِ سَجْلاً مِنْ مَاءٍ اَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ''۔

''اسے چھوڑ دو (پیشاب کر لینے دو) اور اس کے پیشاب پر پانی کا بڑا ڈھول بہا دو۔ تمہیں اس لیے بھیجا گیا ہے کہ تم آسانی کرو تمہیں تنگی اور مشقت میں ڈالنے کے لیے نہیں بھیجا گیا''۔(بخاری،الوضوء باب صب الماء علی البول:۲۲۰)

آج کے انسان کے خلق کا نمونہ:

یہ ہے خلق محمدی،جس میں خیر ہی خیر ہے۔آج کا مسلمان خلق محمدی کو چھوڑ بیٹھا ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر مسجد میں داخلے پر پابندی لگا رہا ہے کوئی مسجد سے باہر نکال رہا ہے، کوئی مسجد میں فائرنگ کر رہا ہے اور نمازیوں کا خون بہا رہا ہے۔

روز نامہ جنگ مؤرخہ 31 مارچ 1998ء کے صفحہ 16 پر شائع ہونے والی افغانستان کی خبر پڑھیں بڑی سرخی یہ تھی:

''گدھا مسجد میں داخل ہونے پر دو افغان قبائل میں لڑائی 51 ہلاک''۔

ایک شخص نے گدھے کو مار کر ڈھیر کر دیا مالک نے مشتعل ہو کر 13 نمازی ہلاک کر دیے مقامی لوگوں نے گدھے کے مالک کے گاؤں پر حملہ کر دیا راکٹ لانچرز اور میزائلوں کا استعمال۔

اللہ کی قسم! جاہلی دور میں بھی اسی طرح ہوتا تھا۔ جانوروں سے لڑائی کی ابتداء ہوتی، جس کی لپیٹ میں کئی انسانی جانیں آجاتی تھیں۔ قبیلوں کے قبیلے ختم ہو جاتے خون کی ندیاں بہہ پڑتیں۔ عرب کی لڑائی حرب البسوس مشہور ہے جو بکر اور تغلب دو قبیلوں کے درمیان رونما ہوئی تھی بسوس نامی عورت کی اونٹنی نے مخالف قبیلے کی چراگاہ میں کسی پرندے کے انڈے توڑ دیئے انہوں نے اونٹنی کے دودھ پر تیر مارا بسوس کے حامیوں نے تیر مارنے والے کو قتل کر دیا۔ جس کی وجہ سے ان دونوں قبیلوں کے درمیان چالیس سال تک یہ لڑائی جاری رہی۔ (حاشیہ حماسہ عربی صفحہ ۱۸)

حالی نے اس کا منظر اسی طرح کھینچا ہے۔

کہ چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ ہر اک لوٹ مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی صدی جس میں آدھی انہوں نے گنوائی
قبیلوں کی کردی تھی جس نے صفائی تھی اِک آگ ہر سُو عرب میں لگائی
کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
یونہی ہر روز ہوتی تھی تکرار ان میں یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

(مسدس حالی صفحہ ۵۷ اشاعت آواز گھر)

دوستو! اس دور میں بھی وہ سب کچھ ہو رہا ہے جو جاہلی دور میں ہوتا تھا اگر ہم نبی ﷺ کے اخلاق عالیہ پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارے بہت سے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ زمین پر امن وامان قائم ہو جائے گا۔ میں بات کر رہا تھا پیارے نبی ﷺ کے عفو و درگزر کی، نبی کی شفقت ونرم دلی کی۔

مسجد نبوی میں آنے والے نمازی سے درگزر:

۳۔ معاویہ بن حکم سلمی جب مسجد نبوی میں آئے تو جماعت کھڑی ہوئی تھی تو انہوں نے بھی ساتھ نماز پڑھنا شروع کر دی جماعت کے دوران کوئی شخص چھینکنے لگا۔ اس نے کہا ''الحمد للہ'' تو معاویہ نے جواباً ''یرحمک اللہ'' کہا۔ اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اشارے سے روکتے رہے، گھور گھور کر دیکھتے رہے تو معاویہ نماز میں بولنے لگے اور کہنے لگے تمہاری مائیں تم کو گم پائیں، کس لئے تم مجھے چپ کرا رہے ہو؟ فرماتے ہیں: ان کے گھورنے کی وجہ سے میں چپ ہو گیا۔ جب نبی ﷺ نے نماز پوری کی تو میں نے عرض کی: میرا ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ''مَا رَاَیتُ مُعَلِّمًا قَبلَهُ وَلَا بَعدَهُ اَحسَنَ تَعلِیمًا مِنهُ فَوَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِی وَلَا شَتَمَنِی'' میں نے آپ سے پہلے آپ جیسا اچھی تعلیم دینے والا کوئی معلم دیکھا ہی نہیں اور نہ آپ کے بعد، اللہ قسم! نہ مجھے جھڑکا، نہ مجھے مارا، نہ مجھے سب وشتم ہی کیا۔

آپ ﷺ نے صرف سمجھا دیا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْئٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ''۔

''بے شک اس نماز میں لوگوں کی عام باتیں کرنا درست نہیں''۔

''اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ''۔

'نماز تو اللہ کی تسبیح وتکبیر اور قرآن کی قرأت کا نام ہے''۔

(مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلوۃ، حدیث: ۵۳۷)

یہ ہے میرے نبی ﷺ کا خلق، حلم و بردباری، آج کے کسی بدخلق امام یا نمازی کی مسجد میں کوئی شخص اس طرح کا کوئی کام کر بیٹھے تو سلام پھیرنے کے فوراً بعد اسے مارنا شروع کر دیا جاتا ہے یا مسجد سے باہر نکال دیا جاتا ہے یا کوئی گالی دے دی جاتی ہے۔

مقتدی پر بھی قرأت ہے:

مسلم کی مذکورہ حدیث سے ایک مسئلہ بتاتا چلوں کہ اس حدیث سے نبی کریم ﷺ اپنے مقتدی کو چار اہم چیزوں کی طرف رہنمائی فرما رہے ہیں۔

① نماز میں نماز کے منافی باتیں نہیں کرنی۔

② نماز میں (سبحان ربی الاعلی) اور (سبحان ربی العظیم) پڑھنا ہے۔

③ نماز میں اللہ اکبر کہنا ہے۔

④ نماز میں قراءت قرآن بھی ہے۔

اگر مقتدی کے لیے نماز میں قراءت منع ہوتی تو آپ ﷺ اس کی ضرور وضاحت فرماتے۔

''لِاَنَّ تَاخِيْرَ الْبَيَانِ عَنْ وَقْتِ الْحَاجَةِ لَا يَجُوْزُ كَمَا هُوَ مَكْتُوْبٌ فِي الْأُصُوْلِ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کافر اعرابی سے درگزر:

۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کے لیے گئے تو جب آپ ﷺ واپس آئے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ راستے میں دوپہر کا آرام کرنے کے لیے خاردار گھنے درختوں میں اترے۔ نبی کریم ﷺ نے کیکر کے درخت کے ساتھ اپنی تلوار لٹکائی۔ دوسرے لوگ بھی دوسرے درختوں اور سایوں میں جدا جدا ہو گئے۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم بھی سو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ ہمیں آوازیں دے رہے تھے، ہم آپ ﷺ کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں۔ ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے بتایا: میں سویا ہوا تھا، اس شخص نے میری تلوار نکال لی۔ میں بیدار ہوا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ مسلم شریف میں ہے کہ مجھے اس وقت پتہ چلا جب ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی اس نے مجھ سے کہا: ''مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي'' ''آپ کو مجھ سے کون بچائے گا''؟ ''قُلْتُ: اَللّٰهُ'' ''میں نے کہا اللہ ہی بچائے گا'' اس نے پھر یہی کہا اور میں نے بھی یہی جواب دیا اس نے تلوار نیام میں ڈال دی وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔ اور بخاری جلد ۱ ص ۴۰۷، ۴۰۸ میں ہے: ''ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ'' ''یعنی آپ ﷺ نے اس سے انتقام نہیں لیا'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے دھمکیاں دی تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کا درگزر انتہائی درجہ کا تھا، اللہ پر کمال توکل تھا نیز آپ اللہ ہی کو مشکل کشا سمجھتے تھے۔

ایک اور اعرابی سے درگزر:

۵۔ بخاری کتاب الادب، باب الضحک والتبسم میں ہے: انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ ﷺ کے جسم پر نجران کی بنی ہوئی دھاری دار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چادر تھی، جس کے کنارے بہت موٹے تھے۔ اچانک آپ ﷺ کو ایک دیہاتی مل گیا۔ اس نے آپ ﷺ کی چادر پکڑی اور زور سے کھینچی اس کے کھینچنے کی وجہ سے آپ اس کے سینے کے قریب ہو گئے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ آپ کی گردن پر چادر کی رگڑ کے نشانات تھے دیہاتی نے کہا: محمد (ﷺ)!

(بیت المال میں) اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے مجھے بھی دلواؤ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا پھر مسکرائے اور اس کو کچھ دینے کا حکم دیا۔ (اللہ اکبر)

طائف والوں سے درگزر:

۶۔ طائف والوں نے آپ ﷺ کے ساتھ جو ظلم کیا، وہ مخفی نہیں ہے حتی کہ پہاڑوں کا فرشتہ آ کر اجازت مانگتا ہے، آپ ﷺ مجھے حکم دیں میں دو پہاڑوں کے درمیان ان کو پیس کر رکھ دوں تو آپ فرماتے ہیں:

''بَلْ اَرْجُوْ اَنْ یُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ یَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا''۔

(بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملٰئکۃ، حدیث نمبر ۳۲۳۱)

''بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا، جو اس اکیلے کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ شرک نہیں کریں گے''۔

۷۔ مکہ والوں سے درگزر:

آپ ﷺ نے فتح مکہ والے دن، مکہ والوں کو معاف کر دیا۔ وہ کون تھے؟ وہ انہیں کے ساتھی تھے، جنہوں نے آپ ﷺ کی کمر مبارک پر اونٹنی کی بچہ دانی ڈالی تھی اور وہ وہی تھے، جنہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو گرم ریت پر لٹایا تھا، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مارا تھا، سمیہ رضی اللہ عنہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشہید کیا تھا، آپ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ انتہائی گستاخانہ رویہ اختیار کیا تھا۔

۸۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا

اپنی پیاری بیٹی کو مارنے والے ہَبّار بن اسود سے درگزر

بنت رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جا رہی تھیں کہ ھبار بن اسود نے چند اوباشوں کے ساتھ مل کر ان کا راستہ روکا اور انہیں ایک نیزہ مارا، جس کی وجہ سے وہ سواری سے گر پڑیں، ان کا حمل ساقط ہو گیا اور یہی چیز ان کی موت کا سبب بنی۔ آپ ﷺ نے پہلے اسے آگ سے جلانے کا حکم دیا تھا پھر بعد میں فرمایا: اسے قتل کر دو "فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ" "اس لیے کہ آگ کے ساتھ تو آگ کا رب ہی عذاب دے سکتا ہے" لیکن جب ھَبّار بن اسود فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! ھبار بن اسود آ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ کسی صحابی نے بڑھ کر اسے مارنا چاہا تو رحمت وشفقت کے پیکر نے اسے روک دیا اور کہا "اِجْلِسْ" "ھَبّار! بیٹھ جاؤ"۔ ھبار بن اسود نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" "اور کہنے لگا "كُنَّا اَهْلَ شِرْكٍ فَهَدَانَا اللّٰهُ بِكَ وَاَنْقَذَنَا مِنَ الْهَلَكَةِ فَاصْفَحْ عَنْ جَهْلِيْ" "ہم مشرک تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ کے ذریعے ہدایت دی اور ہلاکت سے ہمیں بچا لیا لہٰذا آپ ﷺ میری جہالت (یعنی جو میں نے آپ کی بیٹی کو نقصان پہنچایا) معاف فرمائیے" آپ ﷺ نے فرمایا: "قَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ" "ھَبّار! میں نے تجھے معاف کیا"۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر، ص ۵۶۵، اسد الغابہ، ج ۵، ص ۳۶۰)

اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی رضی اللہ عنہ سے درگزر:

۹۔ وہ وحشی بن حرب، جس نے شہدا کے سردار کو احد میں شہید کر دیا (جس کا واقعہ بخاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،باب غزوۂ احد میں تفصیل سے ذکر ہے) آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن وحشی کو قتل کرنے کا حکم بھی دے دیا تھا لیکن وحشی بھاگ کر طائف چلا گیا۔ پھر اس کو بتایا گیا کہ آپ قاصدوں کو کچھ نہیں کہتے تو پھر یہ بھی طائف کے سرداروں کے ساتھ مدینہ چلا آیا۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھا اور کہا ''اَنْتَ وَحْشِیٌّ''؟ کیا تو ہی وحشی ہے؟ اس نے کہا ہاں میں ہی وحشی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ ؟'' میرے چچا حمزہ کو تو نے ہی قتل کیا تھا؟ کہا ہاں! بات ایسے ہی ہے جیسے آپ کو پہنچی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! ''هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي'' کیا تو یہ کر سکتا ہے کہ اپنا چہرہ مجھ سے دور رکھے۔ چنانچہ وحشی مدینہ سے باہر چلا گیا۔ خلاصہ یہ کہ آپ ﷺ نے اسے بھی معاف کر دیا۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب قتل حمزۃ بن عبدالمطلبؓ)

۱۰۔ ہند بنتِ عُتبہ کو بھی معاف کر دیا:

ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے غزوۂ احد میں کافروں کا بڑا ساتھ دیا تھا، کافروں کی بڑی مدد کی تھی۔ اب فتح مکہ کے دن آپ کے پاس آتی ہے، ندامت کی وجہ سے چہرے پر نقاب ڈالا ہوا ہے۔ کس کے پاس آ رہی ہے؟ مجسمہء اخلاقِ عالیہ، پیکرِ رحمت وشفقت اور عفو ودرگزر کرنے والے نبی کے پاس آ رہی ہے۔ آپ ﷺ نے اسے بھی اپنے دامنِ شفقت میں جگہ دی اور معاف کر دیا اور اسے تبلیغ بھی کی کہ شرک نہیں کرنا، چوری نہیں کرنی، بدکاری نہیں کرنی، اولاد کو قتل نہیں کرنا، کسی پر بہتان نہیں لگانا، کہنے لگی واقعی آپ ﷺ حسن خلق اور نیکی کے سوا کسی بات کا حکم نہیں دیتے۔

(اُسد الغابہ: ج ۷ ص ۲۸۱، الاصابہ)

ھند رضی اللہ عنہا اسلام قبول کر کے فرماتی ہیں:

''مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَذِلُّوا مِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَهْلِ خِبَاءِ کَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْیَوْمَ عَلیٰ ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَاءِ کَ ".

(بخاری' کتاب مناقب الانصار' باب ذکر ہند' حدیث ۳۸۲۵)

''اے اللہ کے رسول! اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ ﷺ کے گھرانے کا رسوا ہو جانا مجھے سب سے اچھا لگتا تھا لیکن آج اس کے برعکس ہے۔ آپ ﷺ کے گھرانے کا عزت یافتہ ہونا مجھے سب سے اچھا لگتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی تمہارا گھرانا اسی طرح لگتا ہے''۔

قتل کی نیت سے آنے والے عُمیر بن وَھب سے درگزر:

۱۱۔ عمیر بن وھب قتل کرنے کی نیت سے تلوار لیے حاضر ہوا اس کو بھی معافی مل گئی۔ عمیر بن وھب نے صفوان بن امیہ کے ساتھ مل کر حطیم کے پاس بیٹھ کر آپ ﷺ کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا۔ چنانچہ تلوار لے کر مدینہ آیا، موقع کی تلاش میں تھا کہ آپ کو قتل کر دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا اور اسے پکڑ کر نبی ﷺ کے پاس لے آئے۔ ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا مدینہ کیسے آنا ہوا؟ اس نے کہا میرا ایک بیٹا آپ ﷺ کی قید میں ہے اس کی خیریت معلوم کرنے کے لیے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس کی تلوار دیکھ کر پوچھا اس کو لانے کا کیا مطلب ہے؟ عمیر نے کہا میں جلد بازی میں اسے گھر رکھنا بھول گیا ہوں۔ اس تلوار نے تو بدر والے دن بھی ہمیں کوئی نفع نہیں دیا تھا۔ آج یہ کس طرح ہمارے کام آسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمیر! مجھے سچ سچ بتا دے تیرے یہاں آنے کا کیا مطلب تھا؟ اس نے کہا میں نے جو وجہ بتا دی ہے اور اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہیں بلکہ تو نے اور صفوان بن امیہ نے میرے قتل کا منصوبہ بنایا تھا اور تو نے مجھے قتل کرنا تھا۔ اس کے بدلے میں صفوان نے تیرا سارا قرضہ معاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

آئندہ کے لیے تیرے گھر والوں کا سارا خرچہ بھی اپنے ذمہ لیا تھا۔عمیر سن کر ہکا بکا رہ گیا۔سوچنے لگا کہ ہمارے پاس تو کوئی نہیں تھا، ہماری باتوں کی خبر اس کو کیسے ہوگئی حتی کہ اس نے اعتراف کرلیا کہ میں واقعی آپ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے نکلا تھا۔اب مجھے یقین ہوگیا ہے آپ ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔پھر کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ مکہ میں ہم آپ کو جھٹلاتے تھے،آپ ہمارے پاس آسمانی خبریں لاتے تو ہم نہیں مانتے تھے اور وحی کو ہم نہیں مانتے تھے (کیوں کہ وہ غیب کے ساتھ تعلق رکھتی ہے) لیکن یہ میری باتیں اور میرا پروگرام صرف مجھے اور امیہ کو پتہ تھا تیسرا آدمی وہاں کوئی نہیں تھا۔اللہ کی قسم! مجھے یقین ہوگیا کہ یہ خبریں آپ ﷺ کو اللہ ہی نے بتائی ہیں۔اللہ کا شکر ہے جو مجھے مدینہ میں لے آیا تاکہ وہ ہدایت دے۔پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا: اسے دین کے مسائل بتادو قرآن سکھا دو اور اس کے بیٹے کو رہا کر دو۔صحابہ اس کے اسلام کی وجہ سے بہت خوش ہوئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

اسلام قبول کرنے سے پہلے عمیر مجھے خنزیر سے زیادہ برا لگتا تھا لیکن اب وہ مجھے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ اچھا لگتا ہے۔(یہ ہے لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ أَوْلِیَاءَ) عمیر پھر مکہ چلے گئے۔ادھر صفوان انتظار کر رہا تھا جب اسے خبر ملی کہ عمیر تو مسلمان ہوگیا ہے۔اس نے کہا: غلط ہے پوری دنیا بھی مسلمان ہو جائے لیکن عمیر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ادھر عمیر مکہ میں اسلام کی تبلیغ کر رہے تھے حتی کہ صفوان کے پاس آئے ان کو اسلام کی خبر دی اور دعوت بھی دی اور کہا بتوں کی عبادت چھوڑ دو اور ان کا ذبیحہ بھی عقلاً درست نہیں اسکی تبلیغ سے کثیر تعداد اسلام لائی۔

(الاصابہ ترجمہ نمبر ۶۰۷۶،طبقات ابن سعد ج ۴ ص ۱۴۶،سیرت ابنِ ہشام)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گرفتار کر کے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا تھا تین دن تک نبی ﷺ کے اخلاقِ عالیہ کا مشاہدہ کرتے رہے آپ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر کلمہ پڑھے بغیر رہ نہ سکے۔

مطلب اس سارے خطبے کا یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے نفس کے لیے انتقام نہیں لیتے تھے بلکہ عفو و درگزر سے کام لیتے تھے۔ ہاں البتہ جہاں حدود الٰہیہ کی ھتک ہوتی ہو تو وہ آپ معاف نہیں کرتے تھے۔ حدیث میں ہے "مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهٖ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ" (متفق علیہ) "یعنی آپ ﷺ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی بھی انتقام نہیں لیا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کی حرمت کو توڑا جاتا ہو پھر اللہ کی خاطر انتقام لے لیتے تھے" یعنی چور کا ہاتھ کاٹتے زانی کو کوڑے یا رجم کرتے۔

تورات میں بھی آپ ﷺ کا یہ وصف لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ".

(بخاری، کتاب البیوع، باب کراھیۃ السخب فی السوق)

عطا بن یسار تابعیؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے ملاقات کی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے تورات میں مذکور رسول اللہ ﷺ کی صفتیں تو بیان کر دیں انہوں نے کہا اچھا ضرور بیان کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے اللہ کی پکی قسم کھا کر تورات سے آپ ﷺ کی وہ صفات بیان کیں جن میں سے بعض قرآنِ مجید میں بھی موجود ہیں اور وہ یہ ہیں:

اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا۔ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ اور ان پڑھ لوگوں یعنی عربوں کو بچانے والا بنا کر بھیجا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے نبی! تو میرا عبادت گزار بندہ اور میرا رسول ہے، میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے، میرا نبی نہ ہی سخت دل ہے اور نہ ہی بازاروں میں شوروغل مچانے والا ہے اور نہ ہی وہ برائی کا بدلہ برائی سے دے گا بلکہ معاف کر دے گا اور بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے اس نبی کو اس وقت تک فوت نہیں کرے گا جب تک اس کے ذریعے ٹیڑھی شریعت کو درست نہیں کر دے گا یعنی جب تک شرک کرنے والے لوگ لا الہ الا اللہ نہیں کہہ لیں گے اور جب تک اس کے ذریعے اندھی آنکھوں اور بہرے کانوں کو کھول نہیں دے گا اور غلاف چڑھے دلوں کے غلاف کو دور نہیں کر دیگا۔

نبی ﷺ کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی:

اے عیسیٰ! میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے ہی فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنے بندے محمد ﷺ کے ہاتھ پر اس دین کو مکمل کروں گا اور انبیاء اور رسل کا سلسلہ اس کے ساتھ ختم کر دوں گا، وہ مکہ میں پیدا ہوگا، مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اس کی حکومت ملک شام تک وسیع ہوگی، وہ سخت طبیعت اور سخت دل نہیں ہوگا اور بازاروں میں شوروغل کرنے والا نہیں ہوگا، فحش زیب وزینت نہیں اپنائے گا، وہ کسی سے بدکلامی نہیں کرے گا، میں اسے ہر اچھی چیز کی راہنمائی کروں گا اور ہر اچھا خلق عطا کروں گا، تقویٰ کو اس کا خمیر، حکمت کو اس کی عقل، وفا کو اس کی طبیعت، عدل کو اس کی سیرت، حق کو اس کی شریعت اور اسلام کو اس کا دین بناؤں گا اس کا نام احمد ﷺ ہوگا۔

(قصص القرآن لابن کثیر رحمہ اللہ، ص ۷۰۵)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:⑳

رسول اللہ ﷺ کی تواضع:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ أَنْفُسِهِمْ.....الخ﴾

ا۔آپ ﷺ میں فخر نام کی کوئی چیز نہیں تھی:

سابقہ خطبہ میں مَیں نے آپ کے سامنے پیارے نبی ﷺ کے اخلاقِ عالیہ میں سے آپ کی تحمل مزاجی اور درگزری کا تذکرہ کیا تھا اور میں چاہتا ہوں کہ آج کے خطبہ میں آپ کے سامنے پیارے نبی ﷺ کے سیرت کا ایک اور اہم پہلو ذکر کروں اور وہ پہلو یہ کہ آپ ﷺ ایک کامل انسان ہونے کے باوجود ایک انتہائی متواضع شخص تھے۔کبر وغرور اور فخر کا آپ کی طبیعت میں نام ونشان نہیں تھا۔دیکھیں قیامت کے دن آپ ﷺ کو ایک عظیم مقام اور اعزاز عطا کیا جائے گا لیکن آپ ﷺ اس پر ذرہ بھر فخر نہیں کریں گے۔

چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ وَلَا اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ''۔

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے اس سرداری پر کوئی فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں، آدم سمیت تمام انبیاء علیہم السلام میرے جھنڈے تلے جمع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے اور سب سے پہلے قبر سے مجھے اٹھایا جائے گا اور مجھے کوئی فخر نہیں''۔

(ترمذی، ابواب المناقب، باب سلوا اللہ لی الوسیلۃ)

دیکھیں اس حدیث میں نبی ﷺ کے چار اعزازات مذکور ہیں، جو آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہیں۔ تین دفعہ فرمایا'' وَلَا فَخْرَ ''یہ اس لئے فرمایا تا کہ آپ ﷺ کی تواضع ثابت ہو اور دوسرے انبیاء علیہم السلام سے اس طرح برتری ثابت نہ ہو کہ ان کی تحقیر کا خیال پیدا ہو۔ آپ ﷺ نے اپنا مرتبہ و مقام خود اس لیے بیان کیا کیوں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، جو آپ ﷺ کی امت کو آپ کا مقام بتاتا اور یہ مقام جاننا صرف آپ کے ذریعے سے ہی ممکن تھا۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کے فضائل بیان فرما دیئے ہیں اور اپنے فضائل بھی بیان فرمائے۔ چونکہ خود بیان فرمائے ہیں اس لئے فرمایا: ''وَلَا فَخْرَ'' آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا متواضع بندہ بن کر زندگی بسر کرنا پسند کرتے تھے۔

بعض صوفیاء نے غلط کہا ہے کہ "لِوَائِیْ اَعْظَمُ مِنْ لِوَاءِ مُحَمَّدٍ" "کہ میرا جھنڈا محمد کے جھنڈے سے بڑا ہوگا''۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۳۰)

۲۔ بادشاہ نبی بننے کے بجائے رسول عبد بننا پسند کیا:

آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ عبد رسول یعنی وصف عبدیت و بندگی کے ساتھ متصف بن کر رہیں گے یا کہ نبی مَلِک یعنی (وصف ملوکیت و بادشاہ کے ساتھ متصف بن کر رہیں گے۔ آپ ﷺ نے نبی بادشاہ یعنی نبوت مع بادشاہت بننے کو ٹھکرا دیا اور مقامِ عبودیت و رسالت کو پسند کر لیا۔

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ ایک فرشتہ نازل ہو رہا ہے۔ جبرئیل نے بتایا کہ یہ فرشتہ جب سے پیدا ہوا ہے، کبھی زمین پر نہیں اترا۔ اس اترنے والے فرشتے نے کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’ يَا مُحَمَّدُ! اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ اَفَمَلِكًا نَبِيًّا يَجْعَلُكَ أَوْ عَبْدًا رَسُولاً ‘‘۔

’’اے محمد ﷺ! مجھے آپ کے پاس آپ کے رب نے بھیجا ہے کہ وہ آپ کو بادشاہ نبی بنادے یا بندہ رسول۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: ’’تَوَاضَعْ لِرَبِّكَ يَامُحَمَّدُ ‘‘’’اے محمد ﷺ! اپنے رب کے لیے تواضع وانکساری اختیار کیجئے‘‘ آپ ﷺ نے اس فرشتے کو جواب دیا! ’’بَلْ عَبْدًا رَسُولاً ‘‘’’بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے بندہ رسول بنادے‘‘ (یعنی میں بادشاہ نبی نہیں بننا چاہتا) (مسند احمد: ۲/۲۳۱)

یاد رہے کہ جو شخص متکبر ہوتا ہے وہ عام لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، بات چیت کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ وہ یہ اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے وہ چاہتا ہے کہ لوگ مجھے پہلے سلام کیا کریں بلکہ دور سے سلام کریں، میرے سامنے کھڑے رہیں وہ مجلسوں میں صدر بننے کی کوشش کرتا ہے، وہ کسی غریب کی دعوت قبول نہیں کرتا، وہ گدھے پر سواری پسند نہیں کرتا حتی کہ تانگے پر سفر کرنا بھی پسند نہیں کرے گا، وہ اپنے لیے تعظیمی قیام پسند کرے گا، وہ گھر کا کوئی کام کرنا پسند نہیں کرے گا وہ خود جوتی گانٹھنا پسند نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ کی تواضع کا اندازہ لگائیں۔

۳۔ آپ ﷺ کی تواضع کی دس مثالیں:

① انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ! ’’اِنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ‘‘’’میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا آپ کا گزر بچوں پر ہوا تو آپ نے ان کو سلام کہا‘‘۔

(مسلم، کتاب السلام، باب استحباب السلام علی الصبیان، حدیث: ۲۱۶۸)

② جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مجذوم شخص کے ساتھ کھانا کھایا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيهِ مجھے اللہ پر بھروسہ ہے تم میرے ساتھ مل کر کھاؤ۔

③ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لاَ اٰكُلُ مُتَّكِئًا ''''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا''۔ (بخاری: الأطعمۃ، باب الأکل متکئاً، ۵۳۹۸)

یہ عجمی بادشاہوں کا طریقہ تھا اور اس میں کبر پایا جاتا ہے۔

④ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''كَانَ يُرْدِفُ خَلْفَهُ وَيَضَعُ طَعَامَهُ عَلَى الاَرْضِ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ وَيَرْكَبُ الحِمَارَ ''۔ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے اپنی سواری پر کسی کو بٹھا لیا کرتے اور زمین پر (یعنی زمین پر بچھے دسترخوان پر) کھانا کھا لیا کرتے اور مملوک (غلام) کی دعوت بھی قبول کر لیا کرتے تھے اور گدھے پر سوار ہو جایا کرتے تھے''۔ (صحیح الجامع الصغیر: ۴۹۴۵)

⑤ انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ:

'' كَانَ يَزُوْرُ الاَنْصَارَ وَيُسَلِّمُ عَلَى صِبْيَانِهِمْ وَيَمْسَحُ رُؤُوسَهُمْ ''۔

''آپ انصار کی زیارت کیا کرتے ان کے بچوں کو سلام کہا کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے''۔ (نسائی۔ صحیح جامع صغیر: ۴۹۴۷)

⑥ ''كَانَ يُسْلِتُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِهِ بِعَرَقِ الإِ ذْخِرِ.....وَيَحُتُّهُ مِنْ ثَوْبِهِ يَابِسًا ''''یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے کپڑے سے اپنے قطرے صاف کر لیا کرتے تھے''۔

(مسند احمد عن عائشۃ)

⑦ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''كَانَ يَفْلِي ثَوبَهُ وَيَحْلِبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ'' ''آپ اپنے کپڑے سے جوں تلاش کرتے، بکری کا دودھ نکالتے، اور اپنے کام خود کر لیتے''۔ (مسند احمد، حلیۃ الاولیاء، صحیح الجامع الصغیر: ۸۹۲)

⑧ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: '' كَانَ يَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنا کپڑا سی لیتے اور جوتی گانٹھ لیتے تھے''۔(صحیح الجامع الصغیر:۴۹۳۷)

⑨ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

'' كَانَ يَرْكَبُ الحِمَارَ وَيَخْصِفُ النَّعْلَ وَيَرْقَعُ القَمِيْصَ وَيَلْبَسُ الصُّوْفَ ''

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہو جاتے، جوتی خود گانٹھ لیتے اور قمیص اونچا رکھتے اور اونی لباس پہن لیتے''۔(صحیح الجامع الصغیر:٤٩٤٦)

⑩ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'' لاَ يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلاَنِ اِذَا كَانُوا ثَلٰثَةً مَشٰى بَيْنَهُمَاوَاِذَا كَانُوْا جَمَاعَةً قَدَّمَ بَعْضَهُمْ ''۔

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم کو دو شخص کبھی نہیں روندتے تھے۔ جب آپ سمیت تین شخص ہوتے تو آپ دونوں کے درمیان میں چلتے اور جب جماعت یعنی تین سے زیادہ ہوتے تو آپ بعض کو آگے کر دیتے''۔(سنن ابی داؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند مقام پر فائز ہونے کے باوجود انتہائی منکسر المزاج اور انتہائی متواضع تھے آپ نے شاہانہ انداز اختیار نہیں کیا۔ دیکھیں خندق کھودنے کا وقت آیا تو آپ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر زمین کھود رہے ہیں۔ تعمیر مسجد کا وقت آیا تو اینٹیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ اپنے صحابہ کے ساتھ چلنے کا وقت آتا ہے تو ان کے آگے چلنا پسند نہیں کرتے، ساتھ چلتے ہیں یا پیچھے چلتے ہیں۔ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں کہ جس شہر میں جانا ہو، وہاں جانے کے لئے کئی کئی میل تک پیچھے گاڑیاں ہی گاڑیاں ہوں۔ اور عام راستے ہی دوسروں کے لیے بند کر دیئے جائیں، لوگوں کو تکلیف میں ڈال دیا جائے، ٹریفک بند کر دی جائے، نہیں نہیں۔ دوستو! آج کے کسی لیڈر نے کہیں جانا ہو تو ان کے خادم اور ماتحت آگے آگے ان کے لئے راستے صاف کرتے جاتے ہیں وہ ڈر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہوتے ہیں کہ کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو جائے کیوں کہ آج کے لیڈروں اور حکمرانوں میں تواضع نام کی کوئی چیز نہیں رہی۔

رسول اللہ ﷺ ساری مخلوق سے بڑے حاکم، ھادی، مزکی، قائد، راہنما، انسان، مصلح، معلم، خطیب، پیغمبر، لیکن ان سب کے باوجود انتہائی منکسر المزاج متواضع اور سادگی پسند تھے۔

ا۔ آپ ﷺ کی فقیرانہ زندگی:

لوگو! آپ ﷺ کی زندگی، ایک مثالی زندگی ہے۔ یہ وہ زندگی ہے جس کی اللہ نے قسم کھائی۔

﴿لَعَمْرُکَ اِنَّهُمْ لَفِی سَکْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ﴾ (الحجر:۷۲)

یہ وہ زندگی ہے جس میں مال و دولت جمع کرنے کی حرص نہیں۔

یہ وہ زندگی ہے جس میں دعا ہو رہی ہے:

'' اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِی رِوَایَةٍ کَفَافًا ''۔

(صحیح الجامع الصغیر:۱۲۷۵)

''اے اللہ! آل محمد کو صرف بقدر ضرورت رزق عطا فرما''۔

یہ وہ زندگی ہے جس میں بادشاہ بننے کی پیشکش کو ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ اور (بنی عبد) بننا اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ ہے فقرِ اختیاری۔ شعر:

[redacted] کی

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک بوریئے پر سوئے پھر اٹھے تو آپ کے جسد مبارک پر اس کے نشانات پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمیں حکم دیں تو آپ کے لیے نرم بستر بنا دیں فرمانے لگے: ''مَا لِی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِلدُّنْيَا ''''مجھے دنیا سے محبت نہیں''۔میری اور دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی مسافر ہو جو سواری پر سفر کر رہا ہو جس نے کسی درخت کے نیچے آرام کیا ہو آرام کر کے وہ پھر سفر کے لئے روانہ ہو گیا ہو اور درخت کو وہیں چھوڑ گیا ہو۔(ترمذی،ابن ماجہ)

۲۔آپ ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل جل کر رہنا:

آپ ﷺ کی تواضع کا یہ عالم ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے ،ان کے چھوٹے بچوں کے ساتھ بھی باتیں کر لیا کرتے ،خادموں کے ساتھ بھی اٹھتے بیٹھتے ۔بلکہ خود غلاموں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھا لیا کرتے تھے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:''إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا''۔''یعنی آپ ہمارے ساتھ مل جل کر رہتے تھے''۔مزید فرماتے ہیں!میرا ایک بھائی تھا جسے ابوعمیر کہا جاتا تھا تو نبی ﷺ کا اخلاق سب سے اچھا تھا آپ اسے کہتے تھے!''يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ''۔ ''ابوعمیر!تیری نغیر (بلبل) کا کیا حال ہے؟(بخاری،کتاب الادب،باب الکنیۃ للصبی)

آپ ﷺ اپنی مدح میں غلو پسند نہ کرتے

آپ ﷺ کی تواضع سے یہ بھی ہے کہ اپنی مدح میں غلو سے منع کرتے تھے۔ چنانچہ مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد عبداللہ نے بیان کیا:بنو عامر کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔میں بھی اس میں موجود تھا۔چنانچہ جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو ہم نے کہا:''أَنْتَ سَيِّدُنَا''''آپ ہمارے سردار ہیں''تو آپ ﷺ نے فرمایا؟''اَلسَّيِّدُ :اَللّٰهُ''''سردار تو اللہ ہے''ہم نے عرض کیا:وَأَفْضَلُنَا فَضْلاً وَأَعْظَمُنَا طَوْلاً''''آپ فضل وخیر میں ہم سب سے افضل ہیں اور سخاوت کرنے میں بھی آپ ہم سب سے بڑے ہیں''۔آپ ﷺ نے فرمایا:''قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ''۔''مطلب یہ تھا کہ میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو، شیطان تمہیں اپنا وکیل نہ بنائے (راہ راست سے ہٹنے کا دروازہ نہ کھول دے)

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کراھیۃ التمادح، حدیث:۴۸۰۶)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حقیقی اور اصلی سید تو اللہ ہی ہے، یعنی مختار کل، متصرف فی الامور، اس معنی میں صرف اللہ ہی سید ہے۔ آپ ﷺ نے اس طرح کے نام رکھنا پسند نہیں کیا، جو تواضع کے خلاف ہیں۔ مثلاً ملک الاملاک، اور شاہنشاہ یا شاہان شاہ۔ جس نام میں تواضع کا اظہار ہوتا ہو وہ زیادہ پسند ہیں۔ مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن۔

۴۔ بیٹھنے میں تواضع:

قیلہ بنت مخرمہؓ کی گواہی

آپ ﷺ بیٹھنے میں بھی تواضع اختیار کرتے تھے متکبرانہ بیٹھک نہیں بیٹھتے تھے۔ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ انتہائی خشوع خضوع اور تواضع وانکساری کی حالت میں بیٹھے ہیں۔ میں آپ کی ہیبت سے کانپ گئی۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی جلوس الرجل)

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی گواہی

عدی رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خادمہ نے ٹیک لگانے کے لیے تکیہ پیش کیا تو آپ نے تکیہ اپنے اور عدی کے درمیان رکھ لیا۔'' فَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَدِيٍّ وَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ ''اور خود زمین پر بیٹھ گئے''۔ جب عدی نے یہ منظر دیکھا تو فرماتے ہیں ''فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَلِكٍ ''''میں سمجھ گیا کہ یہ بادشاہ نہیں ہے۔

(زادالمعاد، ۱/۱۷۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔۶۔ایک دوکاندار کو اپنا ہاتھ نہیں چومنے دیا اور ابوہریرہؓ کو اپنا کپڑا نہیں پکڑایا:

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ بازار گیا۔آپ نے ایک شلوار خریدی، دکان دار آپ کے ہاتھ کو چومنے لگا، آپ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالیا اور فرمایا:

''هٰذَا تَفْعَلُهُ الاَعَاجِمُ بِمُلُوْكِهَا وَلَسْتُ بِمَلِكٍ وَاِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ''۔

''عجمی لوگ اپنے بادشاہوں کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں میں بادشاہ نہیں ہوں میں تو تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں''۔

پھر آپ نے شلوار پکڑ لی۔میں نے آگے بڑھ کر اسے اٹھانا چاہا تو آپ نے مجھے نہیں پکڑائی۔(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الجسد، حدیث:۵۲۲۴)

۷۔بدلہ لینے کی پیشکش:

حدیث میں ہے کہ اسید بن حضیر کے پہلو میں آپ ﷺ نے لکڑی ماری وہ کہنے لگے کہ ''اَصْبِرْنِیْ'' آپ مجھے اس کا بدلہ دیجئے۔آپ ﷺ نے فرمایا!''اِصْطَبِرْ'' بدلہ لے لو'' وہ کہنے لگے آپ پر قمیص ہے، مجھ پر قمیص نہیں تھا، تو آپ ﷺ نے بھی اپنا قمیص اٹھا لیا، اسید آپ کے پہلو سے لپٹ گئے اور بوسہ دینا شروع کر دیا اور کہنے لگے: میں یہی چاہتا تھا۔(ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی قبلۃ الجسد، حدیث:۵۲۲۴)

اسی طرح غزوہ بدر میں سواد بن غزیہ کے پیٹ پر (بلا ارادہ) چھڑی لگ گئی جو صف سے کچھ آگے کو نکلے ہوئے تھے۔آپ ﷺ فرما رہے تھے:''اِسْتَوِ سَوَادُ!'' ''سواد! برابر ہو جاؤ'' سواد کہنے لگے چھڑی کی مجھے تکلیف ہوئی ہے۔میں بدلہ لینا چاہتا ہوں۔آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے اپنا پیٹ کھول دیا اور کہا: ''اِسْتَقِدْ'' ''بدلہ لے لو'' سواد آپ ﷺ کے ساتھ چمٹ گئے اور پیٹ کا بوسہ لے لیا۔ آپ نے پوچھا سواد اس طرح کیوں کیا؟ تو اس نے کہا: میں چاہتا تھا کہ آخری وقت میں میرا جسم آپ کے جسم کے ساتھ چھو جائے آپ نے اس کے لیے دعائے خیر کی۔ (الرحیق المختوم: ۲۱۵)

۸۔ اپنے لیے تعظیمی قیام بھی پسند نہیں کیا:

آپ پسند نہیں کرتے تھے کہ لوگ آپ کے لیے تعظیمی قیام کریں۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: '' لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانُوا اِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوا لِمَايَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَالِكَ ''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا اور وہ جب آپ کو دیکھتے تھے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ آپ کو یہ پسند نہیں۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراہیۃ قیام الرجل للرجل: ۲۷۵۴)

۹۔ آپ ﷺ بیوہ اور مسکین کے کام آتے تھے:

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ، اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرتے تھے اور عام باتیں کم کرتے تھے، لمبی نماز پڑھتے تھے، خطبہ مختصر دیتے تھے۔

''وَلَا يَأْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ''۔

''بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے میں کوئی عار نہیں سمجھتے تھے اور ان کے کام کر دیتے تھے''۔ (نسائی، کتاب الجمعہ۔ دارمی مقدمہ فی تواضع رسول اللہ)

اس سے غیبی مدد لینے کے جواز پر استدلال غلط ہے۔ کیونکہ یہ زندگی میں نیکی کے کاموں میں غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کے ساتھ تعاون کرنے کے قبیل سے ہے۔ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعاون علی البر والتقویٰ کے قبیل سے ہے۔حالی کے ان شعروں کا بھی یہی مطلب ہے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی بھرلانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

(مسدس حالی، ص ۵۸)

۱۰۔ چہرے اور ہاتھ پاؤں کی تواضع:

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے مصافحہ کرتے تھے تو اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ پہلے نہیں نکالتے تھے۔وہ خود ہی اپنا ہاتھ پہلے نکالتا۔''وَلَا یَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ'' ''آپ اپنا چہرہ اس کے چہرے سے نہ پھیرتے حتی کہ وہ خود اپنا چہرہ آپ کے سامنے سے ہٹالیتا۔''وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَیْهِ بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَهٗ'' ''اور آپ کبھی اس حال میں نہیں دیکھے گئے کہ اپنے ساتھی کے سامنے اپنے گھٹنے کر کے بیٹھے ہوں''۔

(ترمذی، کتاب القیامۃ)

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضع کی تعلیم بھی دی ہے:

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ''۔

''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو، حتی کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے''۔

(ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی التواضع، حدیث: ۴۸۹۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌلِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ ''۔

''جو بھی اللہ کے لیے تواضع اختیا کرتا ہے اللہ اسے بلند کر دیتے ہیں''۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو والتواضع، حدیث: ۲۵۸۸)

ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیٌٔ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ''

'جو اس حال میں مرے کہ وہ کبر، خیانت اور قرض سے بری ہو تو جنت میں داخل ہوگا''۔(ترمذی)

۵۔تہبند ٹخنے سے اوپر رکھنا:

لوگو! تہبند ٹخنوں سے اوپر رکھنا بھی تواضع ہے۔عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' بَيْنَمَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ''۔

'' پہلے لوگوں میں سے ایک شخص اپنی تہہ بند تکبر بڑائی اور خود پسندی کی وجہ سے نیچے لٹکا کر چل رہا تھا اسکو زمین میں دھنسا دیا گیا وہ قیامت تک دھنستا ہی چلا جائے گا''۔(بخاری، کتاب اللباس باب من جر ثوبا من الخیلا: ۵۷۸۹)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے اس میں دو سبز چادروں کا ذکر ہے۔(مسند احمد، بزار)

ترمذی کی آخری حدیث ہے کہ:

''لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْلَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ".

''وہ لوگ جو اپنے مرے ہوئے ان باپ دادوں پر فخر کرتے ہیں، جو حقیقت میں جہنم کا کوئلہ بن چکے ہیں۔ وہ اپنے اس فخر سے ضرور باز آجائیں ورنہ وہ اللہ کے نزدیک اس گوبریلے سے بھی زیادہ ذلیل ورسوا ہوں گے، جو اپنی ناک سے پائخانہ کی گولیاں بنا کر لے جاتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلی دور کی عصبیت اور اپنے آباء واجداد پر فخر کرنا دور کر دیا ہے۔ اب لوگ یا تو متقی و پرہیز گار ہیں یا فاجر۔ حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔''

۶۔ نبی ﷺ کی تواضع کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اثر:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب یہ حدیث سنی کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر کبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا تو وہ رونے لگ گئے۔ (مسند احمد)

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ضرورت نہ ہونے کے باوجود سر پر لکڑیوں کا گٹھا رکھے بازار سے آرہے ہیں۔ انہیں کہا گیا کہ اللہ نے آپ کو اس سے غنی کیا ہے پھر بھی آپ اپنے سر پر یہ لکڑیوں کا گٹھا رکھ کر لے جا رہے ہیں۔ فرمانے لگے میں کبر کو مٹا رہا ہوں۔ کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ

:'' لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ مِنْ كِبْرٍ'' ۔

''جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا''۔ (طبرانی)

نیز فرمایا: ''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ''.

(صحیح جامع صغیر: ۷۶۷۴)

یعنی: جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طارق بن شہاب نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت) میں ملک شام کی طرف گئے اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہی تھے۔ حضرت عمر اپنی اونٹنی سے نیچے اترے اور اپنے موزے اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیے اور اپنی اونٹنی کی مہار خود پکڑ لی۔ ابوعبیدہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ یہ کام کر رہے ہیں مجھے اچھا نہیں لگتا کہ اہلِ شام آپ کو اس حالت میں دیکھ لیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

افسوس! ابوعبیدہ اگر کوئی اور یہ بات کہتا تو میں اسے امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبرت کی خاطر سزا دیتا۔ ہم پہلے ذلیل وحقیر تھے ہماری کوئی عزت نہ تھی۔ ''فَأَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالإِسلَامِ'' ''اللہ نے اسلام کی وجہ سے ہمیں عزت دی''۔ ''فَمَهْمَا نَطْلُبُ العِزَّ بِغَيْرِ مَا اَعَزَّنَا اللّٰهُ بِهٖ اَذَلَّنَا اللّٰهُ'' ''ہم اسلام کے علاوہ جہاں سے بھی عزت تلاش کریں گے اللہ ہمیں ذلت ہی دے گا''۔ (مستدرک حاکم)

مطلب یہ تھا کہ اونٹنی کی مہار پکڑنا یا موزہ ہاتھ میں پکڑنا خلیفہ کی شان کے منافی نہیں بلکہ خلیفہ کی طبیعت میں تواضع پیدا کرنے کا ایک سبب ہے۔ اور یہی اسلام کی تعلیم ہے اسی سے ہمیں عزت ملے گی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر: (21)

رسول اللہ ﷺ کی شفقت ونرم دلی:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

میں نے اس سے قبل گزشتہ خطبے میں آپ سامعین حضرات کے سامنے پیارے نبی ﷺ کی تواضع کا تذکرہ کیا تھا۔ آج میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ میں سے شفقت ونرم دلی اور نرم خوئی بیان کروں۔ جسے عربی زبان میں لین اور رفق کہا جاتا ہے۔

میرے بھائیو! کسی بھی داعی کی دعوت اور تبلیغ کی کامیابی کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مدعوین کے ساتھ انتہائی نرمی اور نرم خوئی سے پیش آئے دیکھیں حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام، فرعون جیسے سنگ دل اور ظالم بادشاہ کی طرف تبلیغ کی خاطر بھیجے گئے ہیں اور انہیں تبلیغ کے یہ آداب سکھائے جا رہے ہیں:

﴿فَقُوْلَا لَهُ قَوْلاً لَّيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى﴾ (طٰہٰ:۴۴)

''تم اس سے نرم بات کہنا شاید وہ نصیحت پائے یا (اللہ سے) ڈر جائے''۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ وصف بیان کیا ہے:

﴿اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ﴾ (ھود:۷۵)

یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) بہت حلیم الطبع! نرم دل اور (اللہ کی جانب) جھکنے والے تھے۔

ا۔ اوّاہ کے معانی:

① بہت دعائیں مانگنے والا۔

② بہت نرم دل۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ بہت دردمند۔

④ بہت گڑگڑانے والا۔

⑤ بہت آہ وزاری کرنے والا۔

ابراھیم علیہ السلام کی ذات گرامی میں یہ تمام صفات پائی جاتی تھیں۔

میرے دوستو! جب نبی ﷺ مبلغ اعظم تھے اور پوری دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے، جیسا کہ قرآن حکیم میں اس کی گواہی موجود ہے:

﴿وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا﴾ (سبأ:۲۸)

''ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف ہی بشیر اور نذیر بنا کر مبعوث کیا ہے''

بخاری ومسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ إِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَی النَّاسِ عَامَّةً'' ''مجھ سے پہلے انبیاء خاص اپنی قوم کی ہدایت کی خاطر مبعوث ہوتے تھے اور مجھے اللہ تعالی نے تمام قوموں کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔'' (بخاری' کتاب التیمم' باب نمبر۱۰)

اتنے بڑے مبلغ کا اخلاق تو پھر سب سے اعلیٰ ہونا ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ ﷺ کی اس امت کے ساتھ نرمی، ہمدردی اور شفقت بھی اعلیٰ قسم کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ﴾ (آل عمران:۱۵۹)

''اللہ کی رحمت ہی کی وجہ سے آپ ان کے لئے نرم دل ہوئے ہیں اور اگر آپ مزاج میں اکھڑ اور دل کے سخت ہوتے تو یہ لوگ تمہارے پاس سے تتر بتر ہو گئے ہوتے''۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی میں یہ وصف یعنی صفت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نرم دلی اور شفقت انتہائی درجہ کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس وصف کو خاص اپنی رحمت کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کیوں نہ اس خلق کے ساتھ متصف ہوتے جبکہ آپ اللہ کے حکم سے اس خلق کے فوائد جانتے تھے؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِی شَیْءٍ اِلَّا زَانَہُ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہُ'' ''نرمی جس چیز میں بھی ہو اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے بھی الگ کر لی جائے اس کو بدنما بنا دیتی ہے۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فی فضل الرفق، حدیث: ۲۵۹۴)

اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اِنَّ اللّٰہَ رَفِیقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِی عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِی عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِی عَلَی مَا سِوَاہُ''۔ (مسلم، أیضا، حدیث: ۲۵۹۳)

''اللہ تعالیٰ خود بھی (نرم خو) ہے اور نرم خوئی کو پسند فرماتا ہے اور نرم خوئی پر جو کچھ دیتا ہے وہ سختی اور اس نرمی کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں دیتا''۔

نیز فرمایا: ''مَنْ یُحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ وفی روایۃ لابی داؤد ''کُلَّہُ'' ''جو کوئی نرمی سے محروم رہا وہ تمام بھلائی سے محروم رہا''۔

(ابوداؤد، عن جریر بن عبداللہ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ أَوْبِمَنْ تَحْرُمُ عَلَیْہِ النَّارُ''؟ تَحْرُمُ عَلَی کُلِّ ھَیِّنٍ لَیِّنٍ سَھْلٍ''۔ (ترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ: ۲۴۸۸)

''کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ کونسا شخص آگ پر حرام ہے یا یہ کہ کس پر آگ حرام ہے؟ فرمایا! ہر اس شخص پر آگ حرام ہے جو لوگوں سے قریب ہو نرم ہو اور آسان ہو''۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کسی نبی کا واقعہ بیان کر رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ اس کی قوم نے اسے مار مار کر اس کے چہرے سے خون نکال دیا تو وہ نبی یہ دعا کر رہے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِی فَإِنَّھُمْ لاَ یَعْلَمُونَ'' ۔

(بخاری، اُحادیث الأنباء، باب حدیث الغار کے بعد والا باب: ۳۴۷۷)

''اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہیں''۔

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اس کو پکڑنے کے لیے لپکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اسے چھوڑو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈھول بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے، تنگی ڈالنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

''فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ''۔

(بخاری، الوضوء، باب الماء علی البول فی المسجد: ۲۲۰)

ایک دفعہ یہودیوں کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے ''اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ'' کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ان کی شرارت) سمجھ گئیں۔ تو انہوں نے جواب دیا ''وَعَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ'' (یعنی تم پر موت آئے اور لعنت ہو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو کہا ''مَھْلاً یَا عَائِشَۃُ إِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْأَمْرِ کُلِّہٖ'' عائشہ! ٹھہر جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ تمام کاموں میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ کہنے لگیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان یہودیوں نے جو کچھ کہا کیا آپ نے نہیں سنا؟ فرمایا میں نے بھی تو انہیں جیسا جواب دیا ہے یعنی ''وَعَلَیْکُمْ'' یعنی تم پر۔

(بخاری، باب الرفق فی الامر کلہ، کتاب الادب)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں نرمی یہ تھی کہ بات وہی ہے مگر اس میں سختی کا نشان نہیں تھا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا جواب اس طرح ہے کہ اگر مخاطب ذرا سوچے تو خود بخود اس کا دل شرمناک ہو۔

(دیکھئے سیرۃ النبی ﷺ سید سلیمان ندوی: ج ۶، ص ۴۵۰)

اسی نرم دلی ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ ﷺ لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے تھے اور بیماروں کی عیادت کیا کرتے تھے حتی کہ جانوروں پر بھی رحم کیا کرتے تھے۔ سچ ہے کہ آپ ﷺ پوری انسانیت کے غم خوار نبی اور راہنما تھے۔

غزوہ خندق میں خندق کھودنے میں برابر کے شریک ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی خندق کھود رہے ہیں، کھودائی کے دوران ایک سخت چٹان آ گئی، جو ٹوٹ نہ سکی آپ ﷺ کو بتایا گیا، آپ ﷺ نے کدال کے ساتھ تین ضربیں لگائیں تو وہ ریت کا ڈھیر ہو گئی۔

''فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ''۔

(بخاری، غزوۂ احزاب)

بیماروں کی تیمارداری کرتے وقت، انہیں تسلی دیتے وقت ''لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ'' پڑھتے مریض کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے۔

(بخاری: المرضی، باب عیادۃ الاعراب: ۵۶۵۶ باب وضع الید علی المریض: ۵۶۵۸)

۳۔ جانوروں پر رحم کھانا:

آج کتنے لوگ ہیں جو بے زبان جانوروں پر انتہائی ظلم کرتے ہیں اور ان کی طاقت سے بڑھ کر ان پر بوجھ لادتے ہیں۔ کئی دفعہ سخت گرمی کی وجہ سے نڈھال ہو کر وزن کی زیادتی کو برداشت نہ کرتے ہوئے کئی جانوروں کی چھکڑے کے آگے ٹانگیں اوپر کو اٹھ جاتی ہیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں، زبان باہر کو نکلی ہوتی ہے۔ گویا وہ جانور اپنے رب کے سامنے اپنے مالک کی شکایت کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض لوگ جو جانور کے ساتھ چھکڑا جوت کر سارا دن ایک ہی جگہ کھڑے کھڑے سودا فروخت کرتے ہیں۔ گدھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاڑی میں جوتا ہوا گدھا وغیرہ ایک ہی حالت میں کھڑا رہتا ہے۔ کھڑے کھڑے تھک جاتا ہے۔ ان کے مالکوں نے اگر نبی ﷺ کی نرمی اور نرم دلی اور جانور پر ترس کھانے کا اندازہ لگایا ہوتا تو ایسا کبھی نہ کرتے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ ''اِیَّاکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُوْرَدَوَابِّکُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَخَّرَهَالَکُمْ لِتُبَلِّغَکُمْ اِلٰی بِلَادٍ لَمْ تَکُوْنُوْا بَالِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ''۔

(ابوداؤد، باب فی الوقوف علی الدابۃ)

''جانوروں کی پشت کو نشست گاہ اور کرسی نہ بناؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہاری خدمت میں لگایا ہے تاکہ تمہیں ان علاقوں تک پہنچائیں جن تک تم جانوں کی مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے''۔

۲۔ نیز فرمایا: ''اَتَّقُوا اللّٰهَ فِی هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْکَبُوْهَا صَالِحَةً''۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، باب ۴۴)

''ان بے زبان جانوروں کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرو مناسب سواری کرو''۔

۳۔ ایک دفعہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے تو اچانک ایک اونٹ بلبلاتا ہوا آیا اور رونے لگا۔ آپ نے اس پر شفقت کے ساتھ ہاتھ پھیرا تو چپ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس کا مالک کون ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں انصاری۔ چنانچہ وہ جوان آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ فِی هٰذِهِ الْبَهِیْمَةِ الَّتِی مَلَّکَکَ اِیَّاهَا''۔

''کیا تو اس (اونٹ) کے بارے اس اللہ سے نہیں ڈرتا جس نے تجھے اس کا مالک بنایا''؟ ''فَاِنَّهُ شَکَااِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُهُ''۔ ''کیونکہ تیرے اس اونٹ نے مجھے شکایت کی ہے کہ تو اس کو بھوکا رکھتا ہے اور کام زیادہ لیتا ہے۔ (سنن ابی داؤد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا کہ بچے ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بنا رہے ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روکا اور پوچھا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ اور ساتھ ہی انہیں سنا دیا کہ: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا" "جس نے یہ کام کیا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے"۔ (بخاری: الذبائح والصید: ۵۵۱۵)

۵۔ آپ ﷺ نے ایک دفعہ دیکھا کہ ایک گدھے کے چہرے پر داغنے کے نشان ہیں تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ (ابوداؤد)

۶۔ کسی بھی جانور کو آگ سے جلانا منع کر دیا۔ فرمایا: "لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ". صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایسا فعل سرزد ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے برا مانا اور فرمایا کہ آگ کی سزا صرف اللہ ہی دے سکتا ہے۔ (سنن ابی داؤد)

آج کتنے لوگ ہیں جو جانوروں کو تو کجا انسانوں تک کو جلا دیتے ہیں۔ گھروں کو آگ لگا دیتے ہیں۔ بلکہ مساجد تک کو آگ لگا دیتے ہیں۔

۷۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ایک مقام پر اترے۔ ایک شخص نے وہاں کسی گھونسلے سے حُمَّرہ نامی ایک چڑیا کے انڈے نکال لئے۔ وہ چڑیا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سروں پر پھڑ پھڑاتی تھی تو آپ ﷺ نے پوچھا اسے کس نے گھبراہٹ میں ڈالا ہے؟ ایک صحابی نے کہا میں نے اس کے انڈے پکڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے براہِ شفقت فرمایا: اس کے انڈے وہیں رکھ کر آؤ۔ (مسند احمد، ۱/۴۰۴)

۸۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ اپنے کسی کام کے لیے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی۔ اس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے اس کے بچے پکڑ لئے تو وہ چڑیا آئی اور پر پھیلانے لگی۔ نبی ﷺ بھی تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس چڑیا کے بچوں کے بارے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے کس نے گھبراہٹ میں ڈالا ہے؟ اس کے بچے اسے واپس کردو۔ اور آپ ﷺ نے دیکھا کہ چیونٹیوں کی بل کو آگ لگائی ہوئی تھی تو پوچھا یہ آگ کس نے لگائی ہے؟ ہم نے کہا ہم نے لگائی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: '' لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ''. (سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی کراهیة حرق العدو بالنار)

۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ چند افراد کے پاس سے گزرے جو مرغی کو باندھ کر نشانہ لگا رہے تھے وہ آپ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے تو آپ نے اس مرغی کا برا حال دیکھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے مجرم پر لعنت کی ہے۔ (مسلم)

۱۰۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا جس کسی انسان نے بھی کسی چڑیا کو بغیر حق کے قتل کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے ضرور سوال کرے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا اس کا حق یہ ہے کہ اسے ذبح کر کے کھایا جائے۔ (نسائی، حاکم)

۱۱۔ ذبح کے وقت بھی چھری تیز کرنے کا حکم دیا ہے نیز کسی دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کیا جائے۔ (مسند احمد عن ابن عمر)

جانور کو لٹا کر اس کے سامنے چھری تیز کرنے سے منع کیا۔ (طبرانی عن ابن عباس)

۱۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے، جو بکری کی کروٹ پر اپنا پاؤں رکھے ہوئے اسے ذبح کرنے کے لیے چھری تیز کر رہا تھا اور وہ بکری اسے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھ رہی تھی تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اَفَلَا قَبْلَ هٰذَا''؟ ''تو نے چھری پہلے ہی تیز کیوں نہیں کی؟'' اور فرمایا: ''اَتُرِيْدُ اَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَتَيْنِ''؟ (بیہقی، ۹/۲۸۰، مستدرک حاکم، ۴/۲۳۱۔۲۳۳) ایک روایت میں مَوتَاتٍ کا لفظ ہے۔ کیا تو اسے دو یا کئی موتیں دے کر مارنا چاہتا ہے؟

۱۳۔ قُرّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ''اِنِّیْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَاَذْبَحُ الشَّاۃَ فَأَرْحَمُهَا " میں بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر ترس آجاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: "اِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ " اگر تو بکری پر رحم کھاتا ہے تو اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ (الادب المفرد، حدیث ۳۷۳، السلسلہ الصحیحہ، حدیث ۲۶)

۱۴: نیز نبی ﷺ نے فرمایا: "مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةَ عُصْفُورٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ". (الادب المفرد، حدیث ۳۷۱، سلسلہ صحیحہ، حدیث ۲۷)

''جو کسی پر رحم کرے گا، چاہے ذبح کے وقت چڑیا ہی ہو، اللہ قیامت کے دن اس پر رحم کرے گا''۔

۱۵۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے آگ کا عذاب دیا گیا۔ اس نے اسے بند کر کے رکھا تھا حتیٰ کہ وہ بھوکی مر گئی اور خود بھی اسے نہ کچھ کھلاتی پلاتی تھی اور نہ اسے چھوڑتی ہی تھی۔ (بخاری وغیرہ)

۱۶۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کسی راستے میں جا رہا تھا۔ جاتے جاتے اسے سخت پیاس لگ گئی۔ اسے وہاں ایک کنواں نظر آیا اس نے کنویں میں اتر کر پانی پیا اور باہر نکل آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک پیاسا کتا ہے جو پیاس کی وجہ سے تر مٹی کو کھا رہا ہے۔ اس شخص نے کہا جس طرح مجھے سخت پیاس لگی تھی اس کتے کو بھی شدید پیاس لگی ہے۔ چنانچہ وہ اسے پانی پلانے کی خاطر اس کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور اپنے منہ کے ساتھ پکڑ کر اوپر لے آیا اور اس کتے کو پانی پلا دیا تو "فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ " اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہمیں ان بے زبان جانوروں (کو کھانے پلانے) میں واقعی اجر ملتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر جاندار میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ (بخاری، مؤطا امام مالک)

بخاری میں ایک بدکار عورت کا کتے کو پانی پلانے کا واقعہ بھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَرَّ حِمَارٌ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كُوِيَ فِي وِجْهِهِ يَفُورُ مَنْخِرَاهُ مِنْ دَمٍ"

نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک ایسا گدھا گزرا جس کے چہرے میں آگ سے داغا گیا تھا۔ اس کی ناک کے نتھنوں سے پھوارے کی طرح خون پھوٹ رہا تھا۔ تو نبی ﷺ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا "لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا" کہ جس نے اس گدھے کے ساتھ ایسا کیا ہے، اس پر اللہ کی لعنت۔ پھر اس کے بعد نبی ﷺ نے جانور کے چہرے میں داغ لگانے سے اور چہرے پر مارنے سے منع فرمادیا۔

(صحیح ابن حبان: ۲۰۰۳، ۲۰۰۵، سلسلہ صحیحہ، ج ۵، ص ۱۸۶/۱۸۷)

۴۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جانوروں پر رحم کھانا:

۱: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ کے مالک کو صرف اس لیے سزا دی تھی کہ وہ اس سے اس کی طاقت سے بڑھ کر کام لیتا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا "لِمَ تَحْمِلُ عَلٰى بَعِيرِكَ مَالَا يُطِيقُ؟ (طبقات ابن سعد، ۷/۱۲۷، سلسلہ صحیحہ، ۱/۳۵)

"تو اپنے اونٹ پر اتنا بوجھ کیوں لادتا ہے جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہیں؟"

۲۔ ایک شخص نے بکری پکڑ کر چھری تیز کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دُرّہ مارا اور فرمایا: "أَتُعَذِّبُ الرُّوحَ"؟ کیا تو روح کو عذاب دیتا ہے۔ بکری پکڑنے سے پہلے تو نے چھری تیز کیوں نہیں کر لی؟ (بیہقی، ج ۹، ص ۲۸۰/۲۸۱)

اسی طرح ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس لیے دُرّہ مارا تھا کہ وہ بکری کو ذبح کرنے کے لیے کھینچ رہا تھا۔ فرمانے لگے کہ تیری ماں نہ رہے۔ اسے موت کی طرف اچھے طریقے سے لے جا۔ (بیہقی)

۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چرواہا دیکھا، جو اپنی بکریاں گندی جگہ پر چرا رہا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں بکری چرانے کی ایک اچھی جگہ دیکھی ہوئی تھی تو اسے کہنے لگے کہ تجھ پر افسوس ہے تو ان بکریوں کو اچھی جگہ پر لے جا پھر اسے حدیث سنائی کہ قیامت کے دن اس کی (بھی) پوچھ گچھ ہوگی۔ (مسند احمد، حدیث ۵۸۶۹ وحسنہ الالبانیؒ سندہ)

۴: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ایک ''دمون'' نامی اونٹ تھا۔ لوگ جب ان سے وہ اونٹ کرائے پر لے جاتے تو انہیں کہتے کہ اس پر اتنا اتنا بوجھ لادنا کیونکہ یہ اس سے زیادہ بوجھ برداشت نہیں کرسکتا۔ جب ابو درداء رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے اونٹ سے کہا: اے دمون! کل کو میرے رب کے پاس میرے خلاف کوئی مقدمہ دائر نہ کرا دینا کیونکہ میں تجھ پر تیری طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں لادتا تھا۔ (سلسلہ صحیحہ، ج ۱، ص ۳۷)

یہ ہے اسلام کا طرّۂ امتیاز اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وتربیت کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اثر کہ وہ ان بے زبان جانوروں کے سلسلے میں کس حد تک اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے اور احتیاط برتتے تھے لیکن افسوس کہ آج کس قدر اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے جارہے ہیں اور جانوروں پر کس قدر ظلم ہورہے ہیں؟ اور کس بے دردی سے انہیں تکلیفیں پہنچائی جارہی ہیں۔ برائلر مرغیوں اور دیگر جانوروں کے ساتھ کس قدر بے رحمی کے ساتھ پیش آیا جارہا ہے؟

www.KitaboSunnat.com

۵۔ دشمن کی عورتوں پر رحم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت ہی تھی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف ایک شخص یہ پیغام دینے کے لیے بھیجا کہ ''لَا تَقْتُلَنَّ اِمْرَأَةً'' ''کسی (دشمن) عورت کو ہرگز قتل نہ کرنا''۔

پھر مثلہ کرنے سے روک دیا۔ (ابوداؤد، باب فی قتل النساء: ۲۶۶۹)

قتل کرنے میں بھی رحم کا حکم دیا ہے قتل بھی برے طریقے سے نہیں کرنا فرمایا:

''اِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کیا کرو''۔

''وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبحَةَ''۔(صحیح جامع صغیر:۱۷۹۵)

''جب جانور ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کیا کرو'' چھری تیز کرنے کا حکم دیا ہے تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔

۷۔امن پسندی کا نعرہ لگانے والے:

آج اپنے آپ کو اچھے اخلاق کے مالک سمجھنے والے اور امن پسندی کا نعرہ لگانے والے اور مسلمانوں کو دہشت گرد مشہور کرنے والے اور جہاد اسلامی کو دہشت گردی کا نام دینے والے اور قرآن سے جہاد کی آیات نکلوانے کا مطالبہ کرنے والے اپنے گریبان میں جھانک کر تو دیکھیں کہ اسلام میں اللہ کی مخلوق کے ساتھ کتنی شفقت اور مہربانی ہے اور ان دشمنانِ اسلام میں کتنی بے دردی ہے۔ان کے دل کس قدر درندوں کے مشابہ ہیں ابوغریب جیل میں کیا ہو رہا ہے؟ ان کو کس بے دردی سے دردناک تکالیف پہنچائی جارہی ہیں، کہیں سر پر تیل چھڑک کر آگ لگائی جاتی ہے، کہیں خون خوار کتے چھوڑے جارہے ہیں، کہیں برہنہ کیا جاتا ہے، کہیں پلاس سے ناخن کھینچے جاتے ہیں، کہیں عورتوں کی عصمت دری کے واقعات بے شمار ہیں۔

۸۔مقتدیوں پر رحم:

ہمارے نبی ﷺ تو اس قدر مہربان تھے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا میں صبح کی نماز میں جماعت سے پیچھے رہ جاتا ہوں اس لیے کہ فلاں شخص ہمیں بڑی لمبی قراءت کے ساتھ جماعت کراتا ہے۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''فَمَا رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي مَوعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنهُ يَومَئِذٍ''۔

''میں نے آپ ﷺ کو کسی وعظ میں اس دن سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا'' اِنَّ مِنكُم مُنَفِّرِينَ'' '' کچھ لوگ تم میں نفرت دلانے والے ہیں'' '' فَأَيُّكُم مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ'' '' تم میں سے جو بھی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ نماز میں تخفیف کرے'' '' فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالكَبِيرَ وَذَا الحَاجَةِ'' '' اس لئے کہ مقتدیوں میں کمزور، بوڑھے اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔

(بخاری: الاذان، باب تخفیف الامام فی القیام واتمام الرکوع: ۷۰۲)

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نماز میں داخل ہوتا ہوں۔ میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز لمبی پڑھاؤں لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر میں نماز میں تخفیف کر لیتا ہوں۔ اس لئے کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ بچے کی ماں کو بچے کے رونے کی وجہ سے سخت غم ہوگا۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب من اخف الصلوٰۃ عند بکاء الصبی)

آپ ﷺ اپنی امت کے لیے تخفیف ہی سوچتے تھے، اس کو مشقت میں ڈالنا برداشت نہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

'' لَو لَا أَن أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَفَرَضتُ عَلَيهِمُ السِّوَاكَ مَعَ الوُضُوءِ وَ لَأَخَّرتُ العِشَاءَ الأٰخِرَةَ اِلٰى نِصفِ اللَّيلِ ''۔ (صحیح جامع صغیر: ۵۳۱۹)

''اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کرنا ان پر فرض کر دیتا اور عشاء کی نماز آدھی رات تک لیٹ کر دیتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آپ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز ادا کی۔ آئندہ رات پھر آپ نے نماز ادا کی تو لوگ کثرت کے ساتھ شامل ہو گئے پھر تیسری یا چوتھی رات بھی جمع ہو گئے لیکن آپ ﷺ ان کی طرف نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''قَدْ رَأَیْتُ الَّذِی صَنَعْتُمْ وَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْکُمْ اِلَّا اَنِّی خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ وَذَالِکَ فِی رَمَضَانَ''۔

(بخاری: الجمعۃ، باب تحریض النبی ﷺ علی صلاۃ اللیل: ۱۱۲۹)

''مجھے ڈر ہوا کہ تم پر قیام رمضان فرض نہ ہو جائے''۔

اس لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُولٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیمٌ﴾ (توبہ: ۱۲۸)

''تمہارے پاس ایک ایسا رسول تشریف لایا ہے، جو تمہاری جنس سے ہے جس پر تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہارے نفع کا بڑا خواہش مند رہتا ہے مؤمنوں کے ساتھ بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے''۔

مطلب یہ ہے کہ ہر ممکن طریقے سے آپ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ امت پر آسانی ہو اور یہ دنیوی و اخروی عذاب سے محفوظ رہے اور امت کے نفع اور اس کی خیر خواہی کی خاص تڑپ آپ کے دل میں تھی۔ لوگ دوزخ کی طرف بھاگتے ہیں آپ ان کی کمریں پکڑ کر ادھر سے ہٹاتے ہیں یعنی دعوت الی اللہ کے ذریعے، جہنم کے عذاب سے ڈرانے کے ذریعے۔

۹۔ کافروں کے ایمان نہ لانے کا غم:

آپ ﷺ تو کافروں کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے بھی غم کرتے تھے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَفْسَکَ عَلٰی اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا﴾ (کہف: ۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ لوگ اس بات (وحی) پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے''۔

﴿لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَفْسَکَ أَلَّا یَکُوْنُوا مُؤْمِنِیْنَ﴾ (شعرا:۳)

''آپ ان کے ایمان نہ لانے پر شاید اپنی جان کھو دیں''۔

﴿وَمَا کَانَ اَکْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ﴾ (یوسف،۱۰۳)

''گو آپ بہت حرص کریں لیکن اکثر لوگ ایمان دار نہیں ہوں گے''۔

اس طرح کی کئی اور بھی آیات ہیں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے دل میں اس امت کی کس قدر شفقت تھی اور ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے آپ کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ اس مضمون کے لیے (صحیح بخاری کتاب التیمم باب الصعید الطیب وضوء المسلم یکفیہ عن الماء طبع دارالسلام ص ۸۳ باب ۶ حدیث ۳۴۴) بھی دیکھیں۔ اس میں مشرک عورت کے ساتھ نرمی کا برتاؤ مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(22)

ا۔ عقیدہ بشریّتِ رسول ﷺ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ الخ﴾

اس آیت میں مذکور الفاظ ''رَسُوْلاً مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' میں صریح دلیل ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ جنس کے اعتبار سے انسان ہی تھے۔ ''رَسُوْلاً'' موصوف ہے ''مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' کائناً مقدر کے متعلق ہے یعنی ''رَسُوْلاً کَائِناً مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' اور ''کَائِنًا'' اپنے متعلق سے مل کر صفت ہے ''رَسُوْلاً'' کی۔ تو مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ انسانوں کی جنس سے ہیں جس طرح انسان باعتبار جنس بشر اور آپ بھی باعتبار جنس بشر تھے۔ بشر ہی نہیں بلکہ افضل البشر اور سید البشر ہیں۔

شرف الدین بوصیری نے قصیدہ بردہ میں کہا ہے۔

فَمَبْلَغُ العِلْمِ فِيْهِ أَنَّهُ بَشَرٌ وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

''یعنی آپ کے متعلق ہمارے علم کی انتہاء یہ ہے کہ آپ بشر ہیں اور تمام مخلوق سے بہتر ہیں''۔ (بیت نمبر ۵۱)

بشریتِ رسول کی نفی کرنے والے لوگ اس قصیدے کے پڑھنے کا بہت ثواب سمجھتے ہیں۔ مختلف ضروریات اور مقاصد کے لیے سفر و حضر میں کوئی یہ قصیدہ ایک ہزار مرتبہ پڑھتا ہے کوئی ۷۱ مرتبہ کوئی ۳۰۰ مرتبہ کوئی ۷۷۱ مرتبہ کوئی ۱۱۶ مرتبہ پڑھتا ہے، کوئی پرانے قبرستان میں چالیس دن تک پڑھتا ہے کوئی اسے زندگی میں ۷۰۰۰ بار پڑھتا ہے حالانکہ اسلام میں اس طریقے سے پڑھنے کی کوئی دلیل نہیں بغیر دلیل کسی کام کو دین بنا دینا ثابت نہیں بہر حال اسی قصیدہ بردہ میں اس کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ دیکھئے اس آیت کریمہ "إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ" میں نبی کے بشر اور انسان ہونے کو اللہ تعالیٰ ایک احسان کے طور پر بیان کر رہا ہے اور یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس طرح ایک تو وہ اپنی قوم کی زبان اور لہجے ہی میں اللہ کا پیغام پہنچائے گا جسے سمجھنا ہر شخص کے لیے آسان ہوگا۔

دوسرا فائدہ: لوگ ہم جنس ہونے کی وجہ سے اس سے مانوس اور اس کے قریب ہوں گے۔

تیسرا فائدہ: انسان کے لیے انسان یعنی بشر کی پیروی تو ممکن ہے لیکن فرشتوں کی پیروی اس کے بس کی بات نہیں۔ (احسن البیان)

ا۔ مسئلہ نبوت و بشریت کے بارے میں چھ غلط نظریات:

ان چھ نظریات کا اجمالی بیان:

میرے دوستو اور بزرگو! اصل موضوع میں شروع ہونے سے پہلے بطور تمہید ہمیں یہ بات معلوم کر لینی ضروری ہے کہ بعض غلط نظریات ایسے پائے گئے ہیں جن میں انبیاء کی نبوت کا انکار کیا گیا اور بشریت کو تسلیم کیا گیا اور ان میں ایک نظریہ ایسا ہے جس میں انبیاء کو نوری مخلوق سمجھ کر ان کی نبوت کو تو تسلیم کیا گیا ہے لیکن بشریت کو تسلیم نہیں کیا گیا اور دورِ حاضر میں بعض کی طرف سے ایک جدید نظریہ یہ بھی قائم کیا گیا ہے کہ بشریتِ انبیا کا اقرار برحق ہے اور اس کا انکار کفر ہے لیکن بشریتِ انبیاء پر اصرار شیطنت اور گستاخی ہے اور ان سب کے علاوہ ایک جماعت اہل حق کی ہے جو اصلی اہل سنت اور اہل حدیث سے معروف ہے۔ اس جماعت کے لوگ کسی صورت میں بھی کتاب وسنت کا دامن نہیں چھوڑتے ان کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کی نبوت اور بشریت دونوں کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ اب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم آپ کے سامنے پہلے ان چھ غلط نظریات کا اجمالی طور پر تذکرہ کرنے والے ہیں پھر اس کے بعد ان کی تفصیل اور تردید بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر اس کے بعد کسی دوسرے خطبے میں کتاب وسنت اور اقوالِ صحابہؓ کی روشنی میں بشریتِ انبیاء کا مسئلہ کھول کر بیان کریں گے تاکہ بشریتِ انبیاء کے مسئلہ میں حق کھل کر واضح ہو جائے۔

پہلا نظریہ:

پہلا نظریہ یہ ہے کہ کوئی بشر' نبی یا رسول ہرگز نہیں ہو سکتا' اسی وجہ سے اس نظریے کے حامل لوگوں نے تمام انبیاءؑ کی نبوت کا انکار کیا کیونکہ وہ سب بشر ہی تھے۔

دوسرا نظریہ:

دوسرا نظریہ یہ ہے کہ نبی وہی ہو سکتا ہے جو مختار کل ہو' اس کے پاس کلی اختیارات ہوں' صاحب تصرف ہو' ہر چیز پر قدرت رکھتا ہو' ہر چیز کا علم غیب رکھتا ہو۔ ان لوگوں نے بھی جب دیکھا کہ ہماری طرف آنے والے انبیاء میں یہ صفات موجود ہی نہیں ہیں' معجزات بھی جب چاہیں اپنی مرضی سے نہیں دکھا سکتے لہٰذا یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ان لوگوں نے بھی انبیاء کو نہیں مانا۔

تیسرا نظریہ:

تیسرا نظریہ یہ ہے کہ کوئی سلیم العقل انسان نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا لہٰذا جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا لازماً اس کے دماغ میں خلل ہوگا۔ اور وہ مجنون ہوگا۔ اس لیے کسی نبی کی نبوت کو ماننا جائز نہیں۔

چوتھا نظریہ:

چوتھا نظریہ یہ ہے کہ نبوت' کہانت کی طرح ایک پیشہ اور ذریعہء کسب و معاش ہے' لہٰذا کاہن کی کہانت کی طرح نبی کی نبوت کو ماننا درست نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں نظریہ:

پانچواں نظریہ یہ ہے کہ نبی بشر نہیں ہوتا بلکہ وہ تو ایک نوری مخلوق ہوتا ہے۔ جو مختار کل ہونے کے ساتھ ساتھ عالم ما کان و ما یکون بھی ہوتا ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے وہ ہر جگہ حاضر ناظر بھی ہوتا ہے اسے موت نہیں آتی اسے غیبی مدد کے لیے دور سے پکارنا درست ہے وہ غیبی مدد بھی کرتا ہے بلکہ وہی تمام جہان والوں کو روزی تقسیم کرتا ہے۔ اس نظریے کے حاملین لوگوں میں سے بہت سے جاہل لوگ نبی کی نبوت کو تو مانتے ہیں لیکن نبی کی بشریت کو تسلیم کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ یہ نظریہ رکھنے والے زیادہ تر کم علم اور ظاہر بیں، قصہ گو واعظ قسم کے غیر محقق لوگ ہیں جو اپنی سریلی آواز یا جوش خطابت سے اپنے سامعین کو جلدی متاثر کر لیتے ہیں یا شعر و شاعری کا ذوق رکھنے والے اور نعت خواں قسم کے لوگ اس میں شامل ہیں جو شرکیہ نعتیں بھی بنا کر ترنم سے راگیں تو ان کے سامعین واہ واہ سبحان اللہ زندہ باد زندہ باد کہہ کر انہیں داد دیتے ہیں۔

چھٹا نظریہ:

حال ہی میں ایک عجیب و غریب اور متضاد نظریہ بھی ظاہر کیا گیا ہے اور وہ نظریہ جناب طاہر القادری صاحب نے پیش کیا ہے اور وہ یہ ہے:

۱۔ بشریت کا سرے سے انکار کرنا کفر ہے جو کہے کہ حضور ﷺ سرے سے بشر ہے ہی نہیں تو وہ کافر ہے۔

۲۔ اقرارِ بشریت رسول حق ہے۔

۳۔ مومن وہ ہے جو انبیاء کی بشریت کا اقرار کرتے ہیں۔

۴۔ اقرارِ بشریت میں گستاخی نہیں۔

۵۔ جو بشریت کا اقرار کرے وہ اہل سنت عقیدہ صحیحہ کا حامل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بشریت رسول کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے تین آیات قرآنیہ بھی لکھی ہیں۔

لیکن جناب قادری صاحب اپنے اس نظریہ کی خود آپ ہی تردید کرتے ہوئے یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ:

۱۔ پہلے بشر پر اصرار کرنے والا شیطان تھا۔

۲۔ اصرار بشریت میں گستاخی ہے۔

۳۔ شیطان بشریت پر اصرار نہ کرتا تو شیطان نہ بنتا۔

۴۔ جو بشریت انبیاء پر اصرار کرتا رہے وہ شیطان کی پیروی کرنے والا ہے۔

(دیکھیے ماہنامہ منہاج القرآن فروری ۲۰۰۷ء ص ۲۸۔۲۹)

صحیح عقیدہ:

اب ہم آپ حضرات کے سامنے بشریت و رسالت کے متعلق صحیح موقف بیان کرتے ہیں جو کہ ان چھ نظریات کے علاوہ ہے اور یہی صحیح عقیدہ ہے' کتاب وسنت سے یہی ثابت ہے' اسی عقیدہ کے قائل لوگ اصلی اہل سنت والجماعت اور اہل حدیث ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور محققین علمائے اسلام رحمہم اللہ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

اور وہ صحیح عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء کی نبوت و رسالت اور بشریت دونوں کو تسلیم کیا جائے۔ کیونکہ نبوت اور بشریت کے درمیان کوئی منافات نہیں' کوئی تضاد نہیں۔ بشر نبی ہو سکتا ہے بلکہ تمام انبیاء بشر ہی ہوئے ہیں' نوری مخلوق (فرشتوں) میں سے کوئی بھی نبی نہیں ہوا لیکن انبیاء بشر ہونے کے باوجود تمام بشروں سے افضل واعلیٰ ہوتے ہیں اور ان کا مقام و مرتبہ تمام بشروں سے بلند و بالا ہوتا ہے جیسا کہ نفیس ترین چمکتا ہوا قیمتی ہیرا پتھر ہونے کے باوجود تمام پتھروں سے قیمتی اور اعلیٰ ہوتا ہے۔

پھر کسی بھی نبی میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ مختصہ میں سے کوئی صفت نہیں پائی جاتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً کسی چیز کو پیدا کرنا' کسی مریض کو شفاء دینا' علیٰ کل شئی قدیر ہونا' عالم الغیب والشہادہ ہونا' باعتبار علم ہر جگہ حاضر ہونا' کلمہ کن کہہ کر زندہ کرنا یا مارنا' زلزلہ طاری کر دینا' اولاد دینا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں بھی بعض لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر یہی عقیدہ رکھ لیا تھا کہ یہ کوئی بشر نہیں ہے تو انہوں نے اس غلط نظریہ کا سختی سے نوٹس لیا اور اس کی تردید فرمائی۔ چنانچہ ایک دفعہ دس کوڑھ والے مریض حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملے تو انھوں نے اس سے کہا:

ہمیں تندرستی دے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے نادانو! کیا تمہاری عقل ماری گئی ہے کہ تم کہتے ہو کہ ہمیں تندرستی دے کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں بھی تم جیسا آدمی ہوں۔ ہمارے اس خدا سے مانگو جس نے تم کو پیدا کیا اور وہ قدیر و رحیم تم کو شفا دے گا۔ تب کوڑھیوں نے رو کر جواب دیا: بے شک ہم جانتے ہیں کہ تو ہمیں مجھ جیسا انسان ہے۔ لیکن تو خدا کا قدوس اور پروردگار کا نبی ہے لہذا خدا سے دعا کرتا کہ وہ ہمیں شفا دے۔

(دیکھیے انجیل برناباس فصل ۱۱۹ آیت ۱۲ تا ۱۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس لیے میں ایک آدمی ہوں، ایک انسانی فنا ہونے والی عورت سے پیدا ہوا ہوں اور اللہ کے حکم کا نشانہ ہوں اور تمام آدمیوں کے مانند کھانے اور سونے کی تکلیف سہنے والا ہوں اور سردی اور گرمی کی (آفت انگیز کرتا ہوں)۔ قیامت کے دن میرا کلام مثل ایک کانٹے والی تلوار کے ہوگا جو ہر ایسے انسان کو چیر ڈالے گا جو ایمان رکھتا ہو کہ میں (عیسیٰ) انسان سے بڑا ہوں (۔ فصل ۹۳ آیت ۱۰۔۱۱)

نیز فرمایا: میں ایک انسان ہوں ایک عورت سے پیدا ہوا ہوں اللہ کے حکم کا نشانہ ہوں مثل تمام دیگر آدمیوں کے زندگی بسر کرتا ہوں۔ (فصل ۹۴ آیت ۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوستو! میں چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں مسئلہ بشریتِ رسول تفصیل سے بیان کروں اور قرآن وسنت کی روشنی ہی میں اس مسئلہ کو حل کروں تا کہ حق واضح ہو جائے۔

اور اس تفصیل سے ان بیان کردہ چھ نظریات کا غلط ہونا بھی معلوم ہو جائے گا' پھر قرآن حکیم نے ان کا جو رد کیا ہے، اس سے بھی آپ حضرات روشناس ہو جائیں گے اور اس سے بشریت انبیاء علیہم السلام کا مسئلہ نکھر کر سامنے آجائے گا اور یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ قرآن کریم نے کس طرح مخالفین کے شبہات کا جواب دیا اور کس طرح اصل عقیدہ بیان کیا ہے۔

غلط نظریات کا تفصیلی بیان:

پہلا نظریہ (کوئی بھی بشر نبی نہیں ہوسکتا):

ان کا نظریہ ہے کہ کوئی نبی، بشر نہیں ہوسکتا بلکہ نبی ہونے کے لیے نوری مخلوق ہونا شرط ہے۔ اسی لیے وہ ان نبیوں پر ایمان نہیں لائے جو ان کی طرف مبعوث ہوئے تھے کیوں کہ وہ ان نبیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے اور ان میں بشر کی خاصیات انہیں واضح نظر آتی تھیں تو انہوں نے دیکھ کر کہہ دیا کہ یہ بشر، نبی نہیں ہو سکتے کیوں کہ ان میں نوری مخلوق ہونے کی شرط مفقود ہے۔ قرآن کریم میں واضح طور ان کا یہ عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔ پھر اس نظریہ کا رد بھی کیا گیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُؤْمِنُوْا إِذْ جَاءَ هُمُ الْهُدٰى اِلَّا أَنْ قَالُوْا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَسُولاً﴾ (بنی اسرائیل:۹۴)

''اور جب ان لوگوں کے پاس ہماری ہدایت آئی تو ان کو اس کے ساتھ ایمان لانے سے صرف ان کو (اس عقیدے نے روکا) کہ انہوں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوح علیہ السلام کی قوم کے سرکردہ لوگوں کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ بشر نبی نہیں ہوسکتا بلکہ نبی کے لیے ضروری ہے کہ نوری مخلوق ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَنْزَلَ مَلٰئِكَةً﴾ (مؤمنون:۲۴)

''اس (نوح علیہ السلام) کی قوم کے سردار لوگوں نے صاف کہہ دیا کہ یہ (نوح) تو تمہاری طرح کا ایک بشر ہے جو تم پر فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر اللہ (نبی بنانا) چاہتا تو وہ فرشتوں (نوری مخلوق) کو نبی بنا کر اتار دیتا''۔

ھود علیہ السلام کی قوم کا بھی یہی نظریہ تھا کہ رسول کے لیے نوری ہونا ضروری ہے بشر، رسول نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ ان کا نظریہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے:

﴿وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ، وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ﴾ (المؤمنون:۳۳۔۳۴)

''اس (ھود علیہ السلام) کی قوم کے ان سرداروں نے کہا جنہوں نے کفر کیا تھا اور وہ آخرت کی ملاقات کی تکذیب کرتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا (انہوں نے) کہا یہ (ھود) تو تم جیسا بشر ہے، تمہاری ہی خوراک یہ بھی کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی ہی یہ بھی پیتا ہے اگر تم نے اپنے جیسا بشر مطاع بنا لیا تو تم خسارہ اٹھاؤ گے''۔

نیز فرمایا:

﴿إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللّٰهَ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلٰئِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ﴾ (حم سجدہ:۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ان کے پاس جب ان کے آگے پیچھے سے یہ پیغام دینے کے لئے رسول آئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہمارا رب (رسول کے ذریعے یہ پیغام دینا) چاہتا تو فرشتے اتار دیتا لہٰذا ہم تو تمہاری رسالت کے بالکل منکر ہیں (کیونکہ تم بشر ہو)''۔

﴿قَالُوْا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ﴾ (یٰسین:۱۵)

''ان لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح کے بشر ہو اور رحمان نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم نرا جھوٹ بولتے ہو''۔

مطلب ان کا یہی تھا کہ چونکہ تم بشر ہو اور بشر نبی نہیں ہوسکتا لہٰذا تم نبی نہیں ہو کیونکہ کسی بشر پر اللہ نے وحی نازل نہیں کی لہٰذا تم پر بھی کوئی وحی نازل نہیں ہوئی اور تم اپنے دعوائے نبوت میں جھوٹے ہو۔ یہ تھی ان کی منطق کہ اپنی دلیل کو صغریٰ کبریٰ کی شکل میں پیش کرتے تھے جس کے دونوں مقدمے ہی غلط تھے۔

اس گروہ کا جب نظریہ، یہ تھا کہ بشریت نبوت کے منافی ہے یعنی بشریت اور نبوت دونوں وصف کسی شخص میں اکٹھے نہیں ہو سکتے یعنی جو بشر ہوگا وہ نبی نہیں ہوسکتا اور جو نبی ہوگا وہ بشر نہیں ہوسکتا۔ جس کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ جو نبی ہوگا تو وہ ضرور نوری مخلوق ہوگا اسی لئے وہ یہ بات کہتے تھے۔ ﴿مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ﴾ (الانعام:۹۱)

''اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز (وحی) نازل نہیں کی'' مطلب یہ تھا کہ اللہ نے کبھی بھی کسی بشر کو نبی یا رسول بنا کر مبعوث نہیں کیا۔ ﴿مَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ﴾ (یٰس:۱۵)

ان کا مقصد یہ تھا کہ کسی بشر پر رحمان نے کوئی وحی نہیں بھیجی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اس نظریہ کا تین طرح سے جواب دیا ہے:

اب ان کے اس عقیدے کا اللہ تعالیٰ نے جو رد کیا ہے اور اس کو غلط کہا ہے وہ سنئے:

پہلا جواب

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ انسانوں کی طرف مبعوث ہونے والا نبی انسانوں کی جنس ہی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل:۹۵)

''آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے چلتے پھرتے اور رہتے سہتے ہوتے تو ہم بھی ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے''۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی حکمت کا یہی تقاضا ہے کہ انسانوں کی اصلاح انہیں کی جنس سے پیدا کئے گئے رسول اور نبی کے ذریعے ہو۔ کیونکہ وہ اس سے مانوس ہو سکتے ہیں، اس کی باتوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے قاعدہ یہ ہے کہ اگر زمین پر فرشتے رہتے ہوتے تو ان کی طرف ان کے ہم جنس فرشتے ہی رسول بنا کر بھیجے جاتے۔

دوسرا جواب:

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ﴾ (سورۃ الانعام:۸)

''اگر ہم کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا پھر انہیں مہلت نہ ملتی''۔

مطلب یہ ہے کہ اگر ہم کافروں کے مطالبے پر کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے یا اس رسول کی تصدیق کے لئے کوئی فرشتہ نازل کر دیتے پھر وہ اس پر ایمان نہ لاتے تو انہیں مہلت دیئے بغیر ہلاک کر دیا جاتا۔

اگر ان کے مطالبہ کے مطابق فرشتہ رسول بنا کر بھیجا جاتا تو وہ اس کو برداشت نہ کر سکتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کیونکہ فرشتے کو اصلی شکل میں دیکھنا ان کی طاقت سے باہر ہے اور انسان اس سے خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ اس سے مانوس ہونے کے بجائے اس سے دور بھاگتے۔ دیکھئے شروع شروع میں جب آپ ﷺ نے فرشتے کو اصلی شکل میں دیکھا تھا تو آپ ﷺ کے بدن پر اس کا اثر ہوا تھا جلد ہی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے کہنے لگے ''زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ '' ''مجھ پر چادر اڑھادو مجھ پر چادر اڑھادو'' آپ گھبرائے ہوئے تھے حتی کہ ''خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِی '' کہنے لگے کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہو گیا ہے۔ (بخاری: بدء الوحی: حدیث: ۳)

فرشتے کو پہلی دفعہ دیکھنے سے جب امام الانبیاء کو گھبراہٹ محسوس ہونے لگی تھی تو دوسرے لوگ فرشتوں کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں۔

چلئے فرض کیجئے کہ فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجا جاتا ہے اس کا جواب اللہ نے دیا کہ اگر فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجنا ہوتا تو وہ بھی انسانی شکل میں ہی بھیجا جاتا۔

﴿وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا﴾ (سورۃ الانعام: ۹)

''اور اگر ہم اس (رسول) کو فرشتہ تجویز کرتے تو ہم اس کو (مرد انسان) ہی بناتے'' یعنی باطن میں فرشتہ اور ظاہر میں مرد انسان تو پھر کیا ہوتا؟ تو اللہ نے اس کا جواب دیا:

﴿وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُوْنَ﴾ (سورۃ الانعام: ۹)

''تو ہمارے اس فعل سے پھر یہی اشکال ہوتا جو وہ اب اشکال کر رہے ہیں۔''

یعنی ان کے لیڈروں نے پھر یہی اعتراض پیش کرنا تھا کہ یہ تو انسان ہی ہے لہٰذا نبی نہیں ہے۔ تو پھر فرشتے کو انسانی شکل میں نبی بنا کر بھیجنے کا فائدہ کیا؟

تیسرا جواب:

اہل کتاب چونکہ آسمانی کتابوں کا علم رکھتے تھے ان کو علم تھا کہ نبی بشر ہی ہوتے آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور عرب کے مشرک لوگ کتاب کے علم سے کورے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالاً نُوحِی اِلَیْهِمْ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (سورۃ الانبیاء:۷)

''آپ سے پہلے ہم نے مردوں کو ہی نبی بنا کر بھیجا ہے ان کی طرف وحی نازل کرتے رہے پس اگر تم دلیلوں اور کتابوں کو نہیں جانتے تو اہل ذکر (یعنی اہل کتاب) سے پوچھ لو۔''

مطلب یہ کہ ہم نے جتنے رسول بھیجے وہ سب انسان ہی تھے اس لئے محمد ﷺ بھی اگر انسان ہیں تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ تم ان کی بشریت کی وجہ سے ان کی نبوت کا انکار کردو اگر تمہیں شک ہو تو اہل کتاب سے پوچھ لو کہ پہلے انبیاء بشر تھے یا نوری مخلوق۔

(احسن البیان)

اور اہل کتاب تمام انبیاء کے بارے میں جانتے تھے کہ وہ بشر تھے اور خصوصاً موسیٰ علیہ السلام کے بارے تو ان کا یہی عقیدہ تھا کہ وہ بشر ہیں۔ کافروں نے جب یہ بات کہی تھی کہ۔

﴿مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی بَشَرٍ مِنْ شَئٍ﴾ (الانعام:۹۱)

''کہ اللہ نے کسی بشر پر کوئی شئی نہیں اتاری''۔

ان کا مقصد یہ تھا محمد ﷺ بشر ہیں لہذا رسول نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ نے کبھی کسی بشر پر کوئی وحی نازل ہی نہیں کی' لہٰذا محمد (ﷺ) بشر پر بھی وحی نازل نہیں کی۔ اب اللہ تعالیٰ کے جواب کی طرف غور کریں اللہ تعالیٰ نے ان کے سالبہ کلیہ ﴿مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی بَشَرٍ مِنْ شَئٍ﴾ کا جواب موجبہ جزئیہ ﴿قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْکِتَابَ الَّذِی جَاءَ بِهٖ مُوسٰی﴾ (سورۃ الانعام' ۹۲) کی شکل میں دیا ہے جو ان کی بات کا منطقی توڑ ہے۔ کیونکہ سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ اہل منطق یہ بات بخوبی جانتے ہیں۔

اے نبی! ان سے کہہ دیں کہ وہ کتاب جو موسیٰ لے کر آئے تھے وہ کس نے نازل کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی؟ اب اللہ تعالیٰ کے اس جواب کو صحیح تسلیم کرنے کے لئے دو باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے ورنہ یہ جواب صحیح نہیں ہوسکتا۔

① یہ کہ تورات اللہ نے نازل کی ہے۔

② یہ کہ موسیٰ بشر تھے جن پر یہ کتاب نازل کی گئی۔

اور فرعونیوں کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ بشر رسول نہیں ہوسکتا، موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے بشر ہونے کی وجہ سے وہ ان پر ایمان نہیں لائے تھے۔ جیسا کہ ان کا قول قرآن میں منقول ہے۔

﴿فَقَالُوْا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا﴾ (مؤمنون:۴۷)

''کیا ہم اپنے جیسے دو بشروں (موسیٰ اور ہارون) پر ایمان لے آئیں؟''

اللہ تعالیٰ کا جواب بالکل درست، مسکت اور دندان شکن ہے۔ یعنی اللہ نے کافروں کے دعوٰی کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے کہ جب موسیٰ بشر کو اللہ نے نبی بنا دیا تھا کیا محمد ﷺ بشر نبی نہیں بن سکتے؟ کیوں نہیں بلکہ نبی کے لئے بشریت ضروری ہے۔ اسی لئے ساتھ ہی فرما دیا:

﴿وَهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ (انعام:۹۲)

''اور یہ کتاب، جس کو ہم نے نازل کیا ہے، بڑی برکت والی ہے، اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے تاکہ آپ مکہ والوں اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں''۔

اب اگر موسیٰ علیہ السلام بشر نہ ہوتے تو کفارِ مکہ فوراً اعتراض کرتے کہ موسیٰ تو بشر نہیں تھے بلکہ نوری رسول تھے، محمد ﷺ بشر ہیں رسول نہیں لیکن یہ چونکہ واقع کے خلاف تھا اس لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو ہمت نہ پڑی کہ وہ یہ اعتراض کریں۔

ایک تحریفی اعتراض اور اس کا جواب:

کچھ لوگ عامۃ الناس کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو بشر، کافروں نے کہا تھا تو جو نبی کو بشر کہے وہ کافر ہے۔ ''نعوذ باللہ من ذالک''۔

جواب:

① انہوں نے ان انبیاء علیہم السلام کو جو بشر کہا تھا وہ ان کی نبوت کا انکار کر کے کہا تھا یعنی ان کے کفر کی وجہ انبیاء کو بشر کہنا نہ تھی بلکہ ان کے کفر کی وجہ بشر کو نبی نہ ماننا تھی یعنی جو کوئی بشر کو نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے اور وہ کافر نہیں جو نبی کو بشر مانے بلکہ نبی کو باعتبارِ جنس بشر و انسان ماننا ضروری ہے۔

② اگر نبیوں کو بشر کہنا کفر ہوتا تو پھر نبی ان کے اس کفر کی تائید نہ کرتے کیونکہ انبیاء علیہم السلام نے ان کو جو جواب دیا، وہ قرآن میں ہے۔ مثلاً کافروں نے کہا:

﴿اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا﴾ (ابراھیم:۱۰)

''تم تو ہماری طرح کے بشر (انسان) ہو''۔ ﴿قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ﴾ رسولوں نے انہیں اس طرح جواب دیا کہ ﴿اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ (یہ ٹھیک ہے کہ) ہم تمہارے جیسے بشر ہی ہیں''۔

یہ تھا مابہ الاشتراک کہ بشریت میں تو ہم تمہارے ساتھ شریک ہیں یعنی ہماری اور تمہاری جنس ایک ہے۔ اس کے بعد مابہ الامتیاز بھی بتا دیا:

﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ﴾

''لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے''۔

اس لحاظ سے وہ افضل البشر بنتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے کافرو! تمہاری ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ٹھیک ہے اور ایک غلط یعنی تمہارا ہمیں بشر سمجھنا ٹھیک ہے کیونکہ: ﴿اِنْ نَحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ ''یقیناً ہم تمہارے جیسے بشر ہی ہیں'' (یعنی باعتبار جنس کے) اور تمہاری یہ بات غلط ہے کہ بشر نبی نہیں ہوسکتا کیونکہ:

﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ﴾ (سورۂ ابراھیم:۱۱)

''اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کے لئے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس پر احسان کر دیتا ہے (یعنی بشر کو نبی بنا دیتا ہے)''۔

③ اگر نبی کی بشریت کا عقیدہ کفر ہوتا تو پھر نبی تو کفر کبھی کر نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ بھی کفر کا حکم نہیں دیتے اور نہ ہی اس پر راضی ہوتے ہیں۔

﴿لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ﴾ (الزمر:۷)

حالانکہ قرآن میں کئی ایک مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے کہ:

﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ﴾ (کھف:۱۱۰)

''کہہ دو کہ میں تو تم جیسا ہی ایک بشر ہوں (ہاں) میری طرف وحی کی جاتی ہے''۔

کچھ لوگ اس آیت کریمہ کا ترجمہ ہی اس طرح کرتے ہیں ''میں بظاہر دیکھنے میں تم جیسا بشر ہوں'' کیونکہ وہ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ باطن اور حقیقت میں نوری تھے اور ظاہر اور دیکھنے میں بشر تھے۔ یعنی نوری مخلوق نے بشری لبادہ پہنا ہوا تھا۔ یہ ترجمہ اس لحاظ سے بھی ٹھیک نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے خلاف ہے۔

﴿وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ﴾ (الانعام:۹)

جیسا کہ اس سے پہلے آپ حضرات سن چکے ہیں۔ اس آیت کریمہ کا مفاد یہ ہے کہ آپ حقیقت میں بھی نوری مخلوق نہیں ہیں۔ ورنہ اس جملہ پر کلمہ ''لَوْ'' داخل نہیں ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ دوسرا یہ مجازی معنی اس لیے بھی صحیح نہیں کہ اس جملہ کے شروع میں حصر کا کلمہ ''انما'' داخل ہوا ہے۔ جس کی موجودگی میں اس آیت کریمہ سے مجازی معنی مراد لینا کسی صورت میں بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ جب کسی جملہ پر کلمہ انما داخل ہوتا ہے وہاں حقیقی معنی ہی مراد لیا جاتا ہے۔

ایک اور تحریفِ معنوی کا انکشاف:

ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص مولوی عبدالغنی کے نام سے مشہور تھا اس نے ایک تقریر میں کہا: یہ لوگ بے ادب ہیں، ان سے میل ملاپ رکھنا، اپنی مسجدوں میں آنے دینا، ہرگز جائز نہیں یہ آپ ﷺ کو بشر جانتے ہیں اور دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ﴾ (کھف:۱۱۰)

''اے پیغمبر تم کہہ دو کہ بات صرف یہ ہے کہ میں تم جیسا ایک بشر ہوں''۔

تحریف:

اس نے کہا:

حالانکہ اس آیت کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ (اے پیغمبر! تم ان سے کہہ دو کہ بے شک میں نہیں ہوں تم جیسا بشر۔ اِنَّ کے معنی بے شک، اور مَا کے معنی نہیں، اَنَا کے معنی (میں) اِنَّ! تحقیق کے لئے، ما! نفی کے لئے۔

اس نے کہا! یہ لوگ بے ادب ہیں قرآن کا ترجمہ بدل کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ (انتھی کلام عبدالغنی)

اس کے سامعین بے چارے چونکہ جاہل تھے اَنعام (جانوروں) کی طرح تھے، وہ سن کر سبحان اللہ، سبحان اللہ کے نعرے لگا کر خوشیاں کر رہے تھے اور مولوی صاحب کو داد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے رہے تھے کہ لو جی! یہ لوگ (اہل حدیث) ہم کو سدا غلط ترجمہ سکھاتے رہے۔ حقیقت تو ہمارے مولوی صاحب نے بیان کی ہے۔ ایک ایک حرف کا الگ الگ ترجمہ کر کے سمجھا دیا ہے۔ صحیح ترجمہ تو یہی بنتا ہے کہ ''بے شک میں تم جیسا بشر نہیں ہوں'' ان کے برابر کا تو کوئی مولوی نہیں۔ واہ واہ، سبحان اللہ۔ علم ہو تو ایسا ہی ہو۔ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ اس وقت زندہ تھے۔ انہوں نے اس مولوی صاحب کا علمی محاسبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مولوی صاحب نحو وصرف، بلاغت کے فن سے بالکل نابلد ہیں۔ اسی لئے ''ما'' کافّہ کو ''ما'' نافیہ بنا گئے۔ ان کو یہ بھی پتہ نہ چلا کہ ''اِنَّ'' حرف مشبہ بالفعل نفی پر پورے کلام عرب میں کہیں داخل نہیں ہوا کیونکہ یہ مثبت کلام کی تاکید کے لئے آتا ہے اور ''مـا'' میں نفی کا معنی ہوتا ہے اور اثبات ونفی آپس میں ضدیں ہیں جو کبھی جمع نہیں ہوسکتیں۔

لہٰذا ''اِنَّ'' کلام منفی پر داخل نہیں ہوتا بلکہ مثبت پر داخل ہوتا ہے اور جب اس کے بعد ما آجائے تو وہ مَا نافیہ ہرگز نہیں ہوتا بلکہ وہ کافّہ ہوتا ہے، اور کافّہ کا معنی ہے روکنے والا) اور اسے ما کافہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لفظِ اِنَّ کو اس کے بعد آنے والے اسم میں نحوی عمل (نصب (یعنی زبر) دینے) سے روک دیتا ہے اور کلمہ حصر ''اِنَّمَا'' بن جاتا ہے۔ جیسے!

﴿اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ﴾ (انبیاء:۱۰۸)

''سوائے اس کے نہیں اللہ ایک ہی الٰہ ہے''۔

﴿اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۱)

''ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں''۔

عبدالغنی کے ترجمہ کے مطابق ترجمہ یہ ہوگا کہ ''بے شک نہیں ہیں ہم اصلاح کرنے والے'' کیا منافق اپنے آپ کو اس طرح کہہ سکتے تھے؟

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ الخ﴾ (النحل:۱۱۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مولوی عبدالغنی اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرنے کے لیے تیار ہے کہ بے شک نہیں حرام کیا اس (اللہ) نے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت؟

﴿اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ﴾ (سورۃ ص:٦٥)

''میں تو صرف ایک ڈرانے والا ہوں''۔

کیا وہ یہ ترجمہ کرے گا: ''بے شک میں نہیں ہوں ڈرانے والا''؟

﴿اِنَّمَاحَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ﴾ (اعراف:٣٣)

کیا یہ مولوی صاحب اس آیتِ کریمہ کا یہ ترجمہ کریں گے کہ

''بے شک نہیں حرام کئے میرے رب نے بے حیائی کے کام''؟

کیا اس پر بھی ان کے سامعین انہیں داد دیں گے اور نعرے لگائیں گے؟ بتایئے اب ان جیسی آیات میں مولوی عبدالغنی صاحب کونسا ترجمہ کریں گے؟

(دیکھئے رسالہ ''رسالت وبشریت'' از حضرت العلام حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ، ص ٨٦)

آج کے خطبہ میں ہم بشریت ورسالت کے متعلق صرف پہلے فاسد نظریہ کی تردید پر اکتفا کرتے ہیں اور بقیہ پانچ غلط نظریات کی تردید آئندہ بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ!

اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(23)

۲۔عقیدہ بشریّتِ رسول ﷺ

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ الخ﴾

حضراتِ گرامی! گزشتہ خطبہ میں آپ حضرات بشریت ورسالت کے مسئلہ میں اجمالی طور پر چھ غلط نظریات معلوم کر چکے ہیں اور ان میں سے پہلے نظریہ کا باطل ہونا بھی بادلائل واضح کر دیا گیا تھا اور آج کے خطبہ میں میں چاہتا ہوں کہ بشریت ورسالتِ انبیاء کے متعلق بقیہ پانچ نظریات کا باطل ہونا بھی واضح کر دوں تا کہ اس مسئلہ میں حق اور باطل کے درمیان خوب امتیاز ہو جائے اس لئے کہ جس طرح حق اور خیر و بھلائی کو جاننا ضروری ہوتا ہے تا کہ انسان اس کے مطابق اپنا عقیدہ بنائے اور اس کے مطابق عمل کرے اور آخرت میں نجات پائے اسی طرح باطل اور غلط نظریات کو پہچاننا بھی ضروری ہوتا ہے تا کہ انسان ان سے بچے اور ان کے مطابق اپنا نظریہ نہ بنائے جیسا کہ حضرت حزیفہؓ فرماتے ہیں کہ:

" كَانَ النَّاسُ يَسئَلُونَ رَسُولَ الله ﷺ عَنِ الخَيرِ وَكُنتُ اَسئَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَن يُدرِكَنِي "۔(بخاری)

یعنی لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے متعلق سوال کیا کرتے تھے اور میں آپ سے شر اور نقصان دینے والے کاموں کے متعلق پوچھا کرتا تھا تا کہ میں ان میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔

آج اکثر لوگوں کے شرکیات اور بدعتوں میں مبتلا ہونے کی اصل وجہ یہی ہے کہ وہ اپنے ان غلط کاموں کو شرک و بدعت سمجھتے ہی نہیں اور اپنے خود ساختہ غلط نظریات کو غلط کہنے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتے اور اس میں وہ اپنے آباؤ اجداد کے طریقے پر اتنے پختہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں یا بعض بے علم وجودی صوفیاء کے کتاب وسنت کے خلاف خود ساختہ نظریات پر اتنے مضبوط اڑے ہوتے ہیں کہ قرآن وحدیث کی واضح روشن دلیلیں پڑھنے اور سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے پہلے لوگوں کے سامنے بھی جب اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی تھیں اور انہیں آیات کے ذریعے یہ بات سمجھائی جاتی تھی کہ بشر اللہ کا نبی ہوسکتا ہے اور تمام انبیاء بشر ہی تھے اور کسی نوری مخلوق کو نبوت کا تاج نہیں پہنایا گیا تو وہ یہ بات کہہ کر انکار کر دیتے تھے کہ

﴿وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ﴾ (المومنون:۲۴)

''اور اگر اللہ (کسی کو نبی بنا کر بھیجنا) چاہتا تو فرشتے اتارتا ہم نے تو یہ بات اپنے پہلے باپ دادوں میں بھی نہیں سنی''۔

اب ہم آپ کے سامنے اس مسئلہ میں غلط نظریات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں لھذا آپ غور سے سنئے۔ تو اس مسئلہ میں آپ حضرات پہلے دوسرے گروہ کا غلط نظریہ اور اس کی تردید سن لیجئے:

دوسرے گروہ کا نظریہ:

اس گروہ کا یہ نظریہ ہے کہ نبی وہی ہوسکتا ہے جو مختار کل ہو تمام کائنات میں متصرف ہو، ہر چیز کا علم اس کے پاس ہو، ہر شے پر اسے قدرت ہو، وہ جب چاہے جیسے چاہے جو چاہے کر سکتا ہو۔

ان لوگوں کے مطالبات:

ایسے ہی لوگوں نے نبی ﷺ سے یہ مطالبات کیے تھے:

﴿وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا اَوْ تَكُوْنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَکَ جَنَّةٌ مِنْ نَّخِیْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلٰلَهَا تَفْجِیرًا أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ عَلَیْنَا کَمَا زَعَمْتَ کِسَفًا أَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ قَبِیلاً اَوْ یَکُوْنَ لَکَ بَیْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَاءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتَابًا نَّقْرَأُهُ ﴾ (سورۂ بنی اسرائیل: ۹۰، ۹۳)

''اورانہوں نے کہا کہ ہم آپ پر اس وقت تک ایمان بالکل نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمارے یہ مطالبات پورے نہ کریں۔

① زمین کو پھاڑ کر ہمارے لئے ایک چشمہ جاری کر دیں۔

② آپ کے لئے کھجوروں یا انگوروں کا کوئی باغ ہو اور آپ اس باغ میں کئی نہریں رواں کر دیں۔

③ آپ آسمان کو کچھ ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں جیسا کہ آپ کا زعم ہے۔

④ آپ اللہ تعالیٰ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آئیں۔

⑤ آپ کے لئے سونے کا گھر بن جائے۔

⑥ آپ آسمان پر چڑھ جائیں۔

⑦ آپ آسمان پر چڑھ کر ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب لائیں کہ جسے ہم پڑھ سکیں تو پھر مانیں گے۔

آپ ﷺ پر ان سب مطالبات کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا:

﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّی هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُولاً﴾ (سورۂ بنی اسرائیل: ۹۳)

''آپ جواب دے دیں کہ میرا رب (ہر عیب و نقص) سے پاک و مبرا ہے میں تو صرف ایک بشر ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں''۔

مطلب یہ ہے کہ میرا رب تو ہر چیز پر قادرِ مطلق ہے وہ چاہے تو ان واحد میں تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالبات پورے کردے۔لفظ ''کن'' کے ساتھ جو چاہے کرسکتا ہے۔

لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے، میں تو ایک بشر ہی ہوں کیا کوئی بشر ان چیزوں پر قادر ہوسکتا ہے؟ جن کا تم مجھ سے مطالبہ کررہے ہو، کچھ تو سوچو۔ہاں بشر ہونے کے ساتھ ساتھ میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔رسول کا کام تو تبلیغ کرنا ہے، میں تبلیغ کرتا ہوں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا خوب رد کیا ہے، جو نبی کے لئے تمام خزانوں کا مالک، ہر چیز کو جاننے والا اور نوری مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ لَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِی خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّی مَلَكٌ﴾ (انعام:۵۰)

''آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔''

اس آیت میں تینوں صفتوں کی نفی ہوگئی۔نوح علیہ السلام کی قوم نے بھی نوح علیہ السلام سے اسی طرح کا مطالبہ کیا تھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا تھا:

﴿وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِی خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّی مَلَكٌ﴾ (ھود:۳۱)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی کے لئے مختار کل اور عالم الغیب ہونا ضروری نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (مؤمن:۷۸)

''کسی رسول کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی (نشانی) نازل کرے''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (انعام:۳۷)

''اورانہوں نے یہ بات کہی کہ اس (نبی) پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی۔ آپ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی قادر ہے کہ کوئی نشانی اتارے لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں''

اللہ ہی مختار کل اور تمام خزانوں کا مالک ہے''۔

پھر جو تمام خزانوں کا مالک ہو، مختار کل بھی ہو اور ہر طرح کی قدرت بھی رکھتا ہو اس کے خزانے میں تو کبھی کمی نہیں آسکتی اور نہ ہی وہ ختم ہو سکتے ہیں' ادھر انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دفعہ آپ ﷺ سے کچھ مال مانگا تو آپ ﷺ نے انہیں دے دیا' انہوں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر دے دیا' انہوں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر دے دیا: ''حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ'' ''حتی کہ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا''۔

(صحیح بخاری' کتاب الزکوٰۃ ب' باب الاستعفاف عن المسئلۃ' حدیث ۱۴۶۹)

اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ نبی ﷺ مختار کل نہ تھے، ورنہ آپ کا خزانہ ختم نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے خزانے میں تو کبھی کمی نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ کے پاس کلی اختیارات ہیں' اس کے اختیارات کی کوئی حد نہیں' وہی مختار کل ہے' وہی مطلقاً صاحبِ تصرف ہے' اس کے خزانے میں ذرا بھر بھی کمی نہیں آسکتی' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾ (النحل:۹۶)

''لوگو! جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب کچھ فانی ہے' اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی ہے (فنا نہیں ہوگا)''۔

یہ آیتِ کریمہ اپنے سیاق وسباق کے اعتبار سے اگرچہ اخروی خزانے (اجر وثواب کے جنت کی نعمتوں) کے ساتھ تعلق رکھتی ہے لیکن اپنے عموم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزانوں کو شامل ہے۔

اللہ مشکل کشا و مختار کل کی شان:

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان آیا ہے کہ:

"یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَانَقَصَ ذَالِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ" الخ.

(مسلم شریف، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، حدیث: ۲۵۷۷)

"اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات سب کے سب ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے (اپنی اپنی تمنا کے مطابق) مانگنا شروع کر دیں اور میں ہر ایک کو اس کا منہ مانگا دے دوں، تب بھی میرے خزانے کم نہیں ہوں گے، مگر اتنا جیسے سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لی جائے تو سمندر کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنی بھی میرے خزانوں میں کمی نہیں آئے گی" سمندر کی تو حد ہے لیکن اللہ کے خزانوں کی کوئی حد نہیں۔

ادھر آپ حضرات، سورہ توبہ کی آیت نمبر ۹۲ بھی پڑھ کر دیکھ لیں اس کے ترجمہ میں غور کریں اس کا مضمون یہ ہے کہ کبھی کبھی کچھ لوگ آپ ﷺ کے پاس جہاد میں شریک ہونے کے لیے سواریاں لینے آتے تو انہیں دینے کے لیے آپ کے پاس کوئی بھی سواری نہ ہوتی تو آپ انہیں کہتے: "لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُکُمْ عَلَیْهِ" "میں تو تمہیں سوار کرنے کے لیے کوئی سواری نہیں پاتا" جب آپ ﷺ انہیں جواب دے دیتے تو "تَوَلَّوْا وَّاَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوْا مَا یُنْفِقُوْنَ" "رنج و غم کی وجہ سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے اس وجہ سے واپس چلے جاتے کہ انہیں خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی میسر نہیں ہو سکا"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز عون المعبود جلد۲ میں سنن ابی داوٗد کی حدیث نمبر۱۶۲۲ بھی دیکھ لیں، جس میں یہ الفاظ ہیں "لَا اَجِدُ مَا اُعْطِیْکَ" نیز جلد۴ صفحہ نمبر۴۹۶ بھی دیکھ لیں' اگر آپ ﷺ مختار کل ہوتے تو آپ ﷺ کے خزانے میں کبھی کوئی کمی نہ آتی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ رزق دینے کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے، جس کے خزانے میں ذرہ برابر کمی نہیں آتی اور نہ وہ ختم ہی ہوتے ہیں۔

نبی ﷺ کو بعض اوقات پہرے کی ضرورت پڑ جاتی تھی۔ مثلاً آپ ﷺ اپنے ایک پہرے دار صحابی رضی اللہ عنہ کو دعا دے رہے ہیں:

"حَفِظَکَ اللّٰہُ بِمَا حَفِظْتَ بِہٖ نَبِیَّکَ".

(سنن ابی داوٗد مع عون المعبود' جلد۴' صفحہ ۵۲۷' سطر ۵)

''بھئی! اللہ تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے اپنے نبی کی حفاظت کی''۔

پہرے دار کی حفاظت اسباب کے تحت ہوتی ہے جو کہ اللہ کی غیبی مدد کے بغیر کارگر ثابت نہیں ہو سکتی تھی اور اللہ کی حفاظت ماوراءِ اسباب اور غیبی مدد کے ساتھ ہوتی ہے۔ اللہ کے خزانے میں ذرہ سی بھی کمی نہیں آسکتی' نہ آئی ہے نہ آتی ہے نہ ہی آئے گی۔ سچ فرمایا امام سہیلیؒ نے:

یَامَنْ خَزَائِنُ رِزْقِہٖ فِیْ قَوْلِ کُنْ اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَیْرَ عِنْدَکَ اَجْمَعُ

''اے وہ اللہ کہ جس کے رزق کے خزانے قولِ ''کن'' میں ہیں' تو ہم پر بھی احسان کر دے کیونکہ ہر طرح کی خیر تیرے پاس ہے''۔

یہ ہے مشکل کشا کی شان' یہ ہے الٰہ العالمین کی شان' یہ ہے رب العالمین کی عظمت اور شان' اس کا کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

تیسرے گروہ کا نظریہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے گروہ والے یہ کہتے ہیں کہ دعوائے نبوت محض خلل دماغ اور جنون کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسے جنون اور خلل کی وجہ سے ایسے خیالات آتے رہتے ہیں کبھی ان خیالات کے ساتھ شکلیں نظر آتی ہیں اور نبوت کا دعوی کرنے والا شخص ان شکلوں کو فرشتے سمجھ لیتا ہے اور کبھی کچھ آوازیں سنائی دیتی ہیں، جنہیں وہ وحی سمجھ لیتا ہے۔ ورنہ کوئی سلیم العقل بشر نبوت کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ لہٰذا نبی کی نبوت کو ماننا صحیح نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا یہ نظریہ قرآن میں ذکر کیا:

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ﴾ (المومنون:۲۵)

''ان کافروں نے کہا کہ (نوح) تو ایسا ہے جسے جنون ہے پس تم اسے ایک مقرر وقت تک مہلت دو۔''

مطلب یہ تھا کہ یہ بشر ہے، نبی نہیں اور یہ جو نبوت کا دعوی کرتا ہے یہ جنون کی وجہ سے کرتا ہے کیونکہ سلیم العقل انسان ایسا دعوی نہیں کرسکتا۔ اسی طرح سورۂ قمر کی آیت نمبر ۹ میں ہے: ﴿وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ﴾ اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی اسی طرح کہا گیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرعون نے کہا:

﴿اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ﴾ (شعراء:۲۷)

اور سورہ ذاریات کی آیت ۳۹ بھی دیکھئے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ طعنہ دیا گیا:

﴿اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ﴾ (سبا ۸)

''اس نے اللہ پر افترا باندھا ہے یا اس کو دیوانگی ہے؟''

﴿وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ﴾ (دخان:۱۴)

''اور انہوں نے کہا یہ سکھایا پڑھایا باؤلا ہے''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی نبی اس طعنہ سے نہیں بچا:

﴿كَذَالِكَ مَا اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ﴾ (ذاریات:۵۲)

''اسی طرح جو رسول بھی ان سے پہلے لوگوں کے پاس آیا، انہوں نے کہا کہ یا تو یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس الزام کا رد فرمایا:

﴿اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (اعراف:۱۸۴)

''کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی (محمد ﷺ) کو ذرا بھی جنون نہیں وہ تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والے ہیں۔''

یعنی ان کو مجنون کہنا تمہارے عدم تفکر کا نتیجہ ہے، وہ تو ہمارا نبی ہے، سچا ہے، اخلاق عالیہ رکھنے والا ہے، حکمت و دانائی کی باتیں بتانے والا ہے، عدل و انصاف کرنے والا ہے، وہ مجنون کیسے ہوسکتا ہے؟ اللہ کا نبی ماؤف الدماغ نہیں ہوتا۔ پھر تم اتنی ہی بات سوچ لیتے تو کبھی آپ کو مجنون نہیں کہہ سکتے تھے۔ پھر قسم کھا کر فرمایا:

﴿مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ﴾ (نون:۲)

''آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں''۔

نیز فرمایا:

﴿فَذَكِّرْ فَمَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ﴾ (طور:۲۹)

''تو آپ سمجھاتے رہیں کیونکہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ مجنون''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھے گروہ کا نظریہ:

چوتھا گروہ یہ نظریہ رکھتا ہے کہ دعوائے نبوت کہانت کی طرح ایک ذریعہ معاش اور پیشہ ہے اور نبی کے معجزات جادوگروں کے کرتب کی طرح ہیں اور نبی کی تعلیم شاعرانہ تخیل ہے اور وہ خودغرض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوا هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ﴾ (انبیاء:۳)

''ظالم لوگوں نے آپس میں سرگوشیاں کیں کہ یہ شخص آخر تم جیسا ایک بشر ہی تو ہے پھر کیا تم جانتے بوجھتے جادو کے پھندے میں پھنس جاؤ گے''۔ نیز: ﴿بَلْ هُوَ شَاعِرٌ﴾ ''بلکہ یہ شخص شاعر ہے''۔

ان کا رد:

اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا کہ ہمارا نبی ایسا نہیں اس کی تو ساری زندگی خودغرضی سے پاک وصاف رہی ہے۔

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (یونس:۱۶)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ (میرا نہ پڑھنا) چاہتا تو میں تم کو یہ قرآن پڑھ کر نہ سناتا اور نہ ہی اللہ تمہیں اس کی اطلاع دیتا کیونکہ میں اس سے پہلے تمہارے اندر عمر کا ایک بڑا حصہ گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے؟'' (کہ بے عقلی کی باتیں کر رہے ہو) نبی شاعر بھی نہیں ہوتا اور کاہن بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (سورۃ الحاقہ:۴۰ تا ۴۲)

مطلب صاف ہے کہ قرآن کریم شاعرانہ کلام نہیں اور نہ ہی کاہنانہ باتیں ہیں، جیسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تم کہتے ہو بلکہ یہ تو رسول کی زبان پر ادا ہونے والا رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ کلام ہے۔ اسے تم کبھی شاعری اور کبھی کہانت کہہ کر اس کی تکذیب کرتے ہو۔

پھر دیکھیں کاہن اپنی کہانت پر اور شاعر اپنی شاعری پر اجرت مانگتے ہیں میرا نبی تو تم سے یہ مطالبہ بھی نہیں کرتا:

﴿قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِيْنَ﴾ (ص:۸۶۔۸۷)

''آپ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں اور یہ تو تمام جہان والوں کے لیے سراسر نصیحت ہے۔''

پھر یہاں تک فرما دیا کہ

﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِيْنٌ﴾ (یٰسین:۶۹)

''ہم نے آپ کو شعر و شاعری نہیں سکھائی اور نہ ہی وہ آپ کے شایان شان ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور کھلی ہوئی آسمانی کتاب ہے۔''

نبوت ذریعہ معاش بھی نہیں جیسا کہ فرمایا:

﴿اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ (مؤمنون:۷۲)

''کیا آپ ان سے کچھ معاش طلب کرتے ہیں پس آپ کے رب کی دی ہوئی معاش سب سے بہتر ہے اور وہی سب روزی دینے والوں سے بہتر روزی دینے والا ہے''

پانچویں گروہ کا نظریہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا یہ نظریہ ہے کہ نبی بشر نہیں ہوسکتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ نبیوں کی نبوت کو مانتے ہیں لیکن ان کی بشریت کی نفی کرتے ہیں اور یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی میں مافوق الفطرت یا خرق عادت قوت بھی ہوتی ہے۔ وہ عالم وما کان وما یکون ہوتا ہے' مختار کل ہوتا ہے' ہر جگہ حاضر وناظر بھی ہوتا ہے' اسے موت نہیں آتی۔ ان کے غلو کی انتہا اس حد تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ نبی کو انسانی شکل وصورت میں خود اللہ ہی کی طرح سمجھنے لگتے ہیں پھر جس طرح اللہ کو غیبی مدد کے لئے پکارا جاتا ہے اس کو بھی اسی طرح پکارتے ہیں بلکہ اس حد تک کہہ دیتے ہیں کہ

احد احد دے وچ رب نے میم دا پردا پایا
انا احمد بلا میم نبی پاک فرمایا
سرزمین عرب وچ ظہور محمد پایا
انا عرب بلاعین نبی پاک فرمایا

(گلستان امیر، ص ۱۳۸، امیر الدین قادری)

اس کے قائل کو یہ فرمانِ نبوی یاد رکھنا چاہئے:

''مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ''۔

(بخاری ومسلم' یہ حدیث متواتر ہے)

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے''۔

ان میں سے بعض نے یہ بھی کہا کہ:

یا رسولِ کبریا! فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ! فریاد ہے
آپ کی امداد ہو میرا یا نبی حال ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل اے میرے مشکل کشا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کلیات امدادیہ، از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی دیوبندی ص ۱/۹۰)

اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا ہے:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

ان لوگوں کا رد:

۱۔ ان لوگوں کے رد میں اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيرٌ وَّبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ (اعراف:۱۸۸)

''کہہ دیجئے کہ میں اپنی جان کے لئے کسی قسم کے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتا اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لئے حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو محض ایک خبردار کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں، ان لوگوں کے لئے جو میری بات مانیں''۔

نیز فرمایا:

﴿قُلْ لَّا اَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُولُ لَكُمْ اِنِّي مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ﴾ (انعام:۵۰)

۲۔ نبی ﷺ کے سامنے کسی نے کہہ دیا تھا کہ ''مَا شَاءَ اللّٰهُ وَمَا شِئْتَ'' ''اس طرح ہوتا ہے جس طرح اللہ چاہے اور آپ جو چاہیں'' تو آپ ﷺ نے فوراً اسے اس طرح کہنے سے منع کیا اور فرمایا: ''اَجَعَلْتَنِي لِلّٰهِ نِدًّا'' ''کیا تو نے مجھے اللہ کے برابر اور اس کا شریک کر دیا ہے'' پھر فرمایا: مَاشَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ'' کہو: یعنی: جو اکیلا اللہ چاہے اس طرح ہوتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، تحت تفسیر ''یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم'' الخ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اپنی امت کو فرمایا:

"لَا تُطْرُونِی كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی اِبْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا اَنَا عَبْدُاللّٰهِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ"۔

(بخاری: احادیث الأنبیاء باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم اذ.....: ۳۴۴۵)

"تم مجھے اس طرح حد سے نہ بڑھاؤ جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ ابن مریم کو حد سے بڑھایا تھا کیونکہ میں تو اللہ کا بندہ ہوں لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو"۔

۳۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے تمام فرامین کی مخالفت لازم آتی ہے جن میں عقیدہ بشریت ثابت کیا گیا ہے۔ مثلاً "قُلْ سُبْحَانَ رَبِّی هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا" میں آپ کے دو وصف مذکور ہیں۔ ا۔ بشریت ۲۔ رسالت

مکہ کے کافروں نے بشریت کو مان کر رسالت کا انکار کیا اور دلیل یہ دی کہ بشریت رسالت کے منافی ہے یعنی بشر رسول نہیں ہوسکتا آپ چونکہ بشر ہیں لہٰذا رسول نہیں ہو سکتے۔ اور پانچویں گروہ نے آپ ﷺ کی رسالت کو تو مان لیا اور بشریت کی نفی کی اور دلیل یہ دی کہ رسالت بشریت کے منافی ہے یعنی رسول بشر نہیں ہوسکتا لہٰذا آپ جب رسول ہیں تو بشر نہیں لیکن قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دونوں نظریئے غلط ہیں اور حق بات یہی ہے کہ آپ ﷺ بشر بھی ہیں بلکہ افضل البشر ہیں اور رسول بھی ہیں بلکہ افضل الرسل ہیں اور بشریت اور رسالت میں کوئی منافاۃ نہیں ہے۔

چھٹے گروہ کا نظریہ:

اس گروہ کا نظریہ یہ ہے کہ بشریتِ انبیاء کا اقرار برحق ہے لیکن اس اقرار پر اصرار کرنا شیطنت اور گستاخی ہے اور اس نظریے کے داعی اور زعیم جناب طاہر القادری ہیں جو اس نظریے کو اپنے ماہنامہ منہاج القرآن میں عام پھیلا رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ مخلوق میں نبی بشر تھے اور کوئی نبی بشریت سے خالی نہیں ہے بلکہ انبیاء علیہم السلام حتیٰ کہ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سمیت مطلقاً بشریت کا کلیۃً انکار کرنا کفر ہے جو کہے کہ حضور ﷺ سرے سے بشر ہے ہی نہیں وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُل اِنَّمَا أَنَابَشَرٌ مِثلُکُم یُو حیٰ اِلَیّ﴾ (الکھف:۱۱۰)

اور کہتے ہیں کہ :بشریت تھی، بشریت حق ہے خود خالق کائنات نے فرمایا :

﴿اِنِّی خَالِقٌ بَشَرًا مِن صَلصَالٍ مِن حمأ مَسنُونٍ﴾ (الحجر:۲۸)

یہ خدا کا کلام ہے فرشتوں نے اپنے سامنے آدم علیہ السلام کو تخلیق ہوتے دیکھا اور خود رب تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بشر بنانے والا ہوں۔ مگر مخلوق میں سے سب سے پہلے بشر پر اصرار کرنے والا شیطان تھا پس اقرارِ بشریت میں گستاخی نہیں ہے اصرارِ بشریت میں گستاخی ہے شیطان صرف اقرار کرتا اور اصرار نہ کرتا تو شیطان نہ بنتا پس یاد رکھ لیں کہ مومن وہ ہیں جو انبیاء کی بشریت کا اقرار کرتے ہیں مگر بشریت پر اصرار نہیں کرتے، بشریت پر تکرار نہیں کرتے، جو بشریت کا اقرار کرے وہ اہلِ سنت صحیح عقیدہ کا حامل ہے اور جو بشریت انبیاء پر اصرار و تکرار کرتا رہے وہ گستاخ اور شیطان کی پیروی کرنے والا ہے

شیطان نے کہا تھا:

﴿اَنَا خَیرٌ مِنہُ خَلَقتَنِی مِن نَّارٍ وَ خَلَقتَہُ مِن طِینٍ﴾ (سورۃ ص:۷۶)

''میں اس (آدم) سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور تو نے اسے مٹی سے بنایا ہے''۔ (دیکھیے ماہنامہ منہاج القرآن فروری ۲۰۰۷ء ص ۲۹۔۲۸)

اس کیساتھ قادری صاحب یہ نظریہ بھی رکھتے ہیں کہ تمام انبیاء اور اولیاء بعد از ممات بھی ہمیں جانتے ہیں، ہماری سنتے ہیں، ہماری مشکلات حل کرنے پر قادر ہیں۔ (مسئلہ استغاثہ اور اس کی شرعی حیثیت از: ڈاکٹر طاہر القادری: ص ۹۵) وہ کلمہ کُن کہہ کر جو چاہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخلیق کر سکتے ہیں۔(عقیدہ توحید اور حقیقت شرک از: ڈاکٹر طاہر القادری: ص ۱۳۰۔۱۳۱) کیونکہ انہیں یہ مقام حاصل ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ سے ہر بار نئے سرے سے اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی (ایضا: ص ۱۶۸) اور وہ مختار اور مازون اور صاحب تصرف ہوتے ہیں (ایضا: ص ۱۶۸۔۱۶۹) اور وہ اس کائنات میں روزی تقسیم کرتے ہیں جس کو جتنا چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں۔ (ایضا: ص ۱۳۲)

لہذا مصیبتوں کے وقت انہیں مدد کے لئے پکارا جا سکتا ہے۔

یہ ہے جناب قادری صاحب کی منطق ایک طرف تو وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ:

۱۔ بشریت کا سرے سے انکار کرنا کفر ہے جو کہے کہ حضور ﷺ سرے سے بشر ہے ہی نہیں تو وہ کافر ہے۔

۲۔ اقرارِ بشریت رسول حق ہے۔

۳۔ مومن وہ ہے جو انبیاء کی بشریت کا اقرار کرے۔

۴۔ اقرارِ بشریت میں گستاخی نہیں۔

۵۔ جو بشریت کا اقرار کرے وہ اہل سنت عقیدہ صحیحہ کا حامل ہے۔

پھر بشریت رسول کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے تین آیات قرآنیہ بھی لکھی ہیں۔

لیکن دوسری طرف بشریت کے عقیدے پر جمے رہنے کی نفی کرتے ہوئے ان انبیاء اور اولیاء میں اللہ کی صفات بھی ثابت کر رہے ہیں اور وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ:

۱۔ پہلے بشر پر اصرار کرنے والا شیطان تھا۔

۲۔ اصرار بشریت میں گستاخی ہے۔

۳۔ شیطان بشریت پر اصرار نہ کرتا تو شیطان نہ بنتا۔

۴۔ جو بشریت انبیاء پر اصرار کرتا رہے وہ شیطان کی پیروی کرنے والا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔انبیاءاوراولیاءہمیں جانتے ہیں بلکہ وہ اپنی وفات کے بعد بھی ہمارے تمام احوال سے باخبر ہیں۔

۶۔انبیاءاوراولیاء کومقامِ تکوین حاصل ہے یعنی وہ کلمہ کن کہہ کر جو چاہیں تخلیق کر سکتے ہیں

۷۔انبیاءاوراولیاءکومصائب ومشکلات کے وقت پکارنااوران سے استغاثہ جائز ہے کیونکہ وہ ہمارے بگڑے حالات سنوارنے پر قدرت رکھتے ہیں۔

یہ ہے قادری صاحب کے نظریہ کا خلاصہ جو کہ شرکیات سے پر ہونے کے ساتھ تضاد کا مجموعہ ہے اگر قادری صاحب قرآن حکیم میں تدبر کرتے تو ایسا متضاد نظریہ پیش نہ کرتے یعنی جس نظریہ کوانہوں نے خود حق قرار دیا نیز اس کے حاملین کو اہل سنت بھی قرار دیا اور اسے صحیح عقیدہ بھی کہا ہے اور اس کی مخالفت کرنے والے کو کافر بھی قرار دیا ہے لیکن اس حق پر اصرار کرنے والے کو خود ہی شیطان اور گستاخ قرار دیا ہے۔قرآن حکیم سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ شیطان کی شیطنت و گستاخی اور کفر کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی تھی یعنی اس نے خود کو بشر آدم علیہ السلام سے افضل سمجھا تھا اور اللہ کے حکم کے مطابق اسے سجدہ نہیں کیا تھا وہ بشریت آدم پر اصرار نہیں کر رہا تھا بلکہ بشر آدم کو سجدہ نہ کرنے پر اصرار کر رہا تھا اور سجدہ ہی کا اسے حکم دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ تو نہیں پوچھا تھا کہ آدم بشر ہے کہ نہیں جس کا وہ اقرار کرتا یا جس پر وہ اصرار کرتا یا اس کا اقرار کرتا کیونکہ آدم کا بشر ہونا تو اللہ تعالیٰ نے بھی بیان کر دیا تھا اور فرشتوں کو بھی اس کا اقرار تھا اور ابلیس کو بھی اس کا اقرار تھا اس کا تو کوئی بھی انکار نہیں کرتا تھا انکار تو ابلیس نے صرف آدم کو سجدہ کرنے کا کیا تھا اور خود کو آدم سے افضل سمجھتا تھا جو کہ صریح تکبر ہے جس کی وجہ سے وہ کافر ہوا۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے طاہر القادری کے ان باطل نظریات اور دعووں کی تردید میں ایک تفصیلی کتاب لکھی ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد ہی منظرِ عام پر لانے کی توفیق عطا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائے۔آمین!

اہلِ حق کا حق عقیدہ:

اور حق بات یہ ہے کہ آپ ﷺ افضل البشر اور افضل الرسل ہیں اور یہی بات قرآن وحدیث سے واضح ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّی هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُولاً﴾

''اے نبی ان لوگوں سے کہہ دیں کہ میرا رب ہر عیب ونقص سے پاک ہے میں تو صرف ایک بشر ہوں جو رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔

﴿هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُولاً﴾ اس آیتِ کریمہ میں بشریت ورسالت دونوں کا اثبات کیا ہے۔یہ بات یاد رکھیں کہ عقیدۂ بشریتِ رسول کا مسئلہ کوئی اختلافی نہیں تھا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور محدثین کرام رحمہم اللہ کا اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں تھا بلکہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے بھی بشریت کی نفی نہیں کی اگر کسی نے اختلاف کیا ہے، تو وہ نام نہاد صوفیاء جو فلسفہ یونان سے متاثر تھے، انہوں نے اس کا انکار کیا اور ان گدی نشین مشائخ کے ذریعے عامۃ الناس میں پھیل گیا۔جیسا کہ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کی کتاب ''شریعت و طریقت'' سے پتہ چلتا ہے۔(دیکھئے ص ۴۸۱ تا ۴۸۴) اس مسئلہ کی مزید تفصیل کے لیے حافظ ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کی انتہائی مفید کتاب ''رسالت وبشریت'' کا مطالعہ بھی انتہائی مفید رہے گا۔

آئندہ خطبہ میں ہم بشریتِ رسول کے مسئلہ کو تفصیل سے بیان کریں گے۔(ان شاء اللہ)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(24)

۳۔عقیدۂ بشریتِ رسول ﷺ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

ہمارے آج کے خطبے کا موضوع بھی عقیدہ بشریت رسول ہی ہے۔رسول اللہ ﷺ کے افضل البشر ہونے کا عقیدہ ایک ایک ایسا عقیدہ ہے۔کہ جس میں نہ تو صحابہ کرام میں کوئی اختلاف نظر آتا ہے نہ تابعین میں، نہ تبع تابعین میں اور نہ ہی ائمہ اربعہ کا اس میں کوئی اختلاف ہے۔نہ ہی فقہاء محدثین میں اس میں اختلاف تھا۔صحاح ستہ کے مصنفین فقہاء محدثین میں بھی اس میں کوئی اختلاف نہیں تھا الغرض متقدمین میں اس میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔بلکہ کتاب وسنت اور اقوالِ سلف کے علم سے خالی بعض متاخرین وجودی صوفیاء نے یہ نظریہ قائم کیا تھا کہ نبی بشر وانسان نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک نوری مخلوق ہوتا ہے یا نور من نور اللہ ہوتا ہے اور یہی عقیدہ بے علم و دانش واعظ اور قصہ گو خطیبوں کے ذریعہ عجمی عوام الناس خاص کر ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں پھیل گیا اور یہ غلط نظریہ پھیلانے میں شعروشاعری اور نعت خوانی کا بھی بڑا رول ہے لہذا میں اس خطبہ میں عامۃ الناس کو اصل عقیدہ سمجھانے کی غرض سے عام فہم طریقہ اختیار کرتا ہوں تاکہ یہ لوگ صحیح عقیدہ معلوم کریں اور اس کے مطابق ہی عقیدہ بنائیں۔

میرے دوستو اور بزرگو! شریعتِ اسلامیہ کا ایک اصول اور قاعدہ ہے:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذَالِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَأْوِيْلاً﴾ (نساء:۵۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف وتنازع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہت بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بہت اچھا ہے''۔

اس سے پتہ چلا کہ یہ بہترین اصول ہے کسی تیسری شخصیت کی تقلید واجب نہیں، اس جامد تقلید شخصی نے اس امت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اور یہی اہل سنت والجماعت کا اصول ہے جیسا کہ شارح عقیدہ طحاویہ علامہ ابن ابی العز نے یہ اصول اپنے ان الفاظ میں بیان کیا ہے: **و طریق اهل السنة ان لا یعدلوا عن النص و لا یعارضوه بمعقول و لا بقول فلان** ''۔(شرح عقیدہ طحاویہ: ص ۳۹۹)

اہل سنۃ کا یہ طریقہ ہے کہ وہ کتاب وسنت کی نص سے عدول واعراض کر کے کسی دوسری طرف نہیں جاتے اور نہ ہی کسی عقلی یا کسی فلان کے قول کے ساتھ سنت کا مقابلہ کرتے ہیں۔

اب بشریتِ رسول کا عقیدہ بھی ہم نے اسی اصول کے مطابق حل کرنا ہے یعنی پہلے تو اس خیر القرون کے بعد واقع ہونے والے اختلاف کو اللہ اور نبی ﷺ کے فرمان کی طرف لوٹانا ہے اور پھر مزید فائدے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال ذکر کرنے ہیں۔ پھر بعض شبہات کا جواب ذکر کرنا ہے۔(ان شاء اللہ العزیز)

قرآن مجید سے لفظ بشر اور بشریتِ رسول کا ثبوت:

لفظ بشر قرآن مجید میں ۳۶ دفعہ آیا ہے ان میں سے ۹ دفعہ ''بشـــــرٍ'' مجرور (زیر کے ساتھ) آیا ہے۔ سترہ دفعہ ''بَشَـــرٌ'' مرفوع (پیش کے ساتھ) اور دس بار ''بشـــراً'' منسوب (زبر کے ساتھ) آیا ہے اور ایک دفعہ ''بَشَرَینِ'' تثنیہ آیا ہے۔

① رسولوں نے خود اپنی بشریت کا اعتراف کیا:

﴿قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ (ابراھیم:۱۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم تم جیسے بشر ہی ہیں''۔

② اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اعلان کر دیں کہ میں (باعتبار جنس) تمہاری مثل بشر ہی ہوں۔

﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ﴾ (کھف:۱۱۰.....فصلت:٦)

نیز حکم دیا کہ آپ ﷺ بشر رسول ہونے کا اعلان کر دیں۔

﴿هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَسُولًا﴾ (بنی اسرائیل:۹۳)

''میں تو صرف ایک بشر ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں''۔

③ آدم علیہ السلام کو بشر کہا:

﴿اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِيْنٍ﴾ (ص:۷۱)

''جب کہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا! کہ میں مٹی سے بشر کو پیدا کرنے والا ہوں''۔

④ بشر کو اللہ تعالیٰ نے پانی سے پیدا کیا اور پھر اسے نسبی اور سسرالی رشتوں والا بنایا۔

﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا﴾ (فرقان:۵۴)

نسب سے مراد وہ رشتے ہیں جو ماں یا باپ کی طرف سے ہوں اور صِھر سے مراد وہ ہیں جو شادی کے بعد بیوی کی طرف سے ہوں یعنی سسرالی رشتے۔

اب دیکھیں نبی ﷺ کے سب رشتے دار بشر ہی تھے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور بنات رضی اللہ عنہن، بناتِ آدم میں سے تھیں۔

چنانچہ حج کے دوران عائشہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں۔ آپ ﷺ سمجھ گئے کہ ان کو ایام مخصوصہ آ گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ. (بخاری،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحیض باب نمبر ۱۔۲ حدیث: ۲۹۴)

''یہ چیز اللہ نے بناتِ آدم پر لکھ دی ہے''۔

خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے آپ کی اولاد ہوئی (دو یا تین بیٹے اور چار بیٹیاں) پھر ان لڑکیوں کی شادیاں بھی کیں۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حسن و حسین رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے آپ کا بیٹا ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ کے بھی آباؤ اجداد تھے۔ یہ سب بشر ہی تھے، آدم کی اولاد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں، خالائیں بھی تھیں، چچے بھی تھے۔ الخ

معراج کی رات جب آدم اور ابراہیم علیہما السلام سے ملاقات ہوئی تو ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''مَرْحَبًا بِالابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ'' کہا یعنی نیک بیٹے اور نیک نبی کا آنا مبارک ہو' اور جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو بتایا کہ! ''هٰذَا اَبُوْکَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ'' ''یہ آپ کا باپ ہے لہٰذا اس کو سلام کریں'' اور ابراہیم کے بارے میں بتایا کہ ''اَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ'' ''میں ابراہیم کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوں'' اور تمام انبیاء آدم کی اولاد تھے۔ سورۂ مریم میں اللہ نے کئی ایک انبیاء علیہم السلام کا ذکر کر کے فرمایا!

﴿اُولٰئِکَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ﴾ (مریم:۵۸)

''یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے فضل و کرم کیا، جو اولادِ آدم میں سے ہیں۔ اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا اور اولادِ ابراہیم و یعقوب سے''۔

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً﴾ (رعد:۳۸)

''ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا بنایا''۔

⑤ نبی کے لئے بشریت کا ثبوت اس آیت سے بھی ہوتا ہے:

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ (شوریٰ:۵۱)

''کسی بشر کی طاقت نہیں کہ اس سے اللہ کلام کرے مگر وحی کے ذریعے، یا پردے کے پیچھے سے، یا کسی فرشتہ کو بھیج کر۔ تو وہ اللہ کے حکم سے جو چاہے وحی کرے وہ بہت بلند و بالا، بڑی حکمت والا ہے۔

اب آپ دیکھیں کہ اس آیت کریمہ میں وحی کی تینوں قسمیں بشر کے ساتھ خاص کی ہیں۔

احادیث سے بشریت کا ثبوت:

① عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا تو آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نماز کے متعلق کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا آپ ﷺ نے تو نماز زیادہ پڑھا دی ہے آپ ﷺ نے اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کئے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیر دیا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم نازل ہوگا تو میں تمہیں بتا دوں گا لیکن! ''اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ''۔

''میں تمہارے جیسا ایک بشر ہی ہوں، میں بھی تمہاری طرح بھول جاتا ہوں اگر میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو''۔ (بخاری، باب التوجہ نحو القبلۃ)

② ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّمَا تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا ''۔

''میں ایک بشر ہی ہوں اور تم میری طرف اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو شاید تم میں سے کوئی اپنی حجت پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز طرار ہو تو میں اس کی حجت سننے کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ دے دوں۔ تو سن لو! جس کے حق میں میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو سمجھو کہ وہ آگ کا ٹکڑا ہے چاہے تو اسے پکڑ لے چاہے چھوڑ دے۔

(موطا امام مالک ونحوہ فی البخاری کتاب الأحکام باب موعظۃ الامام للخصوم:۷۱۶۹)

③ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ''۔

''میں ایک بشر ہی ہوں، آنکھ بہہ رہی ہے، دل غمگین ہے اور ہم ایسی کوئی بات نہیں کہیں گے جو رب کو ناراض کرے'' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت کہا تھا۔ (طبقات ابن سعد صحیح جامع صغیر:۲۳۴۰ سلسلہ صحیحہ:۱۷۳۲)

④ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ اَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ شَتَمْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ اَنْ يَكُونَ ذَالِكَ لَهُ زَكٰوةً وَاَجْرًا''۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب من لعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم أوسبہ، حدیث:۲۶۰۲)

''میں ایک بشر ہی ہوں اور میں نے اپنے رب سے ایک سوال کیا ہے کہ میں نے جس کسی مسلمان کو برا بھلا کہا ہو (اور وہ اس کا مستحق نہ تھا) تو وہ اس کے لئے باعث خیر اور اجر وثواب بنا دے''۔

۵۔ مسند احمد ۲ ص ۴۹۳ میں اِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ کے الفاظ ہیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بشر ہی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ ایک روایت میں اس طرح ہے: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرضَی کَمَا یَرضَی البَشَرُ وَاَغضَبُ کَمَا یَغضَبُ البَشَرُ۔ (صحیح جامع الصغیر: ۷۸۵۶) میں ایک بشر ہی ہوں بشروں کی طرح راضی اور خوش ہوتا ہوں اور مجھے بشروں کی طرح غصہ بھی آجاتا ہے۔

۷۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اَمَّا بَعدُ! اَلا یَا اَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوشِکُ اَن یَاتِیَنِی رَسُولُ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ فَاُجِیبَ۔ الخ (مسلم: فضائل الصحابہ، مسند احمد: ج ۴ ص ۳۶۷ وھو فی المشکوۃ باب مناقب اھل البیت ﷺ: فصل ۱)

لوگو! سن لو میں تو ایک بشر ہی ہوں قریب ہے میرے پاس میرے رب عزوجل کا بھیجا ہوا (موت کا) فرشتہ پیغام لے کر آجائے تو میں اس کا پیغام قبول کرلوں۔

۸۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرتُکُم مِن دِینِکُم فَخُذُوہُ وَاِذَا اَمَرتُکُم مِن رَاَیِی فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ''۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب وجوب امتثال ما قالہ شرعا.....، حدیث: ۲۳۶۲)

''میں ایک بشر ہی ہوں، میں جب تمہیں تمہارے دین کی کسی بات کا حکم دوں تو اس کو قبول کیا کرو (کیونکہ وہ حق ہی ہوتا ہے) اور جب میں تمہیں اپنی رائے سے کوئی حکم دیا کروں تو میں ایک بشر ہوں ہی (یعنی رائے میں غلطی کا امکان ہوتا ہے)''۔

۹۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے صبح کی نماز شروع کی ہی تھی کہ اچانک یاد آگیا کہ میں نے تو غسل کرنا تھا' ارشاد فرمایا: ''مَکَانَکُم'' ''میرے صحابہ! اپنی جگہ پر رہو'' پھر آپ ﷺ غسل کر کے تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' پھر نماز پڑھائی' فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمایا: ''اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنِّی کُنتُ جُنُباً''، ''میں تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بشر ہوں اور میں جنبی تھا (اس لیے جا کر نہانا پڑا)"۔

(سنن ابی داؤد باب فی الجنب یصلی بالقوم وھو ناس)

اس حدیث میں جنبی ہونے اور غسل کرنا بھولنے کی بنیادی وجہ اپنا بشر ہونا بیان کیا ہے۔

۱۰۔ طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انما انا بشر مثلکم وان الظن یخطئی ویصیب ولکن ما قلت لکم :قال اللہ فلن اکذب علی اللہ " میں تمہاری مثل ایک بشر ہی ہوں اور بے شک ظن (گمان) خطا بھی نکل آتا ہے اور درست بھی نکل آتا ہے اور لیکن جو بات میں تمہیں یہ کہہ کر بیان کروں کہ اللہ نے فرمایا ہے تو وہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا کیونکہ میں کبھی بھی اللہ پر جھوٹ نہیں باندھوں گا۔

(صحیح جامع صغیر للالبانی: ۲۳۴۱)

۱۱۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے نماز کسوف کے خطبہ میں فرمایا تھا: یَا اَیُّھَا النَّاسُ !اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ رَسُولٌ " میں تو ایک بشر رسول ہی ہوں۔ (موارد الظمان: ۱۵۸) یہ فرمان نبوی قرآن حکیم کے بالکل مطابق ہے کیونکہ اللہ تعالی نے بھی اپنے نبی کو یہ حکم دیا تھا کہ آپ کہہ دیں: ﴿هَل كُنتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا﴾ میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں۔

ہم اتنی ہی مرفوع احادیث سنانے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ حجت کے لیے تو ایک آیت کریمہ یا ایک حدیث مبارکہ ہی کافی ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ بشریت:

اب ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھتے ہیں کہ نبی ﷺ کے متعلق ان کا عقیدہ بشر ہونے کا تھا یا کہ نہیں؟

① چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں اور کئی سال انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ گزارے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ: " کَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ "" آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ بشروں میں سے ایک بشر تھے''۔(مسند احمد:۶/۲۵۶)

یہ قول اس آیت ﴿رَسُولاً مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ کے عین مطابق ہے۔اس سے واضح طور پر عقیدۂ بشریتِ رسول ثابت ہوتا ہے۔

② ابورِمثہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے لقیطؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف چلا تو جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میرے باپ نے قسم کھا کر مجھے کہا کیا تجھے پتہ ہے کہ یہ کونسی شخصیت ہے؟ میں نے کہا نہیں مجھے نہیں پتہ۔میرے باپ نے بتایا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔یہ سننا ہی تھا کہ (رعب کی وجہ سے) میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور پہلے میرا خیال وگمان ہوا کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی چیز (مخلوق) ہوں گے، جو لوگوں کے مشابہ نہیں ہونگے۔''فَإِذَا بَشَرٌ لَهُ وَفْرَةٌ''''لیکن جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ بشر ہی تھے اور سر کے بال گردن کی طرف کچھ لمبے تھے (وفرہ تھے)۔

لقیط فرماتے ہیں کہ میرا باپ طبیب تھا طب وحکمت کا ماہر تھا میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت دیکھ کر عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ایک ماہر طبیب ہوں اور اطباء گھرانے کا ایک فرد ہوں اللہ کی قسم! بدنِ انسانی کی ہر رگ اور ہڈی کے بارے ہمیں معلومات ہوتی ہیں لہٰذا آپ بھی مجھے اپنا یہ نشان دکھا دیجئے اگر یہ آپ کی جلد کو پھاڑنے والا کوئی زخم ہوگا تو میں اسے کاٹ کر اس پر دوائی لگا دوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں نہیں اس کا طبیب تو اللہ ہی ہے۔(مسند احمد:۲/۲۲۶، ۲۲۷۔۲۲۸) دلائل النبوۃ:۱/۲۳۷)

۳۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی تمام باتیں لکھا کرتے تھے ایک دفعہ ان کے قریشی ساتھیوں نے ان کو روک دیا کہ''اَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا''''کیا تو جو بات بھی نبی ﷺ سے سنتا ہے وہ لکھتا جاتا ہے حالانکہ آپ ﷺ بشر ہیں غصہ اور رضامندی میں بات کرتے ہیں،(عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عمرو کہتے ہیں) میں ان کی یہ بات سن کر لکھنے سے رک گیا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف انگلی کا اشارہ کر کے فرمایا: ''اُکْتُبْ فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ مَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ'' عبداللہ! لکھا کرو اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس زبان سے حق ہی نکلتا ہے''۔

(سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب کتابۃ العلم: ۲/۱۵۷، ۱۵۸)

اس سے ثابت ہوا کہ قریش یعنی مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تمام کا یہی عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ بشر ہی ہیں۔

۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد اپنے کسی خطبہ میں فرمایا تھا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ مَاتَ وَاِنَّہٗ بَشَرٌ .. الخ (دارمی ص ۲۳) بے شک رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے ہیں اور بشر ہیں۔

ایک اور طریقہ سے عقیدہ بشریتِ رسول پر استدلال:

رسول کی تعریف: رسول لغت میں مُرسَل کے معنی میں ہے ''بھیجا ہوا'' اور اصطلاح میں اس کا معنی ہے:

''ھُوَ اِنْسَانٌ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلَی الْخَلْقِ لِتَبْلِیْغِ الْاَحْکَامِ''۔

''یعنی رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے بھیجا ہو''۔ (فیوض عثمانی شرح فصول اکبری: ص ۷)

حنفی یعنی دیوبندی اور بریلویوں کی عقائد میں مشترکہ کتاب شرح عقائد نسفی جو کہ درس نظامی کے نصاب میں بھی شامل ہے اس میں لکھا ہوا ہے: ''وَقَدْ اَرْسَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی رُسُلاً مِنَ الْبَشَرِ اِلَی الْبَشَرِ'' ''تحقیق اللہ تعالیٰ نے بشر کی طرف بشر رسول بھیجے ہیں۔'' اس عبارت سے پتہ چلا کہ رسول بھی بشر ہیں اور ان کے امتی بھی بشر ہیں۔ ابن ہمام حنفی نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کی تعریف میں کہا ہے:

''اَلنَّبِیُّ اِنْسَانٌ بَعَثَهُ اللّٰهُ لِتَبْلِیْغِ مَا اُوْحِیَ اِلَیْهِ'' (مسایرہ شرح مقاصد)

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فَمُحَمَّدٌ ﷺ وَسَائِرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْبَشَرِ اُرْسِلُوْا اِلَی الْبَشَرِ'' (الشفاء)

''محمد ﷺ اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام بشر تھے جو بشر کی طرف بھیجے گئے تھے''۔

بہارِ شریعت کے مؤلّف مولوی امجد علی صاحب کا عقیدہ:

کتاب بہارِ شریعت حصہ اول ص ۷ پر ہے کہ

عقیدہ: نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو۔

نیز لکھا ہے کہ عقیدہ: انبیاء سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ کوئی عورت۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۷)

یہ مولوی امجد علی بہارِ شریعت کے مصنف وہی ہیں جنہیں ان کے اعلیٰ حضرت احمد رضا فاضل بریلوی نے ''صدر الشریعہ'' کا لقب دیا ہے۔ تو ان کے صدر الشریعہ کا عقیدہ بھی یہی ہوا کہ تمام انبیاء بشر ہی ہوئے ہیں۔

جاء الحق کے مؤلّف مفتی احمد یار گجراتی صاحب کا عقیدہ:

مفتی احمد یار گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ہم بھی عقیدے کے ذکر میں کہتے ہیں کہ نبی بشر ہی ہوتے ہیں''۔ (جاء الحق، ص ۱۶۱)

نیز: ''نبی جنسِ بشر میں آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں جن یا فرشتے نہیں ہوتے۔ (جاء الحق، ص ۱۵۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب کا موقف:

سعیدی صاحب فرماتے ہیں کہ ہر چند کہ بنو آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور فرشتوں کو نور سے لیکن اس سے یہ سمجھ لینا صحیح نہیں ہے کہ ملائکہ افضل ہیں اور بنو آدم مفضول ہیں، تمام انبیاء علیہم السلام بشر اور بنو آدم ہیں اور اللہ کے محبوب سید آدم و بنو آدم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آدمی اور بشر ہیں اگر بشر اور آدمی میں فضیلت نہ ہوتی تو اللہ تعالی اپنے محبوب کو کبھی آدمی اور بشر نہ بناتا آدمیت اور بشریت کی فضیلت اور افتخار کے لیے صرف یہی امر کافی ہے کہ اس کے محبوب ﷺ آدمی اور بشر ہیں قرآن مجید میں ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

بے شک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا ہے جب اس نے ان میں ان ہی سے ایک عظیم رسول بھیجا۔ (آل عمران:۱۶۴)

﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ﴾

"بے شک تمہارے پاس تم ہی سے ایک عظیم رسول آئے"۔ (توبہ:۱۲۸)

(شرح مسلم: ج ۷ ص ۹۳۶)

بشریت رسول پر ایک اور انداز سے استدلال:

① نوری مخلوق کھاتی نہیں:

چونکہ احوالِ بشریت اور اس کے عوارض انبیاء علیہم السلام پر بھی طاری ہوتے تھے لہٰذا سب انبیاء علیہم السلام بشر تھے۔ مثلاً کھانا پینا، بازاروں میں چلنا پھرنا، ضروریات زندگی حاصل کرنا، بیماریوں کا طاری ہونا، حزن وغم لاحق ہونا، نسیان کا عارضہ، موت کا آنا۔

(شفاء للقاضی عیاض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ظاہر ہے کہ نوری مخلوق کھاتی نہیں۔جیسا کہ قرآن میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب فرشتوں کی خدمت میں بھنے ہوئے بچھڑے کا گوشت پیش کیا تو انھوں نے اسے کھانے کے لیے اپنے ہاتھ آگے نہیں بڑھائے تھے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَمَّا رَأَى أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ﴾ (ھود:۷۰)

''پس جب ابراہیم نے ان کے ہاتھ دیکھے کہ کھانے کی طرف پہنچ نہیں رہے تو ان سے اجنبیت محسوس کی اور دل ہی دل میں ان سے خوف کھانے لگے انہوں نے کہا کہ ڈرو نہیں ہم تو قومِ لوط کی طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں''۔

۱۔ اس سے پتہ چلا کہ ابراہیم علیہ السلام کھانا کھاتے تھے۔

۲۔ ان پر طبعی خوف طاری ہو جاتا تھا۔

۳۔ فرشتے کھاتے نہیں ہیں اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کسی کا طبعی خوف ان پر طاری ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہما السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ﴾ (مائدہ:۷۵) وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔

② انبیاء علیہم السلام کی طرف نسیان کی نسبت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی لمبی روایت ہے:'' فَنَسِيَ اٰدَمُ وَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطِئَ اٰدَمُ وَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهُ'' (ترمذی، مستدرک حاکم)

''آدم علیہ السلام بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھول گئی اور آدم سے خطاء ہوئی اور ان کی اولاد سے بھی خطاء ہوئی''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں بھی ہے:

﴿فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا﴾ (طٰہٰ:۱۱۵)

''پس آدم بھول گئے اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا تھا''۔

موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کے بارے میں آیا ہے:

﴿نَسِيَا حُوتَهُمَا﴾ (کہف:۶۱)

''اور وہ دونوں اپنی مچھلی بھول گئے''۔

نیز فرمایا:

﴿قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ﴾ (کہف:۷۳)

''موسیٰ نے کہا میرے بھولنے پر میرا مؤاخذہ نہ کرنا''۔

نبی ﷺ کے بارے میں ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ﴾ (کہف۔۲۴)

''جب آپ (انشاء اللہ کہنا) بھول جائیں تو یاد آنے پر اپنے رب کو یاد کرلیا کریں''۔

اور سجدۂ سہو والی حدیث ابھی حضرات کو سنائی گئی ہے۔

اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بھی نسیان کی نسبت کی گئی ہے۔ مثلاً ﴿نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ﴾ (حشر:۱۹) تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ نَسِیَ سے مراد تَرَکَ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کرنے سے چھوڑ دیا۔

(دیکھئے جامع ترمذی' ابواب صفۃ القیامۃ' باب ماجاء فی العرض کے بعد باب نمبر۲ باب منہ)

③ بتقاضائے بشریت خوف وحزن کا طاری ہوجانا:

لوط علیہ السلام کو فرشتے کہہ رہے تھے کہ:

﴿لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ﴾ (عنکبوت:۳۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خوف اور حزن مت کیجئے''۔

موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے:

﴿فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ﴾ (قصص:۱۸)

''وہ صبح صبح ڈرتے ہوئے اور اندیشوں میں مبتلا خبریں لینے کی خاطر شہر میں گئے''۔

نیز فرمایا:

﴿فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ﴾ (قصص:۲۱)

''پس وہ (موسیٰ علیہ السلام) وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے''۔

جب سانپ سے ڈرے تو اللہ نے فرمایا:

﴿لَا تَخَفْ﴾ (نمل:۱۰)

''(موسیٰ!) ڈرو مت''۔

یعقوب علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ﴾ (سورۂ یوسف:۱۳)

''اس (یعقوب) نے کہا! تمہارا اس (یوسف) کو اپنے ساتھ لے جانا مجھے سخت صدمہ دے گا اور مجھے یہ بھی خوف لگا رہے گا کہ تمہاری غفلت میں اسے بھیڑیا کھا جائے''۔

﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ﴾ (سورۂ یوسف:۸۶)

''میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں''۔

یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ﴾ (انبیاء:۸۸)

''ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُوْلُوْنَ﴾ (انعام:۳۳)

''ہم خوب جانتے ہیں کہ ان (کافروں) کی باتیں آپ کو غم میں ڈالتی ہیں''۔

﴿فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ﴾ (فاطر:۸)

''پس آپ ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالیں''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حزین ہونا:

انجیل متی میں ہے: "فَقَالَ لَهُمْ :نَفْسِيْ حَزِيْنَةٌ جِدًّاحَتّٰى المَوْتَ" ''اپنے شاگردوں سے کہا: میری جان انتہائی غمگین ہے یہاں تک کہ موت تک نوبت پہنچ گئی ہے''۔ (متی:۲۶/۳۸) یہ انجیل اگرچہ محرف ہے لیکن یہ جملہ یعنی ان کی طرف حزن کی نسبت کتاب وسنت کے منافی نہیں ہے۔

④ نیند کا آنا:

۱۔ موسیٰ علیہ السلام پتھر پر ٹیک لگا کر سو گئے، مچھلی زندہ ہو کر سمندر میں چلی گئی۔ (بخاری)

۲۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی سفر میں ایک رات ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کاش آپ اخیر رات میں آرام کرنے کے لیے ٹھہر جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ تم فجر کی نماز سے بھی سوئے رہو گے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اٹھا دوں گا چنانچہ سب لیٹ گئے اور بلال رضی اللہ عنہ اونٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے تو ان کی آنکھوں پر بھی نیند کا غلبہ ہو گیا تو وہ بھی سو گئے۔ سورج نکلنے کے بعد سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ کو آواز دی کہ تیرا یہ کہنا کدھر گیا کہ میں تمہیں اٹھا دوں گا؟ بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے :جتنی گہری نیند مجھے آج آئی ہے اتنی کبھی نہیں آئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ''.

یعنی: بے شک اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کیا اور جب چاہا انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری طرف لوٹا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا کہا پھر وضوء کیا اور نماز پڑھائی۔

(بخاری مواقیت الصلوٰۃ' باب الاذان بعد ذھاب الوقت: ۵۹۵، مسلم کتاب المساجد)

میرے اللہ مشکل کشا کی شان یہ ہے کہ "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ".

"بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ ہی اس کی شان کے لائق ہے کہ اسے نیند آئے"

(مسند احمد' ۴: ۴۰۱)

⑤ موت آنا:

یعقوب علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ﴾ (بقرہ: ۱۳۳)

"کیا یعقوب کی موت کے وقت کے حاضر ہونے کے وقت تم موجود تھے؟"

سلیمان علیہ السلام کے بارے فرمایا:

﴿فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَابَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ﴾ (سبا: ۱۴)

"جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی موت کی خبر جنوں کو کسی نے نہ دی، سوائے گھن کے کیڑے نے، جو ان کے عصا کو کھا رہا تھا"۔

یوسف علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ﴿حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ﴾ (مؤمن: ۳۴)

"یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوگئی"۔

آپ ﷺ کے بارے میں فرمایا:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ﴾ (آل عمران: ۱۴۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہی ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں کیا اگر ان کو موت آجائے یا انہیں قتل کر دیا جائے تو کیا تم اسلام سے اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جاؤ گے؟''

نیز فرمایا: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَأْتِیَکَ الْیَقِیْنُ﴾ (حجر:۹۹)

''اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تم کو موت آجائے''۔

اور فرمایا: ﴿إِنَّکَ مَیِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَیِّتُوْنَ﴾ (زمر:۳۰)

''بے شک آپ بھی فوت ہونے والے ہیں اور وہ لوگ بھی فوت ہونے والے ہیں''

ادھر بعض لوگوں نے عامۃ الناس کو اس قرآنی عقیدہ سے ہٹانے کی خاطر اور اپنے بزرگوں میں غلو کرتے ہوئے یہ عقیدہ بنایا اور پھلایا کہ موت کا آجانا ایک قسم کی گستاخی ہے لہٰذا انہوں نے کہا 'حَاشَا الصُّوْفِیُّ اَنْ یَّمُوْتَ'' ''پناہ خدا کی کہ صوفی فوت ہو جائے''۔ (شواھد الحق للنبھانی، ص۲۴۰)

اور انہوں نے اس غلط نظریئے کو پھیلانے کے لیے بعض احادیث بھی گھڑیں اور اسے شعر میں بھی ادا کیا تا کہ یہ لوگوں میں پھیل جائے۔ دیکھئے یہ شعر کیسا خطرناک ہے:

ولی اللہ دے مردے نئیں کردے پردہ پوشی

کی ہویا جے دنیا اتوں ٹر گئے نال خاموشی

ایک دفعہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے ساتھ ایک قبر پرست کی گفتگو ہوئی قبر پرست نے دورانِ گفتگو کہا:

اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں۔ ''إِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَایَمُوْتُوْنَ'' شاہ صاحب نے اسے جواب دیا کہ یہ قول تمہارے دعوے کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ امور دینیہ کی دلیل صرف کتاب اللہ، سنت رسول اور اجماع امت پر مبنی ہے۔ (البلاغ المبین، ص۹۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ بھوک لگنا تھکاوٹ پہنچنا:

موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم یوشع سے کہا:

﴿اٰتِنَا غَدَاءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَاهٰذَا نَصَبًا﴾ (الکہف:۶۲)

''ہمارا ناشتہ دے، ہمیں تو اپنے اس سفر سے تھکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا ہے''۔

⑦ بیماری:

ابراھیم علیہ السلام نے کہا: ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴾ (شعراء:۸۰)

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے''۔

آپ ﷺ کو تو دو آدمیوں کے بخار کے برابر بخار ہوتا تھا۔

(بخاری، کتاب المرضی باب شدۃ المرض:۵۶۴۷)

یونس علیہ السلام کے بارے میں ہے:

﴿فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ﴾ (الصافات:۱۴۵)

یعنی: پس ہم نے اسے چٹیل میدان میں ڈالدیا اور وہ بیمار تھا۔

ایوب علیہ السلام نے اپنے رب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

﴿أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ﴾ (انبیاء:۸۳)

یعنی: (اے میرے رب) مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو ہی سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

ان عوارض کو ثابت کرنے کے لئے احادیث تو بے شمار ہیں لیکن ہم انہیں آیات پر اکتفاء کرتے ہیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسے عوارض نبوت کے منافی نہیں ہوتے۔ چنانچہ انھوں نے انبیاء علیہم السلام کے لیے جو بشری عوارض ذکر کیے ہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) امراض (۲) سردی گرمی لگنا (۳) بھوک پیاس لگنا (۴) تھکاوٹ ہو جانا (۵) ضعف و کمزوری اور بڑھاپا کا طاری ہونا (۶) چوٹ لگ کانا (۷) سحر کا اثر ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) دوائی کے ساتھ علاج کرنا (۹) سینگی لگوانا (۱۰) دانت وغیرہ کا ٹوٹنا (۱۱) موت کا آنا

(الشفاء للقاضی عیاض: ص ۴۶۹)

نیز آپ ﷺ کی بشریت کی نفی کرنے والے رات دن قصیدہ بردہ کا ورد کرتے رہتے ہیں اور اسکے پڑھنے کو عبادت خیال کرتے ہیں۔ اس میں اس کے مصنف ابوعبداللہ شرف الدین محمد بن سعید بوصیری لکھتے ہیں:

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهُ بَشَرٌ وَاَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

یعنی آپ ﷺ کے بارے ہمارے علم کی انتہاء یہ ہے کہ آپ ﷺ بشر ہیں اور تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ اس سارے خطبہ کا مقصد یہ ہے کہ آپ ﷺ خیر البشر اور افضل البشر ہیں آپ ﷺ کی بشریت کا عقیدہ رکھنا ضروری ہے اور یہی عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ اور سلف صالحین میں اس میں کوئی اختلاف نہیں تھا اس میں اختلاف کرنے والے بعد کے بے علم صوفیاء ہیں۔ دور حاضر میں ان میں سے اکثر کی نشانی یہ ہے کہ وہ قرآن وحدیث کی صریح دلیلیں سننے کی بجائے خوابیں اور جھوٹی حکایات سننا پسند کرتے ہیں اور سروں پر سبز عمامہ باندھنے کا التزام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(25)

ا۔رسول اللہ ﷺ کے نور ہونے کا مطلب:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

حضرات گرامی! میں نے سابقہ دو خطبوں میں آپ کے سامنے بشریتِ رسول ﷺ کا مسئلہ تفصیل سے بیان کیا تھا اور کتاب وسنت اور اقوال صحابہ کی روشنی میں ثابت کیا تھا کہ آپ ﷺ باعتبار جنس بشر وانسان تھے اور صاحب جاء الحق مفتی احمد یار گجراتی صاحب کا یہ قول بھی پیش کیا تھا کہ ہم بھی عقیدے کے ذکر میں کہتے ہیں کہ نبی بشر ہوتے ہیں۔

(جاء الحق، ص ۱۶۱)

نیز لکھتے ہیں کہ نبی جنس بشر میں آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں، جن یا فرشتے نہیں.....لیکن ان کو بشر یا انسان کہہ کر پکارنا یا حضور علیہ السلام کو یا محمد! یا کہ اے ابراہیم کے باپ! یا اے بھائی! وغیرہ برابری کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے۔(جاء الحق، ص ۱۵۳)

ہم کہتے ہیں کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ کو "یا" کے ساتھ پکارنا یعنی "یا بشر" یاأیُّها البشر 'یاانسان' یاأیُّها الانسان 'یامحمد 'یاابراهیم 'یاأیُّها الأخ 'یا اخانا' وغیرہ کہنا ناجائز ہے۔ہاں البتہ بعض لوگ جو عقیدہ کے ذکر میں بھی آپ ﷺ کی بشریت کی نفی کرتے ہیں وہ تو یا محمد! کے اسٹیکر چھاپتے ہیں اور گھروں، بازاروں، مسجدوں حتی کہ بسوں میں انتہائی شوق سے چسپاں کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ بھی یاد رہے کہ جاء الحق کے مصنف مفتی صاحب نے یہ تو لکھ دیا ہے کہ نبی ﷺ کو اے ابراہیم کے باپ! کہنا حرام ہے لیکن کیا اس جاء الحق کتاب پر ایمان رکھنے والے اور بشریت کی نفی کرنے والے آپ ﷺ کے ابراہیم کے باپ ہونے کی بھی نفی کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں گے؟

کیا وہ آپ ﷺ کے اسم مبارک محمد ﷺ کی بھی نفی کر دیں گے؟ اس کا جواب واضح ہے کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے ابراہیم علیہ السلام کا باپ ہونے اور آپ کے اسم مبارک محمد ﷺ کی نفی نہیں کریں گے۔ اگر وہ اس کی نفی نہیں کرتے تو پھر انہیں لازم ہے کہ یہ بشریت کی نفی بھی نہ کریں۔ اب اس سے خود واضح ہو گیا ہے کہ بشر کہہ کر پکارنے اور بشریت کو بطور جنسیت ثابت کرنے اور محمد ﷺ کہہ کر پکارنے اور محمد کو بطور نام ثابت کرنے کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔

دوستو اور بزرگو! یہ ٹھیک ہے کہ آپ ﷺ کو ''اے شخص!'' یا ''اے مرد! یا اے محمد ﷺ!'' کہہ کر پکارنا ٹھیک نہیں۔ اس میں آپ کی توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ عبد اللہ بن ابی منافق نے آپ ﷺ کو اَیُّھَا الْمَرْءُ! سے پکارا تھا۔ یعنی ''اے مرد!'' (بخاری، الاستئذان باب التسلیم فی مجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین) لیکن اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ کی شخصیت اور انسانیت کی نفی ہی کر دی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی بشریت کا عقیدہ رکھنے والا کوئی مسلمان بھی آپ کو اگر اے بشر! کہہ کر پکارے گا تو وہ واقعی احمق ہو گا۔ اسی طرح آپ کا نام محمد ﷺ ماننے اور تسلیم کرنے والا کوئی بھی انسان اگر آپ کو اے محمد ﷺ! کہہ کر پکارے گا تو بھی احمق اور بے ادب ہی ہو گا بلکہ وہ اپنے آپ کو آپ ﷺ سے بڑا خیال کرتا ہو گا۔ جس طرح کوئی شاگرد اپنے استاد کو اے عرفان! یا اے انس! یا اے عبد الرحمٰن! کہہ کر پکارنے والا، ہمارے عرفِ عام میں گستاخ ہی سمجھا جاتا ہے لیکن اس سے وہ اپنے استاد کے نام سے انکار ہی کر بیٹھے تو پھر احمق ہی کہا جائے گا۔ نبی کو جو شخص بھی نام لے کر پکارے گا وہ کیوں نہ بڑا گستاخ سمجھا جائے گا؟ لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ نبی کے اسم مبارک کا انکار ہی کر دیا جائے یا سوال کرنے پر آپ کا نام ہی نہ بتایا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکولوں میں بچوں سے سوال ہوتا ہے کہ آپ کے نبی کون ہیں وہ بتاتے ہیں حضرت محمد ﷺ اور قبر میں میت سے سوال ہوتا ہے: ''مَنْ رَّبُّکَ'' تیرا رب کون ہے؟'' ''مَا دِیْنُکَ'' ''تیرا دین کیا ہے؟'' ''مَنْ نَّبِیُّکَ ؟'' ''تیرا نبی کون ہے؟ اگر وہ مؤمن ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ ''رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیْنِیَ الْإِسْلَامُ وَنَبِیِّی مُحَمَّدٌ ﷺ'' میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام اور میرا نبی محمد ﷺ ہے۔ (مسند احمد، ۲۹۶/۴)

معلوم ہوا کہ لفظ بشر سے مخاطب کر کے پکارنا اور حکم رکھتا ہے (یعنی یہ ناجائز ہے) اور اس کے متعلق خبر دینا اور اپنا عقیدہ ظاہر کرنا اور حکم رکھتا ہے اب جن لوگوں نے ان دونوں کو ایک ہی پلڑے میں رکھا، ان کا اپنا حال تو یہ ہے کہ وہ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ جس طرح یا محمد کہہ کر پکارنا حرام ہے اسی طرح آپ کو بشر بتانا بھی حرام ہے لیکن دوسری طرف خود آپ کو یا محمد کہتے ہیں اور لکھتے ہیں اور اظہارِ عقیدہ میں بھی بشریت کی نفی کر جاتے ہیں اور آپ ﷺ کو نورٌ من نور اللہ کہتے ہیں اور نور کی ضد بشر بتاتے ہیں اور آپ ﷺ کے بارے میں بشریت کا عقیدہ ظاہر کرنے والوں کو گستاخ کہتے ہیں اور جوشِ انکارِ بشریت میں۔ وہ اپنی کتاب جاء الحق کی یہ عبارت: ہم بھی عقیدے کے ذکر میں کہتے ہیں کہ نبی بشر ہوتے ہیں''۔ (ص ۱۶۱)

نیز اپنی کتاب بہار شریعت جلد ۱ ص ۷ میں لکھی ہوئی یہ عبارت:

عقیدہ: نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ھدایت کے لیے وحی بھیجی ہو۔

عقیدہ: انبیاء سب بشر تھے۔'' بالکل بھول جاتے ہیں۔

لفظِ نور کے اطلاقات:

مخلوقات میں سے عاقل مخلوق کی تین قسمیں ہیں۔ ① ملائکہ ② جنات ③ انسان ان میں سے ہر ایک کی اصلیت اور خلقت کے بارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ'' ''مطلب یہ کہ ملائکہ تو نور سے پیدا ہوئے اور جنات آگ کے دھوئیں سے اور آدم مٹی اور پانی سے جس کا قرآن میں بیان موجود ہے۔

(مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی اَحادیث متفرقۃ، حدیث:۲۹۹۶)

ظاہر ہے کہ آپ ﷺ بھی اولادِ آدم میں سے ہیں آپ کی اصلیت بھی تو مٹی اور پانی ہی ہے۔حدیث میں ہے کہ:

'' اَلنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمُ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ ''''لوگ سب اُدم کی اولاد ہیں اور اُدم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں''۔(ترمذی)

ان کے اعلیٰ حضرت احمد رضا صاحب کا فیصلہ:

اور احمد رضا خان نے تو ایک حدیث لکھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے میں اور ابو بکر وعمر ایک ہی مٹی سے بنے اسی میں دفن ہونگے۔(فتاوٰی افریقہ'ص ۸۲)

احمد رضا خان کے نزدیک یہ حدیث نبی ﷺ کے مٹی سے پیدا ہونے پر نص ہے یہ فتاوٰی افریقہ، مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد کی طرف سے ان کے دینی بھائیوں کے نفع کی خاطر طبع کیا گیا ہے۔اس میں ایک سو گیارہ سوالات کے جوابات ہیں۔

لیکن یہ یاد رہے کہ علامہ ذہبیؒ اور حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو باطل قرار دیا ہے۔(دیکھئے میزان الاعتدال'ج ۴'ص ۲۰۶ اور لسان المیزان'ج ۶'ص ۱۲۰) ہمارے لیے تو کتاب وسنت کے صحیح دلائل ہی کافی ہیں جو سابقہ خطبہ میں آپ حضرات سن ہی چکے ہیں۔

خلاصہ یہ نکلا کہ فرشتوں کا اصل مادہ جس سے وہ پیدا ہوئے ہیں وہ ہے نور۔ یہ نور بشریت کی ضد ہے۔ یہ نور مخلوق ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی نور ہیں۔مثلاً اللہ تعالیٰ کی ذات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نور ہے یہ نور مخلوق نہیں ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا حجاب نور ہے۔

☆ سورج، چاند، ستاروں کا نور۔

☆ آسمانی بجلی کا نور۔

☆ زمینی بجلی کا نور۔

☆ چراغ وشمع کا نور۔

یہ بعد والے سب حسی نور ہیں اور مخلوق ہیں اور ان مخلوق انوار کی ضد بھی مخلوق اور حسی ہے اور وہ ہے حسی اندھیرے۔ مثلاً رات کی تاریکیاں، بجلی جانے کے بعد طاری ہونے والے اندھیرے، جن میں انسان دیکھ نہیں سکتے، کوئی کام نہیں کر سکتے، مطالعہ نہیں کر سکتے۔

نور کی ایک اور قسم (نورِ رشد وہدایت بھی ہے):

نور کی ایک نوع اور بھی ہے۔ وہ نور حسی نور کی نسبت بڑا اہم اور عظیم نور ہے۔ وہ معنوی نور یعنی نورِ رشد وہدایت اور ایمان وعرفان کا نور، نیکی وتقویٰ کا نور۔ اس نور کی ضد ہے کفر وشرک، نفاق اور معصیت وبدعات کی ظلمات وتاریکیاں۔ اس اعتبار سے قرآن بھی نور ہے۔ نبی ﷺ بھی نور ہیں حتی کہ مومن متقی پرہیز گار اور اسلام کے داعی علماء کے پاس بھی یہ نور ہوتا ہے۔ کسی کے پاس کم، کسی کے پاس زیادہ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ نورِ ہدایت وتقویٰ وعمل صالح سب سے زیادہ تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''اِنِّیْ اَخْشٰکُمْ لِلّٰہِ اَنَا'' 'بے شک میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں' اور آپ ﷺ نے اس نور کی طرف سب سے زیادہ دعوت بھی دی تھی اور آپ ﷺ کی وجہ سے یہ نور ہر سو پھیلا ہے۔ آپ ﷺ کی ضیاء پاشیوں کی وجہ سے ایک عالم منور ہوا ہے۔ اسی بنا پر آپ ﷺ کے بارے قرآن کریم میں بیان ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾ (احزاب: ۴۵۔۴۶)

اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کے حکم کے ساتھ اللہ کی طرف بلانے والا اور چمکتا ہوا چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

اس مقام پر شاہد کا معنی ہر جگہ حاضر و ناضر نہیں ہے جیسا کہ بعض کم علم لوگوں کے ہاں سمجھا جاتا ہے۔

اس سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ آفتاب نبوت ہیں، رشد و ہدایت کی روشنی آپ کی وساطت اور تبلیغ سے سب تک پہنچی جس طرح سورج کی روشنی سب تک پہنچتی ہے، جس طرح سورج کی روشنی کے ہوتے ہوئے کسی اور روشنی کی ضرورت نہیں رہتی اسی طرح آپ کی ہدایت و روشنی کے ہوتے ہوئے کسی امتی کی روشنی کی ضرورت نہیں رہتی۔

بریلویوں کی تفسیر خزائن العرفان میں لکھا ہوا ہے "سید عالم ﷺ کو نور فرمایا کیونکہ آپ ﷺ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی"۔ (تفسیر سورۃ مائدہ آیت ۱۵)

اسی معنی میں اس شعر میں آپ ﷺ کو نور کہا گیا ہے:

"اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلُ

(فی السیرۃ النبویۃ لابن ھشام قصیدہ بانت سعاد)

یہی وہ نور اور روشنی ہے جسے رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ سے مزید مانگا کرتے تھے۔ مثلاً "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي وَفِي سَمْعِي نُوْراً وَ عَنْ يَّمِيْنِي نُوْراً وَعَنْ يَّسَارِي نُوْراً وَفَوْقِي نُوْراً وَتَحْتِي نُوْراً وَأَمَامِي نُوْراً وَخَلْفِي نُوْراً وَاجْعَلْ لِّي نُوْراً .. الخ" (بخاری، الدعوات، باب الدعاء اذا انتبہ من اللیل: ۶۳۱۶) اور "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" اور "اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَـدَيْـتَ" وغیرہ۔ان جیسی نصوص میں اسی نورِ ہدایت کی مزید طلب ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں وارد لفظ "النور" سے بھی یہی نور ہدایت ہی مراد ہے: "اِنَّ اللّٰہ تَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَهُ فِی ظُلْمَةٍ فَأَلْقٰی عَلَيْهِمْ مِنْ نُّورِهٖ فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ ذٰلِکَ النُّورِ يَومَئِذٍ اِهْتَدٰی وَ مَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ".

(صحیح جامع صغیر:۱۷۶۴ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

اس حدیث سے یہی نور ہدایت مراد ہونے پر یہ حدیث قدسی بھی دلالت کرتی ہے جس میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"يَا عِبَادِی ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ".

(مسلم شریف۔مسند احمد:۱۵۴/۵،۱۶۰،۱۷۷)

اے میرے بندو! تم سب ظلمت و گمراہی میں ہو مگر جسے میں ھدایت دے دوں وہ ظلمت و گمراہی میں نہیں رہے گا لہذا تم مجھی سے نور و ہدایت مانگا کرو تا کہ میں نور و ہدایت عطا کروں۔

یہ نور اگر چہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دنیا جہاں کے تمام لوگوں کے نور سے زیادہ ہے لیکن پھر بھی اپنے رب سے آپ مزید مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ آپ کے نور کو اور زیادہ کر دے۔بلکہ یہ نور تو آپ ہی پر نازل ہوا اور آپ ہی کی وساطت سے پوری دنیا میں پھیلا ہے۔اگر اس سے یہی نور مراد ہوتا جو کہ بشریت کی ضد ہے یعنی آپ نوری مخلوق ہیں بشری نہیں تو اس کے مزید حاصل ہونے کی دعاء یا طلب بے معنی سی رہ جاتی ہے۔قرآن و ایمان کو اللہ تعالیٰ نے اسی معنی میں نور فرمایا ہے:

﴿مَا كُنْتَ تَدْرِی مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْرًا نَهْدِی بِهٖ مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِی اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (الشوریٰ:۵۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے؟ لیکن ہم نے اسے نور کر کے بھیجا، اس نور کے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں بے شک آپ راہ راست کی راہنمائی کرتے ہیں''۔

اس اعتبار سے قرآن بھی نور ہے۔

﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''جو لوگ اس نبی پر ایمان لائیں گے اور اس کی حمایت کریں گے اور اس کی مدد کریں گے اور اس نور کی اتباع کریں گے جو اس کے ساتھ بھیجا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے''۔

سورت مائدہ کی آیت ۱۵﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ﴾ میں نور کا لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

نیز فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا﴾ (النساء:۱۷۴)

''لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک پختہ دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری جانب ایک واضح اور صاف نور اتار دیا ہے''۔

قرآن کریم کفر وشرک وضلالتوں کی تاریکیوں میں ایک ہدایت کا چمکتا ہوا نور ہے۔فرمایا:

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (البقرہ:۲۵۷)

''ایمان والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے، وہ انہیں ظلمات (اندھیروں) سے نور (روشنی) کی طرف نکال لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیاء شیاطین ہیں۔ وہ انہیں نور (روشنی) سے نکال کر ظلمات (اندھیروں) کی طرف لے جاتے ہیں یہ جہنمی ہیں، جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے''۔

اس آیتِ کریمہ میں ایمانیات کو نور سے تشبیہ دی ہے اور کفریات وشرکیات کو ظلمات سے تشبیہ دی ہے۔ یہ تشبیہ بلیغ بھی ہے کہ ایمان وعمل صالح کو عین نور قرار دیا ہے اور کفر وضلالت کو عین ظلمات قرار دیا ہے اور چونکہ اس میں مشبہ یعنی ایمان اور کفر کو حذف کیا ہے اس کا ذکر نہیں کیا اور مشبہ بہ یعنی نور اور ظلمات کو ذکر کیا لہذا یہ استعارہ تصریحیہ بھی بن گیا ہے۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ اس نور ہدایت سے روشنی حاصل کرنے والے لوگوں کے پاس حسب مراتب یہ نور ہوتا ہے کسی کے پاس زیادہ اور کسی کے پاس کم، وہ اس نور کے ساتھ لوگوں میں چلتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَاهُ لَهُ نُوْرًا يَمْشِي بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا﴾ (الانعام:۱۲۲)

''کیا وہ شخص جو پہلے مردہ (گمراہ) تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا (یعنی ہدایت دے دی) اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا، جس کو لئے ہوئے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا (نور والا) شخص اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے؟ جو ظلمات (گمراہیوں) سے نکل ہی نہیں سکتا''۔

اسی طرح فرمایا:

﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِنْ رَبِّهٖ﴾ (زمر:۲۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بھلا جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے ملنے والے ایک عظیم نور پر ہو (تو کیا یہ شخص اس سخت دل شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نور کو قبول ہی نہ کرے) یہ نور ہدایت اللہ کی توفیق کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَمَالَهُ مِنْ نُّوْرٍ﴾ (نور:۴۰)

''جسے اللہ تعالیٰ نور نہ دے اس کے لئے کوئی روشنی نہیں ہوتی''۔

وہ دنیا میں بھی اندھیروں میں اور آخرت میں بھی اندھیروں میں رہے گا۔

سب اہلِ ایمان حسبِ مراتب نورِ ہدایت سے منور ہو رہے ہیں:

دوستو اور بزرگو! اس بیان سے مقصود یہی ہے کہ ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ آفتابِ رشد و ہدایت تھے تمام عالم آپ کے نورِ نبوت سے مستنیر ہو رہا ہے، آپ نورِ ایمان و معرفت کے منبع اور سرچشمہ ہیں آپ کے بغیر کسی جگہ سے یہ نور حاصل نہیں ہو سکتا سب راستے مسدود اور سب دروازے بند ہو چکے ہیں صرف ایک محمدی دروازہ کھلا ہے جس میں داخل ہونے والا نورِ ایمان حاصل کر سکتا ہے اور اخلاص و تقویٰ جس قدر زیادہ ہوگا اسی قدر یہ نور چمکے گا۔ ''سِيْمَا هُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ'' (الفتح) کا نقشہ بنے گا۔ اور یہ ایسا مضبوط نور ہے جو اندھیریوں سے بھی نہیں بجھ سکتا پھونکوں سے اسے نہیں بجھایا جا سکتا۔ رات کی تاریکیوں میں بھی اپنی پوری چمک پر قائم رہتا ہے۔ اور جو اس نور سے محروم ہے وہ چاہے پانچ سو واٹ کے انتہائی تیز روشنی کرنے والے بلبوں یا فانوسوں میں رہے یا ٹیوب راڈ یا سورج کی دھوپ میں رہے تو وہ ظلمات میں ہی زندگی بسر کر رہا ہے۔

''كَمَنْ مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا''.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ﴾ (صف:۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کے ساتھ بجھانا چاہتے ہیں' اور اللہ اپنے نور کو ضرور پورا کر کے رہے گا''۔

جس کے پاس کتاب وسنت اور رشد ہدایت کا یہ چمکتا ہوا نور ہوگا قیامت کے دن اس کے بدلے میں اسے حسی اور انتہائی چمک دار نور عطا فرمایا جائے گا جس کے ذریعہ وہ پل صراط پر آسانی سے گزر جائے گا اور اس کا چہرہ بھی چمکتا ہوگا اور اعضاء بھی چمکتے ہوں گے۔ نورِ رشد و ہدایت قیامت کے دن نظر آئے گا۔

دلائل:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

① قیامت کے دن تو دیکھے گا کہ نیک مؤمنین اور مؤمنات کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی ہے بڑی کامیابی۔ اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ان ایمان والوں کو کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو تا کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کر لیں (انہیں) جواب دیا جائے گا تم اپنے پیچھے (دنیا کی طرف) لوٹ جاؤ اور (وہاں) روشنی تلاش کر لاؤ۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی، جس میں ایک دروازہ بھی ہوگا، اس کے اندونی حصہ میں تو رحمت ہوگی (یعنی جنت) اور باہر کی طرف عذاب ہوگا (یعنی دوزخ) وہ ان نیک لوگوں کو چلا چلا کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا۔

(الحدید: ۱۲ تا ۱۴)

② (قیامت) کے دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا ان کی روشنی ان کے آگے اور دائیں جانب دوڑتی ہوگی اور وہ کہہ رہے ہوں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ہمارے رب! ہمارے لئے روشنی پوری کر دے اور ہمیں معاف کر دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (التحریم:۸)

③ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ''۔

''اندھیروں میں مساجد کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن انہیں پوری روشنی ملنے کی خوشخبری سنا دو''۔

(ابوداؤد، الصلاۃ، باب ماجاء فی المشی الی الصلاۃ فی الظلام:۵۶۱ ترمذی)

④ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ''۔

(بخاری، الوضوء باب فضل الوضوء:۱۳۶)

''بے شک میری امت کو جب قیامت کے دن بلایا جائے گا تو اس وقت وضوء کے آثار کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی رحمت سے ان لوگوں میں شامل کر لے جو اس کے نورِ ہدایت کی وجہ سے قیامت کے دن روشنی حاصل کرنے والے ہوں گے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(26)

۲۔آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے پیدا نہیں ہوئے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

گرامی قدر سامعین حضرات! گزشتہ خطبہ میں میں نے آپ کے سامنے پیارے نبی ﷺ کی نورانیت کے بارے کچھ بیان کیا تھا کہ آپ ﷺ نور ہدایت ہیں آپ کے ذریعے پورے عالم میں ہدایت کا نور پھیلا ہے اور یہ بھی بتایا تھا کہ نور بھی کئی طرح کا ہوتا ہے۔

① اللہ کا ذاتی نور۔اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم مبارک ''النور'' بھی ہے یہ مخلوق نہیں ہے۔

② ملائکہ کا نور' یہ مخلوق نور ہے۔

③ اللہ کا حجاب نور' یہ بھی مخلوق نور ہے

④ سورج چاند ستاروں کا نور' یہ بھی مخلوق ہے

⑤ آسمانی بجلی کا نور۔یہ بھی مخلوق نور ہے۔

⑥ بجلی کا نور' یہ بھی مخلوق ہے۔

⑦ چراغ کا نور' یہ بھی مخلوق ہے۔

⑧ بیٹری کا نور' یہ بھی مخلوق ہے۔

⑨ نورِ رشد و ہدایت یہ آسمان سے نازل کردہ نور ہے۔

⑩ حیوانی آنکھ کا نور یہ بھی مخلوق نور ہے۔

⑪ جگنو کا نور یہ بھی مخلوق نور ہے۔

آج میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ نبی ﷺ' اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے پیدا نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (سورۃ الاخلاص)

''نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہم سر ہے''۔

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے پیدا شدہ تسلیم کرنے سے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا جزء ہیں۔اور یہ بعینہٖ اسی طرح ہوگا جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا جزء قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَجَعَلُوْا لَهُ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (زخرف:۱۵)

''اور انہوں نے اللہ کے بعض بندوں کو اس کا جزء ٹھہرا دیا یقیناً انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے''۔

یہودیوں نے عزیر علیہ السلام کو اللہ کا جزء قرار دے دیا اور مشرکین مکہ نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے دیا تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

''لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی اِبْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ''. (بخاری کتاب احادیث الأنبیاء حدیث:۳۴۴۵)

''مجھے میرے مرتبہ و مقام کی حد سے آگے نہ بڑھاؤ جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ کو حد سے بڑھا دیا میں تو اللہ کا بندہ ہوں تم مجھے ''عبداللہ'' اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو''۔

اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے ماننا اسلامی نظریہ نہیں:

دوستو! نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے پیدا ہوئے یا اس کے ذاتی نور سے صادر اول ہوئے، یہ وجود یہ مشائخ صوفیہ کا وضع کردہ غلط فلسفہ ہے اور ان سے مراد وہ صوفیہ ہیں جو ابن عربی صوفی کے نظریہ وحدۃ الوجود کی دعوت دینے والے تھے۔اس نظریہ میں کائنات کو اللہ تعالیٰ سے صادر ہونا تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات سے نورِ محمدی کا صدور مانتے ہیں پھر اس نور سے کائنات کا صدور مانتے ہیں، جیسا کی ابھی ہم اس کی وضاحت کرنے والے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر ایک بہتان:

بہر حال یہ عقیدہ کتاب وسنت اور سلف صالحین سے متصادم ہے۔افسوس ہے صد افسوس ہے کہ بعض نے اس غلط عقیدے کی نسبت امام احمد رحمہ اللہ کی طرف بھی کر دی جو کہ اس سے بالکل بری تھے۔کشف المحجوب کی شرح میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جو حضراتِ اہل حدیث کے شیخ ہیں تجسیم کے قائل نہیں تھے بلکہ حق تعالیٰ کی لامحدودیت کے قائل تھے، جس کا دوسرا نام وحدت الوجود ہے۔(شرح کشف المحجوب ص ۳۹۸)

الجواب:

امام احمد بن حنبلؒ وحدت الوجود کے قطعا قائل نہ تھے یہ ان پر تہمت ہے کیونکہ یہ عقیدہ تو ایک گمراہ فرقہ جہمیہ نے نکالا تھا اور ان کے بعد یہی نظریہ بعض صوفیہ نے اختیار کر کے عام کر دیا جو ''لا وجود ولا موجود الا اللہ'' کا نعرہ لگاتے تھے۔

سامعین حضرات! دیکھئے ایک وجودی صوفی کی طرف جو کہ سید عبد الرحمٰن حیا نظامی بد ایوانی سے معروف ہے، وہ ابن عربی کے نظریہ وحدۃ الوجود کی کس طرح توضیح کرتا ہے اور اللہ کی توہین وگستاخی کرتا ہوا اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے:

بارالہا! اول بھی تو آخر بھی تو ظاہر بھی تو باطن بھی تو مطلق تو مقید .....تو عابد تو معبود.....تو سالک تو مجذوب.....ساجد بھی تو مسجود بھی تو.....ایشور بھی تو پرم ایشور بھی تو.....گاؤ بھی تو لارڈ بھی تو.....دِس THIS بھی تو دَیٹ THAT بھی تو اور تو ہی جانے کیا کیا تو، میں کہاں تک کہے جاؤں تو ہی تو ہے، تو کب تک سنے جائے کہ تیرے سوا کچھ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بس وحدۃ الوجود اس کو کہتے ہیں، وحدت الوجود کے یہ معنی ہیں کہ جملہ موجود ذات کا ایک وجود ہے۔ (مخزن تصوف، ص ۵ رمنہاج العقائد، ص ۱۰۳ ادبی سوسائٹی دہلی نظامی)

ایک تعریف کے مطابق عقیدہ وحدۃ الوجود میں عابد ومعبود اور خالق ومخلوق کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جیسا کہ صوفی محمد انور قادری گوجروی لکھتا ہے:

ھو الکل (یعنی کل کائنات اللہ ہی ہے) پھر اس کی تفصیل لکھتا ہے

فھو الحامد والمحمود	وھو العابد والمعبود
فھو الساجد والمسجود	وھو الشاھد والمشھود
فھو الناظر والمنظور	وھو الظاھر والمظھور
فھو الذاکر والمذکور	وھو الشاکر والمشکور
فھو العارف والمعروف	وھو الصاف(۱) والموصوف
فھو العاشق والمعشوق	وھو الخالق فی المخلوق
فی الدارین ھو المشھود	غیرہ لیس موجود
ھو الموسیٰ ھو الطور	ھو الکل فی الظھور

(۱) یہ ہے اس صوفی کی عربی دانی موصوف کا اسم فاعل واصف آتا ہے لیکن وہ صاف لکھ رہے ہیں۔

پھر کہتا ہے:

غیر اونیست موجود	ظاہر اندر کل وجود
آپ حامد اور آپ محمود	عابد بنیا خود معبود
آپے ذاکر اور مذکور	ہر مراتب وچہ ظہور
انور نہ کوئی غیر موجود	اوہو ذات جو وچہ شہود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(انوار الوحدت ص ۸ طبع مکتبہ رحمانیہ نزد ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ)

جس کا سینہ کتاب وسنت کے نور سے منور ہے وہ اس منظوم کلام کے بارے میں یہی یقین رکھے گا کہ یہ شیطانی القاء ہے اور وہ یہی فیصلہ دے گا کہ یہ عقیدہ عیسائیوں کے تثلیث والے عقیدے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے زمین وآسمان پھٹ جائیں اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر بکھر جائیں کہ یہ وجودی لوگ ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ کا جزء مانتے ہیں۔ جب خالق اور مخلوق ایک ہی ہیں تو پھر عذاب کس کو ملے گا اور کون عذاب دے گا؟ مخلوق میں تو مشرک، کافر، زانی، چور اچکے بھی ہیں ان کو بھی خالق کا عین کہہ دیا ہے۔ ''انا للہ وانا الیہ راجعون''۔

مخلوق میں تو فرعون، نمرود، ہامان، قارون، اور ابوجہل وغیرہ بھی ہیں جنہیں یہ مسکین صوفی خالق کائنات کا جزء اور حصہ قرار دے رہا ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جس سے شیخ احمد سرہندی معروف بہ مجدد الف ثانی نے توبہ کی تھی اور ان کے شیخ باقی باللہ نے بھی توبہ کی۔

(دیکھئے مکتوبات مجدد الف ثانی مکتوب نمبر ۴۲، دفتر اول)

شیخ احمد سرہندی نے ابن عربی صوفی کی کتاب فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمیں تو حضرت محمد ﷺ کا کلام (حدیث) درکار ہے نہ کہ محی الدین ابن عربی اور صدر الدین قونیوی اور عبد الرزاق کاشی کا کلام ہم کو نص (کتاب وسنت کی دلیل) سے کلام ہے نہ کہ فص (فصوص الحکم) سے فتوحات مدنیہ یعنی (احادیث رسول) نے ہم کو فتوحاتِ مکیہ (ابن عربی وجودی صوفی کی کتاب) سے لاپرواہ کر دیا ہے۔

(مکتوبات دفتر اول مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۳۰۷)

دیکھئے مجدد الف ثانی صاحب کس طرح وجودی صوفی ابن عربی کی کتابوں کا دوٹوک رد کر رہے ہیں، حالانکہ ابن عربی وجودی صوفیا کے نزدیک شیخ اکبر سے معروف ہیں اور ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں کو ان وجودیوں کے نزدیک نظریہ وحدۃ الوجود پر حرف آخر سمجھا جاتا ہے۔

دوستو اور بزرگو! بڑی حیرت کی بات ہے کہ وجودی نظریہ والی کتب تصوف (جن میں جانور اور اللہ کو ایک کہا گیا' خالق ومخلوق کو ایک کہا گیا' عابد ومعبود کو واحد بنا دیا گیا) دھڑا دھڑ شائع کی جارہی ہیں۔ اور وجودی صوفیاء اپنے آپ کو بڑے پیر ومرشد سمجھنے والے اپنے ماننے والے بے دانش مریدوں کو ان کتابوں پر یقین کامل رکھنے کی تلقین کرتے ہیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت کرتے ہیں۔

مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ: عمل میں اگر سستی اور کاہلی ہو تو مغفرت کی امید ہے ،لیکن اعتقاد کی خرابی اور کمزوری میں مغفرت کی گنجائش نہیں۔

(مکتوب، ۶۷ ردفتر دوم، ناشر ادارہ مجددیہ کراچی، ترجمہ زوار حسن)

نظریہ وحدۃ الوجود کی اصل بنیاد:

عقیدہ وحدت الوجود کی اصل بنیاد یہی عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نور کو اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا شدہ مان لیا جائے اور پھر ساری کائنات کو نور محمد سے پیدا کردہ مان لیا جائے۔ اس کے لئے ایک حدیث بھی گھڑی گئی ہے کیونکہ یہ عقیدہ کتاب وسنت کے صریح خلاف ہے۔ اسکو ثابت کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ پر بہتان طرازی کی گئی، ائمہ دین پر بہتان لگایا گیا: جیسا کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ان پر کشف المحجوب کے شارح نے یہ تہمت لگائی کہ وہ بھی وحدت الوجود کے قائل تھے نعوذ باللہ من ذالک۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ تو' جہمیہ کے دشمن تھے ان کا تو یہی عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے اور عرش ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور فرماتے تھے کہ "وَهُوَ مَعَهُمْ اَيْنَمَا كَانُوْا" کا مطلب یہ ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ اپنی مخلوق سے جدا ہے اور اس کے علم سے کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز خالی نہیں ہے اور انہوں نے تمام اہل سنت اور اصحاب الحدیث کا یہی مذہب بتایا ہے۔ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر ہمارے دور کے تمام علماء کا یہی مذھب ہے، جو اس کی مخالفت کرے گا، وہ بدعتی ہے اور جماعت سے خارج ہے۔

(اثبات علو اللہ تعالیٰ: ص ۳۲، ۳۳، ۲۷ للشیخ حمود تُویجری رحمہ اللہ)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے بھی اپنی جامع ترمذی میں اہل علم کا یہی مذہب نقل کیا ہے کہ اللہ کا علم وقدرت اور سلطان ہر جگہ ہے اور وہ عرش پر ہے۔ جیسا کہ اس نے خود قرآن میں بیان کیا ہے۔ (جامع ترمذی، سورہ حدید کی تفسیر)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان:

اب دیکھئے صوفی محمد انور قادری کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے۔ لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حدیث پاک میں فرماتے ہیں:

" اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْكُلُّ خَلائِقُ مِنْ نُوْرِیْ".

"یعنی میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے"۔

اس سے معلوم ہوا کہ سب جگہ وہی نور موجود ہے غیر نہیں اور نور اللہ کی صفت ہے اور صفت عین ذات ہے۔ (انوار الوحدت ص ۲۵)

اگر کوئی ان سے سوال کرے کہ یہ حدیث کون سے صحابی نے روایت کی ہے؟ کون سی کتاب میں ہے؟ اس کی سند کہاں ہے؟ اس کے راویوں کی ثقاہت وعدالت کون سے محدثین نے بیان کی ہے؟ تو جواب ندارد۔ ان الفاظ کی بناوٹ اور ترکیب ہی غیر فصیح اور مصنوعی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نور والی من گھڑت روایت:

نور کے متعلق ایک اور حدیث بیان کی جاتی ہے وہ اس طرح کہ:

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے جابر: ''اِنَّ اللّٰہَ قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ'' سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے پیدا کیا پھر یہ نور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جہاں اللہ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اس وقت تک نہ لوح تھی، نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی، نہ دوزخ نہ کوئی فرشتہ، نہ آسمان، نہ زمین، نہ سورج، نہ چاند، نہ جن اور نہ انسان تھا۔ اس کے بعد جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے چار حصے کر دیئے۔

پہلے حصے سے قلم پیدا کیا دوسرے حصے سے لوح محفوظ تیسرے حصے سے عرش۔ اس کے بعد چوتھے حصہ نور کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا۔

پہلے حصے سے ملائکہ حاملین عرش پیدا کئے دوسرے حصہ سے کرسی تیسرے حصے سے باقی فرشتے۔

اس کے بعد چوتھے حصہ نور کو پھر مزید تقسیم کیا اس تقسیم کے مطابق

پہلے حصہ سے آسمانوں کو پیدا کیا دوسرے حصہ سے زمینوں کو تیسرے حصہ سے جنت و دوزخ کو۔

اس تقسیم کے چوتھے حصہ کو پھر مزید چار حصوں میں تقسیم کیا۔

اب پہلے حصہ سے اہل ایمان کی آنکھوں کا نور پیدا کیا دوسرے حصہ سے ان کے دلوں کا نور پیدا کیا۔ اور وہ ہے معرفت الٰہی۔ تیسرے حصہ سے ان کے نفوس کا نور پیدا کیا یعنی نور توحید اور وہ ہے '' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث کئی وجوہات کی بنا پر صحیح نہیں ہے۔

① اس کی کوئی معروف سند نہیں ملی۔ محدث ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ اس کی اسناد معروف نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ، باب بدء الوحی) ۱۱ کیا۔

شیخ محمد شنقیطی نے ایک رسالہ لکھا ہے، جس کا نام: "تنبیه الحذاق علی بطلان ما شاع بین الانام من حدیث النور المنسوب لمصنفہ عبد الرزاق" رکھا ہے۔

یعنی: شیخ رحمہ اللہ نے اس رسالے میں سمجھ دار لوگوں کو اس بات پر خبر دار کیا ہے کہ عام لوگوں میں یہ جو نور والی حدیث پھیلی ہوئی ہے جس کی وہ نسبت مصنف عبدالرزاق کی طرف کرتے ہیں یہ حدیث باطل ہے۔

② شیخ عدنان محمود الحمش فرماتے ہیں: یہ حدیث باطل موضوع ہے۔

③ اسے مصنف عبدالرزاق کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن اس میں یہ ملی ہی نہیں ہے۔

(اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے ماھنامہ الحدیث حضرو جلد نمبر ا شمارہ نمبر ۵ صفحہ نمبر ۱۷ تا ۲۰۔ جعلی جز کی کہانی اور علمائے ربانی)

④ عبدالرزاق نابینا ہو گئے تھے، تلقین کو قبول کر لیتے تھے، کئی منکر روایتیں بھی روایت کر دیتے تھے، جیسا کہ حافظ ابن عدی نے الکامل: ۱۹۴۸/۵ میں کہا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ عبد الرزّاق سے بعض نے مسند روایات بیان کی ہیں جو اس کی کتابوں میں نہیں ہیں۔ (سیر: ۵۶۸/۹)

⑤ اس موضوع حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کائنات کا مصدر ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کا مصدر ہے والعیاذ باللہ۔ اس موضوع روایت سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے اجزاء ہیں، بعض اجزاء سے فرشتے، بعض سے عرش و کرسی، آسمان و زمین اور دیگر مخلوقات پیدا ہوئی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کسی چیز سے پیدا ہوا ہے۔ سبحانہ وتعالیٰ عمّا یصفون۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں احناف کی مشترکہ درس نظامی میں شامل کتاب عقائد نسفی میں لکھا ہوا ہے۔ ''وَلَا مُتَبَعِّضٍ وَلَا مُتَجَزِّئٍ وَلَا مُتَرَكِّبٍ مِنْهَا ''''یعنی نہ تو اللہ تعالیٰ ٹکڑے قبول کرنے والا ہے، اجزاء کی وجہ سے اور نہ افراد کی وجہ سے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے جو تقسیم نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کے اجزاء ہو سکتے ہیں اور نہ ہی وہ اجزاء سے مرکب ہے۔ (شرح تہذیب العقائد النسفیۃ از ص ۱۸)

⑥ یہ حدیث، صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے کیونکہ صحیح احادیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے قلم پیدا کیا گیا چنانچہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِنَّ اَوَّلَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اُكْتُبْ فَقَالَ مَا اَكْتُبُ ؟

قَالَ :اُكْتُبْ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْأَبَدِ''۔

''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم پیدا کیا۔ اسے حکم دیا کہ لکھ، اس نے عرض کیا: کیا لکھوں؟ فرمایا قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے، لکھ چنانچہ اس نے ہمیشہ تک جو کچھ ہونے والا تھا سب کچھ لکھ دیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، مسند احمد: ۳۱۷/۵)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: ''كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ وَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ'' اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیریں لکھی ہیں اور اسکا عرش پانی پر تھا۔ (مسلم عن عبداللہ بن عمرو صحیح جامع صغیر ص ۴۴۷۴)

⑦ پھر یہ حدیث ان نصوص کے بھی خلاف ہے، جن میں آتا ہے کہ آدم مٹی سے پیدا ہوئے، جن آگ سے اور فرشتے نور سے۔ قرآن میں ہے ﴿ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَّـــــاءٍ ''اللہ ہی نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے''۔(مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقۃ، حدیث:۲۹۹۶)

اللہ کے نور کی شان اور جلالت اتنی کہ موسیٰ علیہ السلام بھی اس نور کا مشاہدہ نہیں کر سکے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور کا مشاہدہ اس دنیا میں نہیں ہو سکتا، ہاں خواب کی بات اور ہے: موسیٰ علیہ السلام نے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ سے عرض کی ''رَبِّ اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْکَ'' اے میرے رب مجھے اپنا دیدار کرا دیجئے کہ ایک نظر آپ کو دیکھ لوں'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''لَنْ تَرَانِی'' تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے: ''وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ'' لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو ''فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَہٗ فَسَوْفَ تَرَانِی'' اگر پہاڑ (ہماری تجلی برداشت کر سکا) اور اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم مجھے دیکھ سکو گے۔'' فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا'' پس اس کے رب نے جب پہاڑ پر تجلی فرمائی تو تجلی نے اس پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ ''وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا'' اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ''فَلَمَّا اَفَاقَ'' پھر جب ہوش میں آئے تو ''قَالَ سُبْحَانَکَ اِنِّی تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ'' عرض کرنے لگے بے شک تو پاک ہے میں توبہ کرتا ہوں اب میں سب سے پہلا یقین کرنے والا ہوں۔(الاعراف:۱۴۳)

بائبل میں بھی لکھا ہوا ہے کہ :''قَالَ: لَا تَقْدِرُ اَنْ تَرٰی وَجْھِیْ لِاَنَّ الْاِنْسَانَ لَا یَرَانِیْ وَیَعِیْشَ'' ''اور اللہ نے یہ بھی کہا کہ تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا' کیونکہ انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہے گا''۔(خروج' باب ۳۳' جملہ ۲۰)

نبی ﷺ نے بھی اپنی آنکھوں سے اللہ کے نور کا مشاہدہ نہیں کیا:

اس سے پتہ چلا کہ اللہ کے ذاتی نور کا مشاہدہ ہماری مادی آنکھوں سے نہیں ہو سکتا۔ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ ''ھَلْ رَاَیْتَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبَّکَ '' کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ'' وہ ایک نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟

(مسلم، کتاب الایمان، باب فی قولہ علیہ السلام نورانی اُراہ، حدیث: ۱۷۸)

مسروق تابعی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کیا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ: ''لَقَدْ قَفَّ شَعْرِی مِمَّا قُلْتَ'' تو نے ایسی بات کہہ دی ہے جس کی وجہ سے میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پھر فرماتی ہیں کہ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّداً (ﷺ) رَأَی رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ عَلَی اللّٰہ'' جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو بلاشبہ اس نے اللہ پر بڑا جھوٹ باندھا ہے۔ (بخاری: کتاب تفسیر القرآن، سورۃ النجم، حدیث: ۴۸۵۵)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰی اِلَیْهِ بَصَرُهٗ'' اللہ کا حجاب نور ہے اگر وہ حجاب کو اٹھا دے تو اس کے چہرے کے انوار تمام مخلوق کو جلا کر رکھ دیں، جہاں تک اس کی نگاہ پہنچے''۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب فی قولہ علیہ السلام اِنَّ اللّٰہ لا ینام، حدیث: ۱۷۹)

مفتی احمد یار گجراتی بریلوی کا موقف:

آخر میں مفتی احمد یار صاحب کا منصفانہ فیصلہ سنتے جایئے فرماتے ہیں کہ: حضور ﷺ کے رب کے نور ہونے کے نہ تو یہ معنی ہیں کہ:

① حضور ﷺ خدا کے نور کا ٹکڑا ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

② نہ یہ کہ رب کا نور حضور کے نور کا مادہ ہے۔

③ نہ یہ کہ حضور خدا کی طرح ازلی ابدی ذاتی نور ہیں۔

④ نہ یہ کہ رب تعالیٰ حضور میں سرایت کر گیا ہے۔ تاکہ شرک و کفر لازم آئے آپ ایسے ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نور ہیں جیسا کہ اسلام اور قرآن نور ہیں۔

(رسالہ نوراز مفتی احمد یار گجراتی ص ۱ر مقیاس حقیقت، ص ۳۰۹ تا ۳۱۰)

آپ ﷺ اس طرح کے نور بھی نہ تھے کہ اندھیرے کمرے میں آپ کے نور کی بجلی کی طرح روشنی ہو جاتی ہو۔

آپ ﷺ اس طرح کے نور بھی نہ تھے کہ اگر کسی اندھیرے والے کمرے میں داخل ہو جاتے تو وہاں بلب کی طرح روشنی ہو جاتی۔

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز اندھیرے میں ہی پڑھ لیا کرتے تھے، عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔ (بخاری، ۸۲)

اور ایک روایت میں ہے ''وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا'' یعنی فجر کی نماز کے وقت بعض بعض کو پہچاننے کے قریب نہ ہوتے تھے''۔

(مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب اوقات الصلوات الخمس، حدیث: ۶۱۴)

اگر آپ ﷺ کی روشنی پھیلی ہوتی تو وہ پہچانے جا سکتے تھے اور عورتیں بھی پہچانی جا سکتی تھیں۔ اسی طرح ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا تو میں نے آپ ﷺ کو (اپنے ہاتھ سے) تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے اندر والے حصہ کو لگا، آپ سجدے میں تھے اور آپ کے پاؤں اوپر کو کھڑے تھے (یعنی ایڑیاں اوپر کو اور انگلیاں نیچے زمین کے ساتھ تھیں)

اور آپ ﷺ یہ دعا پڑھ رہے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ''. (مسلم، کتاب الصلوۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث:۴۸۶)

اگر آپ ﷺ کی وجہ سے اندھیرے میں روشنی ہو جاتی تھی تو پھر ام المومنین رضی اللہ عنہا کو اس طرح تلاش کی ضرورت نہ پڑتی۔اس کے ساتھ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا یہ قول بھی مدنظر رہے:

''وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ ''''کہ اس (عہدِ نبوی میں) گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے''۔(بخاری، باب الصلوٰۃ علی الفراش، حدیث نمبر ۳۸۲)

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ رشد و ہدایت کے ایک کامل سورج اور چراغ تھے، جس سے پوری دنیا منور ہوئی۔آخر میں ایک حدیث سنا کر میں اپنے بیان کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میری باری والی رات نبی ﷺ عشاء کی نماز پڑھ کر میرے پاس رات گزارنے کے لئے تشریف لائے۔آپ ﷺ نے اپنی جوتی اتار کر اپنے پاؤں کے پاس رکھ لی اور اپنے تہہ بند کا ایک کنارہ اپنے بستر پر بچھا لیا تو اتنی دیر ہی بستر پر ٹھہرے کہ آپ ﷺ نے میرے بارے میں یہ گمان کیا کہ میں اب سو چکی ہوں گی (حالانکہ میں جاگ رہی تھی)

چنانچہ آپ ﷺ نے آرام سے جوتی پہنی (تاکہ مجھے پتہ نہ چل جائے) اور اپنی چادر رکھ کر، آرام سے دروازہ کھولا اور آرام سے ہی باہر نکل گئے۔

اور میں بھی اپنا قمیص پہن کر، دوپٹہ اوڑھ کر اور تہہ بند باندھ کر آپ ﷺ کے پیچھے نکل گئی۔حتی کہ آپ بقیع (قبرستان) کے پاس آئے، تین دفعہ ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا کی پھر آپ ﷺ پلٹ آئے۔ میں بھی پلٹی۔آپ ﷺ تیز چلنے لگے۔ میں بھی تیز چلنے لگی۔ پھر آپ ﷺ دوڑے تو میں بھی دوڑ پڑی۔آپ ﷺ تیز ہوئے، میں بھی تیز ہو گئی اور میں آپ سے پہلے ہی گھر پہنچ گئی۔ابھی میں لیٹی ہی تھی کہ آپ ﷺ اندر آ گئے اور مجھ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھنے لگے: عائشہ! تیرا سانس اتنا پھولا ہوا کیوں ہے؟ جس کی وجہ سے پیٹ بھی پھول رہا ہے؟ میں نے کہا کوئی بات نہیں مجھے کچھ نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے کہا: "لَتُخْبِرِنِّیْ اَوْ لَیُخْبِرُ نِیَ اللَّطِیْفُ الخَبِیْرُ" عائشہ! مجھے ضرور بتا دے اگر تو نہیں بتائے گی تو مجھے میرا اللہ بتا دے گا، جو کہ بڑا باریک بین اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے۔

میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ پھر میں نے ساری بات بتا دی تو آپ ﷺ نے کہا: میں نے اپنے آگے آگے ایک شخص کا سیاہی نما جثہ دیکھا تھا، کیا وہ تو ہی تھی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں وہ میں ہی تھی۔ آپ نے میرے سینے پر ایک مکا مارا، جس کی وجہ سے مجھے درد بھی محسوس ہوا پھر کہا کیا تیرا یہ خیال تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ سے بے انصافی کریں گے (ایسا ہرگز نہیں ہوگا)

میں نے عرض کی (اے اللہ کے رسول ﷺ!) "مَهْمَا يُكْتَمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ" لوگوں سے جس قدر بھی بات چھپائی جائے چھپائی جا سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے اس سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جب تو نے مجھے اس طریقہ سے باہر جاتے دیکھا تھا تو اس وقت میرے پاس جبرئیل تشریف لائے تھے حالانکہ وہ اس سے قبل میرے پاس تیرے کپڑے اتارنے کی حالت میں کبھی بھی تشریف نہیں لائے تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور اپنی آواز کو تجھ سے مخفی رکھا کہ کہیں تو سن نہ لے۔ میں نے بھی جبرئیل کی آواز پر لبیک کہا اور میں نے بھی اپنی آواز تجھ سے مخفی رکھی تا کہ تو نہ سن لے اور میں نے سمجھا تھا کہ تو یقیناً سوئی ہوئی ہے میں نے تجھے بیدار کرنا بھی پسند نہ کیا اس لئے کہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں تو اپنے دل میں رات کے وقت اس منظر سے وحشت محسوس نہ کرے۔ چنانچہ جبرئیل نے مجھے حکم کیا کہ میں بقیع (مدینہ والوں کا قبرستان) جا کر ان کے لئے بخشش کی دعا کروں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتی ہیں کہ میں نے بھی آپ ﷺ سے پوچھ لیا کہ (جب میں قبرستان میں جاؤں تو) کونسی دعا کیا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ کہا کر

''السَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ''۔

(نسائی: صفحہ ۲۳۲ رحدیث ۲۰۳۹)

اگر وہاں کوئی حسی روشنی ہوتی تو آپ ﷺ، عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہچان لیتے۔

اندھیرے میں سوئی مل جانے والی روایت کی حقیقت:

مولوی غلام رسول سعیدی بریلوی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی اپنی کتاب توضیح البیان صفحہ ۲۱۴ پر ایک عنوان قائم کرتے ہیں۔ ''نورانیت محمدی کی تابناک شعائیں'' اس کے نیچے یوسف نبہانی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں ایک اندھیری رات میں حضور کے ہاں بستر پر تھی۔ اچانک ہاتھ سے سوئی بستر پر گر گئی پس وہ حضور کے چہرۂ انور کے نور سے مل گئی اور ام المؤمنین نے حضور ﷺ کی پیشانی کے نور سے اس سوئی کو دیکھا اور اٹھالیا۔ (توضیح البیان' ۲۱۴)

سامعین حضرات! یہ روایت عامۃ الناس میں بہت ہی مشہور ہے حتی کہ عورتوں میں بھی مشہور ہے۔ حالانکہ یہ روایت باطل اور موضوع (من گھڑت) ہے

مولوی عبدالحی لکھنوی حنفی نے اس روایت کو جعلی روایات میں درج کیا ہے جو کہ واعظ قسم کے خطیب لوگ حسنِ محمدی بیان کرتے کرتے ذکر کر جاتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

''لَمْ یَثْبُتْ رِوَایَۃً وَدِرَایَۃً''۔

''یہ روایت نہ روایۃً ثابت ہوسکی نہ ہی دِرَایَۃً''۔

فرماتے ہیں یہ معارج النبوۃ وغیرہ سیرت کی کتب میں ہے جن میں رطب و یابس جمع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔ایسی کتابوں کو وہی شخص دلیل بنا تا ہے، جو غفلت میں سویا ہوا ہو یا اونگھ رہا ہو۔(الآثار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ ص ۲۷۵)

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا نے بھی اعتراف کیا ہے کہ سیرت کی کتاب معارج النبوۃ میں رطب و یابس (صحیح اور کمزور) سب کچھ ہے۔(احکام شریعت ۸۲)

حضرت داؤد علیہ السلام کا نور:

حضرت داؤد علیہ السلام انتہائی خوبصورت تھے حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو قیامت تک پیدا ہونے والی تمام روحیں ان کی پشت سے باہر نکل آئیں۔ "وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ وَبِيْصًا مِّنْ نُّوْرٍ" اور ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی ایک چمک بنا دی اور ان کو آدم کے آگے پیش کیا' آدم نے عرض کیا "اَیْ رَبِّ اِمَنْ هٰؤُلَاءِ؟" "اے میرے رب! یہ کون ہیں؟" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ" "یہ آپ کی اولاد ہے" آدم نے ایک آدمی دیکھا "فَأَعْجَبَهُ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ" جس کی آنکھوں کی درمیانی چمک آدم علیہ السلام کو بہت پسند آئی تو انہوں نے اللہ سے پوچھا: "اَیْ رَبِّ اِمَنْ هٰذَا؟" اے میرے رب یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آپ کا بیٹا داؤد ہے۔(ترمذی' کتاب التفسیر' باب سورۃ الاعراف)

دوستو اور بزرگو! حضرت داؤد علیہ السلام بھی جب کمرے میں داخل ہوتے یا اندھیرے میں ہوتے تھے، سورج یا بلب کی طرح ان کی روشنی نہیں پھیلتی تھی۔ دیکھئے مسند احمد میں مرفوع حدیث ہے۔ جب داؤد علیہ السلام کی وفات ہوئی تو ان پر دھوپ پڑ رہی تھی "فَقَالَ سُلَيْمَانُ لِلطَّيْرِ أَظِلِّيْ عَلٰى دَاوُدَ" "سلیمان علیہ السلام نے پرندوں سے کہا کہ داؤد پر پروں کا سایہ کردو" "فَأَظَلَّتْ عَلَيْهِ الطَّيْرُ حَتّٰى أَظْلَمَتْ عَلَيْهِمَا الْأَرْضُ" "پرندوں نے ان دونوں نبیوں پر اتنا سایہ کر دیا کہ زمین پر اندھیرا چھا گیا" حتی کہ سلیمان علیہ السلام کو یہ کہنا پڑا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''إِقْبِضِیْ جَنَاحاً جَنَاحاً'' ''اپنا ایک ایک پر سکیڑ لو (تا کہ سورج کی روشنی ہو جائے) نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اُن کے پروں کے سکیڑنے کی کیفیت بیان فرمائی۔

(مسند احمد' جلد ۲' ص ۴۱۹)

دیکھئے اگر حضرت داؤد علیہ السلام یا حضرت سلیمان علیہ السلام کی وجہ سے اندھیرے میں سورج یا بلب جیسی روشنی ہوتی تو وہ پرندوں کو کبھی نہ کہتے کہ اپنے پروں کو سکیڑ لو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب وسنت پر عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(27)

کیا نبی ﷺ کا سایہ نہیں تھا؟

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

حضرات گرامی! میں نے مناسب سمجھا کہ اس خطبہ میں ایک ایسے مسئلہ کی وضاحت کروں، جس میں عامۃ الناس میں بڑی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اور وہ مسئلہ ہے ''ظلِ رسول''، یعنی سایہ رسول ﷺ۔

یاد رہے کہ بعض لوگ جو شرعی دلائل سے بے خبر ہوتے ہیں اور ہر سنی سنائی بات پر اپنا عقیدہ بنا لیتے ہیں یا پھر بعض قصہ گو واعظین کی زبانی کچھ موضوع اور غیر ثابت الفاظ سن لیتے ہیں اور انہیں لوحرفِ آخر سمجھ بیٹھتے ہیں۔ وہ کبھی یہ سوچنا ہی گوارہ نہیں کرتے کہ کیا ہمارا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کی روشنی کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ ہم کہیں غلط پٹڑی پر تو نہیں چل رہے؟

بس جس کے دل میں یہ سوچ آجائے کہ قرآن وحدیث میں کیا لکھا ہے، اس مسئلہ کی کیا دلیل ہے، ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے دیتے ہیں۔ ورنہ بڑے بڑے پڑھے لکھے، رات دن مطالعہ میں وقت گزارنے والے خود اندھیرے میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر یہ سوچ پیدا کر دے کہ ہم قرآن وحدیث کے صریح دلائل کو چھوڑ کر اور اس کی روشنی سے بھاگ کر اندھیروں کی طرف نہ بھاگیں۔

کیا نوری مخلوق کا سایہ نہیں ہوتا؟

چنانچہ بعض لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔ وہ دعویٰ اس طرح کر جاتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں گویا کہ وہ پیارے نبی ﷺ کے ساتھ چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے تھے۔ دراصل ان لوگوں کے دل و دماغ میں یہ بات لوہے کی لکیر کی طرح بیٹھ گئی ہے کہ چونکہ آپ ﷺ نوری مخلوق تھے اور نوری مخلوق کا سایہ نہیں ہوتا۔ ہم بڑے محبت بھرے جذبات سے ان اپنے بھائیوں کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں ہیں، سننے کے لیے کان دیئے ہیں، صحیح اور غلط کے درمیان امتیاز کرنے کے لیے عقل دی ہے ان سے کام لو اور ان کو قرآن وحدیث کے دلائل کے تابع کرو، قرآن وحدیث کو اپنی عقلوں کے تابع مت کرو۔ قبر میں قرآن وحدیث کی روشنی ہی تمہارے کام آئے گی، آپ کے پیر صاحب یا مولوی صاحب وہاں بچانے کے لیے نہیں آئیں گے۔ سوچو تو سہی کہ تمہارا یہ کلیہ کہاں تک صحیح ہے کہ نوری مخلوق کا سایہ نہیں ہوتا؟ اگر تم بخاری شریف دیکھتے تو تمہیں پتہ چل جاتا کہ نوری مخلوق کا بھی سایہ ہوتا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے "بَابُ ظِلِّ الْمَلاَئِكَةِ عَلَى الشَّهِيْدِ" یعنی شہید پر فرشتوں کا سایہ کرنا۔

(بخاری کتاب الجہاد باب نمبر ۲۰)

اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث ذکر کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ جب غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور جابر رضی اللہ عنہ اور ان کی پھوپھی دونوں رو رہے تھے اور پھوپھی کی روتے روتے کبھی چیخ نکلتی تھی۔ انہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

"تَبْكِيْهِ أَوْ لاَ تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ".

(بخاری کتاب الجنائز والجہاد، مسلم کتاب فضائل الصحابۃ، نسائی، مسند احمد ۳/۲۹۸۔۳۰۷)

"یہ اس پر روئے یا نہ روئے فرشتے اس پر اپنے پروں سے برابر سایہ کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اس کو اٹھایا"۔

اس سے آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ نوری مخلوق کا بھی سایہ ہوتا ہے۔ ہاں فرق اتنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ انسانی مخلوق چونکہ عام عادت میں نظر آنے والی چیز ہے اس کا سایہ بھی عام نظر آتا ہے اور نوری مخلوق چونکہ عام نظر آنے والی چیز نہیں اس کا سایہ بھی نظر نہیں آتا۔ ہاں معجزانہ طریقے سے نظر آسکتا ہے جس طرح کہ نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا تھا۔

اور نوری مخلوق مثلاً کوئی فرشتہ اگر بشری شکل اختیار کر کے آجائے تو اس کا سایہ بھی نظر آسکتا ہے جیسا کہ جبرائیل علیہ السلام کے متعلق مشہور حدیث ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دو دن پانچوں نمازیں پڑھائیں تھیں اور نمازوں کے اوقات بھی بتائے تھے اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: (صلی بی العصر حین کان ظله مثله) جبرائیل نے مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی تھی جب کہ جبرائیل کا سایہ ان کی مثل ہو چکا تھا۔ اور اگلے دن جب ظہر کی نماز پڑھائی تھی: (کان ظله مثله) تو بھی ان کا سایہ اس کی مثل تھا اور جب عصر کی نماز پڑھائی تھی کان ظله مثلیه تو ان کا سایہ ان کی دو مثل تھا۔

(سنن ابی داؤد: الصلوۃ، باب المواقیت)

اور ان لوگوں کا پہلا مقدمہ بھی درست نہیں ہے کہ آپ ﷺ نوری مخلوق تھے اس کے دلائل تو پہلے کافی بیان ہو چکے ہیں اور آپ حضرات سن بھی چکے ہیں۔

آپ ﷺ کا بشری سایہ تھا:

دوستو! یہ بات تمہیں بھی تسلیم ہے کہ کسی بھی شخص کو سب سے زیادہ سمجھنے والی اس کی اپنی بیوی ہی ہوتی ہے۔ آج اگر کوئی یہ دعوی کرے کہ نہیں نہیں اللہ کے رسول کو میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی زیادہ جانتا ہوں ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا سے بھی میں زیادہ جانتا ہوں تو ایمان سے بتایئے، کیا آپ اس کے دعوے کو صحیح تسلیم کر لیں گے؟ نہیں نہیں۔

تو بھائیو سنو! ہماری امی جان عائشہ رضی اللہ عنہا (اللہ ان پر کروڑوں رحمتیں کرے) کیا فرماتی ہیں؟ ان سے کسی سائل نے پوچھا امی جان! یہ بتایئے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کرتے تھے جواباً فرماتی ہیں:

" كَانَ بَشَراً مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلِبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ "

''آپ ﷺ جنس بشر میں سے تھے اور کپڑے سے خود جوں تلاش کرتے اور بکری کا دودھ خود دھو لیتے اور اپنے کام خود کر لیتے''۔(مسند احمد:۲۵۶/۶ سلسلۃ صحیحہ:۶۷۱)

سابقہ خطبات میں اس طرح کی کئی ایک دلیلیں بیان ہو چکی ہیں جو بشریت رسول پر واضح نص ہیں۔

ام المؤمنین زینب اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہما کی گواہی:

اب سایہ کے بارے ام المؤمنین کی گواہی بھی سن لیجیے۔ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا۔آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ تم اپنا اونٹ صفیہ رضی اللہ عنہا کو دے دو۔زینب کہنے لگیں میں اس یہودیہ کو اپنا اونٹ کس طرح دے دوں؟۔اس بات کی وجہ سے آپ اس سے ناراض ہو گئے اور ذوالحجہ اور محرم یا تین ماہ اس (زینب رضی اللہ عنہا) کے پاس نہیں آئے۔ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن دوپہر نصف النہار کے وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کا سایہ آتے دیکھا۔مسند احمد جلد ۶/۱۳۲ پہلی حدیث اور ص ۲۶۱ نیز صفحہ نمبر ۳۳۸ میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا' زینب رضی اللہ عنہا کے متعلق فرماتی ہیں کہ:

" فَرَأَتْ ظِلَّهُ فَقَالَتْ إِنَّ هٰذَا لَظِلُّ رَجُلٍ وَمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَمَنْ هٰذَا؟ فَدَخَلَ ﷺ ''

''انہوں نے آپ ﷺ کا سایہ دیکھا تو (دل میں) کہا کہ یہ کسی مرد کا سایہ ہے رسول اللہ ﷺ تو میرے پاس آتے نہیں یہ کون ہو سکتا ہے؟ اسی وقت رسول اللہ ﷺ اندر آ گئے۔(مسند احمد ۳۳۸/۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شہادت اتنی واضح دلیل ہے جس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ یہ نوری مخلوق کا سایہ نہیں تھا کیونکہ وہ تو نظر ہی نہیں آتا کیا۔ نبی ﷺ کی بیوی جس نے آپ کا سایہ دیکھا اس کی گواہی قبول کریں یا کہ چودہ سو سال بعد میں آنے والے کسی صوفی کی گواہی مانیں؟ کسی مستند حوالہ سے ثابت نہیں ہو سکا کہ آپ کا سایہ نہ تھا۔

آپ کے سایہ کے ثبوت پر ایک اور دلیل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ دس سال تک آپ ﷺ کے خادم رہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک آپ نے ہاتھ آگے بڑھایا اور پھر پیچھے ہٹا لیا۔ ہم نے سبب دریافت کیا تو فرمایا مجھ پر جنت پیش کی گئی تھی میں نے اونچے درخت دیکھے جن کے گچھے نیچے لٹک رہے تھے، میں نے کچھ لینے کا ارادہ کیا تو وحی آئی کہ پیچھے ہٹ جاؤ تو میں پیچھے ہٹ گیا اور مجھ پر جہنم بھی پیش کی گئی جو میرے اور تمہارے درمیان میں تھی۔ "حَتّٰی رَأَیْتُ ظِلِّیْ وَظِلَّکُمْ فِیْهَا" یہاں تک کہ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ اس آگ کی روشنی میں دیکھا پس میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا کہ پیچھے ہٹ جاؤ فوراً میری طرف وحی آئی کہ ان کو ان کی جگہ پر ٹکے رہنے دو۔ (مستدرک حاکم ۴/۴۵۶۔ صحیح ابن خزیمہ ۲/۵۱)

اس مسئلہ کی مزید وضاحت کے لیے محدث عصر شیخ زبیر علی زئی حفظہ اللہ کا ماہنامہ شہادت اسلام آباد دسمبر ۲۰۰۰ء ص ۴۱ پر مضمون بھی مطالعہ میں رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان پر رحمت فرمائے ان کی حفاظت فرمائے۔ وہ واقعی دورِ حاضر کے ایک بڑے محقق ہیں، بڑا مطالعہ ہے، فن حدیث اور اسماء الرجال پر ان کو کافی عبور ہے۔ انہوں نے ان سایہ والی دونوں روایتوں کو صحیح قرار دیا ہے۔ اسی طرح محدث علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیثِ انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے "اِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ" کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(تعلیق علی صحیح ابن خزیمہ ۲/۵۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتی احمد یار گجراتی بریلوی اور مولوی امجد علی بریلوی نے بھی بشریت کا اعتراف کیا ہے۔

نبی ﷺ کے سایہ کے ثبوت میں دلیل دینے کی ضرورت تو نہ تھی کیونکہ منکرین سایہ کے مفتی احمد یار گجراتی اپنی مشہور کتاب جاء الحق میں فرماتے ہیں ''ہم بھی عقیدے کے ذکر میں کہتے ہیں کہ نبی بشر ہوتے ہیں''۔(جاء الحق ص ۱۶۱)

اور بریلویوں کی مشہور کتاب بہارِ شریعت ۱/۷ پر لکھا ہوا ہے:

عقیدہ: نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو۔

عقیدہ: انبیاء سب بشر تھے اور مرد (تھے) نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ عورت''

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷ از مولوی امجد علی بریلوی)

تو جب بشریت ثابت ہے تو بشریت کو سایہ لازم ہے۔اور نور کے لیے بھی سایہ ثابت ہے، جسے معجزے کے بغیر دیکھا نہیں جا سکتا جیسا کہ ابھی ابھی آپ حضرات سماعت فرما چکے ہیں۔

سایہ کے ثبوت میں ایک اور روایت:

اور رسول اللہ ﷺ کے سایہ کے ثبوت میں ایک اور روایت بھی مروی ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریل نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔'' حِیْنَ کَانَ فَیْئِی مِثْلِیْ ''جبکہ میرا سایہ میرے قد کے برابر ہو گیا'' پھر آ کر مجھے عصر کی نماز پڑھائی '' حِیْنَ کَانَ فَیْئِی مِثْلَیَّ '' ''جبکہ میرا سایہ میری دو مثل ہو گیا''۔(مجمع الزوائد جلد ۱/۳۰۳) یہ حدیث سابقہ دو احادیث کی تائید میں ذکر کی گئی ہے اصل دلیل تو وہی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر مخلوق چیز کا سایہ ہوتا ہے:

اور قرآن سے تو پتہ چلتا ہے کہ ہر مخلوق چیز کا سایہ ہے۔ اگر تم نے خود قرآن وحدیث کا مطالعہ کیا ہوتا اور بخاری شریف پڑھی ہوتی تو مولوی صاحب سے پوچھنے کے بغیر ہی تمہارا مسئلہ حل ہو چکا ہوتا۔ لیجئے یہ سائے والا مسئلہ بھی قرآن وحدیث سے حل ہو رہا ہے۔

قرآن سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر سجدہ کرنے والی چیز کا سایہ ہے:

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ﴾ (النحل:۴۸)

''کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو چیز بھی پیدا کی ہے ان کے سائے داہنے اور بائیں جانب اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتے ہیں اور وہ عاجزی کرتے ہیں''۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ﴾ (رعد:۱۵)

''اللہ ہی کے لیے زمین اور آسمان کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح وشام''۔

احمد رضا خان بریلوی کے نزدیک بھی نبی ﷺ مٹی ہی سے پیدا ہوئے۔

پھر نبی ﷺ ایک جثہ رکھتے تھے۔ ہر جثہ رکھنے والی چیز کا سایہ دکھائی دیتا ہے۔ آپ ﷺ قمیض بھی پہنتے تھے۔ اور احمد رضا خان بریلوی نے اپنے فتاویٰ افریقہ ص ۸۲ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''مَامِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَفِیْ سُرَّتِهٖ مِنَ التُّرْبَةِ الَّتِیْ خُلِقَ مِنْهَا حَتّٰی یُدْفَنَ فِیْهَا وَاَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ فِیْهَا نُدْفَنُ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا ہے یہاں تک کہ مرنے کے بعد اسی میں دفن ہوگا۔ چنانچہ میں اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ایک ہی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں اور ہم اسی جگہ ہی دفن ہوں گے''۔

یہ حدیث باطل ہے جیسا کہ علامہ ذہبی اور حافظ ابن حجر رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ اس کی سند میں موسیٰ بن سہل بن ہارون رازی ہے۔ (دیکھئے میزان' جلد۴' ص۲۰۶' المغنی فی الضعفاء' جلد۲' ص۶۸۳' لسان المیزان' جلد۶' ص۱۲۰)

لیکن اس سے اتنا تو ثابت ہوتا ہے کہ ان کے امام اعلیٰ حضرت صاحب کا قلم بشریت رسول کا اعتراف کر رہا ہے۔ اور ہمارے لیے تو قرآن اور صحیح حدیث کے وہ دلائل ہی کافی ہیں جو ہم نے خطبہ۲۔ بشریت رسول میں ذکر کئے تھے۔

سامعین حضرات! دیکھ لیجئے سایہء رسول کا انکار کرنے والوں کے اعلیٰ حضرت نے تینوں (یعنی رسول اللہ ﷺ، ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کے بارے یہ بات ظاہر کی ہے کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں اور یہ بات سورج کی طرح ظاہر ہے کہ مٹی سے پیدا ہونے والے کا سایہ ضرور دکھائی دیتا ہے اور اس سے نور سے پیدا ہونے کی بھی نفی ثابت ہوتی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

بعض غیر معتبر کتابیں:

مسلمانو! یہ بھی یاد رکھیں کہ جب ایک مسئلہ کتاب وسنت کے قطعی اور یقینی دلائل سے ثابت ہو جائے تو وہی واقع کے عین مطابق ہوتا ہے، وہی حق ہوتا ہے، اس کے خلاف مشہور ہونے والا مسئلہ غلط ہوتا ہے اب اہلِ بدعت کی عام عادت ہے اور کذّاب اور جھوٹے راویوں کی عام کوشش رہی ہے کہ کتاب وسنت کے واضح دلائل کے مقابلے میں اپنی طرف سے جھوٹی حدیثیں وضع کر کے لوگوں میں پھیلا دی جائیں۔ اکثر مسائل میں اسی طرح ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے لیکن محدثین کرام کی جماعت نے لوگوں کے سامنے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے رکھ دیا ہے۔ بیچارے عامۃ الناس میں اکثریت جاہل ہوتی ہے وہ نہیں سمجھتے، وہ صحیح اور من گھڑت کے درمیان تمیز نہیں کر سکتے، وہ کسی صوفی یا بدعتی کی باتوں میں پھنس جاتے ہیں، ان سے دھوکہ کھا جاتے ہیں، ان کے غلط نظریات کو اپنا لیتے ہیں۔ اس مسئلہ میں بھی کئی روایات وضع کی گئی ہیں اور ان کی نسبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف کر دی گئی ہے۔ آپ ایک کلیہ اور ضابطہ یاد کر لیں کہ جتنی روایات بھی سایہ نبوی کے خلاف پیش کیا جاتی ہیں وہ سب کی سب غیر ثابت ہیں وہ یا تو نوادر الاصول سے ہیں جو کہ بالکل غیر معتبر کتاب ہے بلکہ اس کے مصنف حکیم ترمذی صوفی نے بھی اس کو معتبر نہیں سمجھا۔ آپ کو اعتبار نہیں آتا تو شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی کی بستان المحدثین کتاب میں اس کا تعارف پڑھ لیں۔

سچ فرمایا عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے " اَلاِسْنَادُ مِنَ الدِّیْنِ وَلَوْلاَ الاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَاشَاءَ". (مقدمہ صحیح مسلم ص ۳۲)

"سند بھی دین کا ایک حصہ ہے اگر سند نہ ہوتی تو جو کوئی جو بات بھی کہنا چاہتا کہہ دیتا، نبی پر تہمتیں لگتیں تو بھی کسی کو پتہ نہ چلتا۔ اب سند کی وجہ سے جھوٹ اور سچ کا امتیاز ہو جاتا ہے"

سچ فرمایا مولانا الطاف حسین حالیؒ نے۔

گروہ ایک جویا تھا علمِ نبی کا لگایا پتا جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذبِ خفی کا کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح وتعدیل کے وضع قانون نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں
کیا فاش راوی میں جو عیب پایا مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسدس، ص ۸۳، ۸۴)

اسی طرح بعض بے علم واعظین غیر متبر کتابوں کی عربی عبارات اپنے سامعین ومعتقدین کو عام طور پر سناتے رہتے ہیں۔ سیرت کا جلسہ ہوتا ہے، بس ان اس طرح کے موضوع ہوتے ہیں کہ (۱) نبی بشر نہیں ہوتا بلکہ نور ہوتا ہے، نور بھی ایسا جو اللہ کے نور کا حصہ ہے۔ (۲) آپ ﷺ کا سایہ نہیں تھا (۳) آپ ﷺ عالم الغیب تھے اور مختار کل تھے (۴) آپ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔ ان کو ثابت کرنے کے لیے من گھڑت قصے کہانیاں سنائے جاتے ہیں، نعرہ بازی خوب ہوتی ہے اور غلط استدلالات کیئے جاتے ہیں، آیات واحادیث نبویہ کی خوب تحریف کی جاتی ہے، لوگ بیچارے ان پڑھ ہوتے ہیں، وہ خوب داد دیتے ہیں۔ جیسا کہ سیالکوٹ کے ایک مولوی عبدالغنی کو داد دی گئی۔ (دیکھئے خطبہ ۲۲۔۱ بشریت رسول ﷺ) وہ تو واعظ یا خطیب کے پُر ترنم عربی الفاظ سن کر یہی سمجھتے ہیں کہ خطیب صاحب قرآن پڑھ رہے ہیں۔ ان جاہل لوگوں کو اس بات کا سرے سے پتہ ہی نہیں کہ مواھب لدنیہ یا خصائص کبری اور حکیم ترمذی کی نوادر، فردوس للدیلمی اور عبدالحق دہلوی کی مدارج النبوۃ وغیرہ کتب میں کئی کمزور، بے سند اور موضوع روایتیں لکھی گئیں ہیں۔ سائے کی نفی میں اکثر روایتیں انہیں سے بیان کی جاتی ہیں، جو کہ موضوع اور من گھڑت ہیں یا ان میں مجہول راوی ہیں اور اہلِ بدعت کی ہمیشہ نشانی رہی ہے کہ وہ آیاتِ قرآنیہ اور صحیح احادیثِ نبویہ کے مدمقابل جھوٹی روایتیں پیش کرتے ہیں، ان سے بحث ومباحثہ کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنے غلط موقف سے بال برابر ہٹنے کے لیے تیار نہیں ہوتے تو ان پر کوئی حجت اور نصیحت کارگر ثابت نہیں ہوتی۔

﴿وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ (یونس:۱۰۱)

''نہ ماننے والی قوم کو ڈرانے والے اور آیات کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب، شیخ عبد الحق دھلوی کی معارج النبوہ کے متعلق خود لکھتے ہیں کہ اس کتاب میں رطب و یابس سب کچھ ہے۔ (احکام شریعت: ۸۲/۲)

اور دیوبندیوں کے ایک بہت بڑے عالم مولانا سرفراز صفدر صاحب امام سیوطی کی خصائص کبری کے متعلق لکھتے ہیں: خصائصِ کبری میں موضوع اور جعلی روایات کی بھرمار ہے۔ (اتمام البرھان از مولانا سرفراز خان صفدر صاحب ص ۳۹۶)

سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں علامہ سیوطی نے اس کتاب میں قوی وضعیف اور صحیح وغلط ہر قسم کے واقعات کا انبار لگا دیا ہے۔ (سیرت النبی ﷺ: ۶۲۵/۳ طبع لاہور)

بشریت رسول کی نفی کر کے نوری مخلوق ہونے نظریہ رکھنے والوں کا یہی سرمایہ ہے، جس کا حال آپ کو معلوم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ بنانے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(28)

نبوت کے تین منصب:

﴿ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ﴾

میرے دوستو اور بزرگو! میرے آج کے اس خطبہ کا موضوع ہے ''منصب نبوت'' تو آپ حضرات یہ بات ذہن نشیں کرلیں کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے تین منصب ذکر فرمائے ہیں:

① تلاوتِ آیات قرآن

② تزکیہ

③ تعلیمِ کتاب وحکمت

منکرین حدیث کا رد

یہی تین مناصب سورۂ بقرہ آیت ۱۲۹ اور ۱۵۱ اور سورۂ جمعہ آیت ۲ میں بھی بیان کئے گئے ہیں۔

ان آیات میں منکرین حدیث کا رد بھی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ آپ کا کام صرف تلاوت قرآن تھا بس؛ اور سورۂ نمل کی آیت:

﴿وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ﴾ (النمل:۹۲)

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں تو جو کوئی راہ راست پر آجائے تو وہ اپنے نفع کے لئے راہ راست پر آئے گا'' سے استدلال کرتے ہیں۔

حالانکہ سورۂ نمل والی آیت کریمہ میں حصر نہیں ہے کہ مجھے صرف قرآن کی تلاوت کا حکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا ہے بلکہ اس کے شروع میں واؤ عاطفہ کا داخل ہونا ہی حصر کو توڑ رہا ہے۔ قرآن میں تو بے شمار ایسی آیات ہیں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا کام صرف تلاوت قرآن نہیں تھا بلکہ آپ تو قرآن کی تبیین فرماتے تھے یعنی اس کے مطالب کھول کھول کر بیان فرماتے تھے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ﴾ (النحل:۴۴)

''ہم نے آپ کی طرف ذکر اتارا ہے تا کہ ان لوگوں کی طرف جو چیز نازل کی گئی ہے، آپ اسے ان کے لئے کھول کھول کر بیان کر دیں''

یعنی اس کے اشارات کی توضیحات، اجمالات کی تفصیلات کر دیں اور اس کے ابہامات کا ازالہ فرما دیں اور اس کے مشکلات کو حل کر دیں۔ اور اس کے عمومات کی تخصیص کر دیں نیز مطلقات کی تقیید کر دیں۔ رسول اللہ کی تبیین کے بغیر قرآن کے بعض مواقع کو سمجھنا مشکل ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاِنَّمَا یَسَّرْنَا هُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا﴾

(مریم:۹۷)

''ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں صرف اس لئے آسان کر دیا ہے تا کہ آپ اس کے ذریعے پرہیزگاروں کو بشارت دیں اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرائیں''۔

نیز فرمایا:

﴿فَاِنَّمَا یَسَّرْنَا هُ بِلِسَانِکَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ﴾ (الدخان:۵۸)

''بے شک ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان بنا دیا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں''۔

اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص قرآن کریم کو محمد ﷺ کے واسطے کے بغیر خود اپنی عقل سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے کی کوشش کرے گا اس کے لئے قرآن سمجھنا آسان نہیں ہوگا وہ خود بھی راہ راست سے ہٹ جائے گا اور لوگوں کو بھی ہٹائے گا اور جو کوئی قرآن پاک کو نبی ﷺ کی تشریحات یعنی احادیث کی روشنی میں سمجھے گا اس کے لئے اس کو سمجھنا، عمل کرنا اور نصیحت پکڑنا آسان ہوگا۔

منکرین حدیث کی قرآنی تحریفات۔

اب دیکھئے! جن لوگوں نے قرآن کریم کو رسول اللہ ﷺ کی راہنمائی کے بغیر سمجھنے کی کوشش کی، وہ کس حد تک راہِ راست سے ہٹ گئے۔ میری مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے محض لغتِ عربی کا سہارا لیا اور پھر الفاظِ قرآنیہ کا معنی بھی اپنی عقل سے متعین کیا اور مجاز کا سہارا لیا۔ اکثر الفاظِ قرآنیہ کا مجازی معنی اپنی طرف سے متعین کیا اور حکمت یعنی (سنتِ رسول) کا دامن چھوڑ بیٹھے، جس کے نتیجے میں انہوں نے اصلی مرادی معنی کا انکار کر دیا۔ انہوں نے معتزلہ کی طرح اپنی طرف سے اسلام کے خلاف بعض اصطلاحات مقرر کیں۔

مثلاً مرکز ملت، سنٹرل اتھارٹی، اسلامی حکومت، حکومت خداوندی اور نظامِ ربوبیت وغیرہ۔ ان کی آڑ میں انہوں نے قرآن میں ایسی تحریف کی کہ لفظ اللہ کا بھی معنی بدل کر رکھ دیا۔ (دیکھئے خطبہ عظمت شان مصطفیٰ ﷺ) معراج، معجزات اور قرآنی الفاظ کی جو اجماعی تفسیر اور مراد تھی اسے بھی بدل دیا۔ نماز، زکوٰۃ اور حج و قربانی جیسے اسلامی شعائر کا بھی انکار کر بیٹھے۔ اب آپ ان لوگوں کے غلط معانی اور تحریفات کی چند مثالیں سماعت فرمائیں:

پہلی مثال

پرویزی ترجمہ:

مشہور منکرِ حدیث غلام احمد پرویز اللہ تعالیٰ کے اس قول:

﴿قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ (الانبیاء:۶۹)

کا مجازی مفہوم متعین کرتا ہوا لکھتا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ابراہیم کے خلاف عداوت اور انتقام کی آگ کو یوں بھڑکا رہے تھے اور ہم ایسا انتظام کر رہے تھے کہ اس آگ کے شعلے سرد پڑ جائیں اور وہ ابراہیم کو کوئی گزند نہ پہنچا سکے۔

(مفہوم القرآن: ۲/۷۴۱)

دیکھئے پرویز صاحب نے اس آیت کے متعلق حقیقی مفہوم کو چھوڑ کر مجازی مفہوم مقرر کرنے میں ابراھیم علیہ السلام کے آگ سے معجزانہ طور پر بچنے کا انکار کیا ہے کیونکہ وہ معجزات کے بھی منکر ہیں اور معتزلی بھی معجزات کے منکر تھے۔

صحیح ترجمہ:

اس آیت کا صحیح ترجمہ تو یہ ہے "قُلْنَا يَانَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَى اِبْرَاهِيْمَ" ''ہم نے کہا اے آگ! تو ابراھیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا'' اس آگ سے حقیقی آگ ہی مراد ہے۔ پرویز صاحب اس سے ابراہیم کے خلاف عداوت اور انتقام کی آگ مراد لے رہے ہیں، جو کہ قرآن کے ظاہر کے بالکل خلاف ہے۔

دوسری مثال

پرویزی ترجمہ:

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا﴾ (یوسف:۹۶)

اس کا مفہوم ادا کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

:چنانچہ جب وہ قافلہ کنعان پہنچ گیا اور خوشخبری دینے والے نے یوسف علیہ السلام کا کرتہ یعقوب علیہ السلام کے سامنے کیا تو اسے یقین آ گیا۔

صحیح ترجمہ:

جب کہ اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر (اس یعقوب) کے چہرے پر وہ (یوسف کا) قمیص ڈالا اسی وقت اس کی بینائی بحال ہوگئی''۔

آپ دیکھیں یوسف علیہ السلام کا کرتہ یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالنے کی وجہ سے معجزانہ طور پر ان کی بینائی واپس آ گئی تھی لیکن چونکہ پرویز صاحب معجزات کے منکر ہیں انہوں نے اس ''فَارْتَدَّ بَصِيرًا'' کا معنی ہی تبدیل کر کے رکھ دیا۔ یعنی یعقوب کو یقین آ گیا کہ میرا بیٹا واقعی زندہ ہے۔

تیسری مثال

پرویزی ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے بارے فرمایا:

﴿فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ (صافات:۱۴۳،۱۴۴)

اب پرویز صاحب چونکہ یونس علیہ السلام کے مچھلی کے پیٹ میں داخل ہونے کے بعد معجزانہ طور پر باہر نکلنے کے منکر ہیں تو اپنی عقل سے اس آیت کریمہ کا غلط مفہوم متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''لیکن اس (یونس) نے بہت ہاتھ پاؤں مارے انتہائی جدوجہد کی اور مچھلی کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑا لیا اگر وہ ایسا نہ کرتا اور بہت اچھا تیراک نہ ہوتا تو مچھلی اسے نگل لیتی پھر وہ قیامت تک باہر نہ آ سکتا''۔ (مفہوم القرآن:۱۰۴۳/۳)

صحیح ترجمہ:

اب اس آیت کریمہ کا صحیح ترجمہ سنیں:

﴿فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلیٰ یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴾ (صافات:۱۴۲تا۱۴۴)

''تو پھر اس (یونس) کو مچھلی نے نگل لیا اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے والے ہوئے۔ پس اگر وہ اللہ کی تسبیح پڑھنے والوں میں سے نہ ہوتے تو یوم البعث تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے''۔

اب دیکھیں اس مقام پر ''اَلْمُسَبِّحِیْنَ'' کا معنی تسبیح بیان کرنا ہی صحیح ہے۔ (اچھی تیرا کی) ترجمہ کرنا غلط ہے۔ کیونکہ اس تسبیح کا سورۂ انبیاء میں ذکر ہے:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (سورۃ الانبیاء:۸۷)

پھر یہ بھی ذکر ہے ''فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ'' کہ انہوں نے تین اندھیروں میں آواز دی کہ تیرے سوا کوئی میری مشکل حل کرنے والا الٰہ نہیں، تو سبحان ہے۔ بے شک میں ہی قصوروا روں میں سے تھا۔

لفظ (اللہ) کے معنی میں تحریف:

افسوس کہ پرویز صاحب نے لفظ اللہ کا مفہوم ہی بدل کر رکھ دیا: مثلاً ''رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ'' کا مفہوم لکھتا ہے:

''انہوں نے قانون خداوندی سے مُوافقت پیدا کر لی اور وہ قانون ان کا رفیق بن گیا''۔ (قرآنی نظام ربوبیت، ص۱۸۰)

دیکھئے لفظ اللہ کا معنی (قانون خداوندی) کر رہا ہے۔

میرے دوستو اور بزرگو! یہ ہے نتیجہ حدیثِ رسول کو چھوڑنے کا۔ یہ لوگ قرآن کا نام لے کر عامۃ الناس کو گمراہ کر رہے ہیں، قرآن کے معانی کو غلط جامہ پہنا رہے ہیں۔ یہ لوگ دراصل قرآن کے بھی منکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ قرآن کے کئی مقامات کو نبی ﷺ کی تعلیم کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! ٹھیک ہے کہ قرآن کا اکثر حصہ واضح اور آسان ہے، تاہم بے شمار مقامات ایسے بھی ہیں جن کو نبی ﷺ کی عملی زندگی کو مدنظر رکھنے کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔ مثلاً قرآن میں ہے: ''اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ'' ''صلوٰۃ قائم کرو'' ''وَاٰتُوا الزَّکَاۃَ'' ''زکوٰۃ ادا کرو'' صلوٰۃ اور زکوٰۃ اگرچہ عربی لفظ ہیں، ان کے کئی معانی ہیں، جب تک نبی ﷺ اپنی زبان مبارک اور عملی زندگی سے اس کی پریکٹس کر کے نہ بتائیں گے، سمجھ نہیں آئے گی کہ ان کا کیا مطلب ہے؟ مثلاً صلوٰۃ کے اوقات، رکعات کی تعداد، رکوع پہلے ہے یا سجدہ، ایک رکعت میں کتنے رکوع اور کتنے سجدے اس کی مکمل ترتیب وترکیب کیا ہے، شروع کیسے کرنی ہے، ختم کیسے کرنی ہے؟

سجدہ کا لغوی معنی ماتھا زمین پر رکھنا ہے لیکن نبی ﷺ کی عملی زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ سات اعضاء کا زمین پر لگنا ضروری ہے۔

اسی طرح نماز جنازہ کا طریقہ کیا ہے، عید کی صلوٰۃ کیسے پڑھنی ہے، حرمت والے چار مہینے کون سے ہیں، اسی طرح کتنے مال سے فرض ہوتی ہے اور کون سے مال سے نکالنی ہوتی ہے اور کتنی نکالنی ہے' نکاح کیسے ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کے بغیر حلال وحرام کے درمیان امتیاز مشکل ہے۔ نیز اگر رسول کی تشریح کے بغیر قرآن کو سمجھنا آسان ہوتا تو کتا، بلی، گیدڑ، بھیڑیا، چیتا، شیر، بندر، ریچھ، ہرن، بارہ سنگھا، تیندوا، خرگوش، کوا، چیل، باز، کبوتر، فاختہ، مرغی، بطخ، جراد، پالتو گدھا، جنگلی گدھا، اور دیگر جانوروں کے بارے حلال یا حرام ہونے کا فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا۔ کیونکہ قرآن میں اتنا ہی آیا ہے: ''قَدْ فَصَّلَ لَکُمْ مَاحَرَّمَ عَلَیْکُمْ'' (انعام:۱۱۹) ''تحقیق جو تم پر حرام کئے ہیں ان کی تفصیل اس نے بیان کر دی ہے'' وہ تفصیل کہاں ہے؟ ظاہر ہے کہ وہ حدیث ہی میں ہے جو کہ جامع کلمات کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ منکرین کے بنیادی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبہات کا دوٹوک جواب کی تفصیل کے لیے۔

(دیکھیے انکار حدیث حق یا باطل لفضیلۃ الشیخ صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ)

اگر حدیث کے بغیر قرآن حکیم کی تشریح کی جائے تو ﴿مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ (التوبۃ: ۳۶) "ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں" وہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ وہ کون سے ہیں۔ حدیث کی کتابوں میں تو اس کی تشریح موجود ہے یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، اور رجب۔ (بخاری، ترمذی وغیرہ)

اب منکرین حدیث قرآنی تشریح سے بتائیں کہ یہ کون سے مہینے ہیں؟

جب میت کی دو بیٹیاں ہوں تو ان کو وراثت سے کتنا حصہ ملے گا؟ قرآنی تشریح سے بتایا جائے۔

مسئلہ نماز میں منکرین حدیث کی کشمکش:

آپ دیکھیں جن لوگوں نے نبی ﷺ کے ان دو منصبوں یعنی تزکیہ و تعلیم کا انکار کیا ہے وہ نماز کے مسئلہ میں کس قدر مضطرب نظر آتے ہیں۔

① منکرِ حدیث عبداللہ چکڑالوی قرآن سے پانچوں نمازیں ثابت کرتا تھا۔

(اس کا رسالہ نماز ص ۸)

② منکر حدیث مولوی حشمت علی دہلوی بھی پانچ نمازوں کا قائل تھا اور کہتا تھا کہ تین یا چار نمازیں پڑھنے والا مسیلمہ کذّاب مفترِی علی اللہ مُحرِّفِ قرآن اور جہنمی ہے۔

(صلوٰۃ القرآن ص ۲۳، ۲۴)

③ منکر حدیث مولوی رمضان کہتا ہے کہ نماز کے تین وقت ہی ثابت و مبیّن فی القرآن ہیں۔ باقی صلوٰۃ العصر و مغرب غیر اللہ کی ہوائے نفس، من گھڑت اور خانہ ساز ہیں۔ (صلوٰۃ القرآن، ۳۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ منکر حدیث رفع الدین کہتا ہے روزانہ اوقاتِ نماز نہ پانچ ہیں نہ تین بلکہ متوسطانہ چار ہیں ان میں کمی (۳) اور بیشی (۵) کرنے والا ﴿اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوُا الشَّھَوَاتِ﴾ (مریم:۵۹) کا مصداق ہے۔ (الصلوٰۃ للرحمٰن ،۴۔ ملاحظہ فرمایئے رسالہ تقابل ادیان اربعہ از مولانا نور حسن گرجاکھی، ص ۲۴، ۲۵)

⑤ منکر حدیث ماسٹر محمد علی اف رسول نگر تین نمازوں کا قائل ہے۔

⑥ بعض منکرین حدیث پانچوں نمازوں کے منکر ہیں ان میں سے ایک چھوٹی سی باطل جماعت جھنگ شہر میں بھی موجود ہے۔ وہ پہلے پانچوں پڑھتے تھے پھر دو کے قائل ہوئے پھر دو کے بھی انکاری ہو گئے۔ ان کے زعیم کا نام اکرم پردیسی ہے وہ جسمانی معراج، نزول عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے بھی منکر ہیں اور نبیوں کے معجزات کا بھی انکار کرتے ہیں۔

رفع الدین کے نزدیک دو نمازیں مشرق کی طرف اور دو مغرب کی طرف رخ کر کے پڑھی جائیں۔

(تقابل اربعہ: ۲۶، ۲۷ نیز ''حدیث رسول کی حجیت وعظمت'' از عبداللطیف مسعود، ص ۲۸)

قرآن میں نماز کے منفصل اجزاء کا ذکر ہے مثلاً تکبیر، تسبیح، رکوع، سجود، قیام، قرأت، قیام سے نماز شروع ہونا، سجدہ کا رکوع کے بعد ہونا، لیکن اس کو مکمل ہیئت کذائیہ سے ادا کرنے کی جبرئیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو تعلیم دی اور آپ نے اپنی امت کو تعلیم دی۔ اسی طرح قرآن میں اذان کا تذکرہ بھی ہے پھر قرآن میں صلوٰۃ الخوف، صلوٰۃ الجمعہ، صلوٰۃ الجنازہ، صلوٰۃ اللیل، صلوٰۃ الجماعۃ، صلوٰۃ العید کا اجمالی ذکر ہے۔ استقبال قبلہ، اوقات صلوٰۃ، طہارت، وضوء، تیمّم، نواقض وضوء، فضیلت نماز، نمازیوں کی فضیلت، مساجد کا بھی ذکر ہے۔ پھر نماز میں خشوع اور ذکرِ الٰہی اور قرأتِ قرآن کا بھی ذکر ہے۔

ایک عام مشاہدہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک موٹی عقل کا آدمی کم از کم اتنی بات تو سمجھ ہی سکتا ہے کہ کسی کتاب کی شرح وتوضیح صرف اس کتاب کے پڑھ کر سنا دینے سے نہیں ہوتی بلکہ شرح کرنے والا اس کے الفاظ سے زائد کچھ کہتا ہے تا کہ سننے والا کتاب کا مطلب پوری طرح سمجھ جائے اور اگر کتاب کی کوئی بات، کسی عملی مسئلے سے متعلق ہو تو شرح کرنے والا عملی طور پر پریکٹس کر کے بتلاتا ہے کہ مصنف کا منشاء یہ ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کتاب کے الفاظ کا مدعا پوچھنے والے کو پھر کتاب کے الفاظ ہی سنا دینا، کسی طفل مکتب کے نزدیک بھی شرح وتوضیح نہیں قرار پا سکتا۔ کوئی حکیم صاحب جب مریض کو دوائی دے کر استعمال کرنے کا کہتا ہے تو جب تک اس کو واضح کر کے نہیں سمجھاتا تو مریض زندگی بھر نہیں سمجھ سکتا۔

اسی طرح موجودہ سکول وکالج کا نصاب تعلیم دیکھئے، اگر چہ نصابی کتب قومی زبان یعنی اردو میں ہیں مگر پھر بھی ان کی تفہیم کے لئے خلاصہ جات، ٹیسٹ پیپرز، گائیڈز نیز ٹوشنز کا سلسلہ جاری ہے اور کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر بھی بکس اور نوٹس وغیرہ کا نظام وسیع پیمانے پر رائج ہے اور یہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ان کے بغیر کوئی اسٹوڈنٹ چل ہی نہیں سکتا اسی طرح قرآن پاک کے بھی کئی مقامات سمجھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات وتوضیحات کی ضرورت ہے۔ آپ ﷺ ان کی تفہیم میں جو قیود ذکر کریں، جو پابندیاں لگائیں، وہ اللہ کی طرف سے ہوگا۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے دشمن کے خوف کے وقت، جیسے ممکن ہو، پیادہ چلتے ہوئے یا سواری پر بیٹھے ہوئے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور بعد میں فرمایا:

﴿فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ:۲۳۹)

''ہاں جب امن میں آجاؤ تو پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اس طرح جیسے اس نے تمہیں وہ تعلیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہے جسے تم نہیں جانتے تھے"۔

اب ظاہر ہے کہ وہ تعلیم رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ہی دی ہے۔آپ ﷺ کو جبرئیل علیہ السلام نے نماز پڑھنے کی تعلیم دی بلکہ جماعت کرائی تھی، آپ نے وہ تعلیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دی۔اگر آپ تعلیم نہ دیتے تو ﴿كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ﴾ پر عمل کرنا دشوار ہوتا تھا۔

بابِ شریعت میں عصمتِ نبوی:

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تو آپ ﷺ کو تشریعی امور میں معصوم القول، معصوم الفعل اور معصوم الرائی بنایا تھا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم:۳/۴)

"اور وہ اپنی خواہش سے بات نہیں کہتے وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے"۔

مطلب یہ کہ وہ نبی گمراہ کس طرح ہوسکتا ہے وہ تو وحی ءالٰہی کے بغیر لب کشائی ہی نہیں کرتا حتی کہ مزاح اور خوش طبعی کے موقعوں پر بھی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے حق کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا۔"اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا". (ترمذی، ابواب البر، باب ماجاء فی المزاح)

اسی طرح حالتِ غصہ میں بھی آپ ﷺ کو اپنے جذبات پر اتنا کنٹرول تھا کہ آپ ﷺ کی زبان سے کوئی بات خلاف واقعہ نہیں نکلتی تھی چنانچہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ سے جو بات بھی سنتا، اسے لکھ لیا کرتا تھا تاکہ میں اسے یاد کر سکوں تو قریش نے مجھے اس سے روک دیا اور کہنے لگے کہ تو آپ سے جو بات بھی سنتا ہے وہ لکھ لیتا ہے آپ ایک بشر ہیں غضب اور رضا کی حالت میں باتیں کرتے ہیں (ممکن ہے کہ غضب کی حالت میں کوئی غلط بات زبان سے نکل جاتی ہو) تو ان کی بات سن کر میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھنا چھوڑ دیا پھر میں نے یہ بات آپ ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے اپنی انگشت کے ساتھ اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اُکْتُبْ عَبْدَاللّٰہِ !'' ''عبداللہ! میری بات نوٹ کرلیا کرو'' ''فَوَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِہٖ مَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا الحَقُّ '' ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے منہ سے حق کے سوا کوئی بات نہیں نکلتی''۔ (سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب فی کتابۃ العلم: والترمذی ایضا)

آپ ﷺ اگر کسی کام کو فرض کر دیں تو وہ فرض ہو جاتا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا﴾ (آل عمران: ۹۷)

''یعنی جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتا ہو اس کے ذمہ ہے کہ وہ اللہ کے لئے حج کرے'' نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے پوچھا ''اَفِیْ کُلِّ عَامٍ ؟'' کیا ہر سال حج فرض ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا! لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ '' اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال فرض ہو جاتا۔ (ترمذی، ابواب الحج باب ماجاء کم فُرض الحج، ۸۱۴)

اسی طرح زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِی لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ'' ''اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دوں گا تو اس کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دے دیتا''۔ (ترمذی، الطہارۃ، باب ماجاء فی السواک: ۲۲)

مطلب یہی ہے کہ اگر مسواک کا حکم کر دیتے تو ہر نماز کے وقت مسواک کرنا واجب ہو جاتا، جو نہ کرتا، وہ گناہ گار ہوتا۔ اس لئے آپ نے حکم نہیں دیا ایک روایت میں ''لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِی لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاکَ مَعَ الْوُضُوْءِ'' کے الفاظ بھی ہیں دیکھیئے (صحیح جامع الصغیر: ۵۳۱۹)۔ قرآن میں بھی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (سورۂ نور:۶۳)

''جو لوگ حکمِ رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس بات سے ڈریں کہ کہیں ان پر زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے''۔

انہیں دلائل کی روشنی میں اصولِ فقہ کی کتب میں یہ اصول لکھا ہے ''اَلْاَمْرُ الْمُطْلَقُ لِلْوُجُوْبِ''یعنی امر مطلق وجوب کے لئے ہوتا ہے''(نورالانوار وغیرہ)یعنی وجوب سے پھیرنے والا اگر کوئی قرینہ موجود نہ ہو تو امرِ نبوی سے وجوب ثابت ہو جاتا ہے۔

آپ ﷺ کے اقوال کی طرح آپ کے اعمال بھی محفوظ ہیں۔نماز کی ادائیگی کے بارے میں''صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ ''''نماز اس طرح پڑھا کرو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے''فرمایا ہے۔

(بخاری،اخبار الآحاد،باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد:۷۲۴۶)

اسی طرح ایک دیہاتی نے صحیح نماز نہیں پڑھی تھی۔آپ ﷺ نے اسے کہا'' اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ''جاؤ پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔اس نے پھر اسی طرح پڑھی تو آپ نے پھر یہی فرمایا'' اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ''اس نے پھر اسی طرح پڑھی آخر کار کہنے لگا'' عَلِّمْنِي'' آپ مجھے نماز سکھا دیجئے۔آپ ﷺ نے اسے نماز سکھا دی۔(بخاری،الاذان،باب وجوب القراۃ للامام والماموم:۷۵۷)

آپ ﷺ نے حج کی ادائیگی کے دوران فرمایا''خُذُوْا عَنِّيْ مَنَاسِكَكُمْ''لوگو!مجھ سے حج کرنے کے طریقے سیکھ لو۔آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کے مطابق ہی تمام امور بجالاتے تھے۔قرآن میں ہے:

﴿قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَائِيْ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ﴾ (یونس:۱۵)

''آپ کہہ دیں کہ مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میں اپنی طرف سے اس (قرآن) میں کوئی ترمیم کردوں۔ میں تو صرف اس کی پیروی کروں گا، جو میرے پاس وحی کے ذریعہ پہنچتا ہے۔ اگر میں نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعۡیُنِنَا وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ﴾ (الطور:۴۸)

''(اے نبی ﷺ) اپنے رب کے حکم (کے انتظار میں) صبر سے کام لیں بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں، صبح کو جب آپ اٹھیں تو اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کیا کریں''۔

نیز فرمایا: ﴿وَتَوَکَّلۡ عَلَی الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ الَّذِیۡ یَرٰىکَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیۡنَ﴾ (الشعراء:۲۱۷تا۲۱۹)

''اے نبی! اپنے غالب مہربان اللہ پر بھروسہ رکھو، جو آپ کو دیکھتا رہتا ہے جبکہ آپ کھڑے ہوتے ہیں اور سجدہ کرنے والوں (صحابہ) کے درمیان آپ کا گھومنا پھرنا بھی (اللہ دیکھتا رہتا ہے)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حُجیتِ حدیث:

حبیب مالکی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابو نُجید! اِنَّکُم لَتُحَدِّثُونَا بِاَحَادِیثَ مَا نَجِدُ لَهَا اَصلًا فِي القُرآنِ'' تم ہمیں ایسی احادیث بیان کرتے ہو، جن کا قرآن مجید میں ہمیں کوئی اصل نہیں ملتا یہ سن کر عمران رضی اللہ عنہ غصہ میں آ کر کہنے لگے، کیا تمہیں قرآن میں ان مسائل کی صراحت ملی ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① (فِي كُلِّ اَربَعِينَ دِرهَمًا دِرهَمٌ) ہر چالیس درہموں سے ایک درہم زکاۃ میں دینا ہوتا ہے۔

② (مِن كُلِّ كَذَا وَ كَذَا شَاةً شَاةٌ) بکریوں کا نصاب۔

③ (مِن كَذَا وَ كَذَا بَعِيرًا كَذَا وَ كَذَا) اونٹوں کا نصاب۔

(اَوَجَدتُمُ هَذَا فِي القُرآن) کیا یہ مسائل قرآن میں ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ عمران نے پوچھا مجھے بتاؤ کہ یہ مسائل تم نے کن کے ذریعے حاصل کئے ہیں؟ پھر بتایا کہ یہ مسائل تم نے ہم سے لئے ہیں اور ہم نے نبی ﷺ سے سیکھے ہیں پھر انہوں نے اس طرح کے اور بھی کئی مسائل ذکر کئے جن کی قرآن میں صراحت موجود نہیں، صرف حدیث میں پائے جاتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الزکوۃ، باب ماتجب فیہ الزکوۃ)

مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ کا بیان:

مفکر اسلام مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پیغمبر اپنے عہدہ و منصب کے اعتبار سے صرف اس بات کا مکلّف نہیں ہے کہ وحی الٰہی کے الفاظ و حروف کو من وعن لوگوں تک پہنچا دے بلکہ اس کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ اس وحی کے اجمالات کی تشریح کرے، اس کی فکری و عملی گتھیوں کو سلجھائے اور لوگوں کے سامنے اس کو بطور ایک قابلِ فہم نظامِ حیات پیش کرے۔ قرآن حکیم نے پیغمبر کے منصب کو ایک معلم و مزکی کا منصب قرار دیا ہے۔ یہ ذات گرامی (محمد ﷺ) جس قوم میں مبعوث ہوئی وہ نہ صرف یہ کہ طرح طرح کی گمراہیوں اور ضلالتوں میں گرفتار تھی بلکہ زیورِ تعلیم سے محروم تھی اور نہیں جانتی تھی کہ نبوت کا تصور کیا ہے، دین کسے کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو وقتاً فوقتاً انبیاء بھیجے ہیں ان کا طریقہ اور اسلوبِ رہنمائی کیا تھا؟ وہ کن نظریات و افکار کے حامل تھے؟ کن اخلاقی و دینی اقدار کے مبلغ تھے؟ اور کس نوع کے معاشرے کو دنیا میں قائم کرنے کا تہیہ کئے ہوئے تھے (چہرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت، ص ۱۳۳) اگر ان میں ایسا پیغمبر آتا جو اللہ کی کتاب ہی کو ان تک پہنچا دیتا اور اس گری ہوئی اور پس ماندہ قوم کی تربیت میں دلچسپی نہیں لیتا، اور ایک معلم ومزکی کی حیثیت سے ان کے ذہن کو اونچا نہیں کرتا، ان کی سیرت کو پاکیزہ نہیں بناتا اور کتاب وحکمت کے ایک ایک نقطے کی تشریح نہیں کرتا یا انسانی ذہن وفکر کی پیچیدگیوں سے تعرض نہیں کرتا تو اس کا آنا بے کار ہے۔ معلم ومزکی کا لفظ یہاں خصوصیت سے غور طلب ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا تعلق اپنے طلبہ سے سرسری قسم کا نہیں ہے کہ کورس اور نصاب کی مجوزہ کتابیں ان کے ہاتھ میں دیدے اور بے فکر ہو کر بیٹھ جائے، بلکہ اس پر ذمہ داری ہے کہ اس کتاب ھدٰی کی جملہ تفصیلات کو ان کے ذہن نشین کرے، ان کے ذہن میں ابھرنے والے سوالوں کا تسلی بخش جواب دے، ان کے اعتراضات کو سمجھنے کی کوشش کرے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تعلیم وزندگی میں ربط وتعلق کی جو کیفیت ہے، اس کو واضح کرے اور اپنے قول وعمل سے ان کو یقین دلائے کہ جو معیار اور نمونے دورانِ تعلیم ان سے بیان کئے ہیں وہ خود بھی ان پر عمل پیرا ہے۔ (ص ۱۳۴) اللہ ہمیں کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(29)

پہلا منصب: تلاوتِ قرآن کریم

﴿ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ﴾

آج کے خطبہ کا موضوع ہے پہلا منصبِ نبوت۔یعنی تلاوت قرآن کریم۔اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی ﷺ کا یہ منصب بھی تھا کہ آپ آیاتِ الٰہیہ کی تلاوت بھی کیا کرتے تھے اور لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔چونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم ملا تھا۔مثلاً

۱۔ ﴿اُتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴾(العنکبوت:۴۵)

''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے آپ اس کی تلاوت کیجیے اور نماز قائم کریں۔یقیناً نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے۔بے شک اللہ کا ذکر بڑی عظیم چیز ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو وہ خوب معلوم ہے''۔

۲۔ ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ﴾(المائدہ:۲۷)

۳۔ ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا ﴾(الاعراف:۱۷۵)

۴۔ ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ﴾(الشعراء:۶۹)

۵۔ ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ﴾(یونس:۷۱)

۶۔ ﴿وَاتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ﴾(الکھف:۲۷)

بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام بھیجے تھے وہ بھی آیاتِ الٰہیہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت کر کے سنایا کرتے تھے قیامت کے دن اللہ کے جہنم پر تعینات کئے ہوئے فرشتے مجرموں سے سوال کریں گے کہ:

﴿اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِنْکُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیَاتِ رَبِّکُمْ﴾ (الزمر:۷۱)

''کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیات پڑھتے تھے، اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہاں یہ درست ہے''۔

یعنی وہ اعتراف کریں گے کہ واقعی رسولوں نے ہمارے رب کی آیات کی تلاوت کی تھی۔ سورۂ قصص آیت نمبر ۵۹ بھی دیکھ لی جائے۔

قرآن سننے کے وقت نیک لوگوں کی حالت:

سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ ان پر تلاوتِ آیات کا کس قدر اثر ہوتا ہے اور ان کی ایک عجیب کیفیت ہوتی ہے ان کے دل کی دنیا ہی بدل جاتی ہے:

﴿اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا﴾ (سورۂ مریم:۵۸)

''جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات تلاوت کی جاتی تھیں تو وہ سجدے میں گر جاتے تھے اور گڑگڑا کر روتے تھے''۔

اس سے معلوم ہوا کہ آیات کو سن کر رقت اور بکا کی کیفیت کا طاری ہو جانا اور عظمتِ الٰہی کے آگے سجدہ ریز ہو جانا بندگانِ الٰہی کی خاص علامت ہے۔ (احسن البیان)

اس کے بعد ان بدکردار اور گناہ گاروں کا ذکر ہے جو آیات سن کر ٹس سے مس نہیں ہوتے:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا﴾ (مریم:۵۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پھر ان (نیک لوگوں کے جانے کے بعد) ایسے ناخلف (برے) لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، عنقریب انہیں اپنے انجامِ بد کا سامنا کرنا پڑے گا''

پکے سچے ایمان والوں کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ (الانفال:۲ تا ۴)

''ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ آیات ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، وہ جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں یہی پکے سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے ہی ان کے رب کے پاس بڑے درجے، مغفرت اور عزت کی روزی ہے''۔

گانا سننے والے کو تلاوت قرآن اچھی نہیں لگتی:

دنیا میں کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو موسیقی کے آلات سننا پسند کرتے ہیں لیکن تلاوت قرآن ان کو اچھی نہیں لگتی ان کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيَاتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلِیم﴾ (لقمان:۶،۷)

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو و بیہودہ باتیں خریدتے ہیں تا کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے، جب ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو تکبر کرتے ہوئے اس طرح منہ پھیر لیتے ہیں کہ گویا انہوں نے ان آیات کو سنا ہی نہیں گویا ان کے کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے''۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اللہ کی قسم کھا کر ''لھوالحدیث'' کی تفسیر گانا بجانا کے ساتھ کی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۳۰۹، مستدرک حاکم ۲/۴۱۱)

عرب لوگ جاہلی دور میں گانا سننے کے لئے لونڈیاں خریدتے تھے آج کیسٹیں، ویڈیو، سیڈیز، ٹی وی، وی سی آر وغیرہ کی فلمیں خریدی جارہی ہیں۔ ان لوگوں کے دلوں کی کیفیت بھی وہی ہوتی ہے، جو اللہ نے اس جگہ بیان فرمائی ہے۔ گانا سننے کے وقت دل خوش ہوتا ہے اور تلاوت کے وقت دل تنگ پڑ جاتا ہے۔

گانا بجانا حرام ہے، چنانچہ بخاری شریف کتاب الاشربۃ کی حدیث ۵۵۹۰ میں ہے کہ "لَیَکُوْنَنَّ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الحِرَ وَالحَرِیْرَ وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ" ''میری امت میں سے ایسی قومیں ضرور پیدا ہونگی جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گی''۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الخَمْرَ وَالمَیْسِرَ وَالکُوْبَۃَ''. (مسند احمد، ابوداؤد)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا اور ڈھولکی حرام کئے ہیں''۔

اس حدیث کے راوی علی بن جذیمہ نے کہا ہے کہ ''الکوبۃ'' سے مراد ''طبل''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں دے لی تھیں۔ (سنن ابی داؤد، تحریم النرد والشطرنج والملاھی للآجری، حدیث نمبر ۶۵، سنن الکبریٰ بیہقی، ج ۱، ص ۲۲۲)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ :مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ".

(الترغیب والترھیب، ج ۴، ص ۳۵۰، مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۱۳)

دو ایسی آوازیں ہیں جن پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے:

① خوشی کے وقت باجے کی آواز

② غم کے وقت شور مچانا اور پیٹنا

اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ بیاہ شادی اور خوشی کے موقعہ پر ڈھولکی اور گانا بجانا ناجائز ہے۔

دو مشہور تابعی مجاہد بن جبر اور محمد بن منکدر رحمہما اللہ فرماتے ہیں: "یُقَالُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یُنَزِّهُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَسْمَاعَهُمْ عَنِ اللَّهْوِ وَمَزَامِیْرِ الشَّیْطَانِ ؟اِجْعَلُوْهُمْ فِیْ رِیَاضِ الْمِسْکِ ثُمَّ یُقَالُ لِلْمَلَائِکَةِ: اَسْمِعُوْهُمْ حَمْدِیْ وَالثَّنَاءَ عَلَیَّ وَاَخْبِرُوْهُمْ اَنْ لَّاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ".

(تحریم النرد والشطرنج والملاھی للآجری، حدیث نمبر ۶۰، ۶۸)

"قیامت کے دن کہا جائے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے کانوں کو لھو و لعب اور شیطانی باجوں سے بچا کر رکھتے تھے؟ انہیں خوشبودار باغوں میں لے جاؤ، پھر فرشتوں سے کہا جائے گا انہیں میری حمد و ثناء سناؤ اور خوشخبری دے دو کہ انہیں نہ کوئی خوف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور نہ ہی کوئی غم ہوگا''۔

ایک سچے مسلمان کو جب معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ زنا' جوا' گانا باجا حرام ہیں تو وہ اپنے آپ کو حرام کام سے بچاتا ہے' لیکن دورِ حاضر میں بہت سے لوگ مسلمانی کا دعویٰ کرنے کے باوجود اور اپنے آپ کو پکے سچے مسلمان سمجھنے کے باوجود بالخصوص ڈرائیور طبقہ بسوں گاڑیوں میں اور عام دکاندار اپنی دکانوں میں اتنے گندے گندے گانے لگاتے ہیں۔ وی سی آر میں عریاں گلوکاراؤں کے بدبودار گندے گانے اور ان کے رقص اور غیر مہذبانہ حرکتیں سنتے اور دیکھتے ہیں۔ بلکہ آج کل موبائیلز میں بھی شیطانی گھنٹیاں اور ننگی فحش تصاویر بھی سنی اور دیکھی جارہی ہیں۔ ان لوگوں کو اگر قرآن مجید کی تلاوت سننے کا کہا جائے تو ان کے دل تنگ پڑ جاتے ہیں اور انکی طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھنا چاہئے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (نور:۱۹)

''بے شک وہ لوگ جو یہ پسند کرتے رہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلتی رہے تو ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے''۔

آپ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قرآن بھی سنایا کرتے تھے:

بات چل رہی تھی کہ تلاوتِ آیات بھی منصبِ نبوت میں داخل ہے چنانچہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام کے مجمعوں رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی آیات کی تلاوت کی۔ جمعہ کے خطبات میں بھی تلاوت کرتے تھے۔ نماز میں بھی تلاوت کرتے تھے جہری نمازوں میں جہری اور سری نمازوں میں سری تلاوت کرتے تھے۔ مسلم شریف میں ہے کہ آپ نماز عید میں سورۂ ق اور اِقْتَرَبَتِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّاعَةُ پڑھتے تھے۔

(کتاب صلاۃ العیدین، باب مایقرأ بہ فی صلوٰۃ العیدین، حدیث:۸۹۱)

صلوٰۃ فجر میں سورۃ طور، المؤمنون، التکویر، ق والقرآن المجید بھی پڑھ لیا کرتے تھے کبھی مغرب کی نماز میں بھی سورۃ طور اور المرسلات سنا دیا کرتے۔ جیسا کہ کتب احادیث میں موجود ہے۔

اور سورۂ ق، جمعہ کے خطبہ میں پڑھتے تھے۔

(مسلم، کتاب الجمعہ، باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبہ، حدیث:۸۷۳)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عیدین اور جمعہ میں پڑھنے سے یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ آپ بڑے مجمعوں میں یہ سورت پڑھا کرتے تھے، کیونکہ اس میں ابتدائے خلق، بعث ونشور، معاد وقیام، حساب، جنت ودوزخ، ثواب وعقاب اور ترغیب وترھیب کا بیان ہے۔ آپ رات کے قیام میں بھی لمبی تلاوت کیا کرتے تھے۔

کئی دفعہ تو سورۂ بقرہ، نساء، اور آل عمران ایک ہی رکعت میں پڑھ جاتے تھے۔ (مسلم)

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی بحرِ طویل کے یہ شعر پڑھے ہیں:

فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
اَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا
بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ
اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِيْنَ الْمَضَاجِعُ

(مسند احمد: ۳/۴۵۱، بخاری کتاب الادب، باب ھجاء المشرکین)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① ہم (یعنی صحابہ کرام) میں اللہ کے ایک ایسے رسول ہیں جو اس کی کتاب (قرآن) کی تلاوت اس وقت بھی کرتے ہیں جب صبح کی مشہور چمکنے والی مشہور روشنی پھوٹتی ہے۔

② انہوں نے ہمیں گمراہی کے بعد ہدایت کا راستہ دکھایا اسی لیے تو ہمارے دلوں میں یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ جو بات بھی بتائیں وہ ضرور سچی اور واقع کے عین مطابق ہوتی ہے۔

③ رات کے وقت ان کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے یعنی اللہ کی عبادت میں رات گزار دیتے ہیں جبکہ مشرک لوگوں کی رات نیند میں غوطے لگاتے ہی گزر جاتی ہے۔

کئی دفعہ آپ کوئی مسئلہ بیان فرماتے اور بعد میں اس کی تصدیق وتائید میں ایات پڑھ دیتے مثلاً ایک دفعہ آپ نے تقدیر کا مسئلہ بیان کیا بعد میں ان ایات کی تلاوت کی:

﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى﴾ (اللیل:۵۔۱۰)

ایک دفعہ آپ نے حدیث قدسی بیان کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لاَ عَیْنٌ رَأَتْ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ''بعد میں فرمایا اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لو:

﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾

(بخاری تفسیر القرآن، باب (فلا تعلم نفس ما اخفی لھم ۔۔۔۔حدیث:۴۷۷۹)

آپ ﷺ سواری پر بھی تلاوت کرلیا کرتے تھے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو فتح مکہ والے دن اپنی سواری پر سورۂ فتح کی تلاوت کرتے دیکھا۔

(بخاری، المغازی، باب این رکز۔۔۔:۴۲۸۱)

آپ ﷺ کی تلاوت ترتیل سے ہوتی تھی، حروف مدہ میں مد کرتے تھے۔

(بخاری، فضائل القرآن، باب الترتیل فی القراۃ:۵۰۴۴تا۵۰۴۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی تلاوت کی آواز بہت اچھی تھی اللہ تعالیٰ بھی آپ کی تلاوت سنتا تھا۔(بخاری،۷۵۱)

منافق قرآن کی تلاوت پسند نہیں کرتے تھے:

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے گدھے پر سوار ہو کر گئے اور یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے حتی کہ راستے میں لوگوں کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، بتوں کے پجاری، مشرک اور یہود سب ہی موجود تھے ان میں عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق بھی تھا اور صحابی رسول عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ کے گدھے کے پاؤں سے اڑنے والی گرد مجلس کے لوگوں پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا: "لَا تُغَبِّرُوا عَلَينا" ہمیں تو غبار آلود نہ کرو۔ نبی ﷺ نے انہیں سلام کہا پھر آپ وہاں ٹھہر گئے۔ گدھے سے نیچے اترے، انہیں اللہ کی طرف دعوت دی اور ان پر قرآن کی تلاوت کی تو عبداللہ بن ابی (منافق) کہنے لگا: "اَيُّهَا الْمَرءُ اَلَا اَحسَنَ مِن هَذَا اِن كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُوذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارجِع اِلَى رَحلِكَ فَمَن جَائَكَ مِنَّا فَاقصُص عَلَيهِ" (اے تلاوت کرنے والے شخص!) اس قرآن سے زیادہ اچھی بات اور کوئی نہیں اگر یہ واقعی حق ہے تو بھی تو ہماری مجالس میں قرآن سنا کر ہمیں تنگ نہ کیا کر اپنے گھر چلا جا۔ وہاں تیرے پاس ہمارا جو شخص بھی آجایا کرے اسے بیان کر دیا کر۔

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! "اِغشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذَالِكَ" آپ ہماری مجالس میں ضرور تشریف لایا کریں اور ہمیں قرآن سنایا کریں کیونکہ ہم آپ کی تلاوت کو پسند کرتے ہیں چنانچہ مسلمین، مشرکین اور یہود ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے حتی کہ لڑائی تک نوبت پہنچ چلی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ انہیں آوازیں آہستہ کرنے کی تلقین کررہے تھے تاکہ وہ خاموشی اختیار کریں (معاملہ رفع دفع ہوجائے) پھر سوار ہوکر سعد بن عبادہ کے پاس چلے گئے اور انہیں عبداللہ بن ابی کی کرتوت سے آگاہ کیا تو سعد نے آپ سے کہا کہ ''اُعفُ عَنہُ وَاصفَح'' آپ اس سے درگزر کیجیے یہ دراصل اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے آپ سے حسد رکھتا ہے اور جلتا ہے۔ (بخاری، الاستئذان، باب التسلیم فی مجلس فیہ اخلاط الخ: ۶۲۵۴)

آپ ﷺ کی تلاوت سن کر جن بھی مسلمان ہوگئے:

رسول اللہ ﷺ کی تلاوت سن کر جن مسلمان ہوئے اور داعی اسلام بن کر اپنی قوم کی طرف چلے گئے:

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے قریب نخلہ وادی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جنوں کو تجسس تھا کہ آسمان پر ہم پر بہت سختی کردی گئی ہے اور اب ہمارا وہاں جانا تقریباً ناممکن بنادیا گیا ہے، کوئی بہت ہی اہم واقعہ رونما ہوا ہے جس کے نتیجے میں ایسا ہوا ہے چنانچہ مشرق ومغرب کے مختلف اطراف میں جنوں کی ٹولیاں واقعے کا سراغ لگانے کے لئے پھیل گئیں، ان ہی میں سے ایک ٹولی نے رسول اللہ ﷺ کا قرآن سنا اور یہ بات سمجھ لی کہ نبی ﷺ کی بعثت کا یہ واقعہ ہی ہم پر آسمان کی بندش کا سبب بنا ہے اور جنوں کی یہ ٹولی آپ پر ایمان لے آئی اور جاکر اپنی قوم کو بھی بتلایا۔

(مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب الجھر بالقراۃ فی الصبح ۔۔۔ حدیث: ۴۴۹)

صحیح بخاری میں بھی بعض باتوں کا تذکرہ ہے۔ دیکھئے کتاب مناقب الانصار باب ذکر الجن، بعض دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ جنوں کی دعوت پر ان کے ہاں بھی تشریف لے گئے اور انہیں جاکر اللہ کا پیغام سنایا اور متعدد دفعہ جنوں کا وفد آپ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا۔ (فتح الباری، تفسیر ابن کثیر، احسن البیان: ۱۴۲۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی ہیں۔

﴿وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِيْنَ قَالُوْا يَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُسْتَقِيْمٍ يَا قَوْمَنَا اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الاحقاف:۲۹تا۳۲)

''اور یاد کرو جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا تا کہ وہ (آپکا) قرآن سنیں پس جب وہ اس (نبی کے) پاس آ حاضر ہوئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے چپ ہوجاؤ پھر جب (آپ کی طرف سے) تلاوت اختتام کو پہنچی تو وہ اپنی قوم کو خبردار کرنے کی خاطر واپس لوٹ گئے (جا کر) کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً ایک ایسی کتاب (کی تلاوت) سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور سیدھے راستے کی طرف ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم اللہ کے داعی کی بات مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ تو اللہ تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے بھی پناہ دے گا۔ اور جو لوگ بھی اللہ کے داعی کی بات نہیں مانیں گے تو وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہی اللہ کے سوا اور کوئی ان کے مددگار ہوں گے''۔

دیکھئے! ایسی مخلوق بھی نبی ﷺ سے پہلی دفعہ تلاوت قرآن سن کر ایمان سے مشرف ہی نہیں ہوئی بلکہ داعی اسلام بن کر گئی اور اپنی قوم کو بھی دعوت الی اللہ دینے لگی خوشخبری بھی سنانے لگی اور ڈرانے بھی لگی۔ سورۂ جن کی ابتدائی آیات میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر لوگ اپنی عورتوں اور بچوں کو تلاوت نہیں سننے دیتے تھے۔

تلاوت قرآن سے کافر ڈرتے تھے کہ کہیں ان کے بچے اور عورتیں ان کا دین نہ چھوڑ دیں۔

دیکھئے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کافروں سے تنگ آ کر مکہ سے نکل گئے تھے اور حبشہ کی طرف جانے کا ارادہ تھا۔ راستے میں قارہ قبیلہ کا سردار حارث بن زید یا مالک بن زید معروف بہ ابن دغنہ ملا، جو ان کو اپنی پناہ میں واپس لے گیا۔ اس نے آپ کے مناقب وفضائل بیان کئے ''**انک تکسب المعدوم و تصل الرحم وتحمل الکل وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق**'' پھر قریش کے دیگر سرداروں سے بھی بات چیت کی اور ان کے مناقب وفضائل ان کے سامنے رکھے انہوں نے اس کی پناہ کو قبول کیا اور ساتھ یہ بات کی کہ ابو بکر کو کہو کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں ہی کیا کریں گے اسی میں نماز پڑھیں گے اور اسی میں جتنا چاہیں قرآن پڑھیں اور اونچی آواز سے قرآن کی تلاوت نہ کریں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو گمراہ کر دیں گے۔ ابن دغنہ نے ابو بکر سے یہ بات کی۔ کچھ مدت کے لئے تو ابو بکر اپنے گھر میں ہی اللہ کی عبادت کرتے رہے اور نماز میں تلاوت بلند آواز سے نہیں کرتے تھے اور گھر میں ہی قراءت کرتے رہے پھر انہوں نے مناسب سمجھا کہ اپنے گھر کے ملحقہ صحن میں ایک مسجد بنالیں چنانچہ وہ اسی میں نماز پڑھنے لگ گئے اور تلاوتِ قرآن بھی کرتے تھے تلاوت بھی اونچی کرتے۔ یہ دیکھ کر مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے وہاں جمع ہو جاتے اور ابو بکر جب قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو بہت روتے تھے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے تھے وہ عورتیں اور بچے یہ منظر دیکھ کر تعجب کرتے اور انہیں دیکھتے تھے۔ قریش کے سرداروں نے یہ پوری بات ابن دَغِنہ کو بتائی اور کہا کہ ابو بکر کو گھر سے باہر اونچی تلاوتِ قرآن سے منع کر ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو گمراہ کر دے گا۔ ابن دغنہ ابو بکر کے پاس آ کر کہنے لگا کہ یا تو آپ اپنے گھر میں ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پڑھیں یا پھر میری پناہ سے میری طرف سے تمہیں جواب ہے ابوبکر نے کہا: ''انی اردجوارک وارضی بجوار الله عز وجل'' میں اللہ کی پناہ کے ساتھ راضی ہوں اور مجھے تیری پناہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

(بخاری، مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی ﷺ واصحابہ الی المدینۃ: ۳۹۰۵)

حبشیوں کا قرآن کی تلاوت سن کر رو پڑنا:

حبشہ میں موجود مہاجرین اور جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جب حبشہ کے بادشاہ نے اپنے پاس بلایا اور اپنے علماء اور عباد و زہاد کو بھی وہاں جمع کیا پھر جعفر کو قرآن کی تلاوت کا حکم دیا تو انہوں نے سورت مریم کی تلاوت کی جس میں عیسیٰ علیہ السلام کی اعجازی ولادت اور ان کی عبدیت و رسالت کا ذکر ہے جسے سن کر وہ بڑے متاثر ہوئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاِذَا سَمِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (سورۃ المائدہ: ۸۳۔۸۵)

''اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ (قرآن) سنتے ہیں تو آپ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے اس لئے تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو حق کی شھادت دیتے ہیں اور ہمارے پاس کونسا عذر ہے کہ ہم اللہ اور ہمارے پاس آنے والے حق پر ایمان نہ لائیں حالانکہ ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو نیک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی رفاقت میں داخل کردے گا اس لئے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی اس بات کی وجہ سے ایسے باغات دے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں یہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور نیک لوگوں کا یہی بدل ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرآن کی تلاوت وسماع سے رو پڑنا:

۱۔ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿یَاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ﴾ (الحج:۱)

''لوگو! اللہ سے ڈرو کیوں کہ قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے''۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جانتے ہو وہ کونسا دن ہے؟ یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے کہے گا کہ آگ کی فوج بھیجو۔ وہ عرض کریں گے الٰہی! آگ کی فوج کون اور کتنی ہے؟ ارشاد ہوگا کہ ہزار میں سے نوسو ننانوے دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور بہشت میں ایک داخل کیا جائے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سن کر بے اختیار رو پڑے۔ (ترمذی، تفسیر سورۃ حج)

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں عموماً لمبی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن آپ نے سورت یوسف شروع کی جب آپ ﴿اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْۤ اِلَی اللّٰهِ﴾ (یعقوب) نے کہا میں تو اپنے رنج وغم کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہوں) پر پہنچے تو آپ کی چیخیں نکل گئیں۔ (بخاری، ۹۹)

حضرت حسن کہتے ہیں کہ معمول کے مطابق رات کو جب عمر رضی اللہ عنہ تلاوت فرماتے تو بعض آیات پر پہنچ کر رو پڑتے اور روتے روتے گر پڑتے یہاں تک کہ لوگوں کو آپ کی عیادت کے لئے آپ کے پاس جانا پڑتا تھا۔ (مختصر قیام اللیل، ۹۹۔۱۰۲)

انہیں جیسے لوگوں کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا وَ يَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ وَيَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا﴾ (بنی اسرائیل:۱۰۷۔۱۰۹)

بے شک جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ان پر جب اس قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ تھوڑیاں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے، ہمارے رب کا وعدہ بلا شک وشبہ پورا ہو کر ہی رہنے والا ہے وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں تو یہ قرآن ان کی عاجزی اور خشوع کو اور زیادہ کر دیتا ہے۔

۳۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک ایسی مبارک جماعت کی صحبت میں رہا ہوں جو اپنے رب کے لئے اس کالی رات کو سجدوں اور قیام میں گزار دیا کرتی تھی۔ ان کے رخساروں پر آنسو بہتے تھے، وہ لوگ کبھی رکوع میں کبھی سجدہ میں گر پڑتے اور اپنی رہائی کے لئے اپنے رب کو رات بھر پکارا کرتے تھے۔ (قیام اللیل)

نبی ﷺ پر جب آیات نازل ہوتی تھیں تو آپ تازہ تازہ وحی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے تلاوت کر کے انہیں سنا دیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری و دیگر کتب حدیث میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً آیات لعان، آیات براءت عائشہ رضی اللہ عنہا، آیات ظہار وغیرہ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ پر سورۃ والمرسلات نازل ہوئی اور ہم آپ کے منہ سے وہ سورت تر بتر لے رہے تھے۔ (بخاری، جزاء الصید باب مایقتل المحرم من الدواب:۱۸۳۰) یعنی ابھی ابھی نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی تلاوت قرآن سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(30)

دوسرا منصبِ نبوت ا۔(تزکیہء نفس)

﴿ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴾

سامعین حضرات! میں نے سابقہ خطبہ میں اس آیت کریمہ "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ" الخ میں مذکور نبوت کا پہلا منصب یعنی تلاوتِ قرآن کریم بیان کیا تھا آج کے اس خطبہ میں میں چاہتا ہوں کہ آپ حضرات کی خدمت میں نبوت کے دوسرے منصب پر کچھ روشنی ڈالوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس موضوع کو بھی مدلل و مفصل بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تزکیہ کا مفہوم:

میرے دوستو اور بزرگو! لفظ تزکیہ "زکا" سے بنا ہے اور زَکَا یَزْکُو فعل لازم ہے اور اس کا معنی پاک صاف ہونا، سنورنا اور درست ہونا ہے اور تزکیہ زَکّٰی یُزَکِّی فعل متعدی کا مصدر ہے اور اس کا معنی ہے، پاک صاف کرنا، سنوارنا، درست کرنا۔ اور زکوٰۃ کو زکوٰۃ اسی لئے کہتے ہیں کہ اس سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (النور:۲۱)

"اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی پاک صاف نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے اور اللہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے"۔

اس آیت کریمہ میں "زَکَا" لازم اور "یُزَکِّی" متعدی دونوں لفظ استعمال ہوئے ہیں۔قرآن حکیم میں تزکیہ کی نسبت کبھی انسان کی طرف ہوئی ہے اور کبھی انبیاء کی طرف اور کبھی اللہ کی طرف۔مثلاً:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا﴾ (الشمس:۹،۱۰)

"جس کسی نے اپنے نفس کو پاک صاف کیا تحقیق وہ کامیاب ہوا اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا تحقیق وہ ناکام ونامراد ہوا"۔

مذکورہ فرمان باری تعالیٰ میں انسان کی طرف تزکیہ کی نسبت کی گئی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمان "اَلَّذِی یُؤْتِی مَالَهٗ یَتَزَكّٰی" میں تَزَکّٰی کی نسبت انسان کی طرف کی گئی ہے۔ یہ نسبت اس معنی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مجبور محض نہیں بنایا بلکہ مختار بنایا ہے اور اسے دونوں راستے دکھا دیئے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا﴾ (الدھر:۳)

"بے شک ہم نے انسان کو راستہ دکھایا ہے اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا"۔

مطلب یہ کہ ہم نے انبیاء علیہم السلام، کتب سماویہ اور داعیانِ حق کے ذریعے سے صحیح راستے کو بیان کر دیا ہے۔اسی طرح غلط راستے کی بھی نشاندہی کر دی ہے۔اب یہ اس کی مرضی ہے کہ اطاعت الٰہی کا راستہ اختیار کر کے شکر گزار بندہ بن جائے یا نافرمانی کا راستہ اختیار کر کے ناشکرا بن جائے، جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوْبِقُهَا أَوْ مُعْتِقُهَا"۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء)

"ہر شخص، صبح کے وقت نکلتا ہے تو اپنے نفس کو فروخت کرنے والا ہوتا ہے، پھر یا تو اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاک کرنے والا ہوتا ہے یا اسے آزاد کرنے والا اگر گناہ کمالے گا تو اسے برباد کردے گا اور اگر نیکی کمائے گا تو اسے دوزخ سے آزاد کرائے گا۔

اس سے ثابت ہوا کہ نیکی کر کے اور گناہ سے بچ کر ہی انسان اپنا تزکیہ کر سکتا ہے۔

﴿اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی﴾ (واللیل: ۱۸) کا یہی مطلب ہے۔

نبی ﷺ نے کس طرح کا تزکیہء نفس کیا؟

نبی ﷺ کی طرف جو تزکیہ کی نسبت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ تزکیہ کرتے تھے تو یہ اس اعتبار سے ہے کہ آپ ﷺ چونکہ اللہ کی وحی کے مطابق نیکی کا راستہ بتاتے تھے تاکہ لوگ اس پر چلیں اور بدی کی نشان دہی بھی کرتے تھے تاکہ وہ اس سے بچیں اور نیکی اور بدی کے انجام سے آگاہ کرتے تھے اور احسن سے احسن اور عام فہم اسلوبِ بیان اختیار کرتے تھے۔

نیز حدودِ الٰہیہ نافذ کرتے اور مساکین وغیرہ کے لیے لوگوں سے صدقہ وخیرات وصول کرتے۔ نیز انہیں کفارات کا بھی حکم دیتے، جس کی وجہ سے ان کا تزکیہ ہو جاتا۔ اسی طرح انہیں گناہوں سے نفرت دلاتے اور نیکی کی محبت کا شوق دلاتے اور اسی طرح آپ نے انہیں حصولِ جنت کی محنت وکوشش اور دوزخ سے بچاؤ کی تگ ودو میں لگایا، انہیں دنیا سے بے رغبتی کا سبق دیا اور فکرِ آخرت ذہن نشین کرنے کی تلقین کی، ذکرِ الٰہی اور خوفِ الٰہی کا درس دیا۔ اور اچھے اخلاق مثلاً بردباری، سچائی، امانت داری، اعتدال، عدل وانصاف، زبان کو گالی اور فحش گوئی سے محفوظ رکھنا وغیرہ کے ساتھ اپنے نفس کو مزیّن وآراستہ کرنے کا درس دیا اور برے اور گھٹیا اخلاق (مثلاً جھوٹ، بدسلوکی، ایذا رسانی، کبر وغرور، حسد وبغض، بدنظمی، بدکلامی، گالی گلوچ، بے حیائی اور فحاشی وغیرہ) سے اپنے نفس کو پاک صاف رکھنے کی تاکید وتلقین کی اور اعترافِ گناہ اور توبہ کا حکم دیا۔

نیز اچھی صحبت کے فائدے اور بری صحبت کے نقصانات سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

"مَثَلُ الجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الكِيْرِ فَحَامِلُ المِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحاً طَيِّبَةً وَنَافِخُ الكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً"۔

(بخاری' کتاب الذبائح والصید' باب المسک)

"اچھے اور برے ساتھی کی مثال عطر فروش اور لوہے کی بھٹی جلانے والے لوہار کی طرح ہے۔ عطر فروش یا تو خود تجھے کوئی خوشبو تحفہ میں دے دے گا یا تم اس سے خوشبو خرید لو گے۔ یا کم از کم اس سے تجھے خوشبو ضرور حاصل ہوگی۔ اور تو بھٹی جلانے والے لوہار کے پاس بیٹھے گا تو وہ یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم تو اس سے بدبو ضرور محسوس کرے گا"۔

دوستو! دیکھئے یہ کتنی اچھی مثال ہے کہ نیک کے پاس بیٹھنے سے انسان خود نیک بن جاتا ہے، اپنا تزکیہ کر لیتا ہے، اپنے نفس کو حسن اخلاق اور اچھی عادات کے ساتھ مہذب بنا لیتا ہے۔ اور برے آدمی کی صحبت اختیار کر کے انسان بد اخلاق اور بد کردار بن جاتا ہے۔ جس طرح اچھے صاف ستھرے آموں کی ایک ٹوکری میں ایک خراب آم رکھ دیا جائے تو چند دنوں بعد سارے آم بدبودار ہو جائیں گے۔ یہی حال انسان کا ہے۔

دیکھئے جاہلی شاعر طرفہ بن عبد بکری نے کیا ہی خوب کہا:

عَنِ المَرْءِ لاَ تَسْأَلْ وَأَبْصِرْ قَرِيْنَهُ

فَإِنَّ القَرِيْنَ بِالمُقَارِنِ يَقْتَدِيْ

"جب کسی آدمی کا حال معلوم کرنا ہو تو اس کے متعلق مت پوچھو بلکہ اس کے دوستوں اور ساتھیوں کے متعلق پوچھ لو' کیونکہ دوست اپنے دوست کی ہی اقتدا کرتا ہے"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذَا کُنتَ فِیْ قَوْمٍ فَصَاحِبْ خِیَارَھُم

وَلَا تَصْحَبِ الْاَرْدٰی فَتُرْدٰی مَعَ الرَّدِی

''جب تو کسی قوم میں ٹھہرے تو ان میں سے اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کر اور اوباش اور نکمے لوگوں کے ساتھ نہ رہنا کیونکہ وہ تمہیں بھی لے ڈوبیں گے''۔

(سبع المعلقات' معلقہ نمبر ۲' شعر نمبر ۱۰۸' ۱۰۹)

اللہ تعالیٰ کی طرف تزکیہ کی نسبت کا مطلب:

اور اللہ کی طرف جو تزکیہ کی نسبت کی گئی ہے وہ نسبت اس اعتبار سے ہے کہ چونکہ اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی بھی ،خود اپنا تزکیہ نہیں کر سکتا ہے اللہ کی مشیت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔خلاصہ یہ ہے کہ انسان کی طرف نسبتِ تزکیہ،اللہ اور رسول کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے اور نفس کو اس کے ساتھ مہذب و آراستہ کر لینے کے اعتبار سے ہے اور نبی کی طرف نسبت ،ارشاد اور رہنمائی کے اعتبار سے ہے۔اور اللہ کی طرف نسبت ،توفیق اور تزکیہ پیدا کرنے کے لحاظ سے ہے "فَلَا مُنَافَاۃَ" یہ اسی طرح ہے جس طرح کہ نبی ﷺ کی طرف ہدایت دینے کی نسبت بھی کی گئی ہے کہ آپ ہدایت دیتے ہیں مثلاً:

﴿وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ (الشوریٰ:۵۲)

''اور بے شک آپ لوگوں کو صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتے ہیں''۔

اور اس کی آپ سے نفی بھی کی گئی ہے کہ آپ ہدایت نہیں دے سکتے مثلاً:

﴿اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ﴾ (القصص:۵۶)

''بے شک آپ جس سے محبت رکھتے ہیں اسے ہدایت نہیں دیتے اور لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے''۔

مطلب یہ ہے کہ دل میں ہدایت داخل کرنا یہ صرف اللہ کا کام ہے اسی طرح اللہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تزکیہ اور اس کی توفیق کے بغیر کوئی اپنے آپ کو گناہوں سے پاک وصاف نہیں کر سکتا۔ یہی معنی ہے ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کا۔

آپ حضرات اس کی مثال ایسے ہی سمجھیں، جیسے قرآن مجید میں دلوں میں الفت ڈالنے کا مسئلہ ذکر ہوا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور اس کا بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان یاد کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ إِخْوَانًا﴾ (آل عمران:۱۰۳)

''یعنی اللہ کی وہ نعمت واحسان یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہے (اور ابھی تک ہے) جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور دلوں کو ملا دیا تو تم اس کی نعمت کے ساتھ ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن گئے''۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ﴾ (الانفال:۶۳)

''یعنی اللہ ہی نے ان مومنین (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے درمیان الفت ڈالی ہے''

اور نبی ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (الانفال:۶۳)

''اگر آپ زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دلوں میں الفت نہیں ڈال سکتے تھے لیکن اللہ ہی نے ان کے درمیان الفت ڈالی ہے بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے بڑی حکمت والا ہے''۔

اور یہ بات ثابت شدہ ہے کہ نبی ﷺ دو فریقوں کے درمیان صلح کرا دیتے تھے جس کی وجہ سے ان کے دل مل جاتے اور الفت پیدا ہو جاتی تھی۔ تو اس سے پتہ چلا کہ فریقین کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھانا اور ان کی بات سننا اور ان کو صلح پر آمادہ کرنا یہ نبی ﷺ کا کام ہوتا تھا لیکن دلوں میں الفت ڈال دینا اور محبت پیدا کر دینا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ نبی ﷺ کے صلح کرانے کے ثبوت کے لیے دیکھئے صحیح بخاری کتاب الاحکام 'باب" **الامام یأتی قوما فیصلح بینھم** "

اپنے منہ میاں مٹھو بننا پسند نہیں:

اسی لئے تو اپنے منہ میاں مٹھو بننا پسند نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ (النجم:۳۲)

''پس تم اپنی پاکیزگی آپ بیان نہ کیا کرو وہی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے''۔

یہودی اپنے منہ آپ میاں مٹھو بنتے تھے، اپنے آپ کو پاک باز کہتے، خود ہی اپنا تزکیہ بیان کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاءُ﴾

(النساء:۴۹)

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنا تزکیہ خود بیان کرتے ہیں؟ بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے پاک صاف کرتا ہے''۔

اپنے منہ اپنی مدح یا تعریف وغیرہ پسند نہیں کی گئی۔ اسلام میں انتہائی تواضع پسند کی گئی ہے۔ دیکھئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نام 'برّہ' (نیکیوں کی جامع، بہت نیک) تھا تو زینب کا یہ نام سن کر کہا جانے لگا کہ: "**تُزَكِّي نَفْسَهَا**" زینب تو اپنی تعریف آپ کرتی ہے یہ خود اپنا تزکیہ کرتی ہے تو نبی ﷺ نے اس کا نام بدل کر زینب (ایک خوبصورت مہک دار پودا) نام رکھ دیا۔ (بخاری الادب باب تحویل الاسم:۶۱۹۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کمال تزکیہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تواضع دیکھئے، اپنی وفات کے وقت وصیت کر رہی ہیں:

''وَادفِنِّی مَعَ صَوَاحِبِی بَالبَقِیعِ لاَ اُزَکّٰی اَبَدًا''۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ وابی بکر وعمر: ۱۳۹۱)

مجھے میری صاحبات (یعنی دوسری امہات المومنین) کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا (بوجہ تواضع اور کسرِ نفسی کے کہتی ہیں کہ) ''لاَ اُزَکّٰی اَبَدًا'' ''یوں میرا کبھی بھی تزکیہ اور تعریف نہیں کی جائے گی''۔

یعنی مجھے حجرہ نبویہ میں دفن کرنا ضروری نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے میرا تزکیہ ہوگا کہ یہ بیوی بڑی عزت والی ہے کہ دوسری بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں اور یہ خاص آپ ﷺ کے ساتھ دفن ہوئی۔ ان کی وفات کے قریب ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس جانے کی اجازت مانگ رہے تھے لیکن وہ اجازت نہیں دیتی تھیں، کہتی تھیں کہ مجھے ڈر ہے کہ میرا تزکیہ بیان کریں گے۔ بہرحال وہ ان کی اجازت سے اندر داخل ہو گئے اور ان کی خوبیاں مناقب بیان کرنے لگے تو انہوں نے کہا ''دَعْنِی مِنْ تَزْکِیَتِکَ'' میرا تزکیہ بیان نہ کرو پھر فرماتی ہیں ''وَاللّٰہِ لَوَدِدتُّ اَنِّی کُنتُ نَسْیًا مَنْسِیًّا'' ''اللہ کی قسم! کاش میں نسیاً منسیا ہوتی۔ (مسند احمد: ۳۴۹/۱)

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تزکیہ کیا:

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے آس پاس صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی، فرمایا:

''بَایِعُونِی اَنْ لاَّ تُشْرِکُوا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلاَ تَسْرِقُوا وَلاَ تَزْنُوا وَلاَ تَقْتُلُوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ''۔(بخاری: الایمان باب نمبر ۱ احدیث: ۱۸)

''اے میرے صحابہ ان باتوں پر میری بیعت کرلو:

① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔

② چوری نہیں کرنی۔

③ زنا نہیں کرنا۔

④ اپنی اولاد کو قتل نہیں کرنا۔

⑤ کسی پر بہتان نہیں لگانا۔

⑥ نیکی کے کام میں نافرمانی نہیں کرنی۔

جو وفاداری سے یہ کام نبھائے گا، اللہ اسے اجر وثواب دے گا اور جو ان میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے گا اگر اسے دنیا میں سزا مل گئی تو اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر اس پر اللہ نے پردہ ڈال دیا تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے اگر اللہ اسے معاف کرنا چاہے گا تو معاف کردے گا اور اگر سزا دینا چاہے گا تو سزا دے گا۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے ان باتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کا تزکیہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الممتحنہ: ۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے نبی! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ:

① وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔

② چوری نہ کریں گی۔

③ زنا کاری نہ کریں گی۔

④ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی۔

⑤ کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود گھڑ لیں۔

⑥ کسی نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔

تو آپ ﷺ ان سے بیعت لے لیں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کیا کریں اور بے شک اللہ ہی بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔

شرعی حد نافذ کر کے تزکیہ:

ایک عورت تزکیہ کی خاطر خود آ حاضر ہوئی۔

قبیلہ غامدیہ کی ایک عورت تھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر چار مرتبہ اقرار کیا کہ وہ زنا کی مرتکب ہوئی ہے اور ناجائز حمل ہے۔

آپ ﷺ نے اسے پہلے اقرار کرنے پر فرمایا: واپس چلی جاؤ! اللہ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔ مگر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے ماعز اسلمی کی طرح ٹالنا چاہتے ہیں، میں تو زنا سے حاملہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم نہیں مانتی تو چلی جاؤ اور وضع حمل کے بعد آنا۔

چنانچہ وضع حمل کے بعد اپنا تزکیہ کروانے والی وہ عورت بچے کو ساتھ لے کر آئی اور کہنے لگی: اب مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور اس بچے کو دودھ پلاؤ دودھ چھوڑانے کے بعد آنا۔ پھر وہ دودھ چھوڑانے کے بعد آئی اور روٹی کا ایک ٹکڑا بھی ساتھ لے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئی ۔ بچے کو روٹی کا ٹکڑا کھلا کر آپ کو دکھایا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اب اس کا دودھ چھوٹ گیا ہے، اور دیکھئے اب یہ روٹی کھانے لگا ہے۔ تب آپ نے بچے کو پرورش کے لئے ایک شخص کے حوالے کیا اور اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا (سنن ابی داؤد: ۱۰۳۳)۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شرعی حد نافذ کرنا گناہ کے ارتکاب کرنے والے انسان کے لیے رحمت الٰہیہ اور تزکیہ نفس اور گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے۔ الحدود کفارۃ شرعی حدود گناہوں کا کفارہ ہیں۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین

والحمدللہ رب العالمین .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(31)

دوسرا منصب ۲: تزکیہ نفس:

تزکیہ نفس کے لیے فرائض کی پابندی اور کبائر سے اجتناب ضروری ہے۔

﴿ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴾

آج کے خطبہ میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ تزکیہ نفس اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک فرائض کی پابندی نہ کی جائے اور کبیرہ گناہوں مثلاً چوری، زنا، سود خوری، جھوٹ، والدین کی نافرمانی، ترک صوم وصلوۃ وغیرہ سے پرہیز نہ کیا جائے چنانچہ ہمارے پیارے شیخ حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے' دل سے بھی مانتا ہے۔ لیکن نماز نہیں پڑھتا' زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، روزہ نہیں رکھتا' توفیق کے باوجود حج نہیں کرتا' اس کے صاف ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا صرف زبان کے ساتھ ذکر جتنا مرضی کرتا رہے۔ جب کلمہ پڑھنا ہے تو تمام احکام پر عمل کرنا ہوگا' پورے اسلام میں داخل ہونا ہوگا' فرائض کی پابندی کرنا ہوگی اور شرک' ناحق قتل' زنا' بہتان' چوری' شراب اور دوسری نافرمانیوں سے اجتناب کرنا ہوگا۔ جب صحیح ایمان آتا ہے تو دل ان آلائشوں سے پاک ہوجاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھئے! وہ گناہ جو پہلے ان کی گھٹی میں پڑے ہوئے تھے، ایمان لانے کے بعد انہوں نے یکسر چھوڑ دیئے۔ توحید قبول کی تو شرک کو اس طرح چھوڑا کہ کسی جگہ اگر شرکیہ خیال پیدا ہونے کا امکان ہوتا تو پہلے ہی اس کی بیخ کنی کر دیتے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے تو اسے مخاطب کر کے فرمانے لگے:

"إِنِّیْ أَعْلَمُ أَنَّکَ حَجَرٌ وَلَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ". (بخاری الحج باب ماذکر فی الحجر الاسود: ۱۵۹۷)

''مجھے معلوم ہی ہے کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا''۔

وہ درخت جس کے نیچے آپ ﷺ نے بیعت رضوان لی تھی بعد میں کچھ لوگ وہاں اکٹھے ہونے لگے اور نماز پڑھنے لگے۔ عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو انہیں ڈانٹا اور اس درخت کے کاٹنے کا حکم جاری کر دیا۔

زنا، جس کے قصے وہ جاہلیت میں فخر سے بیان کیا کرتے تھے انہوں نے اس طرح چھوڑا کہ پرانی آشنائیاں اور گناہ کی دعوتیں' بھی دوبارہ انہیں ملوث نہ کر سکیں۔

مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بڑے بہادر اور دلیر آدمی تھے۔ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک ایسے کام پر مقرر فرمایا جو ایک زبردست بہادر اور دلیر آدمی ہی کر سکتا ہے۔ فرمایا مکے میں مظلوم مسلمان گرفتار ہیں تم جاؤ انہیں چھڑا کر لاؤ۔ یہ وہاں جاتے، پہرے داروں سے بچ کر دیواریں پھلانگ کر، جس کو اٹھانا ہوتا کندھے پر اٹھا کر دوبارہ دیوار پھلانگتے' باہر پہاڑوں میں اس کی زنجیریں کھولتے اور ساتھ لے کر مدینہ آجاتے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ مکہ سے قیدیوں کو اٹھا کر مدینہ لایا کرتے تھے۔ اور مکہ میں ایک بدکار عورت جسے ''عناق'' کہا جاتا تھا ان کی دوست تھی اور مرثد نے مکہ میں قید، ایک ساتھی سے اسے اٹھا کر لانے کا وعدہ کیا تھا۔ مرثد نے بیان کیا کہ میں مکہ میں آیا' چاندنی رات تھی' ایک دیوار کے سائے کے نیچے کھڑا تھا کہ ''عناق'' آئی اس نے دیوار کے ساتھ سایہ دیکھا تو اس کی طرف بڑھی۔ مجھے دیکھا تو پہچان لیا' کہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگی: ''مرثد ہو؟'' میں نے کہا: ''مرثد ہوں۔'' کہنے لگی ''مَرْحَبًا وَّأَهْلًا'' خوش آمدید۔ آج رات ہمارے پاس ٹھہرو رات یہیں گزارو۔ میں نے کہا ''اے عناق! اللہ نے زنا حرام کر دیا ہے۔'' کہنے لگی: ''اے خیموں والو! یہ وہ شخص ہے جو تمہارے قیدی اٹھا کر لے جاتا ہے۔ مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے پیچھے آٹھ آدمی لگ گئے، میں ''خندمہ'' نامی پہاڑ پر چلتا ہوا، ایک غار کے پاس پہنچا اور اس میں داخل ہو گیا۔ وہ لوگ تلاش کرتے ہوئے میرے سر پر آ کھڑے ہوئے۔ وہاں پر انہوں نے پیشاب کیا جو میرے سر پر پڑا مگر اللہ نے انہیں مجھ سے اندھا کر دیا۔ پھر وہ چلے گئے میں دوبارہ اپنے ساتھی کے پاس آیا جو کہ ایک بھاری آدمی تھا۔ میں نے اسے اٹھایا باہر گھاس میں لے جا کر اس کی زنجیریں کھولیں اور اسے ساتھ لئے ہوئے تھکتے تھکاتے مدینہ پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! میں عناق سے نکاح کر لوں؟'' رسول اللہ ﷺ خاموش رہے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیت اتری:

﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (النور:۳)

''بدکار مرد نہیں نکاح کرتا مگر بدکار یا مشرک عورت سے اور بدکار عورت سے نکاح نہیں کرتا مگر بدکار یا مشرک مرد اور یہ چیزیں مومنوں پر حرام کر دی گئی ہیں''۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت سنا کر فرمایا ''مرثد! اس سے نکاح مت کرو''۔

(نسائی، النکاح باب تزویج الزانیۃ: ۲/۶۳ معہ تعلیقات سلفیہ)

میرے بھائیو! یہ ایمان تھا جس نے عشق جیسی خوفناک بیماری سے سینہ صاف کر دیا، وہ بیماری کہ لگ جائے تو آدمی نہ ماں باپ کی پرواہ کرتا ہے نہ تاج و تخت کی۔ شاید آپ نے تاریخ پڑھی ہو انگلستان کے کتنے بادشاہ ہیں جنہوں نے عشق میں تاج و تخت چھوڑ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں صحابیِ رسول مرثد رضی اللہ عنہ کو دعوتِ گناہ ملی تو ٹھکرادی کہ اسلام اجازت نہیں دیتا۔ نکاح کا ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ نے منع فرمادیا تو رک گئے۔ اگر کسی سے بدکاری سرزد ہو بھی گئی تو دل نے چین نہیں لینے دیا جب تک پیش ہو کر سزا نہیں لے لی۔

ماعز اسلمی اور غامدی عورت کے واقعات آپ نے سنے ہوں گے۔ شراب، جو ان کی رگ رگ میں رچی ہوئی تھی، ایک حکم کی دیر تھی کہ انہوں نے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے پیالے گرادیئے۔ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ساقی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا کہ شراب حرام ہونے کی آیات نازل ہوئیں۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''باہر نکل کر دیکھو! یہ آواز کیا ہے؟'' میں نے نکل کر سنا اور بتایا کہ یہ اعلان کرنے والا کہہ رہا ہے: ''أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ'' ''خبردار شراب حرام کی گئی ہے'' ابوطلحہ نے مجھ سے کہا: ''جاؤ اسے گرادو'' انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اتنی شراب گرائی گئی کہ مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی''۔ (بخاری، المظالم باب صب الخمر فی الطریق: ۲۴۶۴) (دیکھئے مقالات طیبہ از حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ ص ۶۴۔۶۷)

انتہائی پرتاثیر حکیمانہ انداز سے تزکیہ:

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک جوان شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: ''اِئْذَنْ لِّی بِالزِّنَا'' مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجئے صحابہ کرام نے جب یہ سنا کہ اتنی بڑی برائی کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگ رہا ہے کتنی بڑی جسارت کر رہا ہے اس سے غصے ہونے لگے، جھڑکنے لگے اور کہنے لگے: ''مَهٍ مَهٍ'' رک جاؤ اس طرح کی اجازت لینے سے باز آجا باز آجا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے سمجھانے کی یہ حکمت عملی اختیار کی کہ پہلے کہا: ''اُدْنُهُ'' ذرا میرے قریب آجا۔ فَدَنَا مِنْهُ قَرِيبًا۔ چنانچہ وہ آپ کے قریب آکر بیٹھ گیا آپ ﷺ نے اس سے سوالات کئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال نمبر ا: ''أَتُحِبُّهُ لِأُمِّكَ ؟'' کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری ماں کے ساتھ دوسرا یہی کام کرے جس کی تو مجھ سے اجازت مانگ رہا ہے؟

جواب: ادھر سے جواب آیا کہ: ''لَا وَاللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَائَكَ'' اے پیارے نبی! اللہ مجھے آپ پر قربان کردے۔ اللہ کی قسم! یہ کام میں اپنی ماں کے ساتھ ہونا کبھی پسند نہیں کروں گا۔ اسے کبھی بھی گوارہ نہیں کروں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ'' دوسرے لوگ بھی یہ بے حیائی کا کام اپنی ماؤں کے ساتھ ہونا ہرگز گوارہ نہیں کرتے۔

سوال نمبر ۲: فرمایا! ''أَفَتُحِبُّهُ لِابْنَتِكَ ؟'' کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیری بیٹی کے ساتھ کوئی یہی حرکت کرے؟

جواب: جوان کی طرف سے جواب آیا جی نہیں اللہ کی قسم! نہیں میں یہ اپنی بیٹی کے ساتھ ہونا کبھی: ''ائْذَنْ لِّي بِالزِّنَا'' مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجئے صحابہ کرام نے جب یہ سنا کہ اتنی بڑی برائی کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگ رہا ہے کتنی بڑی جسارت کر رہا ہے اس سے غصے ہونے لگے، جھڑکنے لگے اور کہنے لگے: ''مَهِ مَهِ'' رک جاؤ اس طرح کی اجازت لینے سے باز آجا باز آجا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے سمجھانے کی یہ حکمت عملی اختیار کی کہ پہلے کہا: ''اُدْنُهُ'' ذرا میرے قریب آجا۔ فَدَنَا مِنْهُ قَرِيبًا۔ چنانچہ وہ آپ کے قریب آکر بیٹھ گیا آپ ﷺ نے اس سے سوالات کئے۔

سوال نمبر ا: ''أَتُحِبُّهُ لِأُمِّكَ ؟'' کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری ماں کے ساتھ دوسرا یہی کام کرے جس کی تو مجھ سے اجازت مانگ رہا ہے؟

جواب: ادھر سے جواب آیا کہ: ''لَا وَاللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَائَكَ'' اے پیارے نبی! اللہ مجھے آپ پر قربان کردے۔ اللہ کی قسم! یہ کام میں اپنی ماں کے ساتھ ہونا کبھی پسند نہیں کروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔اسے کبھی بھی گوارہ نہیں کروں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:''وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ'' دوسرے لوگ بھی یہ بے حیائی کا کام اپنی ماؤں کے ساتھ ہونا ہرگز گوارہ نہیں کرتے۔

سوال نمبر۲: فرمایا!''أَفَتُحِبُّهُ لِابْنَتِكَ ؟'' کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیری بیٹی کے ساتھ کوئی یہی حرکت کرے؟

جواب: جوان کی طرف سے جواب آیا جی نہیں اللہ کی قسم! نہیں میں یہ اپنی بیٹی کے ساتھ ہونا کبھی گوارہ نہیں کروں گا:''جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَ كَ''۔

فرمایا:''وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِبَنَاتِهِمْ' اسی طرح دوسرے لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے ساتھ یہ بری حرکت گوارہ نہیں کرتے۔

سوال نمبر۳: أَفَتُحِبُّهُ لِأُخْتِكَ؟'' کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ تیری بہن کے ساتھ کوئی دوسرا شخص یہی جرم کرے؟

جواب: جوان کی طرف سے پھر یہی جواب آیا:

''لَا وَاللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَ كَ''.

آپ ﷺ نے فرمایا:''وَ لَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ'' اسی طرح دوسرے لوگ بھی اپنی بہنوں کے ساتھ یہ بری حرکت گوارہ نہیں کرتے۔

سوال نمبر۴:''أَفَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِكَ؟'' کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ تیری پھوپھی کے ساتھ کوئی زنا کرے؟

جواب: جوان کی طرف سے پھر یہی جواب آیا:

''لَا وَاللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَ كَ''.

آپ ﷺ نے فرمایا::''وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِعَمَّاتِهِمْ' اسی طرح دوسرے لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اپنی پھوپھیوں کے ساتھ یہ بری حرکت گوارہ نہیں کرتے۔

سوال نمبر ۵: آپ ﷺ نے فرمایا: أَفَتُحِبُّهُ لِخَالَتِكَ ؟" کیا تو اپنی خالہ کے ساتھ یہ حرکت ہونی پسند کرنا گوارہ کرے گا"۔

جواب: جوان کی طرف سے یہی جواب آیا: لَا وَاللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَكَ " آپ ﷺ نے فرمایا: "وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِخَالَاتِهِمْ " دوسرے لوگ بھی اپنی خالاؤں کے ساتھ یہ برا کام ہونا پسند نہیں کرتے، وہ بھی اسے گوارہ نہیں کریں گے۔

(مطلب یہ تھا کہ تم جس عورت سے زنا کرو گے وہ بھی تو کسی کی ماں یا بیٹی یا بہن یا پھوپھی یا خالہ ہوگی،)

پھر آپ ﷺ نے اس جوان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور زبان سے اس کے تزکیہ کی دعاء فرمائی: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ وَحَصِّنْ فَرْجَهُ"[1] اے اللہ اس جوان کے گناہ معاف کردے اور اس کے دل کا تزکیہ کردے اسے پاک وصاف کردے اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت کر یعنی اسے اس طرح غلط جگہ پر استعمال ہونے سے محفوظ رکھ۔

ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس جوان کا اس طرح تزکیہ ہوا کہ: "لَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَلْتَفِتُ اِلٰى شَيْءٍ وہ اس کے بعد کسی چیز (غیر عورت) کی طرف جھانکتا بھی نہیں تھا۔ (مسند احمد: ۲۵۶/۵۔۲۵۷)

یہ ہے وہ تزکیہ جس کے بارے میں اللہ تعالی اپنے نبی کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وَيُزَكِّيهِمْ".

۲۲۔ نبی ﷺ کے ایک امتی نیک طالب علم کا تزکیہ جو معطر خوشبو میں محسوس کیا گیا۔

ادھر دیکھئے آپ کے ایک امتی کا تزکیہ جو کتاب وسنت کا علم حاصل کر رہا ہے اور ابھی طالب علمی کا ہی دور ہے، سینہ قرآن وحدیث کے نور سے منور ہے، گناہوں سے نفرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوچکی ہے۔ جب اس کا جنازہ اٹھایا گیا تو مسجد کا صحن خوشبو سے معطر ہوگیا۔ خوشبو ایسی کہ جو بڑھتی گئی اور جو تمام دنیوی عطریات سے اعلیٰ تھی، جس راستے سے بھی جنازہ گزرا وہ تمام راستہ اور ماحول معطر ہوگیا۔

لوگوں نے اس حسین لڑکے کے نیک استاد سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ فوت ہونے والا طالب علم کن عملیات صالحات کا حامل تھا کہ اس کے مرنے کے بعد فضا اس قدر خوشگوار اور معطر ہوگئی۔ میاں صاحب نے لوگوں کو بتایا کہ مرحوم طالب علم دہلی کے معزز گھرانوں میں سے ایک گھر سے کھانا لینے جایا کرتا تھا۔ کیونکہ ان دنوں دینی مدارس اور جامعات میں کھانے کا اہتمام نہیں ہوتا تھا کھانا عموماً طلبہ مدارس کے معاونین کے گھروں سے لاتے تھے۔ چنانچہ قرآن وحدیث کا یہ طالب علم بھی کھانا لینے کے لیے جاتا۔ اس دوران ان کی نوجوان لڑکی کے دل میں اس کے لیے جگہ بن گئی جس کی اسے کوئی خبر نہیں تھی۔ ایک دن تمام اہل خانہ کسی عزیز کی تعزیت کے لئے کہیں چلے گئے۔ حسب معمول طالب علم گیا اس نے دروازے پر دستک دی تو دوشیزہ نے آواز دی کہ اندر آجاؤ اور کھانا لے جاؤ۔ جب نوجوان اندر داخل ہوا تو اس نے دروازے کے کواڑ بند کر لئے اس صورتحال نے نوجوان کو ششدر کر دیا لیکن دوشیزہ جو شیطانی افکار اور سفلی جذبات سے مغلوب ہوچکی تھی۔ طالب قرآن وحدیث کو اس طرح بہکانے اور پھسلانے لگی جس طرح عزیز عصر کی بیوی نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو دام فریب میں پھنسانے کی کوشش کی تھی اور یوسف علیہ السلام نے اس کے حسن وجمال کے فریب میں آنے کی بجائے کہا تھا:

﴿مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ﴾ (یوسف:۲۳)

''اللہ کی پناہ! وہ میرا رب ہے اس نے مجھے بہت اچھی طرح رکھا ہے بے شک ظلم کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوشیزہ کی دعوت بدکاری کے جواب میں طالبِ خیر نے کہا کہ اللہ سے ڈر۔کل اللہ کی بارگاہ میں ہم کس منہ سے جائیں گے کہ ہم اپنے جذبات پر قابو پانے کی بجائے اور اللہ رحمٰن کی اطاعت وفرمانبرداری کی بجائے سفلی جذبات کا شکار ہو گئے اور شیطان کے چنگل میں آ گئے۔لیکن دوشیزہ جو کہ سرتاپا شہوانیت اور جذباتیت سے مغلوب ہو چکی تھی کہنے لگی کہ اگر تم نے اس شہوانی وشیطانی کھیل میں میرا ساتھ نہ دیا تو میں چیخ چیخ کر تم پر الزام لگادوں گی کہ تم نے مجھے ہوس کا نشانہ بنایا ہے۔اس کی نفسانی شیطنت سے بچنے کے لیے طالب علم نے بہانہ کیا مجھے قضائے حاجت کے لیے بیت الخلا جانے دو۔اس نے کہا بیت الخلاء ہمارے گھر کی چھت پر موجود ہے وہاں چلے جاؤ لیکن باہر نہیں جا سکتے۔اوپر جاؤ اور جلدی واپس آ جاؤ آج دروازہ تبھی کھلے گا، جب میری بات مانو گے۔نوجوان اوپر گیا اور بیت الخلاء میں جا کر اس نے اپنے تمام جسم کو غلاظت ونجاست سے آلودہ کر لیا اور اسی حالت میں نیچے آ گیا اس حالت میں دیکھ کر دوشیزہ نفرت وحقارت سے چلائی کہ اے مجنوں اور دیوانے ہمارے گھر سے نکل جاؤ اور فوراً دروازہ کھول دیا۔لیکن یہ تو اللہ کا خاص کرم تھا کہ اس نے اپنے بندے کو شیطان کے چنگل سے بچالیا اور طالب حق کو باطنی غلاظت ونجاست سے آلودہ نہیں ہونے دیا اللہ تعالیٰ آڑے وقت میں اپنے مخلص بندوں کی اسی طرح مدد کرتا ہے۔موسم سرما کی ٹھٹھرتی رات میں اسی حالت میں نوجوان طالب علم مسجد کے غسل خانہ میں گیا اپنا جسم اور کپڑے نجاست سے پاک کیے۔سرد موسم ٹھٹھرتی رات اور ٹھنڈا پانی۔جب باہر نکلا تو جسم سردی سے کانپ رہا۔تیز بخار چڑھ گیا۔

حضرت میاں صاحب کہتے ہیں کہ جب میں مسجد میں آیا اور اپنے شاگرد کی یہ حالت دیکھی تو استفسار کیا اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔میں نے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے شاگرد رشید کے لیے دعا کی۔اے اللہ! تیرے بندے نے تیرے خوف کی وجہ سے اپنے جسم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونجاست سے آلودہ کرلیا۔اب تو اس کے دل ودماغ اور ظاہری باطن کو منور کردے اور اپنے فضل وکرم سے اسے دنیا وآخرت میں معطر کردے۔پھر اسے کھانا کھلایا اور لباس تبدیل کروایا اس واقعہ کے چھ دن بعد یہ صالح طالب علم اپنے خالق حقیقی سے جاملا اور اس کے جسم سے اٹھنے والی خوشبو نے ہمارے لیے بھی رغبت الی اللہ کا سامان پیدا کردیا۔اللہ تعالیٰ کا قول صادق ہے کہ

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ (الرحمٰن:۴۶)

''اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں''۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى، فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى﴾ (النازعات:۴۰۔۴۱)

''ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہوگا''۔(البشریٰ بسعادۃ الدارین از حکیم اشرف سندھو ص ۵۹ طبع جمعیۃ التوحید، بہار ہند پرانا طبع ۱۹۵۱ء ص ۲۷ دارالاشاعت اشرفیہ سندو بلوکی پتوکی)

میرے دوستو اور بزرگو! ایک طرف تو یہ دین کا طالب علم ہے، جسے عام دنیا دار لوگ حقارت کی نظر سے دیکھا کرتے ہیں، جس کے عملی کمال تزکیہ کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اس کا دنیا میں ہی ایسا تزکیہ کردیا جو کہ انتہائی معطر خوشبو کی شکل میں ظاہر ہوا۔

قیمتی نصیحتوں سے تزکیہ:

کئی دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کا تذکیہ متعدد نصیحتوں کے ذریعے بھی کیا کرتے تھے کتب احادیث کے اندر اس کی کئی مثالیں موجود ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو جُرَی جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ کا تزکیہ ان پانچ نصیحتوں کا سبق دے کر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی نصیحت:

"لَا تَسُبَّنَّ اَحَداً" "کسی کو گالی نہ دینا" جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً" "کہ اس وصیت نبویہ کے بعد میں نے نہ کبھی کسی آزاد شخص کو گالی دی، نہ کسی غلام کو، نہ کسی اونٹ کو اور نہ ہی کسی بکری کو"۔

دوسری نصیحت:

"لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا" "کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جاننا اگر چہ کسی مسلمان بھائی سے بات کرو تو خوشی خوشی بات کرو، کیونکہ یہ بھی نیکی ہے"۔

تیسری نصیحت:

"اِرْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ" "اپنا تہہ بند نصف پنڈلی تک اٹھا کر رکھنا اگر نیچے کرنا بھی ہو تو ٹخنوں تک رہے"۔

خُریم اسدی رضی اللہ عنہ کے متعلق پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ وَاِسْبَالُ اِزَارِهِ" "اگر خریم کے سر کے بال بہت لمبے نہ ہوں اور اسکی تہہ بند ٹخنے کے نیچے نہ لٹکے تو یہ بہت اچھا شخص ہے۔

چنانچہ خریم کو کسی نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات بتا دی، خریم نے پھر دیر نہ کی، فوراً بڑی چھری لے کر اپنی گردن پر لٹکنے والے بال کاٹ کر کانوں کے برابر کر لیے اور اپنا تہہ بند نصف پنڈلی تک اٹھا لیا۔ (سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی اسبال الازار)

چوتھی نصیحت:

"وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ" "اور تو تہہ بند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچ کیونکہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں نصیحت:

"وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَکَ وَعَیَّرَکَ بِمَا یَعْلَمُ فِیْکَ فَلَا تُعَیِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِیْهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَالِکَ عَلَیْهِ".

''اگر کوئی شخص تجھے سب وشتم کرے اور تیرے کسی عیب کے ساتھ تجھے عار دلائے تو تو اسے اس کے کسی عیب کو ذکر کر کے اسے عار نہ دلانا''۔

(سنن ابی داؤد' کتاب اللباس' باب ماجاء فی اسبال الازار)

یہ تھا تزکیہ محمدی "وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ .....الخ"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَّا تُشْرِکُوْا بِهٖ ..... الخ﴾ (الانعام:۱۵۱'۱۵۲)

''آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کی مخالفت تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہے۔ شرک نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرنا (کیونکہ) تمہیں اور ان کو رزق ہم ہی دیتے ہیں، بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جانا خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ، جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے اس کو مت قتل کرنا مگر حق کے ساتھ، ان کا تمہیں تاکیدی حکم ہے تاکہ تم سمجھو۔ یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر اچھے طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنے سنِ رشد کو پہنچ جائے، ماپ تول انصاف کے ساتھ کیا کرو، ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، جب بات کرو تو انصاف کی کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو، اللہ سے جو عہد کرو اس کو پورا کرو۔ ان سب باتوں کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور انداز سے تزکیہ:

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تزکیہء نفس، پُر تاثیر واعظانہ انداز میں بھی کیا ہے۔ آپ کا وعظ ایسا موثر ہوتا تھا جو، دلوں کی تہہ تک پہنچ جاتا، سامعین کے دلوں کی دنیا ہی بدل جاتی تھی، بس ان کے دلوں میں صرف آخرت کی فکر جاگزیں تھی، دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو چکی تھی اس کا اندازہ اس حدیث سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی نماز کے بعد ہماری طرف رخ کیا تو:

"فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ فِيْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ".

''آپ ﷺ نے ایسا فصیح و بلیغ پر تاثیر وعظ کیا جس سے ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ہمارے دل دھل گئے اور ڈر گئے'' (سنن ابی داؤد حدیث نمبر ٤٦٠٧)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ﴾ (البقرہ:۱۷۷)

''ساری نیکی مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے میں نہیں ہے لیکن حقیقتاً نیک شخص تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، اللہ کی کتاب پر، اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت رکھنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، اور سوالیوں کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی کرے، زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، تنگ دستی، دکھ درد، اور (دشمنوں کے ساتھ) لڑائی کے وقت صبر کرے یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیوں سے تزکیہ کا حصول:

اللہ تعالیٰ نے نیکیوں کے ساتھ بھی ایمان والوں کے تزکیہ کا بندوبست کیا ہے۔نیکیوں کے ساتھ تزکیہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے خاص کر جو چھوٹے گناہ ہوئے ہوں۔وہ نیکیوں سے معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴾ بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔حدیث میں ہے:

''أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا''(ترمذی:البر) برائی کے بعد کوئی نیکی کر وہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی۔

زکوٰۃ سے تزکیہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾(التوبہ:۱۰۳)

''آپ ان کے مالوں سے صدقہ لیجئے جس کے ذریعے سے ان کی تطہیر اور ان کا تزکیہ فرما دیں اور ان کے لئے دعا کریں بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لئے موجب اطمینان ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے''۔

نماز سے تزکیہ:

تزکیہ نفس کے لیے نماز کی پابندی ضروری ہے۔جس کے نفس کا تزکیہ ہو گیا سمجھو اس کا بیڑا پار ہو گیا ،اس کے گناہوں کو بھی بخش دیا جائے گا۔وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جائے گا۔دیکھئے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''أَرَأَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهٖ ؟قَالُوْا لاَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوْا اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا''۔

(بخاری، مواقیت الصلاۃ باب: الصلوات الخمس کفارۃ، ۵۲۸)

''میرے صحابہ! بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس سے کوئی نہر جاری ہو وہ اس سے روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتا ہو تو اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ انہوں نے عرض کیا اس کے جسم پر ذرا بھر بھی میل کچیل نہیں رہے گی۔ ارشاد فرمایا پانچوں نمازوں کی مثال بھی یہی ہے ان کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ نمازی کی خطائیں معاف کر دیتا ہے''۔

وضوء سے تزکیہ:

اسی طرح وضوء کے متعلق بھی فرمایا ہے:

''اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ''۔

(ترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ماجاء فی فضل الطہور)

''جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے تو اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے کی ہر خطاء نکل جاتی ہے جس کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب ہاتوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں کی ہر خطا نکل جاتی ہے جس کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا ہو حتی کہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے''۔

حج مبرور سے تزکیہ

حج کے بارے میں فرمایا: ''مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ''. (بخاری، احمد، نسائی)

''جس نے حج کیا تو حج میں عورت سے میل ملاپ نہ کیا ہو اور نہ ہی کوئی گناہ کیا ہو تو وہ اس طرح لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے آج ہی اسے جنم دیا ہے''۔

یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا﴾ (الشمس: ۹، ۱۰)

''جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا وہ یقیناً فلاح پا گیا اور جس نے اس کو خاک میں ملا دیا وہ یقیناً نامراد ہو گیا''۔

جن کا آخرت میں بھی تزکیہ نہیں ہوگا:

دنیا میں ایسے بہت سے نامراد پائے جاتے ہیں جنھوں نے اپنے نفس کو خاک میں ملا دیا ہے اور انھیں آخرت میں بھی تزکیہ نصیب نہیں ہوگا' وہ لوگ کون ہیں؟ آپ حضرات غور سے سنئے' یہ ہیں وہ لوگ کہ جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر کرم نہیں کرے گا' ان سے کلام تک نہیں کرے گا' اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا۔

① چادر یا شلوار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا۔

② دے کر احسان جتلانے والا۔

③ جھوٹی قسم کھا کر سودا فروخت کرنے والا۔

④ ضرورت سے زائد پانی پاس ہونے کے باوجود کسی مسلمان کو نہ پلانے والا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ دنیاوی مفاد کی خاطر مسلمان خلیفہ کی بیعت کرنے والا' مال مل جائے تو بڑا وفادار ثابت ہو نہ ملنے کی صورت میں ناراض ہو جائے۔

⑥ بڑھاپے میں بدکاری کرنے والا۔

⑦ جھوٹا بادشاہ جو اپنی رعایا سے غداری کرے۔

⑧ متکبر عیال دار۔ (صحیح جامع صغیر' ج ۱' ص ۵۸۸' حدیث نمبر ۳۰۶۶ تا ۳۰۷۲)

تزکیہ کا صلہ:

جو شخص اپنا تزکیہ کر لیتا ہے اسے جو صلہ اور ثمرہ ملنے والا ہے اس کا ذکر قرآن حکیم میں بار بار آیا ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَنْ يَّأْتِهٖ مُؤْمِناً قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُلٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰى جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ ذٰلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكّٰى﴾ (طٰہٰ: ۷۵۔۷۶)

جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندے خیالات فاسد عقائد اور رذیل اخلاق اور برے اعمال سے پاک وصاف کر لیا ان کا صلہ جنت ہے۔ اور جو کوئی اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس ایسے ایمان والے ہو کر جائیں گے کہ انہوں نے نیک اعمال بھی کیے ہوں تو انہیں کے لیے بلند و بالا درجے ہیں یعنی ہمیشگی والی بہشتیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اپنا تزکیہ کرنے والوں کا یہی صلہ ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(32)

دوسرا منصب ۳۔تزکیہء نفس

﴿وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾

آج کے اس خطبہ میں بھی تزکیہء نفس کے متعلق کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

اسلام کی نظر میں تزکیہء نفس یا تزکیہء اخلاق ایک پاک اور عظیم مقصد ہے اور یہ مطلوبِ مومن ہے بلکہ یہ ایک گم شدہ قیمتی جوہر ہے جس کی تلاش ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ" اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفسِی تَقوَاهَا وَزَكِّهَا اَنتَ خَيرُ مَنْ زَكَّاهَا". (مسند احمد:۴/۳۷۱)

اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقوی عطا فرما اور میرے نفس کا تزکیہ کر دے تو بہتر تزکیہ کرنیوالا ہے۔زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دعا ہمیں رسول اللہ ﷺ سکھایا کرتے تھے اور ہم تمہیں سکھاتے ہیں۔

حصول تزکیہ کا طریقہ سنت کے مطابق ہونا ضروری ہے:

یاد رہے کہ تزکیہ حاصل کرنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا جائے اس کا سنت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً﴾ (سورۃ الملک:۲)" تاکہ وہ تمہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزمائے کہ کس کا عمل سب سے اچھا ہے"۔ کا مطلب یہ ہے کہ سب سے زیادہ اخلاص والا اور سب سے زیادہ درست کون ہے؟ یعنی اَحْسَنُ کی تفسیر انہوں نے اَخلَصُ (خالص ترین) اور اَصوَب (درست ترین) سے کی ہے ان سے پوچھا گیا کہ یہ اَخلَص اور اَصوَب کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔

" اِذَا کَانَ خَالِصًا وَلَمْ یَکُنْ صَوَابًا لَمْ یُقْبَلْ .وَاِذَا کَانَ صَوَاباً وَلَمْ یَکُنْ خَالِصًا لَمْ یُقْبَلْ حَتّٰی یَکُونَ خَالِصًا صَوَابًا وَالْخَالِصُ اَنْ یَکُونَ لِلّٰہِ وَالصَّوَابُ اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی السُّنَّۃِ."

(مجموع الفتاوی ۱۱/۶۰۰' یہ اثر حلیۃ الاولیاء ۸/۹۵ میں بھی ہے وفی سندہ ضعف)

"عمل اگر خالص ہو لیکن درست نہ ہو تو قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر درست ہو مگر خالص نہ ہو تو بھی قبول نہیں کیا جائے گا جب تک کہ خالص اور درست نہ ہو۔ خالص کا مطلب یہ ہے کہ وہ عمل اللہ تعالی کے لئے ہو اور درست کا مطلب یہ ہے کہ وہ سنت کے مطابق ہو۔

نبی ﷺ نے فرمایا "مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ".

(مسلم، کتاب الأقضیۃ، باب نقض الأحکام الباطلۃ، حدیث: ۱۷۱۸)

نیز فرمایا: "مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ". (متفق علیہ)

اس سے ثابت ہوا کہ تزکیہء نفس کے لئے لازمی ہے کہ قرآن وحدیث کی واضح اور صاف ہدایات پر عمل کیا جائے۔ یہ ناممکن ہے کہ اسوہء رسول ﷺ کو چھوڑ کر کوئی انسان اپنے نفس کا تزکیہ کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ نبی ﷺ نے تزکیہ کا سبق دینے کے لئے کئی اسلوب اختیار کئے ہیں۔

کبھی اپنے مبارک اقوال کے ذریعے عمومی طور پر ساری امت کو تزکیہ سکھایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی کسی خاص صحابی کو تزکیہ کا سبق دیا جو دوسروں کے لئے بھی مفید ہے بلکہ پوری امت کو بھی اس کی ضرورت ہے۔

اخلاقیات پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ تزکیہ:

مثلاً نبی کریم ﷺ نے ان صفات رذیلہ سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ کفر وشرک، ریاء کاری، والدین کی نافرمانی، قتل، جادو، چوری، بدکاری، شراب، موسیقی، تکبر، ظلم وزیادتی، گالی گلوچ، کذب بیانی غیبت، بغض وکینہ، فضول خرچی، حسد، رشوت، سود، حرام خوری، ناپ تول میں کمی بیشی، غیظ وغضب، بدگمانی، بے حیائی، بہتان طرازی، خیانت وبددیانتی، جھوٹی قسم وغیرہ۔ یہ تمام ایسی بدخلقی صفات ہیں کہ تزکیہ نفس کے حصول کے لئے ان سے بچنا ازحد ضروری ہے۔ جب تک ان سے نہیں بچے گا اس وقت تک تزکیہ حاصل نہیں کرسکتا۔

اور مندرجہ ذیل اخلاق فاضلہ پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کی ہے۔ عفت وپاکدامنی، دیانت داری، شرم وحیا، عدل وانصاف، خوش کلامی، میانہ روی، صدق، عہد کی پابندی، عفو ودرگذر، صبر، شکر، خوف الٰہی، اخلاص، تقوی، صلہ رحمی، خشوع وخضوع، اکل حلال وغیرہ۔ جو کوئی ان صفات کے ساتھ متصف ہوگا وہ تزکیہ حاصل کرلے گا۔ نبی ﷺ نے کمال تزکیہ حاصل کرنے کی طرف ایک حدیث میں اس طرح راہنمائی فرمائی ہے۔

''اَلاِیمَانُ بِضعٌ وَّ سَبعُونَ أَو بِضعٌ وَّسِتُّونَ شُعبَةً فَأَفضَلُهاقَولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَدنَاهَا اِمَاطَةُ الأَذٰی عَنِ الطَّرِیقِ ''وَالْحَیَاءُ شُعبَةٌ مِنَ االْاِیمَان.

'' ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے سب سے اعلیٰ شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنی شاخ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا ہے۔''

(مسلم، الایمان باب بیان عدد شعبہ الایمان: ۱/۴۷ ط: درسی)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بڑی کاوش کی ہے اور ان تمام شاخوں کی عجیب تقسیم کی ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے کہ ۲۴ کا تعلق دل سے ہے، ۷ کا تعلق زبان سے اور ۳۸ کا تعلق اعضاء سے ہے۔ پھر ان کی تفصیل کی ہے فتح الباری میں یہ مقام دیکھ لیا جائے۔ بہر حال اس مختصر سی حدیث میں پورا دین ہی آ جاتا ہے۔ جس شخص میں جس قدر بھی یہ شاخیں موجود ہونگی اسکا تزکیہ اسی قدر زیادہ قوی ہوگا۔

(درس بخاری از شیخ الحدیث محدث گوندلویؒ ص ۵۳۱، ۵۳۲)

پھر ان میں فرائض، مستحبات، محرمات، مکروہات، تمام کام داخل ہیں۔ کیونکہ کئی کام کرنے کے ہوتے ہیں اور کئی چھوڑنے کے۔ اور فرائض کا تارک اور محرمات کا مرتکب انسان تزکیہء نفس سے محروم ہے۔ نبی ﷺ نے جو تزکیہء نفس سکھایا ہے وہ افراط وتفریط اور غلو وتخفیف سے پاک ہے اس میں یہودیوں کی تنگی اور عیسائیوں کا غلو نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَا جَعَلَ عَلَيكُم فِي الدِّينِ مِن حَرَجٍ ﴾ (سورۃ: الحج۔ ۷۸)

''اور اس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر دین کے احکام میں کوئی تنگی نہیں کی''۔

﴿ يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ اليُسرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ العُسرَ ﴾ (البقرۃ: ۱۸۵)

''اللہ تعالیٰ تمہاری آسانی چاہتا ہے وہ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا''

آپ دیکھیں:

① قیام رمضان فرض نہیں کیا۔

② ساری زمین مسجد اور طہور بنادی گئی ہے۔

③ مریض کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا مشروع کر دیا ہے بیٹھ نہ سکتا ہو تو لیٹ کر پھر اشارہ سے۔

④ سفر کی وجہ سے (دوگانہ) نماز کر دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ مسافر اور مریض کو روزہ کی رخصت دے دی کہ بعد میں رکھ لیں۔ شیخ فانی کیلئے فدیہ مقرر کر دیا۔

⑥ پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم مشروع کر دیا۔

⑦ زکوۃ صرف صاحب نصاب پر فرض کی۔

⑧ حج بھی صرف صاحبِ استطاعت پر فرض ہے۔

نفلی عبادات میں بھی غلو نہیں ہے:

① حضرت عبداللہ بن عمروؓ دن کے وقت روزہ رکھتے اور ساری رات قیام کرتے تھے۔ آپ ﷺ کو پتہ چلا تو ان سے پوچھا کہ تم رات کو عبادت کرتے ہو اور دن کے وقت روزہ رکھتے ہو۔؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ فرمایا ''ایسا کرو گے تو آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے، بدن کمزور ہو جائیگا۔'' اِنَّ لِنَفسِکَ عَلَیکَ حَقاًّ وَلِزَوجِکَ عَلَیکَ حَقاًّ'' تمہارے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تجھ پر حق ہے روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کیا کرو، رات کو عبادت بھی کیا کرو اور آرام بھی کیا کرو۔'' (بخاری)

② اسی طرح ابوالدرداءؓ کا واقعہ بھی بخاری میں آتا ہے۔

③ قبیلہ باہلہ کا ایک شخص سال بھر مسلسل روزہ رکھتا رہا پھر نبی ﷺ سے ملا تو آپ نے اسے پہچانا نہیں تعارف کرانے کے بعد پوچھا کہ تمہاری صورت کیوں بدل گئی ہے (اتنے کمزور کیوں ہو گئے ہو) اس نے کہا جب سے آپ سے مل کر گیا مسلسل روزے رکھتا ہوں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا ''تم نے اپنی جان کو عذاب میں کیوں ڈالا، رمضان کے علاوہ ہر ماہ میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو۔'' صحابی نے عرض کیا! میں اس سے زیادہ کی اجازت چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے تین دن کی اجازت دی۔ اس نے اور چاہی تب آپ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: شہر حرام (غالباً ماہ محرم) میں روزہ رکھ لیا کرو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصیام، باب فی صوم شھر الحرام)

④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت بیٹھی تھی آپ ﷺ تشریف لائے تو دریافت کیا کہ یہ کون ہے۔؟ میں نے بتایا کہ یہ فلاں عورت ہے جو رات کو سوتی نہیں، عبادت کرتی رہتی ہے۔ فرمایا: **مہ، علیکم من الاعمال ما تطیقون لیصل احدکم نشاطه فاذافتر فلیقعد**" عبادت اتنی کرو جتنی تم میں طاقت ہے۔ (بخاری التہجد باب ما یکرہ من التشدید فی العبادۃ: ۱۱۵۱)

⑤ ایک دفعہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ مسجد میں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی لٹک رہی ہے۔ پوچھا، **ما ھذا الحبل** ؟ یہ رسی کس لئے ہے؟ بتایا گیا کہ **ھذا حبل لزینب** یہ رسی زینب رضی اللہ عنہا نے باندھی ہے، جب وہ نماز میں تھک جاتی ہیں تو اس کا سہارا لے کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ فرمایا **حلّوہ** اسے کھول دو۔ نماز اسی وقت تک پڑھنا چاہئے، جب تک بدن میں تازگی رہے۔ جب کوئی تھک جائے تو وہ بیٹھ جائے۔ (بخاری: ۱۱۵۰)

⑥ ایک دفعہ تین صحابی، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور نبی ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھنے لگے۔ تو انہیں بتایا گیا۔ سن کر کہنے لگے: آپ ﷺ تو نبی ہیں (اس کے باوجود اتنی عبادت کرتے ہیں) ہمیں اس سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔ ایک نے کہا **امّا انا فا صلی اللیل ابدا** میں تو ساری رات عبادت کیا کروں گا۔ دوسرے نے کہا **انا اصوم الدھر و لا افطر** میں روزانہ روزہ رکھا کروں گا چھوڑوں گا نہیں۔ تیسرے نے کہا **انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا** میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرلوں گا کبھی شادی نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ کو جب بتایا گیا تو آپ نے ان سے پوچھا تم نے ایسے ایسے کہا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! ''میں رات کو عبادت بھی کرتا ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سوتا بھی ہوں، میں روزہ بھی رکھتا ہوں، چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ میں نے نکاح بھی کیا ہوا ہے۔ فمن رغب عن سنتی فلیس منی تو جو کوئی میرے طریقے سے بے رغبتی کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں۔'' (بخاری، النکاح باب الترغیب فی النکاح:۵۰۶۳) س

⑦ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے ایک دفعہ یہ نذر مانی کہ وہ پیدل حج کرے گی۔ عقبہ نے نبی ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی نذر کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس سے کہو کہ وہ سوار ہو کر حج کرے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب من رأی علیہ کفارۃ اذا کان فی معصیۃ)

⑧ آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ایک شخص کو دھوپ میں کھڑے دیکھا۔ لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، سایہ میں آرام نہیں کرے گا، کلام نہیں کرے گا، روزہ رکھے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے کہو کہ بات کرے، سایہ میں رہے، بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (بخاری۔ کتاب الایمان والنذور، باب النذر فیما لا یملک وفی معصیۃ)

⑨ آپ ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا، جو معذور تھا اس کے بیٹے دونوں طرف سے پکڑ کر اسے سہارا دے رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس نے پیدل چل کر حج کرنے کی نیت کی ہے۔ فرمایا ان اللہ عن تعذیب ھذا نفسہ لغنی ! اللہ تعالیٰ کو ضرورت نہیں کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے اسے سواری پر بٹھاؤ۔ (بخاری، فضائل المدینہ باب من نذر المشیہ الی الکعبہ ح ۱۸۶۵ ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور)

ایک دفعہ ایک شخص کو بدہیئت میں دیکھا تو پوچھا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، مجھے اللہ نے بہت کچھ دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب تمہارے پاس مال ہے تو تمہارے لباس سے اس کا اظہار ہونا چاہئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سنن نسائی، کتاب الزینۃ، حدیث ۵۶۹۴)

اسلامی تزکیہء نفس اور وجودی صوفی تزکیہء نفس میں فرق :

دینِ اسلام اور دینِ تصوف کے تزکیہ نفس میں بہت فرق ہے۔ مثلاً:

دینِ اسلام میں کھانا حاضر ہو تو پہلے کھانا کھانا پھر فرضی نماز پڑھنا ہے۔ اس لیے ان دونوں کے نتائج بھی مختلف ہیں۔ دینِ اسلام میں پاکیزگی اور ستھرائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ دینِ اسلام میں لوگوں کے درمیان رہ کر تبلیغ کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اچھی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ دینِ اسلام کے تزکیہ نفس سے تو ہدایت میں کمال حاصل ہوتا ہے اور اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ دینِ مصنوعی تصوف کے تزکیہ نفس سے ضلالت میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اس میں:

① ولایت کو نبوت سے افضل بھی خیال کرنا پڑتا ہے۔

② وحدت الوجود کے عقیدے کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔

③ جن و بشر، چرند و پرند، سانپ اور بچھو چاند و سورج کو الٰہ و معبود تصور کرنا پڑتا ہے۔

④ کئی کئی سال تک بغیر غسل کے جنگلات میں بھوکے پیاسے رہنا پڑتا ہے۔

⑤ کبھی چپ کا روزہ رکھنا پڑتا ہے۔

⑥ کسی صوفی کے کشف والہام کو شرعی حجت ماننا پڑتا ہے۔

⑦ اذکار مسنونہ کے مقابلہ میں اذکارِ صوفیہ اور شرکیہ وظائف کو پابندی سے کرنا پڑتا ہے۔

⑧ اپنے شیخ کا تصور ذہن میں ہر وقت جمانا پڑتا ہے۔

⑨ جو گندا ہو، غلیظ ہو، جس کے کپڑے میلے کچیلے ہوں، عقل اسکی کام نہ کرتی ہو اسے کامل ولی اور پہنچی ہوئی سرکار ماننا پڑتا ہے۔

⑩ خوابوں کو شریعت کی طرح ماننا پڑتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ اوراس میں کمال تزکیہ حاصل کرنے کیلئے چلہ نمازِ معکوس بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔

چلّہ نماز معکوس کے ذریعے صوفیانہ تزکیہ:

قطب الدین بختیار کاکی، بابا فرید کو تزکیہ نفس کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اچھا جاؤ چلہ معکوس کرو۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ چلہ معکوس کیسے ہوتا ہے؟ انہوں نے بدرالدین غزنوی سے کہا کہ شیخ نے مجھے چلہ معکوس کا حکم دیا میں شیخ کے رعب کی وجہ سے یہ نہ پوچھ سکا کہ چلہ معکوس کس طرح ہوتا ہے۔ یا تو آپ میری رہبری فرمائیں یا شیخ سے دریافت کر کے اس کا طریقہ مجھ پر واضح کر دیں چنانچہ حضرت شیخ بدرالدین غزنوی نے حضرت قطب الدین بختیار کاکی سے چلہ معکوس کی کیفیت پوچھی۔ شیخ نے فرمایا کہ چلہ معکوس یہ ہے کہ چالیس روز یا چالیس شب پاؤں میں رسی باندھ کر اور کنویں میں لٹک کر خدائے تعالیٰ کی عبادت کرے۔

جب آپ نے چلہ معکوس کی کیفیت سنی تو آپ نے چلہ معکوس کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا لیکن آپ کی خواہش یہ تھی کہ یہ چلہ اس طرح پورا کیا جائے کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ چنانچہ آپ ایسے مقام کے متلاشی ہوئے کہ کوئی ایسی مسجد ہو، جس میں کنواں ہو اور کنویں کے نزدیک ایک درخت ہو، جس کی شاخوں کا سایہ کنویں پر پڑتا ہو اور اس مسجد میں ایسا مؤذن ہو جو درویشوں کی صحبت کے قابل ہو آپ ایسے مقام کی تلاش کرتے رہے۔ لیکن کوئی مقام ایسا نہ ملا..... آخر کار انہیں اُچ علاقہ میں اس طرح کی مسجد مل گئی۔ وہاں کا مؤذن خواجہ رشید الدین مینائی تھا جب آپکو مؤذن کی صدق عقیدت اور اسرار کی محافظت کا پورا یقین ہو گیا کہ وہ کسی کو نہیں بتائے گا تو اسے اپنے آنے کا مقصد بیان کر دیا اور تاکید کی کہ میرے آنے کی غرض کسی سے بیان نہیں کرنا۔

الغرض انہوں نے مؤذن کو کہا کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد ایک رسی لائے چنانچہ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤذن رسی لے آیا تو وضوء کے بعد اس رسی کا ایک سرا اپنے پاؤں میں باندھا اور دوسرا سرا درخت کی شاخ سے باندھا جو کنویں کے اوپر تھی اور آپ کنویں میں نماز معکوس میں مشغول ہو گئے۔صبح کو جب مؤذن آیا تو اس نے دیکھا کہ آپ اسی طرح نماز معکوس میں مشغول ہیں مؤذن نے پوچھا اب کیا حکم ہے۔؟ آپ نے مؤذن سے پوچھا کیا صبح ہوگئی ہے۔؟اس نے عرض کیا کہ پو پھوٹ رہی ہے۔اور صبح قریب ہے۔آپ نے فرمایا کہ رسی کو اوپر کھینچو۔چنانچہ آپ کنویں سے باہر آئے اور مسجد میں قبلہ رخ بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گئے۔غرض آپ نے اسی طرح متواتر چالیس راتیں چلہ معکوس میں گذاریں اور اپنے مرشد کے ارشاد کی اس طرح تعمیل کی۔ (سیر الاولیاء ۱۶۰/۱۶۲'۔ترجمہ اعجاز الحق قدوسی،منہاج العقائد از آفتاب کریمی'ص ۱۹۶تا۱۹۸)

بعض نے تو نبی ﷺ پر بہتان بھی لگا دیا ہے کہ آپ نے بھی نماز معکوس پڑھی تھی۔

شرع محمدی میں تو سجدہ میں سات اعضاء کا زمین پر لگنا ضروری ہے۔یہ کیسی نماز ہے جس میں قبلہ کی طرف مُنہ بھی نہیں اور سجدہ میں پیشانی زمین پر بھی نہیں لگی۔یہ تو اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ دو بھائی تھے،ایک صوفی اور دوسرا عالمِ دین۔ایک بار عالم صاحب صوفی صاحب کے پاس گئے تو بدبو محسوس ہوئی۔پوچھا یہ بدبو کیسی ہے؟صوفی صاحب نے جواب دیا نفس کو مارنے کے لیے ایک چوہا مار پگڑی میں رکھا ہوا ہے آٹھ پہر بتائے یا کچھ دن بتائے کہ اتنے عرصے سے اپنی پگڑی ہی میں لپیٹ کر سر پر باندھے ہوئے ہیں۔

عالم نے فرمایا آپ نے اپنے نفس کو مارا لیکن اتنے عرصہ میں جتنی نمازیں پڑھیں ہیں تمام دوبارہ پڑھیں ان کا اعادہ ضروری ہے کہ نجاست (پلیدی) مانع نماز ہے۔علم کے بغیر عبادت وتقوی مشکل ہے۔اللہ تعالیٰ جہالت سے بچائے۔(انوار قمریہ'ملفوظات قمر الدین سیالوی'ص ۱۷۴تا۱۷۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر دیکھیں دینِ اسلام میں نماز کی صرف چار حالتیں ہیں ① کھڑے ہو کر ② بیٹھ کر ③ لیٹ کر ④ اشارے سے۔ بعد والی حالتیں بامر مجبوری ہیں لیکن کنویں میں لٹک کر نماز پڑھنے کا دین اسلام میں کوئی تصور نہیں' اس میں تو نماز کی صحت اور قبولیت کی شرطیں پوری ہوتی ہی نہیں ہیں کیونکہ نماز میں رکوع اور سجود فرض ہیں اور سجود میں سات اعضاء کا زمین پر لگنا ضروری ہے جب کہ صلوٰۃ معکوس میں یہ چیز بالکل مفقود ہے۔

پھر نبی ﷺ پر بہتان باندھ دیا گیا کہ آپ ﷺ نے بھی یہ معکوس نماز پڑھی ہے۔ حالانکہ نبی ﷺ نے تو اس شخص کو سائے تلے ہونے کا حکم دیا تھا جو دھوپ میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

"اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ".

''یہ بوڑھا جو اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے''۔

کنویں میں لٹکنے کا عذاب' دھوپ میں بیٹھنے سے بھی بڑا ہے۔ جبکہ نبی ﷺ نے دھوپ میں بیٹھ کر اپنے آپ کو عذاب دینے سے منع فرما دیا تھا۔

اس پیکر شفقت نبی ﷺ نے تو آ کر جاہلی دور کے طوق لوگوں کی گردنوں سے اتار پھینکے، آپ اپنی امت کی آسانی چاہنے والے تھے۔ آپ نے تو لمبی عبادت کرنے والی عورت کی رسی کاٹ دی تھی۔ ساری رات نفل پڑھنے والوں کو اعتدال کا حکم دیا' ان کو آسان دین عطا کیا گیا' عیسائی راھبوں جیسے تعمقات وتشددات اور رہبانیت کو ختم کر دیا گیا۔

نبی ﷺ تو ایک رات بھی گھر سے غائب رہتے تو آپ کی زوجہ محترمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ان کا مشاہدہ کرنے کے لیے پیچھے چلی جاتی ہیں آپ قبرستان میں گئے تو بھی پیچھے چلی گئیں' اور آپ کا وہاں دعا کرنا بیان کرتی ہیں۔ آپ گھر کے اندھیرے میں سجدے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو بھی بیان کرتی ہیں۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آپ پر بہتان لگاتے وقت کہا گیا کہ آپ نے بھی نماز معکوس پڑھی ہے۔ آپ کھڑے کھڑے نماز پڑھتے ہیں تو پاؤں میں ورم آجاتا ہے۔

حضرت عائشہ، آپ ﷺ کا ورم بیان کرتی ہیں لیکن کتنی عجیب بات ہے کہ اس چالیس رات نماز معکوس کا کسی صحابی کو پتہ نہیں چلا، ازواج مطہرات کو بھی پتہ نہ چلا لیکن لمبے زمانے کے بعد آنے والے صوفی کو پتہ چل گیا۔

پھر یہی لوگ اپنے پیر صاحب کے بارے میں علم غیب کا عقیدہ رکھتے ہیں ادھر پیر صاحب کو صبح ہونے کا علم نہیں ہے وہ بھی مسجد کے مؤذن سے پوچھ رہے ہیں۔

پھر اس واقعہ میں یہ بھی ہے کہ بابا فرید الدین کو یہ نماز معکوس شیخ ابوسعید سے پہنچی تھی جو اس نماز کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کر رہے ہیں اور اس پر عمل کر رہے ہیں اور بابا فرید کو بھی مقامات اعلیٰ پر پہنچنے کے لئے جدوجہد کی تلقین کر رہے ہیں۔ (دیکھئے فوائد الفؤاد، ص ۶۳، یعنی ملفوظات نظام الدین اولیاء مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی) اور دوسری طرف یہی ابوسعید حج سے روک رہے ہیں اور دوسری طرف یہی ابوسعید، اسلامی فریضہ حج سے منع کر رہے ہیں۔

فرماتے ہیں:

''ہزاروں میل زمین کو پاؤں تلے اس لئے روندنا کہ پتھروں سے بنے ہوئے ایک گھر کی زیارت کی جائے بڑی بات نہیں ہے خدا کا سچا دوست جہاں بیٹھا ہے بیت المعمور دن رات کئی بار اس کا طواف کرتا ہے۔ اور وہ حج کیلئے بیتاب مریدوں کو حکم دیتے تھے کہ ''سرخس'' جا کر ابوالفضل حسن کے روضہ کا سات بار طواف کریں اور یہ سمجھ لیں کہ حج کا مقصد پورا ہو گیا۔

(نفحات الانس، از عبدالرحمٰن جامی، ص ۱۸۱، نیز مطالعہ تصوف، ص ۳۹۰، ۳۹۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ابو الفضل حسن، صوفی ابوسعید کے مرشد تھے پانچویں صدی میں تھے علامہ ابن حزم نے کہا یہ ابوسعید کبھی تو ایک دن میں ہزار ہزار رکعت نماز پڑھتے اور کبھی فرضی نماز ہی نہ پڑھتے تھے اور ریشم کا لباس بھی پہن لیتے تھے۔

(الفصل فی الملل والاھواء والنحل ۴/ ۱۸۸، مطالعہ تصوف ۳۹۲)

دیکھیں یہ کیسا دعویٰ ہے کہ اللہ کا سچا بندہ جہاں بیٹھ جاتا ہے، بیت المعمور، وہیں آ جاتا ہے اور خود اس کا طواف کرتا ہے۔..... کیا رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی اور اللہ کا سچا بندہ ہوسکتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر کوئی ولی ہوسکتا ہے؟ صلح حدیبیہ میں تو ان کے پاس نہ بیت المعمور آیا اور نہ ہی بیت اللہ۔ ان صوفیاء کے پاس کس طرح آ سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی باتیں شیطانی وسوسے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔

آج بھی کئی مرید صرف اس لئے حج نہیں کرتے کہ ان کے پیر و مرشد نے حج نہیں کیا ہوتا اور ان کا پیر و مرشد اس لئے حج نہیں کرتا کہ اس کے پیر و مرشد نے حج نہیں کیا ہوتا حالانکہ ان پر حج فرض بھی ہو چکا ہوتا ہے۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کیا دنیا میں: محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑا کوئی پیر و مرشد ہے؟ آپ نے نویں ہجری کے سال اپنے ایک خاص مرید حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حجاج کرام کا امیر مقرر کیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی حج اور اعلانِ براءت کرنے کے لئے بھیجا تھا اور آپ ﷺ نے اس سال حج نہیں کیا تھا بلکہ آپ مدینہ میں ہی ٹھہرے رہے تھے اور آپ نے دس ہجری کو حج کیا تھا اب صحابہ کرام نے تو یہ بات نہیں کی کہ ہمارے پیر و مرشد ﷺ نے تو ابھی حج نہیں کیا لہذا ہم بھی حج نہیں کریں گے۔ کیا دور حاضر کے یہ مرشد، رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑے ہو گئے ہیں یا وہ اپنے آپ کو ان سے بڑا خیال کرتے ہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صوفی تزکیہء نفس اسلامی نہیں:

یہ دراصل تزکیہ نفس کے ایسے من گھڑت افسانے ہیں جنہیں شیطانی ہتھکنڈے ہی کہا جا سکتا ہے ان میں فرضی عبادات بھی چھوڑنا پڑتی ہیں۔ سیر الاولیاء ص ۶۲۴ پر لکھا ہے کہ بابا فرید نے چند مرتبہ حج کا ارادہ کیا بلکہ آپ اس ارادے سے اُچ تک گئے بھی لیکن آپ کے دل میں خیال آیا کہ میرے شیخ قطب الدین بختیار کاکی نے حج نہیں کیا میں کیوں کروں۔؟ کیونکہ ایسا کرنے سے پیر صاحب کی مخالفت ہے۔ اور وہیں سے لوٹ آئے (منہاج العقائد ص ۱۸۹ از آفتاب کریمی)

ان صوفیاء کے طریقے کے ذریعے سے جو اپنا تزکیہ کرنا چاہے گا وہ شریعت کی پابندیوں سے بالکل آزاد ہو جائے گا۔ لیکن جو نبی ﷺ اور صحابہ کرام کے طریقے کے مطابق تزکیہء نفس کرے گا وہ شریعت کے احکامات کا سختی سے پابند ہوتا چلا جائے گا۔ شریعت کی پابندی سے تو نبی ﷺ کو بھی آزاد نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ (الحجر:۹۹)

یقین (یعنی موت آنے) موت تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہو"۔

اس جگہ بھی وجودی صوفیاء نے "الیقین" کی تفسیر میں ایک بڑا مغالطہ دیا ہے کہ اس سے مراد فنا فی اللہ کا ایسا مرحلہ ہے، جس میں پہنچ کر انسان شرعی احکام کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتا ہے اور نماز کے بارے میں وہ یہ کہہ دیتا ہے کہ ہماری پڑھی پڑھائی ہے۔ ہم باطنی نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ یقین کی یہ تفسیر ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ قرآن میں دوسرے مقام پر بھی یہ لفظ یقین موت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ دوزخی دوزخ میں کہیں گے

﴿لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتّٰى أَتَانَا الْيَقِينُ﴾ (المدثر:۴۳ تا ۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے تو مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم بیہودہ بحث کرنے والوں کے مل کر بحث کیا کرتے تھے اور جزا کے دن کو جھٹلاتے تھے حتی کہ ہمیں یقین (یعنی موت) آ گئی''۔

یقین بمعنی موت کا حدیث سے ثبوت:

① حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ" ''تحقیق اسے تو موت آ چکی ہے''۔

(بخاری' کتاب الجنائز' باب الدخول علی المیت' حدیث ۱۲۴۳)

② ایک حدیث میں ہے کہ: "أَفْضَلُ النَّاسِ رَجُلَانِ" لوگوں میں سے افضل دو آدمی ہیں' "يُقِيمُ الصَّلٰوةَ" ''ایک وہ نمازی جو پانچوں نمازیں پابندی سے قائم کرتا ہو'' "وَيُؤَدِّيْ حَقَّ مَالِهٖ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ" ''دوسرا وہ دیہاتی جو اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہو اور موت تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہو''۔ (مسند احمد' ۵۲۲/۲)

نبی ﷺ کے طریقہء تعلیم وتزکیہ سے کفر وشرک اور گناہوں کی آلودگیوں سے دلوں کی تطہیر ہوتی ہے، جذبات دھلتے ہیں، دل گناہوں سے نفرت کرتے ہیں اور ان میں نیکیوں سے محبت پیدا ہوتی ہے وہ کتاب وسنت کی روشنی سے معمور اور منور ہوتے ہیں۔ لیکن دین تصوف میں تزکیہ حاصل کرنے کی خاطر نفس کشی کرنی پڑتی ہے۔ اور اس کیلئے تین چیزوں کا عادی بننا پڑتا ہے۔ ① فاقہ کشی ② شب بیداری ③ خاموشی

دس دس دن بھوکا پیاسا اور چھ چھ ماہ تک کھانے کے قریب نہ جانا پھر مرغوب کھانا نہ کھانا۔ (مطالعہ تصوف کتاب وسنت کی روشنی میں از شیخ غلام قادر لون ایم اے: ۲۴۴' ۲۴۵)

کئی کئی راتوں تک بیدار رہنا کئی کئی مہینے یا سالوں تک خاموش رہنا حتی کہ موت تک بھی کسی سے بات نہ کرنا، کبھی زندگی بھر غسل نہ کرنا اور گندگی میں رہنا پھر بیس تیس یا چالیس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالیس سال تک خلوت میں رہنا، جنگلات کی طرف نکل جانا ان سب طریقوں کی شرع محمدی میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ان سے تزکیہ نفس قطعًا حاصل نہیں ہوتا۔ اس دین اسلام میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔ اس میں رہبانیت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْمُؤمِنُ الَّذِی یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصبِرُ عَلی اذَاهُم اَفضَلُ مِنَ الَّذِی لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَایَصبِرُ عَلی اذَاهُم".

"وہ مومن جو لوگوں کیساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کر لیتا ہے وہ اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ نہ تو مل جل کر رہتا ہے اور نہ ان کی تکلیف پر صبر کرتا ہے۔" (صحیح الجامع الصغیر۔۶۶۵۱)

"خَیرُ الهَدیِ هَدیُ مُحمَّدٍ ﷺ".

"بہترین طریقہ اور ہدایت حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(33)

تیسرا منصبِ نبوت:

ا۔تعلیم کتاب وحکمت:

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ وَالحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾

حضرات گرامی! آج کے خطبہ کا موضوع ہے ''تیسرا منصبِ نبوت''یعنی کتاب وحکمت کی تعلیم۔

پہلے منصبِ نبوت میں مَیں نے آپ کے سامنے نبی ﷺ کی تلاوت کا تذکرہ کیا تھا یعنی جو آپ پر وحی نازل ہوتی تھی آپ اسکی تلاوت کرتے اور سناتے تھے اس کے بعد دوسرے منصبِ نبوت ''تزکیہءنفس'' کا تفصیل سے تذکرہ کیا تھا آج کے اس خطبہ میں میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے تیسرے منصبِ نبوت کا تذکرہ کروں اس منصب کا نام ہے تعلیمِ کتاب وحکمت یعنی اس وحی پر عمل کرنے کی کیفیت اور اسکے مطالب ومعانی کی تفہیم اس کے مجملات کا بیان اور مبہمات کی توضیح چنانچہ ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ فرماتے ہیں کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مثلاً حضرت عثمان بن عفانؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہمیں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے، انہوں نے ہمیں بتایا کہ وہ جب نبی ﷺ سے دس آیاتِ قرآنی پڑھنا سیکھ لیتے تھے اس وقت تک آگے نہ چلتے تھے جب تک ان کو اچھی طرح سمجھ نہ لیتے تھے اور احکام کو جان کر ان کے مطابق عمل نہ کر لیتے تھے۔وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پڑھنا اور اس پر عمل کرنا سب کچھ سیکھا تھا۔(تفسیر طبری)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ" . (صحیح الجامع الصغیر ۲۳۴۶)

''میں تو تمہارے لیے اس طرح ہوں جس طرح ایک باپ اپنی اولاد کیلئے معلم ومربی ہوتا ہے میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔''

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''کسی مشرک نے مذاق کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہارے ساتھی (یعنی محمد ﷺ) کو دیکھتا ہوں کہ وہ تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے۔حتی کہ بول وبراز کے آداب بھی سکھاتا ہے میں نے کہا: ہاں ٹھیک ہے ہمارے نبی ﷺ نے تو ہمیں یہ بھی سکھایا ہے کہ ہم بول وبراز کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کریں۔اور اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء نہ کیا کریں تین ڈھیلوں سے کم ڈھیلے استعمال نہ کیا کریں اور گوبر اور ہڈی کے ساتھ طہارت نہ کیا کریں۔'' (مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الاستطابۃ، حدیث: ۲۶۲)

اس آیت کریمہ "يُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ وَالحِكمَةَ" سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو چیزوں کی تعلیم دی ہے۔اور یہ آپ کے منصب میں شامل تھا۔ایک ہے کتاب کی تعلیم اور دوسری ہے حکمت کی تعلیم۔

امام شافعیؒ اور مشہور مفسر قرآن علامہ ابن جریرؒ طبری اور قتادہ بن دعامۃ تابعیؒ نے حکمت کی تفسیر سنت کے ساتھ ہی کی ہے۔(تفسیر ابن کثیر وطبری وغیرہ)

آج کے اس خطبہ میں جو دلائل ذکر کئے جائیں گے آپ حضرات ان سے خود ہی فیصلہ کر پائیں گے کہ نبی ﷺ نے دونوں چیزوں کی تعلیم دی ہے اور اپنے اقوال کے ساتھ بھی تعلیم دی ہے اور اعمال کے ساتھ بھی۔ بلکہ ضروری عملیات کی پریکٹس کر کے بھی دکھایا ہے۔ بلکہ آپ ﷺ کوئی کاموں کی تعلیم جبریلؑ نے خود عمل کر کے دی ہے آپ نے جبریل سے سیکھا اور جبریلؑ کو اللہ تعالی نے بتایا اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو بتایا اور تعلیم دی۔مثلاً آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① ''اَمَّنِی جِبرِیلُ عِندَ البَیتِ مَرَّتَینِ ''۔(صحیح الجامع الصغیر ۱۴۰۲)

''مجھے بیت اللہ کے پاس جبریل علیہ السلام نے دو دفعہ جماعت کروائی''۔

پھر تفصیل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ظہر کی نماز تو اس وقت پڑھائی تھی جس وقت سورج ڈھل کر اس کا سایہ ایک تسمہ کے برابر ہو گیا تھا۔ اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی تھی جب ہر شے کا سایہ اس کی مثل ہو گیا تھا۔ اور مغرب کی نماز افطاری کے وقت پڑھائی تھی۔ اور عشاء کی نماز شفق (سُرخی) غائب ہونے کے وقت پڑھائی تھی اور فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جس وقت روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔'' یہ تو پہلے دن کی نمازیں ہیں جو جبریلؑ نے آپ کو پڑھائی تھیں اور یہ اول اوقات میں پڑھائی تھیں۔ اور اس سے اگلے دن پھر آپ کو پانچ نمازیں پڑھائیں۔

اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھا چکے تھے جب کہ ہر شئے کا سایہ اس کی مثل ہو گیا تھا۔

اور عصر کی نماز اس وقت پڑھا چکے تھے جبکہ ہر شئے کا سایہ دو مثل ہو گیا تھا۔

اور مغرب کی نماز افطاری کے وقت ہی پڑھائی تھی۔

اور عشاء کی نماز تہائی رات کے وقت پڑھائی تھی۔

اور فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھائی یعنی دن کی روشنی میں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھا کر جبریلؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے ''یَامُحَمَّدُ!(ﷺ) هٰذَا وَقتُ الاَنبِیَاءِ قَبلَکَ '''' آپ سے پہلے انبیاء کی نمازوں کے اوقات یہی تھے۔'' وَالوَقتُ مَابَینَ هٰذَینِ الوَقتَینِ'' اور ان دو دن کی نمازوں کے اول و آخر اوقات سمیت درمیان کا سارا وقت نماز کا ہی ہے۔

(مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی۔ عن ابن عباس)

② زید بن حارثہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابتدائی نزول وحی کے دنوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس جبریل آئے تھے انہوں نے مجھے وضوء اور نماز کا طریقہ سکھایا تھا۔ جب وہ وضوء سے فارغ ہوئے تھے تو انہوں نے پانی کا چلو لیکر اپنی شرم گاہ پر چھینٹے مارے تھے۔ (مسند احمد، دار قطنی، صحیح جامع صغیر: ۷۶)

یاد رہے کہ جبرئیل علیہ السلام کا تشریف لانا بشری شکل میں تھا اور پھر کئی دفعہ مسئلے بتانے کے لیے تشریف لاتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

"اَتَانِی جِبرِیلُ فَقَالَ لِی :اِنَّ اللّٰہَ یَأمُرُکَ أَنْ تَأمُرَ أَصحَابَکَ اَن یَّرفَعُوا اَصوَاتَھُم بِالتَّلبِیَةِ فَاِنَّھَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ".

(مسند احمد، صحیح الجامع الصغیر/۶۶)

"میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے، انہوں نے مجھے یہ بات کہی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ حکم کرتا ہے کہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ حکم دیں کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ کہیں کیوں کہ یہ تلبیہ حج کے شعائر میں سے ہے"۔

④ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میں آج رات آپ کے پاس آیا تھا لیکن آپ کے گھر داخل نہیں ہوا اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے گھر، کپڑے پر تماثیل (تصویریں) تھیں اور آپ کے دروازے پر کتا تھا۔ لہٰذا آپ ایسا کریں کہ ان تصاویر کے سر کاٹنے کا حکم صادر فرمادیں تاکہ وہ درخت کی طرح ہو جائیں اور آپ کے گھر میں جو (تصویروں والا) پردہ ہے، اسے کاٹ کر دو تکیے بنا لیے جائیں جنہیں نیچے پامال کیا جائے اور کتے کو باہر نکالنے کا حکم دے دیں"۔ (مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، صحیح الجامع الصغیر ۶۸)

④ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! "میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب، اسے نچوڑنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے' پینے والے' اٹھانیوالے' جس کیطرف لیجائی گئی' بیچنے والے' خریدنے والے اور پلانے والے لوگوں پر لعنت کی ہے۔ (طبرانی' مستدرک حاکم' صحیح الجامع الصغیر/۲۷)

⑤ ایک دفعہ ایک یہودی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ "ایُّ البِقَاعِ خَیْرٌ" زمین کا کونسا قطعہ سب سے اچھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی اور فرمایا کہ میں جبریل علیہ السلام کے آنے تک خاموش رہوں گا چنانچہ آپ ابھی خاموش ہی تھے کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا تو وہ کہنے لگے "مَاالمَسئُولُ عَنْهَا بِاَعلَمَ مِنَ السَّائِلِ" یعنی میں اس کے متعلق آپ ﷺ سے زیادہ تو نہیں جانتا (جس طرح آپ ﷺ کو علم نہیں اسی طرح مجھے بھی علم نہیں) لیکن میں اپنے رب تبارک وتعالی سے پوچھتا ہوں پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد ﷺ! بیشک میں اللہ تعالی کے جتنا آج قریب ہوا ہوں، اتنا قریب کبھی نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے جبریل علیہ السلام! یہ قرب کس طرح تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ میرے اور اللہ کے درمیان ستر ہزار نور کے حجابات تھے۔ تو اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ "شَرُّ البِقَاعِ اَسوَاقُهَا وَخَیْرُ البِقَاعِ مَسَاجِدُهَا" زمین کے بدترین قطعے بازار ہیں اور زمین کے بہترین قطعے مساجد ہیں۔

(رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر وھو فی المشکوۃ المساجد فصل ۲)

⑥ انس اور قیس بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے، انہوں نے مجھے کہا حفصہ سے رجوع کیجئے کیوں کہ بلاشبہ وہ بہت روزے رکھنے والی اور بڑا قیام کرنے والی ہے۔ (مستدرک حاکم)

⑦ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِی اَن اُعَلِّمَکُم مَاجَهِلتُم." "بے شک اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کاموں کی تعلیم دوں، جن سے تم جاہل ہو اور جو آج مجھے اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی ہے اس میں سے یہ بھی ہے کہ اس (اللہ) نے فرمایا ہے کہ جو مال بھی میں نے اپنے بندوں کو دیا ہے وہ ان کیلئے حلال ہے۔

(مسلم، کتاب الجنۃ، باب الصفات التی یعرف بھا فی الدنیا۔۔۔، حدیث: ۲۸۶۵)

وفد عبدالقیس کو تعلیمِ حکمت:

⑧ جب نبی کریم ﷺ کے پاس قبیلہ عبدالقیس کے لوگ وفد بن کر آئے تو نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کی آمد پر انتہائی خوش ہوئے۔ جب یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے بیٹھنے کیلئے جگہ کھلی اور کشادہ کر دی تو وہ بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کے لئے برکت کی دعا کی پھر ان کی طرف دیکھا اور ان سے پوچھا "مَنْ سَيِّدُكُمْ وَزَعِيمُكُمْ ؟" "تمہارا سردار اور امیر کون ہے؟" تو ان سب نے منذر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا تو نبی ﷺ نے کہا "أَهٰذَا الْأَشَجُّ ؟" کیا یہ اشج (جس کے سر یا چہرے پر زخم کا نشان ہے) تمہارا سردار ہے؟ یہ پہلا دن تھا جب اس کیلئے یہ لقب استعمال ہوا کیوں کہ اس کے چہرے پر کچھ زخم کا نشان تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ گدھے نے اسے پاؤں مارا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی جی ہاں ہمارا سردار یہی ہے وہ ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں پہنچا تھا کیوں کہ وہ وفد کے اونٹوں کو باندھنے اور ان کے ساز و سامان سمیٹنے اور اُن کی حفاظت میں مصروف ہو گیا تھا، اس نے اپنے کپڑے تبدیل کئے اور اتارا ہوا لباس صندوق میں رکھا اور اچھے کپڑے پہن کر نبی ﷺ کے پاس آنے لگا۔ اور اس کی آمد سے پہلے نبی ﷺ اپنے پاؤں بچھا کر بیٹھے ہوئے تھے اور ٹیک بھی لگائی ہوئی تھی۔ چنانچہ جب اشج قریب آ گیا تو لوگوں نے حلقہ مجلس اور فراخ کر دیا اور اسے کہنے لگے اے اشج! ادھر بیٹھ جاؤ۔ نبی ﷺ بھی اچھی طرح ہو کر بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگوں کو سمیٹ لیا اور ٹیک بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دی۔اسے کہنے لگے..... اشج !ادھر بیٹھ جاؤ۔چنانچہ وہ نبی ﷺ کی دائیں جانب بیٹھ گیا۔

نبی ﷺ نے اسے خوش آمدید کہا۔اوراس سے بہت نرمی اور اچھے طریقے سے پیش آئے پھراس سے اس کے علاقہ کے متعلق سوالات کئے اورہجر کی بستیوں میں سے صفا اور مشقر وغیرہ کے نام بھی ذکر کئے وہ کہنے لگا۔اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ تو ہمارے علاقے کی بستیوں کو ہم سے بھی زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے تمہارے علاقوں کا سفر کیا ہوا ہے۔پھر انصار کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے "یَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! اَکْرِمُوْا اِخْوَانَکُمْ" "میرے انصار صحابہ! اپنے بھائیوں کی عزت کرو کیوں کہ یہ بھی اسلام قبول کرنے میں تمہارے جیسے ہی ہیں۔اور لباس وابدان میں بھی تمہارے مشابہ ہیں اور اپنے دل کی خوشی سے مسلمان ہوئے ہیں انہیں کسی نے مجبور نہیں کیا اور نہ ہی کسی نے ڈرایا دھمکایا ہے جبکہ ایک قوم نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا حتی کہ وہ مارے گئے۔(یعنی کفار مکہ)

پھر کچھ دنوں بعد آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ مجھے بتاؤ تمہارے بھائی انصار نے تمہاری عزت وتکریم اور ضیافت کیسے کی.....؟انہوں نے کہا یہ تو بہت ہی اچھے بھائی ہیں وہ تو ہمیں نرم بستر ،بہتریں کھانے دیتے تھے اور مزید یہ کہ: "بَاتُوا وَاَصْبَحُوا یُعَلِّمُوْنَنَا کِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِیِّنَا ﷺ" "وہ ہمیں صبح وشام ہمارے رب کی کتاب اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنت کی تعلیم دیتے رہے۔" یہ سن کر رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے پھر وفد کے ایک ایک فرد کی طرف متوجہ ہوکر ہم سے سیکھی ہوئی چیزیں سننے لگے۔چنانچہ ہم میں سے کسی نے التحیات للہ ،سورۃ فاتحہ اور ایک یا دو سورتیں اور ایک یا دو سنتیں سیکھی ہوئی تھیں۔پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے کہ کیا تمہارے پاس زادِراہ یعنی خوردونوش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کچھ ہے؟ وفد کے لوگ یہ سن کر انتہائی خوش ہوئے وہ جلدی جلدی اپنے اونٹوں کی طرف گئے اور ہر شخص اپنے ساتھ کھجوروں کا ایک ڈھیر لے کر آ حاضر ہوا۔ وہ کھجوریں آپ کے سامنے بچھے ہوئے چمڑے کے دسترخوان پر رکھ دیں اور آپ کے ہاتھ مبارک میں ذراع سے بڑی اور دو ذراع سے چھوٹی کھجور کی ایک چھڑی تھی اس چھڑی کے ساتھ کھجور کے ایک ڈھیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان سے دریافت کیا کہ کیا تم لوگ کھجور کی اس قسم کا نام تعضوض رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ پھر دوسرے کی طرف اشارہ کر کے پوچھا اس کا نام صَرَفَان رکھتے ہو۔؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ پھر ایک اور ڈھیر کی طرف اشارہ کر کے پوچھا اس کا نام برنی لیتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اَمَا اِنَّهُ خَيْرُ تَمْرِكُمْ وَاَنْفَعُهُ لَكُمْ" "یہ تمہاری کھجوروں میں سے اچھی اور زیادہ نافع ہیں" فرماتے ہیں کہ ہم جب اپنے علاقے میں واپس آ گئے تو ہم نے برنی کھجور کے بہت سے درخت لگا دیئے اور اس میں ہماری رغبت بھی بہت بڑھ گئی حتی کہ ہمارے درخت اور کھجوریں زیادہ تر برنی ہی ہو گئے۔

اشج رضی اللہ عنہ جب واپس ہونے لگا تھا اس وقت اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا علاقہ کچھ اس طرح کا ہے کہ وہاں کی آب وہوا ناموافق پڑتی ہے ہم بوجھل ہو جاتے ہیں جب تک ہم شراب نہ پئیں تو ہمارے رنگ متاثر ہو جاتے ہیں اور ہمارے پیٹ بڑھ جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کدو، سبز مرتبان اور لکڑی کے کریدے ہوئے برتن میں (غیر مسکر بھی) نہ پیا کرو۔ اور اپنی اس مشک سے پی لیا کرو جس کا منہ باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ یہ سن کر اشج کہنے لگا "بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَخِّصْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ" اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ ہمارے لئے تھوڑی سی شراب پینے کی رخصت دیجیے آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اشارہ کر کے فرمایا اگر میں تمہیں ایک چلو پینے کی اجازت دے دوں تو تم زیادہ پینے لگ جاؤ گے۔ حتی کہ جب شراب سے کسی کو نشہ چڑھ جائے گا تو وہ اپنے چچا کے بیٹے کی پنڈلی پر زور سے تلوار مارے گا اور اس وفد میں بنو عصیر کا ایک شخص بھی تھا جسے حرث کہا جاتا تھا اس کی پنڈلی میں اسی شراب پینے کے سلسلے میں کسی شرابی نے نشہ کی حالت میں تلوار کا وار کیا ہوا تھا وہ حرث کہتا ہے کہ میں نے جب نبی ﷺ سے یہ باتیں سنی تھیں اس وقت اپنی پنڈلی کو اپنے کپڑے سے چھپا رکھا تھا (تا کہ اللہ کے رسول میرا وہ زخم دیکھ نہ لیں) لیکن "وَقَدَابْدَا هَا اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ ﷺ "اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کے لئے ظاہر کر ہی دی۔

(مسند احمد۔ جلد ۴/ ۲۰۶، ۲۰۷)

صحیح بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ جب آپ ﷺ کے پاس وفد عبد القیس آیا تو آپ نے ان سے پوچھا تم کون سی قوم یا کون سا وفد ہو؟ انہوں نے کہا ہم ربیعہ قبیلہ کی شاخ ہیں آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اور کہا تمہارے لئے فراخی ہو تم رسوا ہو کر نہیں آئے ہو اور نہ ہی پشیمان ہو کر یعنی تم لوگ پہلے ہی مسلمان ہو گئے ہو خوش قسمت ہو، تم پر مسلمانوں کا حملہ نہیں ہوا اگر حملہ ہوتا تو پھر رسوائی کی شکل تھی۔ وہ کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ ! ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آ سکتے ہیں کیوں کہ مضر قبیلے کے کافر ہمیں آپ کے پاس آنے نہیں دیتے لہذا آپ ہمیں ایسی بات ارشاد فرما دیں جو فیصلہ کن ہو اور واضح اور بیّن ہو اس میں کوئی ابہام نہ ہو۔ تا کہ ہم اپنے لوگوں یعنی اپنے رفقاء اور ہم خیال احباب اور اعزہ واقرباء کو بھی اس سے باخبر کر دیں اور اسکی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور انہوں نے آپ سے شرابوں کے متعلق بھی سوال کیا تھا تو آپ نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار سے منع کیا۔ اللہ وحدہ پر ایمان لانے کا حکم دیا پھر ان سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ وحدہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

''شَهَادَةُ اَن لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُولُ اللّٰه وَاِقَامُ الصَّلوةِ وَاِيتَاءُ الزَّكوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَن تُعطُوا مِنَ المَغنَمِ الخُمُسَ''.

① لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌرَّسُولُ اللّٰهِ کی شہادت دینا۔

② نماز قائم کرنا۔

③ زکوۃ ادا کرنا۔

④ رمضان کا روزہ رکھنا۔

⑤ اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ بھی دینا۔ یہ پانچ دراصل چار ہی ہیں کیوں کہ زکوٰۃ اور خمس ادا کرنا دراصل مالی حق ہیں انہیں علیحدہ علیحدہ کر کے بیان کر دیا ہے۔ واللہ اعلم

اور جن چار چیزوں سے انہیں منع کیا تھا وہ یہ ہیں:

① سبز مٹکا یا مرتبان۔

② کدو کے برتن۔

③ کھجور کی لکڑی کے کریدے ہوئے برتن۔

④ وہ برتن جن میں تارکول لگائی ہو ان میں کسی چیز کو بھگو کر رکھنے سے منع کیا اور ساتھ فرمایا۔'' اِحفَظُوهُنَّ وَاَخبِرُوا بِهِنَّ مَن وَرَائَكُم'' '' ان کو یاد کر لو ان کی اپنے پیچھے والوں کو بھی خبر دے دینا۔'' (بخاری و مسلم)

اور سنن نسائی شریف میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں ان برتنوں کے استعمال سے جب منع کیا تو اس آیت کریمہ کی تلاوت کی:

﴿ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَانَهَاكُمْ عَنهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَدِیدُ العِقَاب ﴾ (حشر:۷) (نسائی' کتاب الاشربہ' حدیث ۵۶۴۶)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اِذَا اَمَرتُکُم بِأَمرٍ فَأتُوا مِنهُ مَا استَطَعتُم وَمَا نَهَیتُکُم عَنهُ فَاجتَنِبُوهُ ".

"جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو تم اپنی حسب طاقت اس پر عمل کیا کرو اور جس چیز سے منع کر دوں اس سے رک جایا کرو"۔ (تفسیر ابن کثیر تفسیر سورہ حشر از بخاری و مسلم)

اس سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر و نواہی کی اطاعت ضروری ہے اگرچہ قرآن میں نہ بھی ہوں صرف حدیث میں ہی ہوں کیوں کہ شراب کشید کرنے کے ان مخصوص برتنوں کے استعمال کی ممانعت قرآن میں کہیں نہیں ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ ان برتنوں سے عارضی طور پر منع کیا گیا تھا کیوں کہ وہ شراب کے عادی تھے ان کی عادت چھڑانے کے لئے روکا تھا وہ ان برتنوں میں شرابیں بنایا کرتے تھے ان کی عادت چھڑانے کے لئے ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے ہی روک دیا جب وہ پکے ہو گئے اور اچھی طرح شراب چھوڑ گئے تو آپ نے فرمایا کہ برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ ہی حرام کرتا ہے لہٰذا تم ان برتنوں کو استعمال کر سکتے ہو۔ فرمایا: "کُنتُ نَهَیتُکُم عَنِ الانتِبَاذِ فِی الاَسقِیَةِ " میں تمہیں ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کرتا تھا اور فرمایا "فَاشرَبُوا فِی کُلِّ وِعَاءٍ" " ہر برتن میں پی سکتے ہو اور نبیذ بنا سکتے ہو لیکن نشہ آور چیز سے پرہیز کرو۔" (مسلم، ۱۹۷۷ ابن ماجہ واللفظ لہ)

صحیح بخاری کا کتاب الاشربہ میں باب نمبر ۷ ترخیص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاَوعیۃ والظروف بعد النہی بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(34)

تیسرا منصبِ نبوت:

۲۔تعلیمِ کتاب وحکمت:

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ وَالحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾

حضرات گرامی ! سابقہ خطبہ میں آپ حضرات کی خدمت میں اس بات کے بعض دلائل پیش کئے گئے تھے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو کتاب وحکمت کی تعلیم دی ہے اور آپ نے صرف حکمت کی ایک ہی قسم یعنی قرآن ہی کی تعلیم نہیں دی ہے۔ بلکہ حکمت کی دوسری قسم یعنی سنت کی بھی تعلیم دی ہے۔

حکمت (یعنی سنت رسول) بھی منزل من اللہ ہے:

میرے آج کے خطبہء جمعہ کا موضوع بھی یہی ہے۔ میں آپ کے سامنے اس کے مزید دلائل رکھنا چاہوں گا۔ پہلے یہ یاد رکھیں اور ذہن نشیں کرلیں کہ قرآن کی طرح حکمت بھی منزل من اللہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ وَاَنزَلَ اللّٰهُ عَلَيكَ الكِتَابَ وَالحِكمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَم تَكُن تَعلَمُ وَكَانَ فَضلُ اللّٰهِ عَلَيكَ عَظِيماً ﴾ (سورہ نساء:۱۱۳)

''(اے نبی) اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور آپ کو ان چیزوں کی تعلیم دی ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور درحقیقت آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغ مَا أُنزِلَ اِلَيكَ مِن رَّبِّكَ﴾ (المائدہ:٦٧)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے رسول ! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ آپ (لوگوں تک) پہنچا دیجئے۔"

پہلی آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ کتاب وحکمت دونوں منزل من اللہ ہی ہیں اور اس آیت میں منزل من اللہ کی تبلیغ کا حکم ہے اور یہ دونوں ہی اللہ کے پیغام ہیں اللہ نے فرمایا۔﴿فَإِن لَّم تَفعَل فَمَابَلَّغتَ رِسَالَتَهُ﴾(المائدہ:٦٧)

"اگر آپ نے یہ تبلیغ کا کام نہ کیا تو آپ نے تو پھر اللہ کے پیغام کو پہنچایا ہی نہیں"۔

اب ذرا غور سے سنیئے کہ میرے اور آپ کے پیارے نبی ﷺ نے حکمت یعنی سنت کی کس طرح تبلیغ کی اور اس کی تعلیم کا کس طرح اہتمام کیا۔ چنانچہ آپ کبھی تو خود اس کے موتی نچھاور کر رہے ہیں کہیں پیاسوں اور سوالیوں کی پیاس بجھا رہے ہیں اور اس کی تعلیم کے مختلف طریقے اختیار کر رہے ہیں۔ مثلاً:

سوال کرنے والے کو تعلیم دینا:

① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول! " عَلِّمنِی دُعَاءً اَدْعُو بِهِ فِی صَلَاتِی " آپ مجھے کوئی ایسی دعاء سکھائیں جو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں تو آپ نے یہ دعاء سکھائی۔" اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمتُ نَفسِی ظُلمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنتَ فَاغفِرلِی مَغفِرَةً مِنْ عِندِكَ وَارْحَمنِی اِنَّكَ اَنتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ "(بخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب الدعاء فی الصلوۃ۔ اور مسلم)

"اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے لہذا تو مجھے اپنی خاص بخشش سے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما یقیناً تو بڑا معاف کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔"

یہ دعا قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② آپ کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا۔ "عَلِّمنِی شَیئاً وَلَاتُکثِر عَلَیَّ لَعَلِّی اَعِیہِ" "اے اللہ کے رسول آپ مجھے کوئی ایک عمل سکھا دیجئے اور زیادہ نہ بتایئے تا کہ میں اسے یاد رکھ سکوں تو آپ نے اسے ارشاد فرمایا "لَا تَغضَب" غصہ مت کیا کر۔ وہ بار بار کہتا رہا کوئی اور؟ آپ ہر دفعہ اسے یہی تلقین کرتے رہے "لَاتَغضَب" غصہ مت کیا کر۔ (بخاری۔ کتاب الادب باب الحذر من الغضب' ترمذی ابواب البر۔ باب ماجاء فی کثرۃ الضحک)

③ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! "عَلِّمنِی مِمَّا تَعلَمُ" آپ اپنے علم میں سے مجھے کچھ سکھایئے کیوں کہ میں نہیں جانتا، یہ بتایئے کہ کیا اوقات میں سے کوئی وقت دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔؟ آپ نے فرمایا "جَوفُ اللَّیلِ الآخِرِ اَفضَلُ" رات کا آخری وقت افضل ہے کیوں کہ فجر کی نماز تک اس وقت میں فرشتے اور اللہ کی رحمت اترتی ہے اور عبادت کی قبولیت کا وقت بھی ہے۔ پھر آگے آپ نے انہیں ان اوقات سے بھی آگاہ کیا جن میں نماز پڑھی جاتی ہے اور ان کی فضیلت بھی ذکر فرمائی اور نماز کے مکروہ اوقات بھی بتائے۔ (مسند احمد جلد ۴/ ۱۱۱، ۱۱۲۔ سنن ابی داؤد)

④ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے حتی کہ جب مدینہ شہر سے باہر چلے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سوار ہماری طرف اپنا اونٹ دوڑائے آرہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا گویا یہ سوار تمہیں ملنے کے ارادے سے ہی آرہا ہے۔ چنانچہ وہ سوار ہمارے پاس آ گیا، اس نے ہمیں سلام کہا، ہم نے سلام کا جواب دیا۔ نبی ﷺ نے اس سے دریافت کیا "مِنْ اَیْنَ اَقْبَلْتَ" تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اپنے اہل وعیال اور کنبے قبیلے سے آیا ہوں آپ ﷺ نے اس سے پوچھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا میں رسول اللہ ﷺ سے ملنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے کہا پھر تو تو واقعی رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا ہے۔ اس نے کہا! اے اللہ کے رسول ''عَلِّمْنِیْ مَاالاِیْمَانُ''؟ آپ مجھے ایمان کی تعلیم دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ''.

① لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دینا۔

② نماز قائم کرنا۔

③ زکوٰۃ دینا۔

④ رمضان کے روزے رکھنا۔

⑤ بیت اللہ کا حج کرنا۔ (یہ سب امور ایمان ہیں)

اس نے کہا بس میں ان کا اقراری ہو گیا ہوں۔ (جریر نے کہا) پھر اس کے اونٹ کا پاؤں چوہوں کی بل میں داخل ہو گیا جس کی وجہ سے اس کا اونٹ گر گیا اور وہ بھی اپنے سر کے بل ساتھ ہی گر گیا جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

نبی ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ! ''عَلَيَّ بِالرَّجُلِ'' اس شخص کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ آپ کے حکم کی دیر تھی، عمار بن یاسر اور حذیفہ رضی اللہ عنہما جلدی سے گئے، انہوں نے اسے اٹھایا تو کہنے لگے اے اللہ کے رسول! یہ تو فوت ہو گیا ہے۔ نبی ﷺ نے ان دونوں سے اعراض کیا یعنی اپنا روئے مبارک دوسری طرف کر لیا پھر خود ہی سوال کیا کہ تمہیں پتہ ہے کہ میں نے ان دونوں سے کیوں اعراض کیا تھا؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ ''رَأَيْتُ مَلَكَيْنِ يَدُسَّانِ فِيْ فِيْهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ مَاتَ جَائِعًا''. میں نے دو فرشتے دیکھے جو اس (فوت ہونے والے) کے منہ میں جنت کا پھل ڈال رہے تھے تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوک کی حالت میں فوت ہوا ہے پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ﴾ (الانعام:۸۲)

''جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا تو انہی کے لئے امن ہے اور یہی ہدایت اور سیدھا راستہ پانے والے ہیں''۔

پھر فرمایا: اپنے بھائی کو پکڑو (اس کی تجہیز و تکفین کرو) چنانچہ ہم نے اسے غسل دیا، خوشبو لگائی اور کفنایا اور قبر کی طرف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ آ کر اس کی قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمانے لگے کہ اس کی بغلی قبر بناؤ صندوقی نہ بنانا کیوں کہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے غیر کے لئے۔ (مسند احمد:۳۵۹/۴)

دوستو! یہ تھی وہ آسمانی حکمت کی تعلیم جس میں ایمانیات بھی سکھائی جا رہی ہیں آسمانی وحی کے مطابق غیبی خبریں بھی بتائی جا رہی ہیں خوشخبریاں بھی دی جا رہی ہیں دوستو! یہ سب کچھ وحی کے ذریعے ہو رہا تھا۔

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی﴾ (النجم:۳۔۴)

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی یعنی:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ﴾ (الانعام:۸۲)

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہو گئے تھے کیونکہ انہوں نے اس میں وارد لفظ ظلم کا عام مطلب کوتاہی، غلطی، گناہ، ظلم و زیادتی وغیرہ سمجھ لیا تھا۔ اور پیارے رسول ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کرنے لگے ''اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ'' ہم میں سے کون ایسا شخص ہے جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے نفس پر کوئی ظلم نہ کیا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَیْسَ کَمَا زَعَمْتُمْ'' اس سے وہ ظلم مراد نہیں جو تم سمجھ رہے ہو بلکہ اس سے مراد شرک ہے جس طرح لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا:

﴿اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ﴾ (سورۂ لقمان:۱۳)

(بیٹا! شرک نہ کرنا کیونکہ) شرک یقیناً ظلم عظیم ہے (بخاری اسی آیت کی تفسیر)

⑤ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آ کر کہنے لگا اے اللہ کے رسول! ''عَلِّمْنِیْ عَمَلاً یُدْخِلُنِیَ الْجَنَّةَ'' مجھے کوئی ایسا عمل سکھا دیجئے جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے اسے یہ عمل بتائے۔

۱۔ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ۔ نفس یا جان آزاد کرنا۔

۲۔ فُکَّ الرَّقَبَةَ۔ گردن چھوڑانا

۳۔ اَلْمِنْحَةُ الْوَکُوْفُ۔ زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی یا بکری کسی کو ادھار دے دینا۔

۴۔ اَلْفَیْئُ عَلٰی ذِیْ الرَّحِمِ الظَّالِمِ۔ اپنے رشتہ دار پر احسان کرنا، خواہ وہ ظالم ہی ہو۔

اگر ان کی استطاعت نہ ہو تو

۵۔ اَطْعِمِ الْجَائِعَ۔ بھوکے کو کھانا کھلانا۔

۶۔ وَاسْقِ الظَّمْآنَ۔ پیاسے کو پانی پلانا۔

۷۔ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔ اگر ان کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو

۸۔ کُفَّ لِسَانَکَ اِلَّا مِنَ الْخَیْرِ۔ اپنی زبان کو بری باتوں سے روک کر رکھنا اور خیر و بھلائی کی بات کہہ دینا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے پوچھا نفس آزاد کرنا اور گردن چھڑانا دونوں کا مطلب تو ایک ہی ہے آپ ﷺ نے فرمایا نفس آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تو اکیلا ہی آزاد کرے اور گردن چھڑانے کا مطلب ہے کہ تو اس کے چھڑانے میں تعاون کرے۔ (مسند احمد ۲۹۹/۴)

⑥ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ ''عَلِّمْنِي عَمَلاً يَعْدِلُ الجِهَادَ '' مجھے کوئی ایسا عمل سکھایئے جو جہاد کے برابر ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا ''لاَ اَجِدُهُ'' میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا جو جہاد کے برابر ہو۔ فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو تو مسجد میں جا کر قیام یعنی نفل پڑھتا نہ تھکے اور روزہ رکھتا جائے چھوڑے نہ؟ اس نے کہا نہیں مجھ سے تو یہ نہیں ہو سکتا۔ (مسند احمد: ۳۴۴/۲)

دوستو! دیکھئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کس قدر دین سیکھنے کا شوق تھا، کس قدر جنت میں داخل ہونے کی چاہت تھی، کس قدر اپنے پیارے رسول ﷺ سے تعلیم حاصل کرنے کی رغبت تھی؟ کوئی عرض کر رہا ہے ''عَلِّمْنِيَ القُرْآنَ'' مجھے قرآن سکھا دیجئے۔

(مسند احمد: ۲۱۸/۴)

کوئی کہہ رہا ہے کہ ''يَارَسُوْلَ اللّٰهِ !عَلِّمْنِي سُنَّةَ الاَذَانِ '' مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجئے۔ (سنن ابی داؤد)

کوئی سوال کر رہا ہے کہ ''عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ'' اے اللہ کے رسول مجھے نماز پڑھنے کا طریقہ سکھا دیجئے۔ آپ فرماتے ہیں نماز سے پہلے اچھی طرح وضوء کر لیا کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہا کرو۔ پھر جو قرآن سے قراءت میسر ہو پڑھا کرو۔ (ابوداؤد میں ہے کہ سورۂ فاتحہ پڑھا کرو) پھر اطمینان و تسلی سے رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ اور جلسہ استراحت کیا کرو اپنی تمام نماز اسی طرح پڑھا کرو۔

(بخاری، کتاب الاستئذان، باب من رد فقال علیک السلام)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ پھر آپ ﷺ سے کوئی دعائیں سیکھ رہا ہے اور کہہ رہا ہے

''عَلِّمْنِیْ مَا اَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتُ''۔

''آپ مجھے صبح وشام کے وقت پڑھنے کی کوئی دعا سکھایئے''۔

میرے دوستو اور بزرگو! کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ ہستی کون ہے اور کتنی بڑی شخصیت ہے اور کتنے عظیم انسان ہیں جو آپ سے دعائیں سیکھ رہے ہیں یہ ہیں وہ کامل انسان جن کا اس امت میں ایک عظیم مقام ہے اور وہ ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ وہی ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ'' عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ '' مجھے کوئی ایسی دعا سکھایئے جو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں یہ دعا شروع میں، میں آپ کو سنا چکا ہوں وہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سوال کر رہے ہیں کہ مجھے صبح وشام پڑھنے کی کوئی دعا سکھا دیجئے رسول اللہ ﷺ انہیں مخاطب کر کے فرماتے ہیں ابوبکر! یہ دعا پڑھا کرو:

''اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِیْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ ''(مسند احمد: ج۲ص۱۹۶)

یہ دعا ہم نے اپنی کتاب'' پیارے رسول کی دعائیں'' میں بھی درج کی ہے۔

⑧ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن ام ھانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں'' عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ وَاَنَا جَالِسَةٌ'' میں بوجھل اور بھاری ہوگئی ہوں لہٰذا مجھے کوئی ذکر سکھا دیں جو میں بیٹھی بیٹھی پڑھتی رہا کروں آپ نے فرمایا: سو بار اللہ اکبر، سو بار الحمد للہ، سو بار سبحان اللہ اور سو بار لا الہ اللہ کہہ لیا کر۔ (مسند احمد: ۶/۳۴۴)

⑨ ادھر ایک طرف ام ھانی کے بھائی علی رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ محترمہ فاطمہ بنت رسول رضی اللہ عنہا سے کہہ رہے ہیں اللہ کی قسم! مشکیں بھر بھر کر پانی لانے کی وجہ سے مجھے سینے میں شکایت ہوگئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور تیرے باپ کے پاس غلام لونڈیاں آئے ہوئے ہیں جا، تو بھی کوئی خادم مانگ لا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اللہ کی قسم! مجھے دیکھو، چکی پیس پیس کر میرے دونوں ہاتھوں کی جلد سخت ہوگئی اور ان میں آبلے پڑ گئے۔

بہر حال فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس گئیں آپ ﷺ نے پوچھا "مَا جَاءَ بِكِ اَیْ بُنَیَّةُ!؟" اے پیاری بیٹی! کس لئے آئی ہو؟ بیٹی کہنے لگی کہ "جِئْتُ لِاُسَلِّمَ عَلَیْکَ" میں آپ کو سلام کرنے آئی ہوں۔ خادم مانگنے سے شرم محسوس کی (کہ میرے ابا جی کیا کہیں گے کہ یہ خادم مانگنے کے لئے آئی ہے) علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس چلی گئیں علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا بتاؤ کیا بنا؟ کہنے لگیں مجھے تو خادم مانگنے سے شرم آ گئی تھی میں نے اپنے ابا جی ﷺ سے خادم کا ذکر ہی نہیں کیا۔ پھر علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی خدمت میں آ حاضر ہوئے علی رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! "وَاللّٰهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰی اِشْتَکَیْتُ صَدْرِیْ" اللہ کی قسم مشکیں بھر بھر کر لانے کی وجہ سے میرے سینے میں تکلیف شروع ہوگئی ہے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کرنے لگیں "قَدْ طَحَنْتُ قَدْ طَحَنْتُ حَتّٰی مَجَلَتْ یَدَایَ" کہ چکی پیس پیس کر میرے ہاتھوں کی جلد سخت ہوگئی ہے اور ان میں آبلے نمودار ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلام اور لونڈیاں اور وسعت و فراخی دی ہے (جو کہ مال غنیمت کے خمس سے آپ کو ملے ہیں)

لہٰذا آپ ہمیں بھی کوئی خادم عنایت فرمایئے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنی پیاری صاحبزادی اور پیارے داماد سے فرمایا! اللہ کی قسم! میں تمہیں خادم نہیں دے سکتا جبکہ اصحابِ صفہ بھوک سے مر رہے ہیں۔ میرے پاس کوئی مال نہیں جو میں ان پر خرچ کر سکوں بلکہ میں ان غلام لونڈیوں کو بیچ کر ان کی قیمت اصحابِ صفہ کی خوراک میں صرف کروں گا یہ سن کر وہ دونوں واپس چلے گئے اسی وقت نبی ﷺ بھی ان کے پاس پہنچ گئے۔ ابھی وہ اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چادر میں داخل ہوئے ہی تھے۔ وہ چادر اتنی چھوٹی تھی کہ جب سروں پر لیتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ننگے ہو جاتے تھے۔ انہوں نے جب آپ ﷺ کو دیکھا تو جلدی اٹھنے لگے آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو۔ پھر فرمانے لگے۔ ''اَلَا اُخْبِرُکُمَا بِخَیْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِیْ'' کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو ان خادموں سے بھی بہتر ہو جو تم نے مجھ سے مانگے تھے؟ ان دونوں نے کہا کیوں نہیں ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''کَلِمَاتٌ عَلَّمَنِیْهِنَّ جبریل علیه السلا م'' وہ چند کلمات ہیں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں وہ یہ ہیں۔ تم ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمدللہ، دس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو اور سوتے وقت ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ۔ ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'' وَاللّٰهِ مَا تَرَکْتُهُنَّ مُنْذُ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ '' اللہ کی قسم! جب سے یہ کلمات مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے ہیں، آج تک میں نے انہیں چھوڑا نہیں۔ (ابن کوّا عراقی) نے پوچھا کہ صفین والی رات بھی آپ نے یہ کلمات نہیں چھوڑے تھے؟ اس پر علی نے فرمایا عراقیو! اللہ تمہیں تباہ و برباد کرے میں نے صفین والی رات بھی یہ کلمات نہیں چھوڑے تھے۔ (مسند احمد: ۱/۱۰۶، ۱۰۷)

اس سے پتہ چلا کہ نبی ﷺ امت کو تعلیم دینے میں بہت ہی حریص تھے۔

⑩ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ کَمَا تُعَلَّمُ الْکِتَابَةُ'' نبی ﷺ ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح کہ کتابت سکھائی جاتی ہے۔

وہ کلمات یہ ہیں ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ أَعُوْذُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ". (بخاری، کتاب الدعوات باب التعوذ من فتنۃ الدنیا)

⑪ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَسُنَّتَنَا" رسول اللہ ہمیں نماز اور سنت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

(مسلم الصلاۃ باب التشہد، نسائی کتاب الامامہ باب مبادرۃ الامام)

⑫ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ" آپ ہمیں دعائے استخارہ اس طرح سکھاتے تھے، جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

(بخاری، کتاب التہجد باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی)

⑬ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ" آپ ہمیں تشہد یعنی التحیات للہ الخ اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

(مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب التشہد فی الصلوٰۃ، حدیث: ۴۰۳)

سامعین حضرات! ان مذکورہ واقعات اور احادیث و آثار سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی ہوگی کہ نبی ﷺ نے کتاب اللہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حکمت یعنی اپنی سنت کی بھی تعلیم دی ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں آپ نے صرف قرآن کی تعلیم دی ہے اور وہ بھی صرف پڑھ کر سنایا ہے، وہ عامۃ الناس کو بہت بڑا مغالطہ دے رہے ہیں نبی ﷺ تو صحابہ کو بھی حکم دیتے تھے کہ وہ بھی کتاب وحکمت کی تعلیم دیں بلکہ اس میں امت کو بھی حکم ہے مثلاً آپ نے فرمایا:

"عَلِّمُوْا اَوْلَادَكُمُ الصَّلٰوةَ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا اِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ"۔ (سنن ابی داؤد، بزار)

اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کی تعلیم دو اور دس سال کی عمر میں اگر وہ نہ پڑھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو انہیں مارا کرو اور انہیں علیحدہ علیحدہ بستروں میں سلایا کرو"۔

اندازہ لگایئے کس قدر پُر از حکمت تعلیم ہے۔ معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَا رَأَیْتُ مُعَلِّمًا اَحْسَنَ تَعْلِیْمًا مِنْهُ"۔

"اللہ کی قسم! میں نے آپ سے ﷺ بڑھ کر اچھی تعلیم دینے والا معلم کوئی نہیں دیکھا"۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ، حدیث: ۵۳۷)

تعلیم کا ایک اور نرالہ اسلوب:

مُعلّمِ اعظم محمد ﷺ اپنے ایک شاگرد کو تعلیم دیتے ہیں۔ "یَا مُعَاذُ! وَاللّٰهِ اِنِّی لَاُحِبُّکَ اُوْصِیْکَ یَا مُعَاذُ! لَا تَدَعَنَّ فِی دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ اَنْ تَقُوْلَ" "اے معاذ! اللہ کی قسم بے شک میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اے معاذ! میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ چھوڑنا بلکہ ضرور کہنا: "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ"۔ (مسند احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

www.KitaboSunnat.com

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ﴾ (توبہ: ۱۲۸)

"البتہ تحقیق تمہارے پاس ایک ایسا رسول تشریف لایا ہے جو کہ تمہاری جنس ہی سے ہے تمہارا کسی مشقت و تکلیف میں پڑنا اس کو ناگوار لگتا ہے، وہ تمہارے فائدے کا بہت خواہش مند ہے اور مؤمنوں کے ساتھ بڑی شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے"۔

لوگو! جو تعلیم آپ ﷺ نے پیش کی ہے اسی میں دنیا و آخرت کی خیر ہے اسی سے ہمیشہ کی سعادت نصیب ہو سکتی ہے اسی سے جنت مل سکتی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر: (35)

تیسرا منصبِ نبوت:

۳۔ تعلیمِ حکمت

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾

حضرات گرامی! آج کے خطبہ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے تعلیم حکمت میں بہتر سے بہتر طریقہ اختیار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی چونکہ یہ حکمت اللہ ہی نے نازل فرمائی تھی اور آپ کو اللہ ہی نے ایک عظیم معلم اور رسول بنا کر بھیجا تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل ہونے والی کتاب وحکمت کی وحی کی حفاظت خود فرمائی ہے نازل بھی خود کی، سمجھائی بھی خود، اور حفاظت بھی خود کی۔ جبریل علیہ السلام کے ذریعے بھی نازل کی تھی کبھی آپ کو خواب میں بھی بتائی گئی۔

نبی کا خواب وحی ہوتا ہے:

نبی کا خواب بھی وحی کی ایک قسم ہے اسی لیے تو ابراہیم علیہ السلام اپنے پیارے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے تیار ہو گئے تھے حالانکہ انہوں نے خواب دیکھا تھا چونکہ یہ وحی تھی اور اسماعیل علیہ السلام نے بھی کہا تھا:

﴿يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ﴾ (الصفّات:۱۰۲)

''اے میرے ابا جان! جو آپ کو حکم دیا گیا ہے، اسے کر گزریئے''۔

اگر غیر نبی کو ایسا خواب آجائے اور وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دے تو وہ قاتل سمجھا جائے گا۔ چنانچہ نبی ﷺ کو کئی دفعہ خواب آتا تھا بلکہ وحی کی ابتدا ہی خواب سے ہوئی تھی جیسا کہ بخاری میں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو کبھی خواب میں خود حکمت کی تعلیم دی کبھی اور کبھی ملائکہ کے ذریعے تعلیم دی۔

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو خواب میں خود حکمت کی تعلیم دی:

چنانچہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے لیٹ ہو گئے حتی کہ سورج نکلنے کے قریب ہو گیا تھا پھر جلدی جلدی آئے، نماز کی اقامت کہی گئی تو آپ نے مختصر سی نماز پڑھا دی۔ سلام پھیرنے کے بعد متوجہ ہو کر تاخیر کا سبب بتانا شروع کیا کہ لوگو! میں نے رات وضوء کر کے جتنی میرے مقدر میں تھی، نماز پڑھی۔ نماز میں ہی مجھے اونگھ آ گئی، حتی کہ میں گہری نیند سو گیا تو اچانک میں نے خواب میں اپنے رب تعالیٰ کو انتہائی خوبصورتی میں دیکھا تو اس نے مجھے کہا: اے محمد! میں نے کہا "لبیک یا رب" اس نے کہا: "فِیمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلیٰ"؟ یہ بتایئے کہ اس وقت فرشتوں کی بلند جماعت کس بات میں بحث کر رہی ہے؟ میں نے کہا "لَا اَدْرِیْ فِیمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلیٰ" میں نہیں جانتا کہ اس وقت فرشتوں کی بلند جماعت کس بات میں بحث کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین دفعہ پوچھا تینوں دفعہ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ "وَضَعَ یَدَهُ بَیْنَ ثَدْیَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ" اس نے اپنی ہتھیلی میرے شانوں کے درمیان رکھی حتی کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی بس اللہ تعالیٰ کا اپنی ہتھیلی رکھنا ہی تھا کہ میرے لیے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں پہچان گیا پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: اے محمد (ﷺ!) اب بتاؤ فرشتے کس بات پر بحث کر رہے ہیں؟ میں نے کہا! ان اعمال میں بحث کر رہے ہیں جو گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں یعنی جن کی وجہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: پھر وہ کون سے اعمال ہیں؟ میں نے کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① مَشْیُ الْأَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ

② وَالْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ

③ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِیْنَ الْکَرِیْھَاتِ

یعنی ① نمازوں کی جماعتوں میں شامل ہونے کے لئے چل کر جانا ② نماز کے بعد مساجد میں بیٹھنا ③ باوجود تکلیفوں اور مشقتوں کے وضوء پورا کرنا (یعنی اچھی طرح اعضاء کو دھونا چاہے سخت سردی ہو، طبیعت گوارہ نہ کرتی ہو) اللہ تعالیٰ نے کہا! اور کس کے بارے میں وہ بحث کرتے ہیں؟ میں نے کہا (جنت کے بلند) درجات (کے اسباب میں) اللہ نے کہا وہ کیا ہیں؟ میں نے کہا:

① اِطْعَامُ الطَّعَامِ۔کھانا کھلانا۔

② وَلِیْنُ الْکَلَامِ ۔نرمی سے بات کرنا۔

③ وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ۔نماز پڑھنا، جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے کہا آپ کچھ مانگئے: میں نے کہا!

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ''.

''اے اللہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میں خیر و بھلائی کے کام کرتا رہوں اور گناہوں کے کام نہ کروں اور مساکین سے محبت کرتا رہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور تو جب کسی قوم کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو مجھے اس فتنے میں مبتلا کئے بغیر ہی فوت کر لینا اور میں تجھ سے تیری محبت کا سوالی ہوں اور ان کی محبت کا بھی جو تجھ سے محبت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوں اور ایسے عمل کی محبت کا طالب ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا".

"یہ تعلیمات جو خواب میں مجھے دی گئی ہیں یہ بالکل سچی باتیں ہیں تم انہیں پڑھو یاد کرو" پھر ان کے معانی و مطالب کو اچھی طرح سیکھ لو۔

(مسند احمد، ترمذی، باب تفسیر سورۃ ص)

خواب میں تعلیمِ حکمت فرشتوں کے ذریعے:

صحیح بخاری میں ہے کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کئی دفعہ فجر کی نماز کے بعد صحابہ سے پوچھا کرتے تھے کہ آج رات کسی کو کوئی خواب آیا ہے؟ تو جس کو اللہ کے مشیت کے ساتھ کوئی خواب آیا ہوتا وہ تو بیان کر دیتا (آپ اس کی تعبیر بتا دیتے) ایک دن آپ نے فرمایا آج رات مجھے خواب آیا ہے کہ میرے پاس دو آنے والے آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا چلو۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا اور چلتے چلتے ہمارا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس بھاری پتھر لئے کھڑا تھا وہ اس کے سر پر پتھر مارنے کے لئے جھکتا ہے اسے پتھر دے مارتا ہے جس کی وجہ سے اس کا سر کچلا جاتا ہے اور پتھر دور چلا جاتا ہے۔ پتھر مارنے والا شخص اس پتھر کے پیچھے جاتا ہے اور اسے پکڑ لاتا ہے اس کے آنے تک اس کا سر دوبارہ صحیح ہو جاتا ہے وہ اسے پھر پتھر مارتا ہے میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کیا ماجرا ہے انہوں نے مجھے کہا "اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ" آگے چلو آگے چلو چنانچہ ہم آگے چلے حتی کہ ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے، جو چت لیٹا ہوا ہے اور اس کے پاس ایک دوسرا شخص ہے جو لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا ہے (یعنی لوہے کی سلاخ جس کا سرا مڑا ہوا ہو جس سے کوئی پھنسی ہوئی چیز نکالی جاتی ہے، تنور سے روٹی بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکال لی جاتی ہے) وہ کیا کرتا ہے کہ اس لیٹے ہوئے شخص کے چہرے کے ایک طرف آ کر اس کا جبڑا گدی تک پھاڑ دیتا ہے اور ناک کا نتھنا گدی تک یعنی تین چیرے دے دیتا ہے۔ پھر چہرے کی دوسری جانب بھی اسی طرح تین چیرے دے دیتا ہے جب دوسری جانب سے چیرے دے کر فارغ ہوتا ہے تو پہلی جانب کا چیرا ہوا حصہ بالکل درست ہو کر اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے وہ پھر اس کو چیرتا ہے جب فارغ ہوتا ہے تو دوسرا حصہ بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے وہ لگاتار اسی طرح کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا: چلو چلو (ابھی نہ پوچھو) خیر ہم تینوں آگے چلے گئے تو ایک تنور نما گڑھے پر پہنچے (جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے کھلا تھا جس کے نیچے آگ جل رہی تھی۔ جب نیچے سے آگ کے شعلے اٹھتے تو لوگ اوپر کی جانب بلند ہو جاتے اور باہر نکلنے کو ہوتے اور جب آگ کے شعلے ہلکے پڑتے تو وہ نیچے چلے جاتے) جس میں بہت غل اور شور ہو رہا ہے، آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ ہم نے جو جھانکا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں ہیں۔ جب ان کے نیچے سے آگ کے شعلے بلند ہوتے ہیں تو وہ چلاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا آگے چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر پھر ہم تینوں آگے چلے تو ایک نہر پر پہنچے جس کا پانی خون کی طرح سرخ تھا اس میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص اس میں تیر رہا ہے اور اس کے کنارے پر ایک اور شخص کھڑا تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے اور نہر میں تیرنے والا شخص تیرتا ہوا نہر کے کنارے پر پتھر جمع کرنے والے شخص کے پاس پہنچتا تو اپنا منہ کھولتا اور وہ اس کے منہ میں ایک پتھر دے دیتا تو وہ دوبارہ تیرتا ہوا نہر میں واپس چلا جاتا۔ بعد میں دوبارہ کنارے پر آتا تو وہ ایک اور پتھر اس کے منہ میں ڈال دیتا۔ معاملہ اسی طرح ہو رہا تھا میں نے ان سے پوچھا کہ یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا چلو چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر پھر ہم تینوں چلے۔ چلتے چلتے ایک نہایت بدصورت مرد کے پاس پہنچے، وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنا بدصورت تھا اس طرح کا کبھی دیکھا نہ ہوگا۔ وہ کیا کر رہا تھا؟ وہ آگ سلگا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا میں نے ان سے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا آگے چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) پھر ہم آگے چلے۔ چلتے چلتے ایک بہت گھنے سبز باغیچے پر پہنچے۔ اس میں موسم بہار کے ہمہ قسم کے پھول تھے (اور اس میں ایک بڑا درخت تھا) کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے بالکل وسط میں (درخت کے پاس) دراز قد کا ایک آدمی ہے۔ وہ اتنا لمبا تھا کہ مجھے اس کا سر دیکھنا مشکل ہو گیا تھا اور اس کے گرد بہت سے لڑکے تھے، اتنے میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ یہ دراز قد شخص کون ہے اور یہ لڑکے کون ہیں؟ انہوں نے کہا چلو چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر پھر ہم آگے چلے گئے اور ایک اور بڑے باغ تک پہنچے۔ ایسا عمدہ باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، مجھے لے جانے والوں نے کہا اس باغ کے اس درخت پر چڑھ جاؤ چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے اور جاتے جاتے ایک ایسے شہر کے پاس جا پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا بہر حال ہم اس شہر کے دروازے پر آئے اور کھلوایا تو ہمارے لیے کھول دیا گیا۔

ہم اس کے اندر چلے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ہمیں ایسے آدمی ملے جن کا آدھا دھڑ تو نہایت ہی خوبصورت تھا جو تم نے کبھی دیکھا ہو اور آدھا دھڑ نہایت ہی بدصورت جو تم نے کبھی دیکھا ہو مجھے ساتھ لے جانے والوں نے انہیں کہا! جاؤ اس نہر میں غوطہ لگا کر آؤ۔

آپ نے فرمایا وہاں ایک نہر دکھائی دی جو عرض (چوڑائی) میں بہہ رہی تھی اس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا۔ الغرض وہ آدمی گئے اور اس میں کود پڑے پھر جب غوطہ لگا کر واپس آئے تو ان کی ساری بدصورتی ختم ہو گئی اور ان کا سارا دھڑ انتہائی خوبصورت ہو گیا۔ اور مجھے ساتھ لے جانے والوں نے مجھے بتایا کہ یہ شہر ''جنۃ العدن'' ہے (یعنی ہمیشہ رہنے والی جنت کہ جنتی اس میں ہمیشہ رہیں گے) اور یہ اوپر آپ کی منزل ہے یہ سن کر میری آنکھ جو اوپر اٹھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کیا دیکھتا ہوں کہ سفید بادل کی طرح ایک محل ہے۔ ان دونوں نے کہا یہی آپ کا گھر ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تمہیں برکت دے مجھے چھوڑو تا کہ میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا نہیں ابھی تو آپ اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتے (کیونکہ آپ کی دنیا میں رہنے کی ابھی عمر باقی ہے) اور آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے ان سے کہا اس رات جو تم نے مجھے اتنا پھرایا ہے اور میں نے عجیب عجیب مناظر دیکھے ہیں ذرا مجھے ان کی حقیقت حال سے بھی باخبر کر دو انہوں نے کہا ضرور بیان کرتے ہیں سنو!

① جو پہلا شخص آپ نے دیکھا تھا جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا "فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ" تو یہ ایسا شخص تھا جس نے قرآن سیکھا ہوا تھا، اللہ نے اسے قرآن کا علم دیا ہوا تھا لیکن وہ فرضی نماز سے غافل رہتا تھا اب قیامت تک اس کا سر اسی طرح کچلا جائے گا۔

② اور رہا وہ شخص جس کی باچھوں، نتھنوں اور آنکھوں کو اس کی گدی تک چیرا دیا جا رہا تھا "فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ" تو وہ دنیا میں صبح کے وقت اپنے گھر سے نکلتے ہی ایک جھوٹی خبر تراشتا تھا (اور اسے عام کر دیتا) تو سارے جہان میں پھیل جاتی تھی یعنی وہ کذّاب تھا اب اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔

③ اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو آپ نے تنور نما گڑھے میں چیخیں مارتے دیکھے تو وہ زانی مرد اور زانی عورتیں تھیں۔

④ اور وہ مرد جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیئے جا رہے تھے "فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا" تو یہ سود خور تھا۔

⑤ اور وہ بدصورت شخص جو آگ سلگا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا "فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ" تو بے شک وہ دوزخ کا داروغہ تھا جس کا نام مالک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ وہ دراز قد شخص جو باغیچہ میں آپ نے دیکھا تھا'' فَاِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ ﷺ ''تو وہ ابراہیم ﷺ تھے۔

⑦ اور ان کے اردگرد جو بچے آپ نے دیکھے تھے یہ وہ تمام بچے ہیں'' كُلُّ مَوْلُوْدٍمَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ ''جو فطرت اسلام پر فوت ہوئے۔اس مقام پر بعض مسلمانوں نے آپ ﷺ سے سوال کر دیا کہ آپ ہمیں یہ بتایئے کہ مشرکین کے جو نابالغ بچے فوت ہو جاتے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں تو آپ نے اس کا جواب دیا کہ ہاں مشرکین کے بچے بھی۔

⑧ اور رہے وہ لوگ جن کا آدھا دھڑ خوبصوت تھا اور آدھا دھڑ بدصورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے'' فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَا اللّٰهُ عَنْهُمْ '' جنہوں نے دنیا میں اچھے اور نیک اعمال بھی کیئے تھے اور برے اور گناہ کے کام بھی کئے تھے نیکیوں کی وجہ سے خوبصورتی تھی اور گناہوں کی وجہ سے بدصورتی تھی بہر حال اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور ان کا سارا دھڑ خوبصورت بنا دیا تھا۔

⑨ اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے تھے وہ عام مؤمنوں کا گھر تھا۔

⑩ اور دوسرا گھر جو پہلے سے زیادہ خوبصورت ہے یہ شہداء کا گھر ہے۔

⑪ اور میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہے۔

یہ تفصیلی حدیث صحیح بخاری میں دو جگہوں میں ہے۔کتاب التعبیر کی آخری (حدیث ۷۰۴۷) اور کتاب الجنائز باب ما قیل فی اولاد المشرکین کے ذیلی باب میں ہے۔

دوستو اور بزرگو! ان دونوں احادیث سے تعلیم حکمت سے بہت سی چیزوں کا پتہ چلا اور بہت سے حقائق سامنے آئے۔ان میں نیکوں کے لیے خوشخبریاں بھی ہیں اور گناہ گاروں کے لیے وعیدیں بھی ہیں، ڈر بھی ہے، رحمت کی امید بھی ہے۔تارک صلوٰۃ، کذاب، سود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خور، زانی کی سزا کا مشاہدہ بھی کرایا گیا۔ان سزاؤں میں غور وفکر کرنے سے،
﴿ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ﴾ کی تفسیر سامنے آتی ہے۔اسی طرح فرمان الٰہی ﴿خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا﴾ کا مفہوم بھی واضح ہوتا ہے۔

اندازہ لگائیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو کیسے نرالے انداز میں حکمت کی تعلیم دی تا کہ آپ اپنی امت کو آگاہ کریں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے، یقینی اور قطعی ہوتا ہے۔اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ نبی ﷺ کو جو خواب آتا تھا، وہ آپ صحابہ کے سامنے ذکر کر دیتے تھے اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ کا خواب بھی وحی کی ایک قسم ہے اور تعلیم حکمت سے اس کا تعلق ہے اور آپ کو حکم الٰہی تھا کہ: ﴿بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ آپ کے رب کی طرف سے جو کچھ بھی آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ آپ آگے پہنچا دیجئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلاً فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ (شوریٰ:۵۱)

اس آیت کریمہ میں وحی کی تین قسموں کا ذکر ہے۔

① اللہ تعالیٰ دل میں کوئی بات ڈال دے یا خواب میں خود بتلا دے اور پہلا خواب جو آپ نے ابھی سنا ہے اس کا تعلق بھی اسی سے ہے۔

② حجاب کے پیچھے کسی سے ہم کلام ہونا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلامی ہوئی۔

③ فرشتہ بھیج دیا جائے، خواب میں یا عالم بیداری میں۔دوسرا خواب جو آپ نے سنا اس کا تعلق اسی سے ہے اور قرآنی وحی پوری کی پوری عالم بیداری میں بذریعہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح الامین جبرئیل علیہ السلام کا مقام ومرتبہ:

① جبرئیل علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بلند مرتبہ ومقام ہے اور دوسرے فرشتے ان کی بات مانتے ہیں۔اور وہ انتہائی امانت دار اور انتہائی طاقت ور اور زور آور ہیں۔
(دیکھئے التکویر:۲۰'۲۱)

② وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کبھی اپنی اصلی صورت میں نمودار ہوتے اور صرف دو دفعہ ایسے ہوا کہ آپ نے انہیں ان کی اصلی شکل میں دیکھا۔ایک دفعہ بعثت کے ابتدائی ادوار میں اور ان کے چھ سو پر تھے۔(صحیح الجامع الصغیر'۳۴۶۴)

جبرائیل علیہ السلام کا ہر ایک پر آسمان کے افق پر پھیلا ہوا تھا اور ان سے عجیب رنگ برنگ کی چیزیں موتی و یاقوت جھڑ رہے تھے۔(کتاب التوحید لابن خزیمہ'مسند احمد)

دوسری دفعہ اصلی شکل میں معراج کی رات دیکھا تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کے درمیان دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا تھا۔(سورۃ النجم:۹)

③ بعثت کے تین سال بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ جبرئیل کو دیکھا کہ وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔(بخاری)

④ جبرئیل امین علیہ السلام کئی دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی، دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں نمودار ہوتے تھے۔چنانچہ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک دحیہ کلبی کے گھوڑے کی گردن کے بالوں پر رکھا ہوا ہے اور آپ دحیہ کلبی سے باتیں کر رہے ہیں جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ:

"ذَالِکَ جِبْرَئِیْلُ وَھُوَ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ".

''اے عائشہ یہ تو جبرئیل تھے وہ تجھے سلام کہتے ہیں''۔(مسند احمد: ج۶ ص۷۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ بڑے پیار سے فرمایا:

"یَاعَائِشُ! ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ".

''عائشہ! یہ جبرئیل تجھے سلام کہتے ہیں''۔

آپ فرماتی ہیں میں نے کہا:"وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" اے اللہ کے رسول! "تَرٰی مَا لَا أَرٰی" آپ وہ کچھ دیکھ لیتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی۔

(بخاری، بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ :،۳۲۱۷' کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ' باب فضل عائشۃ:۳۷۶۸)

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہتے ہیں ام سلمہ!

"لَا تُؤْذِیْنِی فِی عَائِشَۃَ فَإِنَّھَا وَاللّٰہِ مَا نَزَلَتْ عَلَیَّ الوَحْیُ وَأَنَا فِیْ لِحَافِ امرَأَۃٍ مِنْکُنَّ غَیْرَھَا".

''مجھے عائشہ کے متعلق اذیت نہ پہنچا کیوں کہ اللہ کی قسم! حقیقت یہ ہے کہ عائشہ کے علاوہ کبھی بھی میری کسی دوسری بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی''۔

(بخاری' حدیث نمبر ۳۷۷۵)

⑤ ایک دفعہ آپ ﷺ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے کہ جبرئیل، علیہ السلام دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ باتیں کرنے لگے تو آپ نے ام سلمہ سے پوچھا کہ "مَنْ ھٰذَا" یہ کون ہے؟ اس نے کہا "ھٰذَا دِحْیَۃُ" یہ دحیہ ہے۔

فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں اسے دحیہ ہی سمجھ رہی تھی۔ حتی کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ سنا اور آپ خطبے میں فرما رہے تھے کہ میرے پاس جبرئیل تشریف لائے ہیں انہوں نے مجھے ایسے ایسے کہا ہے۔ (بخاری' کتاب المناقب' باب علامات النبوۃ' حدیث نمبر ۳۶۳۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا عالم الغیب نہ تھیں۔

⑥ آپ فرماتے ہیں میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے انہوں نے مجھے کہا: اے اللہ کے رسول! "هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ" یہ آپ کی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس ایک برتن لے کر آ رہی ہے جس میں سالن یا کھانے یا پینے کی کوئی چیز ہے۔ جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائے تو "فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ"۔ (بخاری، المناقب، باب تزویج النبی ﷺ خدیجۃ رضی اللہ عنہ ۳۸۲۰)

"اسے اس کے رب تعالیٰ کا اور میرا اسلام کہہ دینا اور ساتھ ہی اسے جنت میں موتی کے بنے ہوئے ایک ایسے گھر کی خوشخبری سنا دینا، جس میں شور اور تھکاوٹ کا نام ونشان نہیں ہوگا۔ یعنی بالکل پرسکون اور آرام دہ جنتی محل"۔

⑦ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ جبرئیل امین نبی ﷺ کے پاس تھے اور اس وقت حسین رضی اللہ عنہ بھی میرے پاس تھے وہ رونے لگے تو جب میں نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ اپنے نانا رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے پوچھا: کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! "ہاں"

جبرئیل نے کہا: آپ کی امت عنقریب اسے قتل کر دے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی دکھا سکتا ہوں۔ جہاں یہ قتل کیا جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو وہاں کی مٹی دکھائی تو وہ اس جگہ کی مٹی تھی جسے کربلا کہا جاتا ہے۔

(فضائل الصحابہ از امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ۲/ ۷۸۲)

نیز فرمایا:

"اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا"۔ (صحیح الجامع الصغیر ۳۱۴۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو حسین سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرے''۔

نیز فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ آیا، اس نے مجھے سلام کیا، وہ اس سے قبل کبھی نہیں اترا تھا اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین اہلِ جنت کے شبّان و جوانوں کے سید ہوں گے اور فاطمہ اھل جنت کی سیّدہ ہوں گی۔ (صحیح الجامع الصغیر'۹۷) اس فرشتے سے مراد جبرائیل علیہ السلام کے علاوہ کوئی دوسرا فرشتہ ہے۔ (واللہ اعلم)

⑧ جبرئیل امین علیہ السلام کئی دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی پر عمل کرنے کا طریقہ بھی سکھاتے تھے۔ چنانچہ دو دن آپ کو نماز پڑھ کر سکھائی اور ساتھ نمازوں کے اوقات بھی بتائے اور ہر نماز کا اول اور آخر وقت بھی بتایا۔ (بخاری' مسند احمد' نسائی' ابوداؤد)

اسی طرح آپ کو وضوء کرنے کا طریقہ بھی سکھایا پھر وضوء کے بعد شرم گاہ پر چھینٹے بھی مارنے کی تعلیم دی۔ (صحیح الجامع الصغیر:۶۷ مسند احمد عن زید بن حارثہ)

جبرئیل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے دم بھی کیا تھا:

''بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ نَفْسٍ وَعَيْنِ حَاسِدٍ. بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ''.

(مسلم' السلام باب الطب والمرض والرقی:۲۱۸۶)

غزوۂ خندق کے موقع پر جبرئیل علیہ السلام گھوڑے پر سوار ہو کر آئے تھے اور انہوں نے بھی جہاد کیا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم!) بے شک اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں تو جو کوئی ان پانچوں نمازوں کو اچھی طرح وضوء کر کے، ان کے اوقات کا خیال رکھتے ہوئے، ان کے رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے، پابندی سے ادا کرے گا، میرا اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ میں ان کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کردوں گا۔ اور جس نے میرے ساتھ اس میں کچھ کمی کرنے کی حالت میں ملاقات کی ہوگی تو اس کے ساتھ میرا کوئی وعدہ نہیں اگر میں چاہوں تو اسے عذاب دوں اور چاہوں تو اس پر رحم کروں۔ (صحیح الجامع الصغیر ۷۷)

میرے دوستو اور بزرگو! آپ ان سب دلائل سے بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکمت کی تعلیم بذریعہ جبرئیل بھی دی ہے اور جبرئیل علیہ السلام اللہ کی اجازت کے بغیر نازل نہیں ہوتے تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں:

﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِأَمْرِ رَبِّکَ﴾ (مریم:۶۴)

''کہ ہم آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترتے''۔

فرشتوں کی توہین کرنے والے:

دوسری طرف بعض وجودی صوفیاء کے نزدیک فرشتوں کی کس قدر توہین ہو رہی ہے۔ پہلے تو انہیں مشرکین مکہ کی طرح 'عورتیں' قرار دیا جا رہا ہے، پھر انہیں پیر صاحب کے شاگرد قرار دیا جا رہا ہے۔

چنانچہ تذکرۃ الاولیاء ص ۱۱۳ میں لکھا ہوا ہے کہ

بسطامی صاحب سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے پاس عورتوں کا اجتماع رہتا ہے اور اس میں کیا راز ہے؟

جواب: فرمایا یہ ملائکہ ہیں جن کو میں علمی مسائل سمجھاتا ہوں پھر فرمایا:

ایک رات اول فلک کے ملائکہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے ہمراہ عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا میری زبان میں وہ طاقت نہیں، جس سے میں ذکرِ الٰہی کرسکوں۔ لیکن اس کے باوجود رفتہ رفتہ ساتوں افلاک کے ملائکہ میرے پاس جمع ہو گئے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب نے وہی خواہش ظاہر کی جو فلک اول کے فرشتوں نے کی تھی۔ اور میں نے سب کو پہلا ہی جیسا جواب دیا۔ اور جب انہوں نے پوچھا کہ ذکر الٰہی کی طاقت آپ میں کب تک پیدا ہوگی؟ میں نے کہا کہ قیامت کو جب سزا و جزا ختم ہو جائیں گے اور میں طواف عرش کرتا اللہ اللہ کہہ رہا ہوں گا۔ (تذکرۃ الاولیاء از فرید الدین عطار، ۱۱۳)

میرے دوستو اور بزرگو! یہ ہیں ان وجودی صوفیاء کے تخیلات ادھر نبی ﷺ پر تو جبرئیل علیہ السلام کبھی کبھی انتہائی خوبصورت صحابی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں نازل ہوتے تھے، وہ بھی آپ کو تعلیم دینے کی خاطر، یہ کبھی نہیں ہوا کہ تمام افلاک کے فرشتے ہی آپ پر نازل ہو جائیں۔ پھر فرشتے عورتوں کی شکل میں آئیں یہ تو ناممکن سا ہے۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ جنات و شیاطین عورتوں کی شکل میں جمع ہو کر کہیں کہ ہم فرشتے ہیں، اس طرح وہ بڑے بڑے صوفیاء کو دھوکا دے سکتے ہیں۔ اگر یقین نہ آئے تو علامہ ابن جوزی کی ''تلبیس ابلیس'' کا مطالعہ کیجئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب و سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(36)

تیسرا منصبِ نبوت:

۴۔ تعلیمِ حکمت:

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ وَالحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾

حضراتِ گرامی! سابقہ دو خطبوں میں مَیں نے آپ کی خدمت میں تعلیمِ حکمت کے بارے میں گفتگو کی اور واضح کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو بذریعہ وحی تعلیمِ حکمت عطا فرمائی اور اس سلسلے میں آپ کے دو خوابوں کا تذکرہ کیا، ایک خواب میں تو اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو حکمت کی تعلیم دی۔ اور دوسرے میں جبریل اور مکائیل کو بھیجا اور آپ ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد فوراً ان پُر از حکمت تعلیمات سے اپنے صحابہ کرام کو بھی روشناس کرایا۔

آپ نے جہاں کتاب اللہ (اس جگہ مراد قرآن) کی تعلیم دی ہے وہاں حکمت (یعنی سنت) کی بھی تعلیم دی ہے یہ بھی یاد رہے کہ حکمت کتاب اللہ سے عام ہے۔ اب جتنی وحی بھی آپ پر نازل ہوئی ہے وہ ساری کی ساری حکمت ہے چاہے قرآنی ہو یا حدیثی۔

قرآن حکیم بھی سراسر حکمت ہی ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ذٰلِكَ مِمَّا أَوْحٰى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الحِكْمَةِ﴾ (بنی اسرائیل:۳۹)

''یہ منجملہ اس حکمت سے ہے جو تیرے رب نے تیری طرف وحی بھیجی ہے''۔

تعلیمِ حکمت کے انداز:

آپ نے تعلیمِ حکمت کے کئی طریقے اور اسلوب اختیار کیئے ہیں کبھی تو کسی کے سوال کا جواب دیتے، کبھی خود ہی سوال کرتے، کبھی انہیں اپنی طرف متوجہ کرتے، کبھی حکمت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں کو خاص عدد میں شمار کرتے، جو ایک قاعدہ کلیہ ہی بن جاتا اور آپ کو جامع کلمات عطاء کئے گئے تھے۔ دیکھئے آپ کا طرز تعلیم:

① ایک صحابی کو ارشاد فرما رہے ہیں:

''اَلا اَدُلُّکَ عَلٰی سَیِّدِ الإِسْتِغْفَارِ؟'' (صحیح الجامع الصغیر ۲۶۱۲)

''کیا میں تجھے سید الاستغفار نہ بتاؤں؟ تیری رہنمائی نہ کروں؟''

② کسی کو فرما رہے ہیں:

''اَلا اَدُلُّکَ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الجَنَّةِ''۔

''کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟'' ''یعنی لا حول و لا قوة الا بالله''. (صحیح الجامع الصغیر ۲۶۱۰)

③ کبھی فرما رہے ہیں:

''اَلا اَدُلُّکَ عَلٰی مَا هُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذِکْرِکَ اللّٰهَ اللَّیْلَ مَعَ النَّهَارِ'' کیا میں تجھے ایسا ذکر نہ بتاؤں جو رات دن دوسرے الفاظ سے اللہ کو یاد کرنے سے زیادہ ہو؟ تو یہ پڑھا کر:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلأَ مَا خَلَقَ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِیْ الأَرْضِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهُ،وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا أَحْصٰی کِتَابُهُ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ ،وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلأَ کُلِّ شَیْءٍ.

اسی طرح :''سُبْحَا نَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ ،سُبْحَا نَ اللّٰهِ مِلأَ مَاخَلَقَ ،سُبْحَا نَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِیْ السَّمٰوَاتِ وَمَافِیْ الأَرْضِ،سُبْحَا نَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰی کِتَابُهُ،سُبْحَا نَ اللّٰهِ عَلٰی مَا أَحْصٰی کِتَابُهُ وَسُبْحَا نَ اللّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلأَ كُلِّ شَئٍ . پھر فرمایا ان کی تعلیم تو بھی حاصل کر اور اپنی اولاد کو بھی دے۔ (صحیح الجامع الصغیر، ۲۶۱۵)

④ فرمایا:

" اَلاَ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ فِي الْحَسَنَاتِ ؟ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں؟ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غلطیاں معاف کرتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے؟

۱۔ "اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكْرُوْهَاتِ " "طبیعت کو ناگوار لگنے کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا"۔

۲۔ "وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ" "مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا"

۳۔ "اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ " "نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا"۔

(صحیح الجامع الصغیر، ۲۶۱۷)

۴۔ اَلاَ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ دَيْنٌ مِثْلَ جَبَلِ صَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ"۔

"کیا میں تجھے ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ اگر تجھ پر یمن میں واقع صبیر نامی پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا؟ وہ کلمات یہ ہیں:

"اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلاَلِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ"۔ (صحیح الجامع الصغیر: ۲۶۲۵)

تیرہ چیزوں کی تعلیم:

۵۔ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے خطبہ میں فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اَلاَ اِنَّ رَبِّی اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَا جَھِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا'' ۔

لوگو! کان کھول کر سن لو، بے شک میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دوں جن سے تم جاہل و بے علم ہو، جن باتوں کی میرے رب نے مجھے آج کے دن تعلیم دی ہے ان میں سے یہ باتیں سن لو:

۱۔ میرے رب نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو جو مال اور رزق عطا کیا ہے وہ حلال ہے (یعنی شرعاً ان کے لیے حلال ہے)

۲۔ میں نے اپنے تمام بندوں کو تمام دینوں سے یک طرفہ کر کے پیدا کیا ہے یعنی فطرت اسلام پر۔ پھر ان کے پاس شیطان آئے، انہوں نے آ کر انہیں نچایا اور چکمہ دے کر گمراہ کر دیا اور جو رزق میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا، انہوں نے ان پر حرام کر دیا اور ان کو میرے ساتھ شرک کرنے کا حکم دیا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمین عرب و عجم کی طرف دیکھا اور ان سب کو ناپسند کیا اور برا سمجھا لیکن چند اہل کتاب کے بچے کھچے جو اپنے اصلی دین پر قائم تھے، ان سے اللہ تعالیٰ راضی و خوش رہا (کیونکہ وہ توحید پر قائم تھے اور تثلیث کے منکر تھے)

۴۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی! میں نے آپ کو صرف اس لیے بھیجا ہے تا کہ میں آپ کو آزماؤں۔ یعنی کافروں کے مقابلہ میں آپ کا صبر و استقامت آزماؤں اور آپ کی وجہ سے لوگوں کو بھی جانچوں ان کا امتحان لوں (کہ کون نیک ہوتا ہے اور کون بدی اختیار کرتا ہے)

۵۔ اور میں نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جسے پانی بھی دھو نہیں سکتا (یعنی اسے کوئی ختم نہیں کر سکتا کیونکہ وہ سینوں میں محفوظ ہے) آپ اسے نیند اور بیداری میں پڑھ سکتے ہیں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قریش کے لوگوں کو جلا دوں یعنی قتل کر دوں۔ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا اے میرے رب! وہ تو میرا سر روٹی کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔

۷۔ اللہ نے کہا انہیں اسی طرح نکال دو جس طرح انہوں نے آپ کو نکالا تھا۔ اور ان سے جہاد کرو ہم تمہاری مدد کریں گے۔

۸۔ آپ میری راہ میں خرچ کریں گے تو ہم آپ کو ضرور دیں گے۔

۹۔ آپ لشکر بھیجیں، ہم اس طرح کے پانچ لشکر (مدد کے لیے) بھیجیں گے۔

۱۰۔ اور اپنے اطاعت گزاروں کو ساتھ لے کر اپنے نافرمانوں سے لڑو۔

۱۱۔ جنت میں داخل ہونے والے تین قسم کے لوگ ہیں:

پہلا: نیک منصف صدقہ وخیرات کرنے والا بادشاہ جسے نیک کام کرنے کی توفیق ملی ہو۔

دوسرا: وہ نرم دل شخص جو اپنے قرابت داروں پر بھی نرمی ومہربانی سے پیش آتا ہو اور عام مسلمانوں کے ساتھ بھی یہی برتاؤ رکھتا ہو۔

تیسرا: وہ بال بچوں والا شخص جو پاک دامن ہو اور سوال سے بچتا ہو۔

۱۲۔ جہنم میں داخل ہونے والے پانچ قسم کے لوگ ہیں۔

پہلا: وہ ناتواں جن کو بری بات سے بچنے کی تمیز نہیں جو تم میں تابع دار ہیں، نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی محض بے فکر ہیں حلال وحرام سے غرض نہیں اور نہ ہی آخرت کی فکر ہے ایسے فضول ہیں کہ دین ودنیا دونوں سے خالی ہیں)

دوسرا: وہ خائن جسے کوئی حقیر سی چیز بھی نظر آئے وہ اس میں خیانت کرنے سے گریز نہ کرے۔

تیسرا: جو صبح وشام تیرے اہل وعیال اور مال کے بارے تجھے دھوکا دیتا ہو۔

چوتھا: بخیل اور جھوٹا۔

پانچواں: گالیاں اور فحش بکنے والا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

۱۳۔ اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم اس طرح تواضع اختیار کیا کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ ہی دوسرے پر زیادتی کرے۔

(مسلم، کتاب الجنۃ، باب صفات اہل الجنۃ واہل النار، شرح وحیدی: ۶/۴۰۵)

۶۔ فرمایا:

''اَلَا تُؤَمِّنُوْنِی وَاَنَا اَمِیْنٌ فِیْ السَّمَاءِ یَاْتِیْنِی خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَّ مَسَاءً'' کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں آسمانوں میں امین ہوں (یعنی اللہ اور فرشتے مجھے امین سمجھتے ہیں) میرے پاس صبح وشام آسمان کی خبر آتی رہتی ہے۔ (مسند احمد)

۷۔ ''اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ''۔ (سنن ابی داؤد)

''سن لو! مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مثل ایک اور چیز دی گئی ہے''۔

دیکھو! ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسند پر تکیہ لگائے یوں کہے گا کہ تم وہی بات مانو جو قرآن میں ہو بس جو چیز قرآن میں حلال پاؤ اسے ہی حلال کرو اور جو اس میں حرام پاؤ صرف اسی کو حرام کرو۔ تم (اس کے چکر میں نہ آجانا) سن لو!

۱۔ تمہارے لیے گھریلو گدھے کا گوشت حلال نہیں۔

۲۔ ہر کچلی والا درندہ حلال نہیں۔

۳۔ معاہد (ذمی) کی گری پڑی چیز استعمال کرنا حلال نہیں الا یہ کہ اس کا مالک اس سے مستغنی ہو۔

۴۔ اور جو کسی قوم کے پاس مہمان بن کر گیا ان پر ضروری ہے کہ وہ اس کی مہمان نوازی کریں اگر وہ اس کی ضیافت نہیں کرتے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس قدر ان سے وصول کرے۔ (ابوداؤد۔ مسند احمد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! دیکھو یہ چاروں باتیں قرآن مجید میں صراحتاً ذکر نہیں ہوئی ان کی صراحت حدیث شریف ہی میں ہے۔ حدیث شریف کو ماننا بھی ضروری ہے اس کے بغیر گزارہ نہیں، کامیابی نہیں۔

پُر از حکمت انتہائی جامع کلمات:

آپ کے وہ کلمات جو انتہائی مختصر ہیں لیکن ان میں سمندر بند کر دیا گیا ہے۔

① كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. (نسائی۔ العیدین باب کیفیۃ الخطبۃ:)

② كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (صحیح جامع صغیر: ۴۵۵۰)

③ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ. (صحیح جامع صغیر: ۴۵۵۳)

④ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ. (صحیح جامع صغیر: ۴۵۵۵)

⑤ "كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَاخُلِقَ لَهُ" (صحیح جامع صغیر: ۴۵۶۱)

⑥ "كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ بَاطِلٌ"
(صحیح جامع صغیر: ۴۵۳۰)

⑦ "كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ" (صحیح جامع صغیر: ۴۵۲۵)

⑧ "كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ"
(صحیح جامع صغیر: ۴۵۳۵)

⑨ "لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ" (اسلام میں قبر کے پاس ذبح کرنا جائز نہیں)
(صحیح جامع صغیر: ۷۵۳۵)

⑩ "لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ" (صحیح جامع صغیر: ۷۵۲۳)

⑪ "لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ" (صحیح جامع صغیر: ۷۵۲۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑫ "لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" (بخاری:۱/۱۰۴ ادرسی)

⑬ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" (بخاری: پہلی حدیث۔ مسلم)

⑭ "مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ" (مسلم، صحیح جامع صغیر:۶۳۹۸)

⑮ "اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ" (بخاری: البیوع، باب الحلال بین والحرام بین:۲۰۵۱)

⑯ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ" (صحیح جامع صغیر:۵۹۱۱)

امام نووی کی اربعین دیکھیں اس پر علامہ ابنِ رجبؒ کی شرح جامع العلوم والحکم کا مطالعہ کریں اور صحیح بخاری کے ابواب میں غور کریں تو پتہ چلے گا کہ متناھی اور محدود جامع احادیث ونصوص غیر متناھی وغیر محدود مواد ومسائل پر مشتمل ہوسکتی ہیں یہ جامع اور عالمگیر شریعت کا کمال ہے اور اس کی خوبی ہے۔ عقل مندوں کے لیے تو ایک دو مثالیں ہی کافی ہوتی ہیں اس سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بڑی جامع حکمت عطاء فرمائی تھی جس کی آپ نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ﴾

''کہ وہ (عظیم رسول) ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے''۔

جابر بن سُلَیم رضی اللہ عنہ کو حکمت کی تعلیم:

ایک صحابی، جابر بن سُلَیم رضی اللہ عنہ دربارِ نبوت میں اپنی پہلی حاضری کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مجلس میں ایک شخص بیٹھا ہے، جو وہ کہتا ہے، اس کو سب لوگ بجالاتے ہیں۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سن کر میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ''علیک السلام'' آپ پر سلام ہو۔

آپ چپ رہے پھر فرمایا! علیک السلام نہ کہو یہ مردہ کا سلام ہے السلام علیک کہو میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا! کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا! ہاں میں اس اللہ کا رسول ہوں جس کو تم کسی تکلیف میں پکارتے ہو تو وہ اس تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور جس سے خشک سالی میں مانگتے ہو تو وہ اگا دیتا ہے اور جس سے تم جب کسی سنسان جنگل میں ہو وہاں تمہاری سواری گم ہو جائے دعا کرتے ہو تو وہ اس کو تمہارے پاس لوٹا دیتا ہے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے: ارشاد ہوا کسی کو برا نہ کہو۔

جابر کہتے ہیں کہ آپ کے اس فرمان کا یہ اثر ہوا کہ میں نے پھر کسی کو خواہ وہ شریف (مرتبہ و مقام والا) ہو خواہ غلام یہاں تک کہ کسی جانور کو بھی برا نہیں کہا۔ آپ نے پھر یہ نصیحت فرمائی کہ تم کسی چھوٹی سی چھوٹی نیکی کو بھی حقیر نہ جانو یعنی اس کو کئے جاؤ اور جب تم اپنے کسی بھائی سے بات کرو تو تمہارا چہرہ کھلتا رہے کیونکہ یہ بھی نیکی ہے۔ اور اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک اونچا رکھو اگر یہ نہیں تو ٹخنے سے اونچا ضرور رہے کیونکہ تہبند کو نیچے تک لٹکانا کبر وغرور کی نشانی ہے اور اللہ کبر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تمہیں کوئی برا کہے اور تم میں جو عیب وہ جانتا ہے تم کو اس کی عار دلائے، تو تم اس کے اس عیب سے جو تم اس میں جانتے ہو اس کو عار نہ دلاؤ کیونکہ اس نے جو تجھے عار دلائی ہے اس کا وبال اسی کی گردن پر ہوگا۔

(سنن ابی داؤد، باب فی اسبال الازار)

سامعین حضرات! آپ حضرات اس واقعہ میں غور کریں کہ آپ نے ایک بدوی کو اللہ کے آگے جھکنے اور اس سے گڑگڑا کر دعا مانگنے کے وہی مواقع یاد دلائے، جو اس کی زندگی میں اللہ جانے کتنی دفعہ پیش آئے ہوں گے اس کا اثر یہ ہوا کہ اس کا دل پکار اٹھا کہ خود دین و دنیا کی نصیحت چاہی۔

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو حکمت کی تعلیم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رفعہ خود فرمایا کہ کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھ کر ان پر عمل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا اور دوسروں کو بھی ان کی تعلیم دے گا، تاکہ وہ بھی ان پر عمل پیرا ہوں۔ حافظِ حدیث ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے موقع غنیمت جانتے ہوئے عرض کی کہ میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شاگرد ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا پھر پانچ باتیں گن کی بتائیں۔

① گناہوں سے پرہیز کرو تو سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے۔

② اللہ نے جو تمہیں رزق دیا ہے اس پر راضی رہو تو سب سے بڑھ کر دولت مند ہو جاؤ گے۔

③ اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرو تو (کامل) مؤمن ہو جاؤ گے۔

④ لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو تو تم (صحیح) مسلمان بن جاؤ گے۔

⑤ اور زیادہ ہنسا نہ کرو کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے (یعنی دل کی صلاحیت باقی نہیں رہتی) (ترمذی، ابواب الزھد باب من اتقی المحارم فھو أعبد الناس: ۲۳۰۵))

بچوں کو حکمت کی تعلیم:

میرے دوستو اور بزرگو! میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکمت کی تعلیم کے لیے صرف بڑوں کو ہی مختص نہیں کیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکمتِ بالغہ کی تعلیم چھوٹے بچوں کو بھی دی ہے۔ دیکھئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جو کہ آپ کے چچازاد ہیں وہ ابھی چھوٹے ہی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے علم کی دعا بھی کی تھی۔ آپ انھیں بڑی شفقت اور محبت سے چند قیمتی وصیتیں فرما رہے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① يَا غُلَامُ! اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ

② اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ

④ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ

⑤ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَئٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَئٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ .

وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَئٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَئٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ .رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ .

(احمد:۱/۲۹۳،ترمذی،ابواب صفۃ القیامۃ باب حدیث حنظلۃ)

① اے لڑکے! اللہ کے حقوق کی حفاظت کرو وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔

② اللہ کے حقوق کی حفاظت کرو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے (مطلب یہ کہ تم اس کے احکام پر عمل کرو اس کے منع کردہ کاموں سے بچو پھر دیکھنا وہ تمہاری کس طرح حفاظت کرتا ہے اور تمہیں مشکلات سے نجات بھی دے گا)۔

③ جب بھی سوال کرو تو اللہ ہی سے سوال کرو۔

④ جب بھی مدد مانگو تو صرف اللہ ہی سے مدد مانگو۔

اس میں مسئلہ توحید سمجھانے میں کس قدر ذہن سازی کی گئی ہے تاکہ بچپن ہی سے وہ اپنا عقیدہ سمجھ لے، اس کا ذہن صاف ہو، اپنے مستقبل میں شرک سے بچے۔

مقولہ مشہور ہے "اَلْحِفْظُ فِي الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ" بچپن میں کوئی چیز اس طرح یاد ہو جاتی ہے جس طرح پتھر میں لکیر ہوتی ہے۔

⑤ نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ کو سمجھو اور یہ یقین کر لو کہ ساری دنیا مل کر بھی نفع ونقصان کی مالک نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ تقدیر کے قلم اٹھائے جا چکے ہیں۔ اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔

اللہ اللہ! یہ کتنی اچھی تعلیم ہے، کتنی اچھی حکمت ہے، جو پیارے نبی ﷺ نے اس لڑکے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوسکھائی ہے۔آج کا لڑکا بھی ہے جسے کلمہ نہیں آتا،نماز سے بے خبر ہے،اذان نہیں دے سکتا،نمازوں کے نام تک یاد نہیں، کیونکہ وہ ٹی وی کا رسیا ہے، ڈراموں کے نام اسے ازبر ہیں ،اداکاروں اور گلوکاروں کے نام اسے یاد ہیں، پروگراموں کے اوقات اسے ازبر ہیں۔ادھر دیکھیں پیارے نبی محمد ﷺ ایک بچے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو کھانے کے آداب سکھا رہے ہیں۔

اے لڑکے! ''سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ''۔(بخاری)

اس میں حکمت کے تین کاموں کی تعلیم دی ہے۔

① کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ کہہ لیا کرو۔

② کھانا دائیں ہاتھ سے کھایا کرو

③ کھانا اپنے سامنے سے کھاؤ۔

یہ ہیں پوری امت کے افراد کے مربی و معلّم جس نے حکمت کی تعلیم دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ جب آخری بار بیمار ہوئے تو آپ کے بیٹے عبدالوھاب نے درخواست کی کہ ابا جان! مجھے کچھ وصیت کیجئے تا کہ میں آپ کے بعد اس پر عمل پیرا رہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا:

① عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ

② وَلَا تَخَفْ اَحَدًا سِوَى اللّٰهِ

③ وَكِلِ الحَوَائِجَ اِلَى اللّٰهِ

④ وَلَا تَعْتَمِدْ اِلَّا اِلَيْهِ

⑤ وَلَا تَثِقْ بِأَحَدٍ غَيْرَ اللّٰهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ اَلتَّوْحِیْدَ التَّوْحِیْدَ اِجْمَاعُ الْکُلِّ۔(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۷۹)

اے بیٹے!

۱۔ صرف اللہ سے ڈرو۔

۲۔ اس کے سوا کسی سے مت ڈرو۔

۳۔ اس کے علاوہ کسی سے بھی امید نہ رکھو۔

۴۔ اپنی تمام حاجتیں صرف ایک اللہ سے مانگو۔

۵۔ اسی پر بھروسا رکھو۔

۶۔ عقیدۂ توحید کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔

۷۔ اسی توحید پر قائم رہو جس پر سب کا اتفاق ہے۔

افسوس! جس پیر نے یہ سات وصیتیں کی ہیں، اسی پیر کو مشکل کشا غوث اعظم اور دستگیر جیسے شرکیہ القاب سے نوازا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت دے۔

تعلیمِ حکمت کا ایک اور انداز:

کبھی آپ ﷺ حکمت تعلیم خاص عدد شمار کر کے دیتے تھے۔ اس کا فائدہ یہ بھی ہے کہ ایسی تعلیم یاد رہتی ہے۔ مثلاً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ كَفَّارَاتٌ وَثَلَاثٌ دَرَجَاتٌ".

"یعنی تین چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں، تین نجات دلانے والی ہیں، تین گناہوں کا کفارہ بننے والی ہیں، اور تین چیزیں درجات کی بلندی کا سبب ہیں"۔

پھر اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاک کرنے والی چیزیں کونسی ہیں؟

۱۔فَشُحٌّ مُطَاعٌ. انتہائی حرص ولالچ جس کے پیچھے لگا جائے۔

۲۔وَ هَوًى مُتَّبَعٌ. بری خواہش جس کی پیروی کی جائے۔

۳۔وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ ۔آدمی اپنے آپ کو کامل اور اچھا سمجھے۔

نجات دلانے والی تین چیزیں یہ ہیں:

۱۔فَالْعَدْلُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا .غصہ اور ناراضگی دونوں حالتوں میں عدل وانصاف کرنا۔

۲۔وَالْقَصْدُ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی.فقیری اور امیری میں میانہ روی اختیار کرنا۔

۳۔وَخَشْیَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ.خفیہ اور علانیہ طور پر اللہ کی خشیت اختیار کرنا۔

گناہوں کا کفّارہ بننے والی تین چیزیں:

۱۔اِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَالصَّلَاةِ.ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا۔

۲۔وَاِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِی السَّبَرَاتِ .سخت سردیوں میں بھی وضوء مکمل کرنا۔

۳۔وَنَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ . جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے قدم بڑھانا۔

اور درجات میں بلندی کا سبب بننے والی تین چیزیں یہ ہیں:

۱ .اِطْعَامُ الطَّعَامِ . کھانا کھلانا۔

۲۔وَ اِفْشَاءُ السَّلَامِ .سلام پھیلانا۔

۳۔ وَالصَّلَاةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ۔رات جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(طبرانی فی الاوسط، صحیح الجامع الصغیر، حدیث نمبر ۳۰۴۵)

مزید گنتی والی احادیث معلوم کرنے کے لیے صحیح الجامع الصغیر میں اطراف الحدیث دیکھ لیں۔ اسی طرح مسند احمد طبعہ قدیم کی چھٹی جلد کے حاشیہ پر مطبوع منتخب کنز العمال صفحہ نمبر ۳۳۶ تا ۳۸۴ دیکھ لیں۔ اس میں آپ کو ۱ تا ۱۰ کے اوپر تعداد والی احادیث معلوم ہو جائیں گی۔ اور ہم اس جگہ اپنی بیان کی ہوئی ایک ہی مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر: (37)

نورِ نبوت سے قبل جاھلیت کے اندھیرے ہی اندھیرے:

﴿ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴾

آج میرے خطبے کا موضوع ہے (جاہلی دور کی گمراہیاں)

جاہلیت غلط نظریات واعمال کا نام ہے:

سامعین حضرات! آپ تمہیدی طور پر پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ (جاہلیت) صرف وقت اور زمانے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کے ان غلط عقائد، اعمال اور رسومات وتقالید اور ظلم وزیادتیوں کا نام ہے جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے برخلاف وہ اختیار کر لیتے ہیں۔

وحی کا نور آنے سے پہلے لوگوں کی یہی حالت تھی کہ وہ خالص جاہلیت میں تھے اس سے پہلے مسلم شریف کے حوالے سے یہ حدیث آپ حضرات اس سے پہلے سن چکے ہیں کہ:

''اِنَّ اللّٰہَ نَظَرَ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَھُمْ عَرَبَھُمْ وَعَجَمَھُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ''۔

''اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف دیکھا تو اہل کتاب کے کچھ نیک لوگوں کے علاوہ تمام عرب وعجم پر ناراض ہوا۔

وہ چند اہل کتاب نیک تھے باقی سب صریح گمراہی میں تھے۔وہ اپنی جہالتوں کو ہی دین اور علم سمجھتے تھے اور اپنی گمراہیوں کو ہدایت سمجھ لیتے تھے اور ان میں ہر طرح کی گمراہی موجود تھی لیکن وہ اسے گمراہی نہیں سمجھتے تھے بلکہ اپنے آپ کو بالکل حق پر سمجھتے تھے یہ لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہود و نصاریٰ، مجوسی، بت پرست، مشرکین اور عجمیوں پر مشتمل تھے۔

ان مشرکین میں بنیادی گمراہیاں جو پائی جاتی تھیں وہ یہ تھیں کہ شرک کرتے' فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے' آباؤ اجداد کی اندھی تقلید کرتے' انکارِ رسالت اور آخرت کا انکار ان میں عام تھا اور بشر کو رسول ماننے کے لیے قطعی طور پر تیار نہ تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو حق پر خیال کرتے تھے۔

جاہلی دور کی گمراھیاں:

عیسائیوں اور مشرکین مکہ کے شرک کی اصل بنیاد غلو فی الصالحین تھی۔ یعنی وہ جن کو نیک بزرگ (اولیاء) خیال کرتے تھے، ان سے حد درجہ محبت کرتے حتی کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی صفات ثابت کرتے تھے۔ جس کے نتیجے میں وہ ان بزرگوں سے اللہ والا ہی معاملہ کرتے تھے، ان سے غیبی مدد چاہنا، ان کو سجدہ کرنا، مشکلات میں پکارنا، اسی لئے وہ لوگ ان کی قبروں پر قبے بناتے، ان پر عید اور عرس مناتے، ان کے تقرب کی خاطر جانور ذبح کرتے۔

ا۔ قبر پر جانور ذبح کرنا:

اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا:

''لَا عَقْرَ فِی الْإِسْلَامِ''۔ (مسند احمد: ۳/۱۹۷، ابی داؤد)

''اسلام میں عقر جائز نہیں''۔

امام عبدالرزاق نے کہا ہے کہ!

''كَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً أَوْ شَاةً''۔

جاہلیت والے قبر کے پاس گائے یا بکرا ذبح کرتے تھے جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث پر باب باندھا ہے ''بَابُ كَرَاهَةِ الذَّبْحِ عِنْدَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القَبْرِ ''کتاب الجنائز میں یہ باب ہے۔یعنی قبر کے پاس جانور ذبح کرنا ناجائز ہے۔یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ بعض سلف کے کلام میں کراہت یا کراہیت کا لفظ حرمت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔اس کی تفصیل محدث علامہ البانی رحمہ اللہ کی کتاب ''تحذیر الساجد عن اتخاذ القبور مساجد'' کے (ص ۳۵۔۳۸) میں دیکھی جاسکتی ہے۔اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب ''اعلام الموقعین'' میں بھی موجود ہے۔

۲۔ غیر اللہ کے تقرب کی خاطر نذرانہ وچڑھاوا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتیں بتائیں تھیں ان میں سے ایک یہ ہے:''لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ''

''جوکوئی غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت''۔

(مسلم، کتاب الأضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ، حدیث:۱۹۷۸)

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نذر مانی تھی کہ وہ بوانہ نامی مقام پر جاکر چند اونٹ ذبح کرے گا۔اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

آپ نے اس سے پوچھا کیا وہاں دورِ جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی؟ صحابی نے کہا: نہیں۔آپ نے دوبارہ پوچھا: کیا وہاں ان کے میلوں میں سے کوئی میلا لگتا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرلے کیونکہ اللہ کی نافرمانی میں نذر پوری کرنا درست نہیں۔(ابوداؤد)

وہ لوگ بتوں پر چڑھاوا بھی چڑھاتے تھے اور ان کا قرب چاہتے تھے۔جیسا کہ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے موقوفا یا مرفوعا روایت کی ہے کہ ایک شخص مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگیا اور ایک شخص مکھی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگیا۔پوچھا گیا یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس طرح؟ تو فرمایا! ''مَرَّ رَجُلاَنِ عَلٰی قَوْمٍ لَهُمْ صَنَمٌ لاَ یُجَاوِزُهُ اَحَدٌ حَتّٰی یُقَرِّبَ لَهُ شَیْئاً'' دو شخص ایسی قوم کے پاس سے گزرے کہ ان کے پاس ایک بت تھا وہ کسی چیز کا چڑھاوا چڑھائے بغیر کسی کو وہاں سے نہیں گزرنے دیتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان کو بھی کہا'' قَرِّبْ'' کہ بت کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی نذرانہ پیش کرو'' وَلَوْ ذُبَابًا'' اگرچہ ایک مکھی ہی پیش کردو'' فَقَرَّبَ ذُبَاباً'' اس نے ایک مکھی کا نذرانہ پیش کر دیا ''فَخَلَّوْا سَبِیْلَه'' تو انہوں نے اسے جانے دیا'' فَدَخَلَ فِی النَّارَ'' پس وہ آگ میں داخل ہو گیا۔ اور دوسرے کو بھی اسی طرح کہا۔ اس نے کہا'' مَا کُنْتُ لِاُقَرِّبَ شَیْئًا لِاَحَدٍ دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ'' میں تو اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے تقرب کی خاطر کوئی چیز پیش نہیں کرونگا'' فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ'' پس انہوں نے اس کی گردن اڑا دی '' فَدَخَلَ الْجَنَّةَ'' وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (کتاب الزُّھد للامام احمد بن حنبل ص۲۲ طبع اولیٰ ۱۴۰۳ھ۔۱۹۸۳م، حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم اصفہانی، ۱/۲۰۳، مصنف ابن ابی شیبہ ج۱۳ اور بیہقی فی شعب الایمان، علامہ سید محمود شکری آلوسیؒ نے اسے مرفوع صحیح قرار دیا ہے، شرح مسائل الجاھلیۃ، ص۱۲۵)

۳۔ قبر پر مسجد:

نیز وہ انبیاء کی قبور اور صالحین کی قبور کو مساجد بنا لیتے تھے۔ حدیث میں وارد ہے:

''لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ''

''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا تھا''۔ (بخاری)

نیز فرمایا! ''اُولٰئِکَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِیْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَاللّٰہِ ''ان لوگوں میں جب کوئی نیک بندہ فوت ہوجاتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے تھے یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔(متفق علیہ)

۴۔ ستاروں کی تاثیر:

اسی طرح ان میں جادو بڑا عام تھا اسی کی پیروی کرتے تھے۔نجومیوں کی باتوں کو مانتے تھے،ستاروں میں بڑی تاثیر سمجھتے تھے،بارش ہوتی تو انہیں کی طرف نسبت کرتے،کبھی ستاروں کی عبادت بھی کرلیا کرتے تھے۔

حضرت زید بن خالد جھنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رات بارش ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جب فجر کی نماز پڑھائی تو نماز سے فارغ ہوکر نمازیوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا! کیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:''اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ'' آج میرے بندوں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ کچھ میرے ساتھ ایمان لانے والے مؤمن تھے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرنے والے تھے۔جن بندوں نے یہ کہا کہ!''مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ''ہمیں اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ملی ہے۔'' فَذٰلِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ کَافِرٌ بِالْکَوْکَبِ ''تو یہ لوگ مجھ پر ایمان رکھنے والے تھے اور ستاروں کے تصرف کے منکر تھے۔

''وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا فَذَالِکَ کَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِالْکَوْکَبِ''اور جنہوں نے یہ کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے بارش نصیب ہوئی ہے وہ میرے ساتھ کفر کرنے والے تھے اور ستاروں پر ایمان لانے والے تھے۔

(بخاری،الاذان،باب یستقبل الامام اذا سلم:۸۴۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ نسب میں طعن:

نسب میں طعن و تشنیع بھی ان میں عام تھا یعنی کسی خاندان یا قبیلہ کو حقیر جان کر اس کی تحقیر و تذلیل کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (الحجرات:۱۳)

''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔''

۶۔ میت پر نوحہ کرنا:

یہ ان لوگوں میں ایک بہت بری رسم تھی۔ عورتیں اپنے بال نوچ لیتی تھیں، چیختی چلاتی، گریبان پھاڑتی اور طمانچے مارتی تھیں بلکہ وہ فاخرانہ طریقے پر اس کی وصیت بھی کر جاتے تھے کہ ہماری موت پر تم نے ایسے ضرور کرنا ہے۔ جیسا کہ طرفہ شاعر نے کہا ہے۔

فَإِنْ مِتُّ فَانْعَيِنِي بِمَا أَنَا أَهْلُهُ وَشُقِّي عَلَيَّ الْجَيْبَ يَا ابْنَةَ مَعْبَدِ!

''میرے چچا معبد کی بیٹی! جب میں مر جاؤں تو میرے شایان شان میری موت کی مشہوری کرنا اور میری موت پر اپنے گریبان کو خوب پھاڑنا''۔

(سبع المعلقات مع شرح بیان الوانی، للسلفی، ص ۱۲۱)

اسلام نے آ کر سب کچھ ختم کر دیا اور ان بری رسومات سے سختی سے منع کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ"۔

"جو کوئی رخساروں پر طمانچے مارے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی سی بات منہ سے نکالے وہ ہم میں سے نہیں"۔ (ترمذی، الجنائز، باب ماجاء فی النھی عن ۔۔۔۹۹۹)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا!

"ثَلَاثٌ مِنْ فِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدَعُهُنَّ اَهْلُ الْاِسْلَامِ اِسْتِسْقَاءٌ بِالْكَوْكَبِ وَطَعْنٌ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ"۔

تین کام جاہلیت کے ایسے ہیں جنہیں اہل اسلام چھوڑیں گے نہیں:

① ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا۔

② نسب میں طعن کرنا۔

③ میت پر نوحہ کرنا۔

نوحہ کرنے والی عورت "اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ"۔

(مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحۃ، حدیث:۹۳۴)

اگر موت سے پہلے توبہ نہیں کرے گی تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ پر گندھک یا تارکول کا لباس اور کھجلی کا قمیص ہوگا۔"

اب ماہ محرم میں جو کچھ ہوتا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح کی جاہلی دور کی گمراہیوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر: (38)

دورِ جاہلیت کی مزید گمراہیاں:

﴿وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾

''اور بے شک وہ اس سے پہلے یقیناً صریح گمراہی میں تھے''۔

آج کے خطبہ میں بھی دور جاھلیت کی بعض گمراہیوں کی نقاب کشائی کی جائے گی آپ یہ بات یاد رکھیں کہ دور جاہلیت میں لوگ ہر طرح کے گناہ میں ملوث تھے۔

وہ سود کے بھی عادی تھے، قتل وقتال، خون خرابہ، چوری ڈاکہ زنی، بدکاری، شراب نوشی، بتوں پر قربانی دینا ان کا عام شیوہ تھا۔ حقیقی بہنوں سے شادی کر لیتے تھے، بدکاری کے قصے بڑے مزے لے لے کر اپنے شعروں میں بیان کرتے۔ جیسا کہ سبع المعلقات، حماسہ اور دیگر دواوین عرب اس پر شاہد ہیں۔

۷۔ عورتوں، بچیوں اور جانوروں پر ظلم:

وہ عورتوں کے پیٹ چاک کر ڈالتے تھے، زندہ اونٹ کی کوہان کاٹ کر کھا جاتے تھے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتٌ''۔

(ترمذی، الصید، باب ماقطع من الحی فھو میت: ۱۴۸۰)

''وہ کاٹا ہوا حصہ مردہ ہے حرام ہے''۔

وہ تو مردار بھی کھا جایا کرتے تھے، اتنے درندہ دل تھے کہ چیختی چلاتی معصوم بچیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ﴾ (تکویر:۸)

''اور جب زندہ درگور کی ہوئی بچی سے سوال کیا جائے گا کہ وہ کس وجہ سے قتل کی گئی''

دور حاضر میں نجومیوں، جادوگروں کے حکم کے مطابق کئی بچوں کو بے دردی سے قتل کیا جاتا ہے سو بچوں کے قاتل کو کون نہیں جانتا جس کا ذکر اخبارات میں افسوس ناک الفاظ سے کیا جاتا تھا، یہ جاہلیت نہیں تو اور کیا ہے؟

وہ تو بچی کو وراثت سے محروم رکھتے تھے، باپ کی منکوحہ یعنی اپنی (سوتیلی ماں) سے نکاح کر لیتے تھے جس سے منع کیا گیا ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾ (النساء:۲۲)

''ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا مگر جو گزر چکا (کیونکہ یہ) بے حیائی کا کام ہے اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بری بات ہے۔

عورت سے زبردستی بدکاری کرواتے تھے اسے مجبور کرتے تھے اور اس کی کمائی کھاتے تھے۔ خاص طور پر لونڈیوں سے یہ کام کرواتے تھے۔ نیز عورت کو مجبور کرتے کہ وہ بیت اللہ کا ننگی طواف کرے، مرد بھی ننگا طواف کر لیتے تھے۔ مرد اور عورتیں اکٹھے برہنہ غسل کرتے تھے۔

۸۔ مہینوں میں تقدیم وتاخیر:

اور ماہ محرم کا نام بدل کر صفر رکھ دیتے تھے، جسے نَسِیء سے تعبیر کیا گیا ہے اور کفر میں زیادتی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا:

﴿اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ﴾ (توبہ:۳۷)

نیز ماہ حج میں عمرہ کرنا گناہ خیال کرتے تھے۔ (بخاری: الصلاۃ باب نوم المرواۃ فی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسجد ۴۳۹)

بیت اللہ کا ننگے طواف کرتے تھے، حج کے موقع پر انہیں سختی سے روک دیا گیا۔ باپ دادوں کی قسمیں کھالیا کرتے تھے، کسی عورت پر چوری کا جھوٹا الزام لگا کر اس کی ستر کھول کر تلاشی لیتے تھے۔ (بخاری، ۵۴۱)

۹۔ خرید وفروخت کے غلط طریقے:

ان میں خرید وفروخت کے عجیب وغریب طریقے تھے جن میں دھوکا اور دغابازی ہوتی تھی۔ جس کے نتیجے میں آپس کی لڑائی طول پکڑ جاتی تھی۔ یہ بیوع کتب حدیث میں مذکور ہیں۔ ان سے نبی ﷺ نے اپنی امت کو منع کر دیا ہے۔

مشکوٰۃ ''بَابُ الْبُيُوْعِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا'' ہی دیکھ لیں۔ اگر نہ ہو سکے تو مولانا عبد الرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ کی کتاب ''تجارت اور لین دین کے احکام'' کا مطالعہ کر لیں کافی فائدہ ہوگا۔ اسی طرح سود کی دو قسمیں ہیں۔ ربا الفضل اور ربا النسیئہ سود ان میں عام تھا ربا الفضل مثلاً کلو چیز دے کر سوا کلو لینا۔ اور ادھار کا سود۔ یعنی مقروض کو مہلت دینے کی وجہ سے اس پر سود لگا دینا۔ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک بڑا جامع خطبہ دیا تھا اور اس میں ہر طرح کے سود کی حرمت بیان فرما دی تھی، اور بھی کئی مسائل بیان فرمائے تھے۔

۱۰۔ غلام ولونڈی پر ظلم:

غلام اور لونڈی پر بہت ظلم وزیادتی کرتے تھے کبھی ان کی ناک کاٹ دیتے تھے۔ غلام کی شرم گاہ کاٹ دیتے، ان کی طاقت سے زیادہ ان کو تکالیف دیتے، آپ ﷺ نے ان پر رحم کرنے اور حسنِ سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا، ان کے کھانے پینے اور لباس کا خاص خیال رکھنے کا حکم دیا اور ان کے ساتھ برے سلوک کا سختی سے نوٹس لیا۔ بلکہ فرمایا جو اپنے غلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ناک کاٹے گا ہم اس کی ناک کاٹ دیں گے۔مسلمان لونڈی کو طمانچہ مارنے والے کو ارشاد فرمایا کہ اسے آزاد کردو۔(ابوداؤد)

۱۱۔ جھوٹا منتر:

جھوٹا منتر،شرکیہ دم جھاڑ کے ذریعے علاج کرتے تھے،کہانت ان میں عام تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یومیہ کچھ خرچہ لاکر دیا کرتا تھا۔اس نے حسبِ معمول ایک دن کوئی چیز لاکر دی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ کھالی پھر غلام کہنے لگا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے آپ کو کیا کھلا دیا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کیا؟

کہنے لگا میں نے جاہلی دور میں کہانت کے ذریعے کسی انسان کا علاج کیا تھا (وہ ٹھیک ہو گیا تھا) حالانکہ میں کہانت اچھی طرح جانتا نہ تھا۔اتفاقاً اس سے میری ملاقات ہو گئی تو اس نے مجھے میری مزدوری دی ہے جو آپ نے کھائی ہے چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق میں انگلی داخل کر کے اپنے پیٹ سے سارا کھانا قے کر کے نکال دیا۔

(بخاری،مناقب الانصار باب ایام الجاہلیۃ:۳۸۴۲)

۱۲۔عورتوں کا اپنے محسن کھول کر بیان کرنا:

ان کی عورتیں سینہ اور سر کھول کر نکلا کرتی تھیں۔اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمادیا:

﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾ (الاحزاب:۳۳)

۱۳۔بتوں کو ہی مشکل کشا سمجھ لینا:

وہ عقل وفطرت کے خلاف تاریکیوں کے ظلمات میں غرق تھے۔کیا اس سے بڑی بے عقلی بھی ہو سکتی ہے کہ اپنے ہاتھ سے مٹی کا بت بنا کر اس کو اپنا مشکل کشا سمجھ لینا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضاء عطاردی رضی اللہ عنہ اپنے دورِ جاہلی کی بات سناتے ہیں کہ:

''كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَا عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا عَلَيْهِ''۔

''ہم پتھر کی عبادت کرتے تھے جب کوئی دوسرا پتھر پہلے پتھر سے زیادہ اچھا مل جاتا پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو عبادت کے لیے منتخب کر لیتے اور جب عبادت کرنے کے لیے ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا تو ہم مٹی کا ایک ڈھیر بنالیا کرتے۔ پھر اس کے اوپر بکری کھڑی کر کے اس کا دودھ دھو لیتے، پھر اس کا طواف کرلیا کرتے تھے۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفہ: ۴۳۷۶)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے جب کسریٰ کے گورنر نے پوچھا تھا کہ ''مَنْ أَنْتُمْ'' تم کون ہو؟ تو انہوں نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم بہت فقیر تھے ''كُنَّا نَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ'' ہم درختوں اور پتھروں کی پوجا کیا کرتے تھے اسی حالت میں ''بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ'' آسمانوں اور زمینوں کے رب نے ہم (پر رحم وکرم کرتے ہوئے) ہماری طرف ایک ایسا رسول بھیجا ہے جس کے ماں باپ کو ہم خوب پہچانتے ہیں۔ ''أَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُوْلُ رَبِّنَا أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتّٰى تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ''۔ ہمارے رب کے بھیجے ہوئے رسول نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تم سے لڑائی کریں یہاں تک کہ تم صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے لگ جاؤ یا پھر جزیہ ادا کرو اور اس نے ہمیں ہمارے رب کا یہ پیغام بھی پہنچایا ہے کہ ''مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا قَطُّ''۔ ہمارا کوئی بھی لڑتا ہوا مارا جائے گا وہ جنت کی ایسی نعمتوں میں چلا جائے گا جس طرح کی کبھی دیکھی نہیں گئیں۔ (ابخاری، الجزیۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والموادعۃ ،باب الجزیۃ والموادعۃ مع اہل الحرب.....:۳۱۵۹)

بت پرستوں کی عقل ماری گئی تھی اگر محسن اعظم اللہ تعالیٰ ان میں اپنا رسول ﷺ بھیج کر احسان نہ کرتا تو وہ ہمیشہ کے لئے خسارہ پا جاتے۔

ایک بت کا برا حال:

دیکھیں عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے اپنے گھر ایک بت بنا کر رکھا ہوا تھا جس کا نام منات تھا۔ جب انصار کے چند جواں سال لڑکوں نے اسلام کی روشنی قبول کی، ان کا دل منور ہوا تو ان میں سے ایک عمرو کا بیٹا معاذ بن عمرو اور دوسرے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی تھے یہ دونوں رات کے وقت منات کو کسی گندے گٹر میں پھینک آتے تھے صبح کے وقت عمرو کہتے:

لوگو! تمہاری بربادی میرے بت پر آج رات کس نے حملہ کیا؟ پھر اسے تلاش کرنے کے لیے نکل جاتے جب اس گندی جگہ پہنچتے تو اسے پکڑ لاتے اور اچھی طرح دھوتے اور خوشبو لگاتے پھر اپنے مشکل کشا' حاجت روا کو مخاطب کر کے کہتے اللہ کی قسم! اگر مجھے پتہ چل جائے کہ تیرا اتنا برا حشر کون کرتا ہے تو میں اسے ذلیل ورسوا کروں۔ آئندہ رات وہ نوجوان پھر اسی طرح اس کو گندی جگہ میں پھینک دیتے وہ پھر اسی طرح اسے پکڑ کر غسل دے کر خوشبو لگاتے۔ آخر کار جب وہ باز نہ آئے تو عمرو نے ایک تلوار لے کر اس بت کی گردن میں لٹکا دی اور بت کو کہنے لگے اللہ کی قسم! مجھے تو پتہ نہیں چلتا کہ تیرے ساتھ کون زیادتی کرتا ہے اگر تجھ میں کوئی خیر ہوئی تو خود اپنی حفاظت کرے گا یہ تلوار تیرے ساتھ لٹکا دی ہے۔ وہ یہ کہہ کر سو گئے۔ رات کے وقت ان نوجوانوں نے اس کے ساتھ ایسے کیا کہ تلوار اس کی گردن سے اتار لی اور ایک مرا ہوا کتا لے کر اس کو اس بت کے ساتھ ایک ہی رسی میں باندھ کر گندے کنویں میں پھینک دیا جس میں لوگوں کے پائخانے بھی پڑے ہوئے تھے۔ عمرو اٹھے تو کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتے ہیں کہ ان کا مشکل کشا موجود ہی نہیں۔ اب اس کو تلاش کرنے کی خاطر نکلے تو کتے کے ساتھ ایک ہی رسی میں جکڑا ہوا پایا جب اسے اس حالت میں دیکھا تو انہیں اپنے مشکل کشا کی عاجزی معلوم ہوئی اور اسلام کی روشنی ان کے دل میں داخل ہوئی سینہ منور ہوا اپنے بت سے بغض پیدا ہوا۔ کہنے لگے!

تَاللّٰهِ لَوْ كُنْتَ اِلٰهًا لَمْ تَكُنْ اَنْتَ وَكَلْبٌ وَسْطَ بِئْرٍ فِيْ قَرَنْ

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ ذِي الْمِنَنْ اَلْوَاهِبِ الرَّزَّاقِ وَدَيَّانِ الدِّيَنْ

اللہ کی قسم! اگر تو مشکل کشا ہوتا تو مرے ہوئے کتے کے ساتھ ایک ہی رسی میں کنویں میں نہ ہوتا۔ سب تعریفیں اس بلند و بالا اللہ کے لیے ہیں جو بڑے احسانات کرنے والا ہے سب کچھ عطا کرنے والا، بہت روزی دینے والا اور عبادات کا اچھا بدلا دینے والا ہے۔

هُوَ الَّذِي اَنْقَذَنِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ ظُلْمَةِ قَبْرٍ مُرْتَهَنْ

اللہ وہی ہے جس نے مجھے قبر کے اندھیرے میں جانے سے پہلے پہلے آگ سے بچا لیا۔ (اسد الغابہ: ۱۹۵/۴) (بعد میں یہی صحابی رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے)

۱۵۔ لومڑیوں نے ایک جھوٹے معبود پر پیشاب کر دیا تھا:

ایک اور صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر دور جاھلیت کا اپنا ایک واقعہ سنایا کہ: "رَأَيْتُ ثَعْلَبَيْنِ جَاءَا وَ صَعِدَا فَوْقَ رَأْسِ صَنَمٍ لِي وَ بَالَا عَلَيْهِ".

میں نے دو لومڑیاں دیکھیں جنہوں نے آ کر میرے ایک بت کے سر پر چڑھ کر پیشاب کر دیا تھا تو میں نے اس بت کے متعلق یہ شعر کہا تھا۔

اَرَبٌّ يَبُوْلُ الثَّعْلَبَانِ بِرَاسِهٖ؟ لَقَدْ هَانَ مَنْ بَالَتْ عَلَيْهِ الثَّعَالِبُ

بھلا وہ بھی رب ہو سکتا ہے کہ جس کے سر پر لومڑیاں پیشاب کر جائیں جس کے بدن پر لومڑیاں پیشاب کر جائیں وہ تو بڑا کمزور ہے، ذلیل ہے کہ وہ اپنے آپ کو پلید پیشاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی نہیں بچا سکتا۔

پھر رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ: ''فَجِئْتُکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَ أَسْلَمْتُ'' اسی لیے تو میں نے آپ کے پاس آ کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ (مرقات شرح مشکاۃ: ۵۰۶/۸، تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی، کتاب الاداب باب انشاد الشعر، تفسیر فتح القدیر للشوکانی: ح ۲۸۵۰، ۲۱/۱ تحت تفسیر سورۃ الفاتحہ آیت الحمد للہ رب العالمین، وانظر لسان العرب لابن منظور تحت کلمہ ثعلب)

ایک اور صحابی نے ایک دفعہ اپنے اسلام لانے سے قبل جاہلیت کے دور کی باتیں بتاتے بتاتے ایک بات یہ بھی بتائی کہ: ''مَا نَفَعَ أَحَدًا صَنَمُهُ مِثْلَ مَا نَفَعَنِی'' جس قدر میرے بت نے مجھے نفع دیا ہے اتنا نفع کسی کو بھی اس کے بت نے نہیں دیا ہوگا۔ صحابہ کرام نے اس سے پوچھا: ''کَیْفَ ھٰذَا؟'' یہ کیسے؟ وہ صحابی کہنے لگے: ''صَنَعْتُهُ مِنَ الْحَیْسِ فَجَاءَ الْقَحْطُ فَکُنْتُ آکُلُهُ یَوْمًا فَیَوْمًا'' یہ اس لیے کہ میں نے وہ بت کھجور، گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا تھا تو قحط کے دنوں میں میں اسے روزانہ تھوڑا تھوڑا کر کے کھاتا رہا۔ (دیکھو مجھے کتنا فائدہ پہنچا؟) (حوالہ مذکورہ)

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ﴾ (ابراھیم:۱)

''(الر) یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری تا کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لائیں ان کے رب کے حکم سے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہلی امور سے منع:

نبی ﷺ نے دورِ جاہلیت کی بہت سی گمراہیوں کی حجۃ الوداع کے خطبہ میں تمام حاجیوں کے سامنے نشان دہی کی تھی اور ان سے منع بھی فرمایا تھا۔ اعلان عام کر دیا کہ اب سود ختم ہے ناحق قتل حرام ہے۔ چوری ڈاکہ حرام ہے بدکاری حرام ہے۔

(مسند احمد: ۵/۷۲-۷۳، ترمذی کتاب التفسیر۔ تفسیر سورۃ توبہ)

پھر آئندہ کوئی بھی بیت اللہ کا ننگا طواف نہیں کر سکتا۔ (بخاری)

قرآنی روشنی کے آنے سے تمام اندھیرے کافور ہو گئے' اب مسلمان لوگ: شخصیت پرستی' بت پرستی' قبر پرستی' پیر پرستی اور تقلید پرستی چھوڑ گئے اور عقل وشعور اور فکر وتدبر سے کام لینے لگے۔ اپنی محدود عقل کو وحی کے تابع کرنے لگے' وہ جاہلی رسومات' روایات' توھمات' ذھنی تخیلات اور خواہشات کو چھوڑ بیٹھے تھے' گمراہیوں کے گڑھے سے نکل کر فلاح وترقی کے صراط مستقیم پر چل پڑے تھے۔ انہوں نے ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کو ہی اپنا اسوۂ حسنہ بنا لیا تھا۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی ﷺ نے ہم مسلمانوں کو جاہلیت کے ان عقائد، طور طریقے اور ان کے اعمال اپنانے سے سخت منع کیا ہے۔ یہود ونصاریٰ کی مخالفت کا حکم دیا ہے۔ مشرکین کی مخالفت کی تاکید کی ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ "لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ" "تم اپنے سے پہلے لوگوں کی اس طرح پیروی کرو گے جس طرح تیر کا ایک پر دوسرے کے برابر ہوتا ہے اور فرمایا! "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَاخُذَ أُمَّتِي مَأْخَذَ الْقُرُونِ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ" "اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میری امت پہلے لوگوں کے شانہ بشانہ نہیں چلے گی اس امت میں جتنے بھی گناہ کیے یا پائے جاتے ہیں انفرادی یا اجتماعی طور پر وہ پہلے دور میں بھی ضرور موجود رہے ہیں جتنے بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بدعت کے گروہ گزرے ہیں ان کے باطل نظریات جاہلیت کے آثار ہیں۔مثلاً انبیاء اور صالحین کے بارے میں غلو کرنا اور ان کی صفات کو اللہ کی صفات کی طرح ثابت کرنا۔

جیسا کہ بہت سے متصوفہ میں ہے اور اب بھی قبروں پر قبے بنانا، ان کا طواف کرنا' ان سے مدد طلب کرنا' ان کو چومنا، عرس وغیرہ کرنا عام ہے۔موسیقی وساز کے ساتھ قوالی اور رقص گھر گھر ہے۔وہ بھی ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے اور عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے اور اب بھی کہتے ہیں اور وجودی صوفیہ نبی ﷺ کو اللہ کا جزء اور صادر اول اور پھر ساری کائنات کو نور محمدی سے پیدا شدہ مانتے ہیں۔خمینی کہتے ہیں کہ ہمہ اوست کہ سب کچھ وہی ہے اور خالق ومخلوق اور عابد ومعبود ایک ہی ہیں دو نہیں دین میں تفرقہ بازی اور آباء اجداد کی تقلید کا بازار گرم ہے۔فاشی گانا باجا عورتوں کے ساتھ اختلاط اپنے عروج پر ہے۔ عدالتوں میں بے انصافیاں حد سے تجاوز کر گئیں ہیں۔یہودی بھی یہی کچھ کرتے تھے کہ بڑے مجرم امیروں کو چھوڑ دیتے تھے اور غریبوں پر حد نافذ کر دیتے تھے الغرض معاشرے کا سارا بدن ہی چھلنی اور زخمی ہے مرہم رکھنے کے لیے کوئی جگہ خالی نہیں۔

ایک جماعت جو مجموعی لحاظ سے امورِ جاہلیت سے محفوظ رہی:

تاہم رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سن کر دل میں خوشی کی لہر دوڑتی ہے کہ:

"لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ".

(بخاری، مسلم، کتاب الامارۃ، باب قولہ ﷺ لاتزال۔۔۔حدیث: ۱۰۳۷)

''میری امت میں ایک جماعت اللہ کے دین پر قائم رہے گی جو ان کو بے یار و مددگار چھوڑے گا یا ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتی کہ اللہ کا حکم آجائے گا''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ترمذی نے مزید فرمایا ہے کہ میں نے امام بخاری سے سنا وہ کہتے تھے کہ امام علی بن مدینی نے کہا ہے کہ "هُمُ اَهْلُ الْحَدِيْثِ" "وہ اہل حدیث (کتاب وسنت پر عمل کرنے والے) ہیں" (دیکھئے حاشیہ صحیح بخاری عربی ۲/۱۰۸۷ حاشیہ نمبر ۷) تفصیل کے لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب " اقتضاء الصراط المستقيم مخالفة اصحاب الجحيم " کا مطالعہ کیجئے جو کہ اپنے موضوع پر ایک لاجواب کتاب ہے۔ اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دھلوی کی البلاغ المبین اور نومسلم مولانا محمد عبید اللہ کی "تحفۃ الھند" کا مطالعہ بھی کر لیں، نیز مسائل الجاہلیۃ لابن عبدالوہاب مع شرحہ للسید محمود شکری الوسی رحمہما اللہ، اس میں جاہلیت سو مسائل ذکر کئے گئے ہیں جن کی رسول اللہ ﷺ نے مخالفت کی تھی۔ ان کے مطالعہ سے ممکن ہے کہ توحید کی سمجھ آجائے۔

نیز فضیلۃ الشیخ مفتی امین اللہ پشاوری حفظہ اللہ کا فتاویٰ دین خالص جلد ۶ کا اوائل بھی دیکھیں انہوں نے اس میں ایک سو کے لگ بھگ اشیاء کا مدلل تذکرہ کیا ہے۔ جن سے نبی ﷺ نے غیر مسلم کی مشابہت کی بناء پر منع کیا ہے۔ اللہ ہمیں کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر:(39)

۳۔اس امت میں دورِ جاہلیت کی گمراہیاں:

﴿وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾

''اور بے شک وہ اس سے پہلے یقیناً صریح گمراہی میں تھے''۔

حضرات گرامی! اس سے پہلے میں نے گزشتہ خطبے میں آپ کے سامنے جاہلی دور کی بعض گمراہیوں کا تذکرہ کیا تھا، جن کی تاریکیوں میں ساری دنیا پھنسی ہوئی تھی (الا ماشاء اللہ) اور وہ ایسی گمراہیاں تھیں جو شریعت کے مخالف ہونے کے ساتھ ساتھ عقل وفطرت کے بھی خلاف تھیں چونکہ بنیادی طور پر ان میں شرک عام پایا جاتا تھا اور شرک اور عقل دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مشرکین کو بار بار بے عقل ہی کہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ وہ مشرک ہونے کے ساتھ درندوں کی طرح تھے، کسی کی جان' مال' عزت وناموس محفوظ نہ تھی، خونخوار درندوں سے دو قدم آگے بڑھ گئے تھے کہ اپنی پیاری صلبی بچیوں کو بھی زندہ درگور کر دیتے تھے۔کیا کبھی درندے نے اپنے ہی چھوٹے چھوٹے بچوں کو قتل کیا ہے؟ وہ زندہ جانور مثلاً اونٹ کی کوہان کاٹ کر کھا جاتے تھے۔

قرآن حکیم اور حدیث نبوی میں جن جن گناہوں سے روکا گیا ہے سمجھو کہ وہ ان میں موجود تھے۔قرآن کے ذریعے ان کی اصلاح کی گئی ہے۔بت پرستی ستارہ پرستی' اوہام پرستی اور کہانت ان میں عام تھی۔جوابازی' لوٹ مار' چوری ڈاکہ زنی بے حیائی وحش وجہالتیں ان میں عام تھیں' عورتوں پر بہت ظلم کرتے تھے طلاق کے لیے کوئی عدت اور مدت نہ تھی' زندگی بھر اسے معلق رکھتے تھے' دو بہنوں کو نکاح میں اکٹھا رکھ لیتے تھے' ایام مخصوصہ میں ان کو الگ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ،ان کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے، بیوہ ہو جاتی تو سال بھر کے لیے اسے نہایت تنگ کوٹھری رہنے کو دیتے، خراب سے خراب کپڑے پہننے کو دیتے۔ گویا گندگی میں رہتی تھی جب عدت پوری کرتی تو ایک بکری یا گدھا لاتے جس کے ساتھ وہ اپنا جسم رگڑتی پھر اس کوٹھری سے باہر نکلتی اس کے ہاتھ میں ایک مینگنی دی جاتی وہ اسے پھینکتی اس وقت وہ سوگ سے باہر آتی۔ (ابوداؤد، کتاب النکاح)

اس کا حق مہر بھی اس کا باپ کھا جاتا، الغرض عورت ہر طرف سے ظلم کا تختہ مشق بنی ہوئی تھی، وراثت سے بھی محروم رہتی تھی، بچی پیدا ہونے کی خبر سنتے ہی ان کا چہرہ کالا ہو جاتا تھا اور غصہ کے گھونٹ پی کر رہ جاتے تھے اور اس عار کو چھپانے کی خاطر لوگوں سے چھپتے تھے۔ سرِ عام ننگے غسل کر لیتے تھے، پیشاب سامنے ہی بیٹھ کر کر لیتے تھے۔ (نسائی)

وہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔ جنات سے غیبی مدد کے دلدادہ تھے۔

علاج کرنے کے لئے آنے والا اپنا علاج کروا کے چلا گیا:

ابتداءً آپ ﷺ نے جب بت پرستی کے خلاف وعظ شروع کیا تو انہوں نے آپ ﷺ کو نعوذ باللہ پاگل سمجھ لیا اور جاہلیت کے بعض کافر طبیب اور راقی بطور ہمدردی کے آپ کا علاج کرنے کے لیے آئے۔ آپ ﷺ کو جھاڑ پھونک کرنے آئے۔ ان میں سے ایک ضماد بن ثعلبہ ازدی بھی ہے، جو جنوں اور آسیب زدہ کا علاج کیا کرتا تھا۔ اس نے مکہ کے بے وقوفوں سے سنا کہ محمد مجنون اور پاگل ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

کہنے لگا اگر میں جا کر اس کی تشخیص کروں، اسے دم جھاڑ کروں شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھوں سے شفاء دے دے، وہ ٹھیک ہو جائے۔ چنانچہ وہ اسی نیت سے آیا اور اس نے آپ ﷺ سے ملاقات کی اور کہنے لگا محمد! میں جنون و دیوانگی کا اچھی طرح علاج کر لیتا ہوں، میں دم جھاڑ کرتا ہوں، اللہ میرے ہاتھ پر جسے شفاء دینا چاہے شفاء دے دیتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(دعا بزرگاں تے رحم اللہ) تو آپ کا کیا خیال ہے، آپ بھی مجھ سے علاج کروانا چاہتے ہیں؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (لے سن لے اور غور سے سن)

"اِنَّ الحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ " اَمَّا بَعْدُ:

''تمام تعریفات وکمالات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں جسے وہ صحیح راستہ دکھادے اسے کوئی بھی اس راستے سے ہٹا نہیں سکتا اور جسے وہ صحیح راستے سے ہٹادے اسے کوئی اس راستے پر لگا نہیں سکتا اور میں تو اس عقیدہ کی سچی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بگڑی بنانے والا مشکل کشا سچا الٰہ نہیں' اور محمد اس کا بندہ اور رسول ہے''۔

ضماد نے جب یہ پُرتاثیر کلمات سنے تو اتنا متاثر ہوا کہ اسے اتنا سرور آیا' اتنی لذت آئی کہ فوراً دوبارہ سنانے کا مطالبہ کردیا " اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ " ''یہ پاک کلمات مجھے دوبارہ سنایئے'' آپ ﷺ نے دوبارہ سنا دیئے کہنے لگا ایک دفعہ اور سنا دیجئے آپ ﷺ نے پھر سنا دیئے۔

اب تبصرہ کرنے لگا اپنے تأثرات پیش کرنے لگا کہ یقیناً میں نے کاہن اور نجومی لوگوں کی باتیں بھی سنی ہیں اور جادوگروں، عاملوں کی باتیں بھی سنی ہیں اور شاعر لوگوں کے شعر بھی سنے ہیں: " فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ ".

لیکن اے محمد (ﷺ!) آپ کی باتیں نرالی، پیاری، لذیذ اور پُراثر ہیں اور اُن کی باتیں آپ کی باتوں کا کہاں مقابلہ کرسکیں؟ آپ کے کلمات تو فصاحت وبلاغت کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر کی تہہ میں پہنچے ہوئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ان کلمات کا اس کی طبیعت پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ اسلام قبول کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہنے لگا اپنا ہاتھ آگے کیجئے " اُبَـایِعُکَ عَلَـی الإِسْلَامِ " تا کہ میں آپ سے اسلام کی بیعت کروں۔ چنانچہ وہ بیعت کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

(مسلم شریف' کتاب الجمعہ' باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ، حدیث: ۸۶۸)

دیکھو آیا تو علاج کرنے کے لیے تھا اور اپنی ہی مرض کا علاج کروا کے چلا گیا فتح مکہ کے دن تو ان سب کفّارِ مکہ کو تسلیم کرنا پڑا کہ محمد ﷺ مجنون نہیں، ہم ہی مجنون بنے ہوئے تھے۔ جن بتوں کی وجہ سے آپ ﷺ کو مجنون و دیوانہ کہتے تھے، انہیں بتوں کو انہیں کے ہاتھوں سے پاش پاش کیا گیا حالانکہ اس سے پہلے ان کا عقیدہ تھا کہ جو ان کے دیوتاؤں کو توڑے گا اور ان کی گستاخی کرے گا وہ خود تباہ و برباد ہو جائے گا۔

(طبری ذکر ھدم اصنام)

کیا درخت کی لکڑی توڑنے سے بزرگ ٹانگ توڑ دیتے ہیں:

جس طرح آج بھی لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جو فلاں درخت کی ٹہنی کاٹے گا، بزرگ اس کی ٹانگیں توڑ دیں گے۔ قبروں کی بڑی تعظیم ہوتی ہے، قبر کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے، وہاں کسی سے ان کے اعتقاد کے خلاف ذرا سی کوئی ایسی حرکت ہو جائے جسے وہ بے ادبی سمجھتے ہوں تو فوراً ان کے دل میں اس شخص کے بارے ایک خوف سا پیدا ہوتا ہے کہ اب یہ مارا گیا قبر اور مزار والے بزرگ اب اس کو نہیں چھوڑیں گے اب بس اس کا خانہ خراب ہے

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ہمارا ایک طالب علم جس کا نام اصغر تھا ابھی قریب البلوغت تھا، اس کے گاؤں کے لوگوں کا یہی نظریہ تھا کہ ان کے بزرگ کا جس قبرستان میں مزار ہے، وہاں کے درختوں کی لکڑی کوئی نہیں توڑ سکتا' اگر توڑے گا تو فوراً اس کی ٹانگ توڑ دی جائے گی۔ اس طالبِ علم نے کہا وہاں کے درخت کی لکڑی میں توڑ سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا: نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی نہیں، تو کبھی نہیں توڑ سکتا' تجھے اپنی جان کا خطرہ نہیں؟ اس طالبِ علم نے کہا میں توڑ سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا اگر تو توڑے گا تو ہم تجھے ایک گائے بطورِ انعام دیں گے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے کہنے لگے رات کے وقت توڑنی ہے اس نے کہا ٹھیک ہے بہر حال مقررہ رات وہ اس کو لے کر گئے اب وہ تو سارے ڈر رہے تھے کہ اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے گی لیکن وہ اپنے رب تعالیٰ پر پورا توکل کیے ہوئے تھا۔ اس نے اللہ کا نام لے کر وہاں کی لکڑی توڑ دی اسے کچھ بھی نہ ہوا اور سب ہکے بکے رہ گئے بہر حال انہوں نے اسے گائے بطور انعام دے دی تھی۔ یہ واقعہ اس نے خود ہمیں بتایا ہے۔

اہل جاہلیت بھی اسی طرح نیک لوگوں کو ڈرایا دھمکایا کرتے تھے۔ ہود علیہ السلام کی قوم نے بھی انہیں یہ بات کہی تھی:

﴿اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ﴾ (ھود:۵۴)

مطلب یہ ہے کہ جو تو ہمارے کرنی والے معبودوں کی توہین اور گستاخی کرتا ہے کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ان کرنی والے مشکل کشاؤں اور حاجت رواؤں نے ہی تیری اس گستاخی پر تجھے نقصان پہنچایا ہے، جس کی وجہ سے تیرا دماغ خراب اور ماؤف ہو گیا ہے۔

ہود علیہ السلام کا عقیدہ بڑا پختہ تھا' وہ اللہ کے نبی تھے فرمانے لگے جاؤ تم سے میرے خلاف جو ہو سکتا ہے کر کے دیکھ لو سب مل کر تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ "فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا" سب مل کر میرے خلاف تدبیریں کر لو "ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ" پھر مجھے بالکل مہلت نہ دو " اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ " میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہوا ہے جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ (سورۂ ھود:۵۵/۵۶)

اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کو بھی ان کی قوم نے اپنے شریکوں سے ڈرایا تھا لیکن وہ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرے تھے۔(سورۂ انعام:۸۱)

یہود و نصاریٰ کے شانہ بشانہ:

یہ نظریہ پہلے لوگوں کے ساتھ کس قدر مشابہ ہے۔ بنی اسرائیل میں قبر پرستی عام تھی' قبروں پر مسجد بنانا' سجدہ کرنا' میلہ' اجتماع وغیرہ عام تھا۔قبر پرستی اور بت پرستی آپس میں ملتے جلتے ہیں۔سچ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

"لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ زَمَانٌ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذَالِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً. قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ". (ترمذی،الایمان،باب منہ:۲۶۴۰)

''جو واقعات بنی اسرائیل (یہود و نصاریٰ) پر گزرے ہیں وہی واقعات میری امت پر گزریں گے ٹھیک ایسے ملتے جلتے جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے بدکاری کی ہوگی تو میری امت میں بھی ایسے (بد) ہوں گے جو ایسی بدکاری کریں گے۔اور بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک جماعت جنتی ہوگی باقی تمام دوزخی ہوں گے۔پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! وہ جنتی جماعت کون سی ہے؟ فرمایا: وہ جو اس راستہ پر چلنے والی ہوگی جس راستہ پر میں اور میرے صحابہ کرام چلتے ہیں۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: علی بن مدینی فرماتے تھے "هُمْ اَهْلُ الْحَدِيْثِ" کہ وہ اہل حدیث (یعنی قرآن و حدیث کو ماننے والے انہیں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق عقیدہ رکھنے والے اور عمل کرنے والے) ہیں۔

ٹی وی اور وی سی آر کے ذریعے فحاشی عروج پر:

اس مذکورہ حدیث کے بمصداق اس امت میں بھی ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ بدقسمتی سے جس طرح ٹی وی، وی سی آر، سینما بینی، فحش گانے اور گندی فلموں جیسی برائیاں عام ہوتی جارہی ہیں۔ اسی قدر اس امت میں بے حیائی کے گھناؤنے جرائم کی شرح بھی بڑھتی جارہی ہے۔ زنا اور بدکاری عام رواج پارہے ہیں جب تک یہ قوم ان شیطانی آلات اور فحاشی کے مراکز کو نہیں چھوڑے گی بدکاری و بے حیائی سے نجات نہیں پاسکے گی اور نہ اپنے بچوں کو بچا ہی سکے گی۔

بیٹی سے منہ کالا:

دیکھئے احناف کے مفتی اور عالم مولانا رشید احمد لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

کہ: ایک شخص میرے پاس اپنی روسیاہی کا قصہ لکھ کر فتویٰ لینے آیا شرم کے مارے خود اپنی زبان سے کہہ نہ سکا۔ لکھ کر لایا کہ میں اور میری بیوی اور بیٹی وی سی آر کے ذریعے ٹی وی پر فلم دیکھ رہے تھے کچھ دیر بعد میری بیوی تو بستر پر جا کر سوگئی اب میں اور میری بیٹی بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔ دیکھتے دیکھتے ایک فحش منظر کو دیکھ کر شہوت کی ایسی لپیٹ میں آ گیا کہ میں نے بے بس ہو کر اپنی بیٹی ہی سے منہ کالا کیا اور مکمل طور پر کیا اب فتویٰ لینے کے لیے آیا تھا کہ اب میں کیا کروں؟

(ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے، ص ۸۰ بحوالہ رسائل الرشید، ٹی وی کا زہر، ص ۱۰۱)

ماں سے منہ کالا:

صفحہ ۱۱۱ پر لکھتے ہیں کہ ایک آدمی فتویٰ لینے آیا اس نے خود اپنے بارے میں بتایا کہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی ماں کے ساتھ ٹی وی پر ایک فحش (گندا) پروگرام دیکھ رہا تھا کہ شہوت کی آگ بھڑک اٹھی اور جوش شہوت میں میں نے بے اختیار اپنی ماں ہی کو پکڑ لیا۔

(ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے از حافظ محمد صفدر صابر، ص ۸۴)

بت پرستی اور قبر پرستی میں مشابہت:

شاہ ولی اللہ محدث دھلوی فرماتے ہیں:

① جس طرح بت پرست، بتوں کو ریشمی لباس پہناتے ہیں اسی طرح یہ لوگ قبروں پر ریشمی غلاف ڈالے رکھتے ہیں۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ اگر قبر پیر کے قائم مقام ہے جیسا کہ تم سمجھتے ہو تو جس طرح پیر کے لیے ریشم پہننا حرام تھا اسی طرح اس کی قبر کے لیے بھی حرام ہوگا۔ اگر قبر پیر کے قائم مقام نہیں تو تمہارا اس سے مرادیں مانگنا کیا معنی رکھتا ہے۔

② جیسے بت پرست حاجت روائی کے لیے بتوں اور ان کے مجاوروں کے لیے نذریں لے جاتے ہیں ویسے قبہ (قبر) پرست بھی اپنی تمام مہمات میں بزرگوں کی قبروں اور ان کے مجاوروں کے لیے نذر و نیاز لے جانا ضروری سمجھتے ہیں۔

④ بت پرستوں کی ایک یہ بھی عادت ہے کہ ہر بت کی زیارت کے لیے ایک دن شمسی ماہ کے حساب سے مقرر کرتے ہیں جس میں سب اکٹھے ہو کر پھول، شیرینی، نقدی اور جنس وغلہ وغیرہ اس پر چڑھاتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ پیر پرست بھی ہر قبر کی زیارت کے لیے قمری ماہ کا ایک دن مقرر کرتے ہیں، جس میں نہ صرف اکٹھے ہو کر وہ سب کچھ کرتے ہیں جو اوپر بیان ہوا۔ بلکہ رقص و سرود اور ارتکاب فواحش (بے حیائی کے کام) بھی کرتے ہیں پیر کا مجرا سمجھ کر کرتے ہیں اور یہ قیامت والے (حساب و کتاب) کے دن ان کے بداعمال میں شمار ہوگا۔ افسوس! اس جماعت نے لہو ولعب کو دین کی طرح محکم و مضبوط پکڑ رکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ بت پرست اپنے بتوں کے نام کے جھنڈے بلند کرتے ہیں اور ان کو بتوں کا قائم مقام سمجھ کر ادب سے اٹھائے پھرتے ہیں۔ پیر پرست بھی شاہ مدار، خواجہ معین الدین چشتی، سالار مسعود غازی، اور سخی سرور کے نام کے جھنڈے ایام مقررہ میں اٹھا کر پھرتے ہیں۔ اور گلی کوچوں میں گھما گھما کر ان کی منسوبہ قبروں میں گاڑ دیتے ہیں اور اس تمام کاروائی کو کارِ ثواب جانتے اور مشکلات کے حل کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں:

بعض عرب علماء باہر سے ہندوستان میں آئے جنہوں نے ہندوستان میں ہونے والی سب کاروائیاں بچشم خود ملاحظہ کیں اس (قبر پرست) جماعت کے حالات دیکھے اور ان کی باتیں سنیں ان علماء عرب میں سے بعض کے یہ الفاظ ہیں:

"هٰؤُلاَءِ عِنْدَ الشُّيُوخِ وَالْقُبُورِ يَقْتَدُونَ بِكَفَرَةِ الْهِنْدِ فِي عِبَادَةِ الاَصْنَامِ".

"یہ (قبر پرست اور پیر پرست ہندوستانی) اپنے پیروں اور ان کی قبروں کے سامنے وہی کچھ کرتے ہیں جو کچھ ہندوستان کے کافر اپنے بتوں کی عبادت میں کرتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الاَوْثَانِ﴾ (حج:۳۰)

"بتوں کی پلیدی سے بچو"۔

میں کہتا ہوں کہ پاک و ہند میں قبروں پر سجدہ کرنا عام ہو چکا ہے بلکہ قبروں میں مدفون مزعومہ بزرگوں کو سب سے اونچا سمجھا جاتا ہے حاجت روا مشکل کشا سمجھا جاتا ہے رینالہ شہر کی طرف ایک ان کا مزار ہے وہاں قبر میں مدفون کوئی محمد عظیم نامی شخص ہے جسے اس کے مریدوں نے (لالہ پاک) کے لقب کے ساتھ مشہور کر رکھا ہے۔ جس طرح کہ شیخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالقادر جیلانی کو انہوں نے (غوث اعظم) لقب سے مشہور کر رکھا ہے۔ رینالہ شہر کے ایک چوک میں دال چاول کی ایک ریڑی پر یہ کلمات لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔

زلفاں دے چھلے وے چھلے
لالہ پاک ساری کائنات تیرے توں تھلے تھلے وے تھلے
چھنے وچوں پانی کاں پیتا
تیرے وچوں سانوں رب دسدا اساں تینوں سجدا تاں کیتا

نعوذ باللہ من ھذہ الھفوات الشرکیات۔

⑤ آتش پرستوں اور بت پرستوں کی یہ بھی عادت ہے کہ سال میں ایک دن بتوں کی عید مناتے ہیں۔ یہ لوگ بھی ان کی طرح عید غدیر مناتے ہیں اور بزرگوں کے عرس منعقد کرتے ہیں مشرکین کی طرح دادِ عیش اور لہو ولعب دیتے ہیں اور شیطانوں کی خبیث روحوں کو خوش کرتے ہیں۔ (البلاغ المبین، ص ۵۸/۶۰)

نیز شاہ ولی اللہ صاحب صفحہ ۲۸ میں ''مجالس الابرار'' سے نقل کر کے لکھتے ہیں: قبروں کے لیے نذریں ماننا ان کی زیارت کے لیے دور یا نزدیک سے سفر کر کے آنا ان کے پاس نمازیں پڑھنا ان کے گرد طواف کرنا ان کو چومنا یا چھونا اور ان پر ہاتھ یا منہ رگڑنا ان کی مٹی یا کنکر اٹھا کر گلے میں لٹکانا اہل قبور سے دعا مانگنا' رزق یا اولاد کے لیے یا بیماری سے شفاء یا قرض سے خلاصی کے لیے دعائیں کرنا یا دیگر مہمات دنیوی میں ان سے استمداد چاہنا بھی اس قبر پرستی میں شامل ہے۔ علاوہ ازیں تمام وہ حاجتیں جو بت پرست بتوں سے چاہتے ہیں یہ ان قبروں سے مانگتے ہیں اس کے بعد لکھتے ہیں:

" وَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا مَشْرُوعاً بِاتِّفَاقِ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ إِذْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا مِنْهَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلاَ أَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِيْنَ وَسَائِرِ أَئِمَّةِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدِّیْنِ".

" حضرت محمد ﷺ 'صحابہ کرام رضی اللہ عنہم 'تابعین 'اور ائمہ دین رحمہم اللہ میں سے کسی نے ایسا کام نہیں کیا اور بالکل ناممکن ہے کہ ان میں سے ایک کام بھی ثابت ہو سکے"۔

جاہلی دور میں کافر اپنے بزرگوں میں فنا رہتے تھے جن کی انہوں نے تصویریں بنائی ہوتی تھیں یہ تصویریں صرف اس لیے بناتے تھے تا کہ ان کی ان کے ساتھ محبت قائم رہے ان کی شکل ان کے سامنے رہے ان کے پیار میں کوئی فرق نہ آنے پائے۔

نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ بزرگ:

نوح علیہ السلام کی قوم میں پانچ نیک بزرگ تھے جن کے نام یہ ہیں ودّ' سواع' یغوث' یعوق اور نسر۔ صحیح بخاری میں ہے کہ:

"اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِیْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطَانُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَسَمُّوْهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ".

(صحیح بخاری' تفسیر سورۃ نوح عن ابن عباس)

"یہ سب نیک بزرگوں کے نام ہیں جو نوح علیہ السلام کی قوم میں سے تھے جب یہ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کے عقیدت مندوں کے دلوں میں یہ بات ڈالدی تھی کہ بھئی! جن مجالس میں یہ بزرگ بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے ناموں کے بت بنا کر نصب کر دو۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کر دیا اور انہوں نے صرف یادگار کے طور پر ایسا کیا۔ وہ تو ان کی عبادت نہیں کرتے تھے جب یہ (یادگار کے لیے ان کی مورتیاں نصب کرنے والے) خود مر کھپ گئے اور بعد میں آنے والوں میں ان کا علم و شعور نہ رہا تو وہ ان کی عبادت کرنے لگ گئے"۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب فتح مکہ والے دن مکہ میں داخل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تو بیت اللہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے ان کو آپ ﷺ اپنی چھڑی کی نوک سے مار مار کر گرا رہے تھے اور ساتھ یہ فرمان باری تعالیٰ پڑھتے جاتے تھے:

﴿قُلْ جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ اِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ (الاسراء:۸۱)

''کہہ دیجئے کہ حق آ گیا ہے اور باطل نابود ہو گیا ہے باطل تو نابود ہونے والا ہے''۔

ان کے بنائے ہوئے معبودوں میں ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں بھی تھیں۔ان کے ہاتوں میں قسمت آزمائی کے تیر پکڑا رکھے تھے،آپ نے وہ بھی نہ رہنے دیئے انہیں بھی نکال باہر پھینکا اور فرمایا ''قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمُوْا مَااسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ'' اللہ انہیں غارت کرے اللہ کی قسم! انہیں معلوم تھا کہ اللہ کے ان دونوں نبیوں نے کبھی بھی تیروں سے قسمت آزمائی نہیں کی۔

(بخاری عربی، کتاب الحج باب من کبّر فی نواحی الکعبہ:۱۶۰۱)

بوڑھوں کی وجہ سے شرک:

پھر یہ یاد رکھیں کو دنیا میں جہاں کہیں بھی شرک پایا جاتا ہے، اسے اصلی قائم رکھنے والے بوڑھے ہی ہوتے ہیں اور جوان ان کے تابع ہوتے ہیں۔ بزرگوں کو دیکھ کر جوان بھی اس کی طرف لپک پڑتے تھے۔ بچہ تو خالی الذہن ہوتا ہے۔اسے جدھر پھیرو، پھر سکتا ہے جوان سے بھی امید ہوتی ہے کہ وہ سدھر جائے لیکن عمر رسیدہ بوڑھا پتھر کی طرح ہوتا ہے جوان سال قسم کے افراد بھی بوڑھوں کو ہی اپنے لیے نمونہ بناتے ہیں۔ورنہ اگر بوڑھے انہیں کچھ نہ کہیں اور اگر بوڑھوں کی شرم انہیں نہ مارے تو یہ خالص توحید والے ہی ہوں۔

دیکھئے اصحابِ کہف جوان ہی تھے جنہوں نے بت پرستی کا بالکل انکار کر دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَا هُمْ هُدًى﴾ (الکھف:۱۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب کے ساتھ ایمان لے آئے تھے اور ہم نے انہیں ہدایت میں اور زیادہ کر دیا''۔

ابراہیم علیہ السلام نے ابتدائی جوانی کے عالم میں ہی بت توڑے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول: ''سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيمُ'' (الانبیاء:۶۰) بھی اس پر دلالت کرتا ہے۔

دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق ہر ایک بدی دنیا میں صرف بزرگوں (بوڑھوں) ہی کے وسیلہ سے داخل ہوتی ہے پھر فرماتے ہیں کہ تم مجھے بتاؤ کہ دنیا میں بت پرستی کو بڑے بوڑھوں کے علاوہ کس نے داخل کیا؟

اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک بادشاہ اپنے باپ سے بہت محبت رکھتا تھا اور اس کے باپ کا نام ''بعل'' تھا جب باپ مر گیا تو اس کے بیٹے نے حکم دیا کہ اس کے باپ کا ایک ہم شبیہ بت اس کی تسکین خاطر کے لیے بنایا جائے (چنانچہ بنا دیا گیا) اور اس نے وہ بت شہر کے بازار میں نصب کر دیا اور اس نے حکم دیا کہ جو آدمی اس مورت سے پندرہ ہاتھ کے فاصلہ تک اس کے قریب آ جائے وہ امن و پناہ میں ہوگا اور کوئی اس کو مطلق اذیت نہ دے گا اور اسی بنا پر شریروں نے بہ سبب ان فائدوں کے جو انہوں نے اس مورت سے اٹھائے تھے اس کے سامنے گلاب کے اور دیگر پھول پیش کرنا شروع کر دیئے۔

پھر یہ نذریں تھوڑے ہی زمانے میں روپوں پیسوں اور کھانے کی چیزوں سے بدل گئیں یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی عزت و تکریم کے خیال سے اس کو دیوتا (داتا) کے نام سے موسوم کر دیا۔ اور یہ چیز عادت و رسم سے بدل کر شریعت بن گئی تا آنکہ بعل کا بت تمام دنیا میں پھیل گیا۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اشعیا کی وساطت کہا: سچ تو یہ ہے کہ یہ قوم میری فضول عبادت کرتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے میری وہ شریعت باطل کر دی جو ان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بندے موسیٰ نے دی تھی اور یہ اپنے بڑوں کی رسموں کی پیروی کرتے ہیں۔(انجیل برنباس، فصل ۳۲، آیات ۱۹ تا ۲۸)

مشرکین بتوں سے محض پتھر سمجھ کر مدد نہیں مانگتے تھے:

مشرکین بتوں سے محض پتھر سمجھ کر مدد نہیں مانگا کرتے تھے بلکہ وہ تو ان بزرگوں کی روحوں سے مدد مانگتے تھے جن کی مورتیاں انہوں نے بنائی ہوئی تھیں۔ پھر زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ بعد والے لوگوں نے ان مورتیوں اور بتوں کو الٰہ اور معبود قرار دے دیا۔

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:

"وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الحَجَرِ وَالصُّفْرِ وَغَيْرِ ذَالِكَ صُوَرًا يَتَّخِذُونَهَا قِبْلَةَ التَوَجُّهِ اِلٰى تِلْكَ الْأَرْوَاحِ حَتّٰى اِعْتَقَدَ الجُهَّالُ شَيْئًا فَشَيْئًا تِلْكَ الصُوَرَ مَعْبُوْدَةً بِذَاتِهَا فَتَطَرَّقَ بِذَالِكَ خَلْطٌ عَظِيْمٌ".

"یعنی وہ اولیاء کے ذریعے ہی اللہ کا تقرب حاصل کرنے کو ضروری خیال کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم صرف ان بزرگوں کے وسیلے سے ہی اللہ شاہنشاہِ مطلق کے محبوب ہو سکتے ہیں اسی لیے وہ ان کو سجدہ کر لیتے اور ان کے نام کے جانور ذبح کرتے ان کی قسمیں کھا لیتے تھے اور ضروریات زندگی میں ان سے مدد مانگتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ انہیں "کن فیکون" کی قدرت حاصل ہے اور وہ پتھر و پیتل کی ایسی مورتیاں تراش لیتے تھے جنہیں وہ ان بزرگوں کی روحوں کی طرف متوجہ ہونے کا ذریعہ اور وسیلہ بناتے تھے حتی کہ رفتہ رفتہ جاہل لوگ ان مورتیوں کو ہی اصل معبود سمجھنے لگے"۔ (الفوز الکبیر عربی، ص ۲۱)

اس کے بعد شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

"اِنْ كُنْتَ مُتَوَقِّفًا فِيْ تَصْوِيْرِ حَالِ الْمُشْرِكِيْنَ وَعَقَائِدِهِمْ وَاَعْمَالِهِمْ فَانْظُرْ اِلٰى حَالِ العَوَامِّ وَالْجَهَلَةِ مِنْ اَهْلِ الزَّمَانِ خُصُوْصًا مَنْ سَكَنَ مِنْهُمْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِأَطْرَافِ دَارِ السَّلَامِ كَيْفَ يَظُنُّوْنَ الْوَلَايَةَ وَمَا ذَا يُخَيَّلُ اِلَيْهِمْ مِنْهَا وَمَعَ اَنَّهُمْ يَعْتَرِفُوْنَ بِوَلَايَةِ الْأَوْلِيَاءِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَيَعُدُّوْنَ وُجُوْدَ الْأَوْلِيَاءِ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ مِنْ قَبِيْلِ الْمُحَالِ وَيَذْهَبُوْنَ اِلَى الْقُبُوْرِ وَالْآثَارِ وَيَرْتَكِبُوْنَ اَنْوَاعًا مِنَ الشِّرْكِ".

''مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر تم سابقہ مشرکین کے حال وعقائد اور اعمال کی اس منظر کشی کو صحیح تسلیم کرنے میں مذبذب ہو تو عصر حاضر کے عوام وجہلاء بالخصوص ان لوگوں کے حال پر نظر ڈالو جو دارالسلام (دھلی) کے علاقے میں بسے ہوئے ہیں تا کہ تم کو انکشاف ہو جائے کہ وہ لوگ ولایت کے بارے میں کیسے غلط خیالات رکھتے ہیں اور ان کو ولایت کے بارے میں کیسے وھم ہوتے ہیں اور اس کے باوجود کہ وہ لوگ اولیاء متقدمین کی ولایت کا اعتراف کرتے ہیں اس دور میں اولیاء کے وجود کو محال سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے قبروں اور آستانوں پر جاتے ہیں اور طرح طرح کے شرک کا ارتکاب کرتے ہیں''۔

اور نبی ﷺ کی صحیح احادیث میں ہے کہ:

"لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ".

(بخاری' کتاب الانبیاء' باب بایذکر عن بنی اسرائیل' حدیث ۳۴۵۶)

''تم لوگ پہلے لوگوں کی راہ پر اور ان کے شانہ بشانہ ضرور چلو گے اسی طرح ان کی برابری کرو گے جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کے بالکل برابر ہوتی ہے''۔

پہلے لوگوں کی کوئی بھی ایسی گمراہی اور آفت نہیں ہے مگر اس امت کی ایک جماعت میں وہ ضرور پائی جاتی ہے لوگ اسے اپنا رہے ہیں انہیں طرح کا عقیدہ رکھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ (الفوز الکبیر' ص ۲۲)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر: (40)

۴۔دور حاضر کی مزید جہالتیں:

﴿وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾

''اور بے شک وہ اس سے پہلے یقیناً صریح گمراہی میں تھے''۔

آج کے خطبہ کا بھی یہی موضوع ہے یعنی دور حاضر کی مزید گمراہیوں کی نشاندہی آج کا دور ایک ایسا دور ہے کہ روزمرہ کے اخبارات پڑھنے والا ایک اسلام اور انصاف پسند آدمی ایسے محسوس کرتا ہے جیسا کہ وہ جاہلیت کے دور میں ہی زندگی بسر کر رہا ہو۔ ہر سو ظلم و زیادتی اور بربریت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، شرک و بدعات عام ہے، فحاشی اپنے عروج پر ہے اور مسائل دینیہ میں شخصیت پرستی اور اندھی تقلید ہر طرف نظر آ رہی ہے لوگ شخصیت پرستی میں اللہ کی کتاب قرآن اور نبی ﷺ کی سنت کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں لہذا اس خطبہ میں چند ایسی باتوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب و سنت کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دورِ حاضر کی جہالتیں:

① قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے روکنا:

میں کہتا ہوں کہ دور حاضر کی جہالت عروج تک پہنچ چکی ہے اس حد تک کہ قرآن و حدیث کا ترجمہ پڑھنا بھی گمراہی سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ حاجی ابوفھد اللہ دتہ بن کرم دین سوھدروی رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ بچپن میں ایک مولوی صاحب سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا ایک دن مولوی صاحب انہیں کہنے لگے بیٹا قرآن مجید کا ترجمہ نہ پڑھنا، ورنہ اہلحدیث ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤ گے۔ حاجی صاحب کو یہ بات ایسی ناپسند و ناگوار گزری کہ انہوں نے مولوی صاحب کا درس چھوڑ کر پختہ ارادہ کرلیا کہ قرآن مجید کا ترجمہ ضرور پڑھوں گا۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اس کا ترجمہ ہمیں ضرور معلوم ہونا چاہئے تاکہ ہم بھی اپنی زندگی اپنے رب کے احکامات کے مطابق گزار سکیں..... اصل بات یہ ہے کہ اگر خلوص دل سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا جائے تو شرک و بدعت کے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں اور اللہ و رسول کی اطاعت' توحید و سنت کا اعلیٰ جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن کا ترجمہ پڑھا اور بعد میں ایک بہت بڑے عالم دین، بہترین خطیب اور کامیاب مناظر بنے اور انہوں نے جماعت المسلمین کے امیر صاحب کو بھی مناظرہ میں لاجواب کر دیا تھا۔

(دیکھئے ماہنامہ ''الحدیث'' حضرو' جون ۲۰۰۴ء ص ۳۵ تا ۳۹)

② اندھی تقلید:

یہودیوں میں تقلید شخصی بہت پائی جاتی تھی' یعنی وہ اپنے علماء اور فقہاء کی بات مان لیتے تھے اور تورات پر عمل نہیں کرتے تھے' بلکہ اس تقلید کی خاطر انہوں نے اللہ کی کتاب تورات اور زبور کو بھی صاف نہیں رہنے دیا۔ اس تقلید کی وجہ سے ہی انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی بھی مخالفت کی تھی کیونکہ وہ انہیں اللہ کی کتاب کے مطابق مسئلہ بتاتے تھے۔ چنانچہ انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان موجود ہے کہ انہوں (یہودیوں) نے اپنی تقلید کے ذریعے کس قدر اللہ کے دو نبیوں موسیٰ اور داؤد علیہما السلام کی کتابوں کو خراب کر ڈالا ہے اور بے شک وہ اس (تقلید کے) سبب سے مجھے برا جانتے ہیں اور میری موت کی آرزو کرتے ہیں۔ (انجیل برناباس' فصل ۱۵۹' آیت ۱۲/۱۱)

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی قسم کھا کر فرماتے ہیں: اگر موسیٰ کی کتاب' ہمارے باپ داؤد کی کتاب سمیت جھوٹے فریسیوں اور فقیہوں کی انسانی روایتوں کے ساتھ فاسد نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جاتی تو اللہ ہرگز مجھ کو اپنا کلام عطا نہ کرتا۔ پس تحقیق ہر نبوت فاسد ہوگئی ہے' یہاں تک کہ آج کے دن کوئی چیز اس لیے نہیں طلب کی جاتی کہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔ بلکہ آدمی یہی دیکھتے ہیں کہ فقیہ اس کو کہتے ہوں اور فریسی اسے حفظ رکھتے ہوں۔ گویا کہ اللہ (نعوذ باللہ) گمراہی پر ہے اور آدمی گمراہ نہیں ہوتے۔ (فصل ۱۸۹' آیت ۹/۱۰/۱۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت جنہوں نے بدکاری کی تھی انہیں یہودی' رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے آپ ﷺ نے ان سے پوچھا "مَاتَجِدُوْنَ فِیْ کِتَابِکُمْ ؟" تم اپنی کتاب تورات میں اس کے متعلق کیا پاتے ہو' تمہاری کتاب میں کیا لکھا ہے؟ وہ کہنے لگے "اِنَّ اَحْبَارَنَا قَدْ اَحْدَثُوْا تَحْمِیْمَ الوَجْهِ وَالتَّجْبِیَةَ" بے شک ہمارے علماء نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ ایسے زانی کا منہ کالا کر کے اسے اوندھا کر دیا جائے (جس طرح کسی کو کان پکڑائے جاتے ہیں) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (چونکہ تورات کے عالم تھے) کہنے لگے اے اللہ کے رسول! انہیں حکم دیجئے کہ تورات لے کر آئیں' چنانچہ وہ تورات لائے' جب وہ کھول کر پڑھنے لگے تو ان کے ایک مدراس (تورات کے ایک عالم) نے زانی کو نگسار کرنے والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور پہلی اور پچھلی آیات پڑھ کر سنانے لگا تو عبداللہ نے فوراً کہا "اِرْفَعْ یَدَکَ" "ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ" اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو "فَاِذَا آیَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ یَدِهٖ" پتھروں سے سنگسار کرنے کی آیت اس کے ہاتھ کے نیچے سے صاف نظر آنے لگی' آپ ﷺ نے ان کے جرم کا حکم دے دیا۔ (بخاری' کتاب الحدود' باب الرجم بالبلاط' حدیث ۸۱۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی عورت آ کر کہنے لگی کہ میرا بیٹا وفات پا چکا ہے اور یہودی کہتے ہیں کہ اس کی وراثت سے میرا کوئی بھی حق نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو بلا کر کہا تم اس عورت کو اس کا حق کیوں نہیں دیتے وہ کہنے لگے: "لَا نَجِدُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهَا حَقًّا فِي كِتَابِنَا" ہم اپنی کتاب میں اس کے لئے اس کے بیٹے کے مال سے کوئی حق نہیں پاتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کیا تم اپنی کتاب تورات میں سے اس کا حق نہیں پاتے انہوں نے کہا: "بَلْ فِي الْمُثَنَّاةِ" نہیں بلکہ مُثَنَّاۃ۔ (استثناء) میں نہیں پاتے حضرت عمر رضی الہ عنہ نے پوچھا: وَمَا الْمُثَنَّاةُ ؟ مُثَنَّاۃ سے کون سی کتاب مراد ہے؟ یہودی کہنے لگے: "كِتَابٌ كَتَبَهُ عُلَمَاءُ حُكَمَاءُ" مُثَنَّاۃ سے مراد وہ کتاب ہے جسے علماء حکماء نے لکھا ہے۔ فَسَبَّهُمْ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان یہودیوں کو برا بھلا کہا۔ وَقَالَ: اِذْهَبُوا فَأَعْطُوهَا حَقَّهَا "اور فرمایا جاؤ اس عورت کو اس کا حق ادا کرو۔

(المحلی لابن حزم: ۹/۳۰۷)

میرے بھائیو! اس بیان سے ان لوگوں کو سبق لینا چاہئے جو اپنے آپ پر اپنے امام کی تقلید کو واجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں: "نَحْنُ مُقَلِّدُوْنَ يَجِبُ عَلَيْنَا تَقْلِيْدُ اِمَامِنَا"۔

(التقریر للترمذی، ص ۳۶، سطر ۳، شرح باب البیعان بالخیار)

سچ فرمایا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہ: "اِنْ بَلَغَنَا حَدِيْثٌ مِنَ الرَّسُوْلِ الْمَعْصُوْمِ الَّذِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ بِسَنَدٍ صَالِحٍ يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِهِ وَتَرَكْنَا حَدِيْثَهُ وَاتَّبَعْنَا ذَالِكَ التَّخْمِيْنَ فَمَنْ اَظْلَمُ مِنَّا وَمَعْذِرَتُنَا يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ"۔ (حجۃ اللہ ۱/۱۵۶)

"جس معصوم رسول کی اطاعت اور فرمانبرداری اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کی ہے اگر اس کی کوئی حدیث مقبول درست سند کے ساتھ ہم تک پہنچ جائے اور وہ امام کے مذہب کے خلاف ہو اور ہم حدیثِ رسول کو چھوڑ دیں اور امام کے تخمینے کی اتباع کرلیں تو ہم سے بڑا ظالم اور کون ہوگا؟ اور جس دن لوگ اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اس دن ہمارا کیا عذر ہوگا؟"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شارح عقیدہ طحاویہ علامہ ابن ابی العزؒ فرماتے ہیں:

"فَطَائِفَةٌ قَدْ غَلَتْ فِيْ تَقْلِيْدِهِ فَلَمْ تَتْرُكْ لَهُ قَوْلاً وَاَنْزَلُوْهُ مَنْزِلَةَ الرَّسُوْلِ". (الاتباع، ص ۳۰)

''یعنی مقلدین کی ایک جماعت نے اپنے امام کی تقلید میں غلو سے کام لیا ہے چنانچہ انہوں نے اپنے امام کے کسی ایک قول کو بھی ترک نہیں کیا اور اپنے امام کو رسول کے مقام ومنصب پر فائز کر دیا ہے''۔

اور شرح عقیدہ طحاویہ میں فرماتے ہیں:

"طَرِيْقُ اَهْلِ السُّنَّةِ :اَلَّا يَعْدِلُوْا عَنِ النَصِّ الصَّحِيْحِ وَلَا يُعَارِضُوْهُ بِمَعْقُوْلٍ وَلَا قَوْلِ فُلَانٍ". (شرح عقیدہ طحاویہ، ص ۳۹۹)

''اہل سنت والجماعۃ کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ صحیح دلیل سے منہ نہیں پھیرتے، نہ کسی معقول (عقلی دلیل) کے ساتھ قرآن وحدیث کو رد کرتے ہیں اور نہ کسی کے قول کی وجہ سے قرآن وحدیث کو رد کرتے ہیں''۔

ایک انتہائی متعصب مقلد اصبغ بن خلیل کہتا تھا:

"لَاَنْ يَّكُوْنَ فِيْ كُتُبِيْ لَحْمُ خِنْزِيْرٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهَا مُصَنَّفُ اَبِيْ بَكْرٍ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ" ''میری کتابوں میں خنزیر کا گوشت ہونا مجھے اس بات سے زیادہ اچھا ہے کہ ان میں (حدیث وآثار) کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ ہو''۔

(دیکھئے لسان المیزان: ۱/۵۸ مللحافظ ابن حجر رحمہ اللہ)

حدیث رسول ﷺ کی کتابوں سے اس طرح کا بغض صرف اس لیے کہ ان میں ہماری فقہ کے خلاف مسئلے لکھے ہوئے ہیں۔ خطرہ ایمان ہے۔

دوستو! اندازہ لگائیں کہ یہ تقلید شخصی کی بیماری مقلد کو کس حد تک پہنچا دیتی ہے۔ مزید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل کے لیے دیکھئے ہماری کتاب ''تقلید کے فاسد نتائج''۔

③ معصوم بچوں کا قتل:

دور حاضر میں کوئی ایک جہالت نہیں ہے بلکہ بے شمار جہالتیں ہیں۔اگر جاہلی دور میں معصوم بچیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا تو اس دور میں بھی ایسے جاہل نام نہاد پیر، عامل اور جادو گر قسم کے درندے جگہ جگہ نظر آتے ہیں جو اپنے آپ اولیاء بنے بیٹھے ہیں اور لوگوں کے مال بھی ہڑپ کر رہے ہیں عورتوں کی عزتیں بھی لوٹ رہے ہیں۔کبھی لوگوں سے مرغ مانگتے ہیں کبھی کالے بکرے کبھی لڑکی کا مطالبہ کرتے ہیں کبھی معصوم بچے کا دل یا آنکھیں یا خون سے شرکیہ تعویذ لکھتے ہیں شیطانوں کے چیلے ہیں اگر یقین نہ آئے تو ۹ مارچ ۲۰۰۵ء نوائے وقت کے اندر والا صفحہ پڑھ کر دیکھ لیں۔کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس میں کتنی افسوس ناک خبر لکھی تھی اس میں سرخی تھی چچا سے ایک معصوم بچی کہہ رہی ہے انکل! میں نے کیا قصور کیا ہے؟

لکھا تھا کہ ایک جعلی پیر نے ایک عورت اور اس کے خاوند سے کہا کہ تمہیں تمہاری جیٹھانی نے جادو کیا ہے لہٰذا تمہارے جادو کے توڑ کے لیے جیٹھانی کی 8 سالہ بچی کی قربانی ضروری ہے چنانچہ حقیقی چچا اس کے کہنے کے مطابق عاشورہ کے دن اپنی رِمشا نامی بھتیجی کو اغواء کر کے نہر کے کنارے لے گیا اور اسے ٹوکے کے وار کر کے اس کی گردن تن سے جدا کر کے نہر میں بہا دیا خبر سننے پر بچی کے والدین پر غشی کے دورے پڑنے لگے اسی دن ایک اور جعلی پیر کے کہنے کے مطابق دو آدمیوں نے ایک بچے ابوبکر کا گلا کاٹ کر اس کی آنکھیں نکال کر شاپر میں ڈالیں اور نعش کو گندے نالے میں پھینک دیا اور آنکھیں پیر کے حوالے کر دیں۔''انا للہ وانا الیہ راجعون''۔

کیا یہ جاہلیت نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے تو ایک شخص کو صرف اتنا کہنے پر کہ فلاں سیاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں کا بیٹا ہے فرمایا تھا" اِنَّکَ اِمْرُءٌ فِیْکَ جَاهِلِیَّةٌ ". "تجھ میں جاھلیت ہے"۔

(بخاری' کتاب الایمان باب المعاصی من امر الجاہلیۃ: ۳۰)

دراصل ایسے جعلی پیر اوپر نیچے تک جاہلیت کی تاریکیوں میں غرق ہیں اور جہنم کے راستے پر چل رہے ہیں اور اس کی طرف دوسروں کو بھی بلا رہے ہیں انہیں لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ (التوبہ:۳۴)

"اے ایمان والو! بہت سے (گمراہ) علم رکھنے والے اور درویش قسم کے لوگ باطل طریقے کے ساتھ لوگوں کے مال کھاتے ہیں اور اللہ کے راستے سے ہٹاتے ہیں"۔

میرے دوستو اور بزرگو! جرائم اور فحاشی کے سد باب کے لیے رسول اللہ ﷺ نے قصاص اور حدود کا قانون نافذ کیا تھا جس کی وجہ سے ان جرائم کا خاتمہ ہو گیا تھا اور جاہلی دور کے جرائم سے زمین پاک وصاف ہوئی اور امن وسلامتی کا گہوارہ بن گئی تھی۔ چنانچہ شادی شدہ زانی کو رجم کیا گیا، غیر شادی شدہ کو کوڑے لگوائے گئے' چور کا ہاتھ کاٹا' شرابی کو سزا دلوائی، قاتل کو قصاصاً قتل کیا یا دیت دلوائی' مرتد کو قتل کیا' محارب کو سخت سزا دی۔ اس میں اپنے اور پرائے کی کوئی تفریق نہیں رکھی بلکہ ارشاد فرمایا:

" لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ یَدَهَا ".

(بخاری' کتاب الحدود' باب کراھیۃ الشفاعۃ فی الحد' حدیث ۶۷۸۸)

"اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں (محمد) اس کا ہاتھ کاٹ دیتا"۔

نورِ نبوت پر عمل کے ساتھ جاہلیت کا صفایا:

عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کہ فقر و فاقہ عام ہے پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا راستے میں لوٹے جاتے ہیں، چوری ڈاکہ بہت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے عدی! کیا تو نے حیرہ شہر دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا تو نہیں لیکن اس کے بارے مجھے بتایا گیا ہے۔ فرمایا اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تو شتر سوار عورت کو ضرور دیکھے گا کہ وہ حیرہ شہر سے اکیلی اونٹ پر سوار ہو کر آیا کرے گی اور بیت اللہ کا طواف کر کے چلی جائے گی اسے اللہ کے علاوہ کسی کا خوف وڈر نہیں ہوگا۔ (یعنی کسی چور اچکے کا ڈر محسوس نہیں کرے گی بہت امن وامان ہو جائے گا)

عدی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اس وقت میرے قبیلے کے خبیث بدمعاش چور ڈکیت کدھر چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکا رکھی ہے (جن کی وجہ سے لوگ تنگ ہیں)

آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ عدی! اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تو دیکھے گا کہ کسریٰ کے خزانے فتح کر لیئے جائیں گے۔ میں نے بطورِ تعجب پوچھا کسریٰ بن ہرمز کے خزانے؟ (جو اس وقت کی سپر طاقت سمجھا جاتا تھا) فرمایا: ہاں کسریٰ بن ہرمز کے خزانے۔

فرمایا! اگر تیری زندگی ہوئی تو تو ضرور دیکھے گا کہ ایک (مسلمان) آدمی سونے یا چاندی سے اپنا ہاتھ بھر کر باہر نکلے گا اور کسی ایسے شخص کو تلاش کرتا پھرے گا جو اس سے وہ سونا یا چاندی قبول کرے لیکن وہ قبول کرنے والے کو نہیں پا سکے گا (کیونکہ فقر و فاقہ ختم ہو جائے گا کسی کو ضرورت ہی نہیں ہوگی)

عدی! سن لے تم میں سے کسی کی جس دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی تو اس طرح بالمشافہ ملاقات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان کوئی ترجمانی کرنے والا نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہے گا: "اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْکَ رَسُوْلاً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبَلَّغَکَ " ''کیا میں نے تیری طرف ایک عظیم رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھے میرے پیغامات پہنچائے ہیں؟'' وہ کہے گا: " بَلٰی " کیوں نہیں۔ تو نے واقعی رسول بھیجا تھا پھر اللہ تعالیٰ سوال کرے گا " اَلَمْ اُعْطِکَ مَالاً وَّوَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَیْکَ " کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دیئے تھے؟ اور تجھ پر اپنا فضل و کرم نہیں کیا؟ وہ کہے گا " بَلٰی " کیوں نہیں۔ ضرور تو نے مجھے یہ نعمتیں دی ہیں۔ چنانچہ وہ شخص اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے ادھر جہنم ہی نظر آئے گی اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو ادھر بھی دوزخ دکھائی دے گی۔

عدی فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: آگ سے بچ جاؤ اگر چہ نصف کھجور کے ذریعے ہی سہی جس کے پاس نصف کھجور دینے کے لیے نہ ہو وہ لوگوں کو اچھی اچھی باتوں کی تبلیغ کر کے دوزخ سے بچے۔

عدی فرماتے ہیں چنانچہ میں نے (آپ ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق) شتر سوار عورت کو دیکھا جو (عراق کے) حیرہ شہر سے اکیلی سفر کر کے آتی ہے اور بیت اللہ کا طواف کر کے امن و امان واپس چلی جاتی ہے۔ اور راستے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا خوف نہیں رکھتی۔

اور فرماتے ہیں کہ میں نے خود فاتحین کے ساتھ مل کر کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کئے تھے۔ فرماتے ہیں لوگو! اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم نبی اللہ (ابوالقاسم) ﷺ کی تیسری پیشین گوئی بھی دیکھ لو گے کہ کوئی (مسلمان) شخص ہاتھ بھر کر سونا یا چاندی صدقہ لے کر نکلے گا لیکن اسے کوئی ایسا شخص ملے گا ہی نہیں جو اس سے صدقہ قبول کرے۔

(بخاری عربی: ۱/۵۰۷۔۵۰۸، باب علامات النبوۃ)

دوستو! یہی وہ راز تھا جس کی وجہ سے پورا عرب ہی امن و سکون کا گہوارہ بن گیا تھا ہر طرف امن ہی امن نظر آتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد ﷺ کی تعلیم واصلاح کی وجہ سے انہیں سکون کا سانس ملا' انہیں تزکیہ نصیب ہوا انہیں زندگی گزارنے کی اچھی راہنمائی ملی حتی کہ جو چور تھا ،وہ مال کا محافظ بنا ،جو زانی تھا پاک دامن بنا' جو شراب کا دلدادہ تھا وہ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگا' جو اپنی معصوم بچی کا قاتل تھا وہ اسے گلے لگانے اور اس سے انتہائی پیار کرنے لگا' جو بدچلن اور بدسیرت تھا وہ نیک سیرت اور حسن کردار کا مالک بنا' جس کے کسی غیر عورت سے غلط روابط تھے اس نے اسے خیر باد کہہ دیا' جو مشرک تھا پکا موحد بنا اور بتوں سے نفرت کرنے لگا اور انہیں اپنے ہاتھ سے پاش پاش کرنے لگا' جو کفر کی گندگی میں تھا وہ اسلام کی خوشبو اور مہک سونگھنے لگا' جو گناہوں کی آلودگیوں میں غرق تھا وہ نیکی کی لذت محسوس کرنے لگا۔ یہی لوگ پاکباز بن گئے ،جن پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا۔

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾

''اور یقیناً وہ (مومنین) اس (عظیم رسول کی بعثت سے پہلے) صریح گمراہی میں مبتلا تھے''۔

اب گمراہی اور تاریکی کے بادل چھٹ چکے تھے رشد وہدایت کا سورج طلوع ہو چکا تھا اس کی روشنی ہر سو پھیل چکی تھی۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اِک آواز میں سوتی بستی جگا دی
سبق پھر شریعت کا ان کو پڑھایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت کا گران کو اک اک بتایا

زمانے کے بگڑے ہوؤں کو بنایا

بہت دن کے سوئے ہوؤں کو جگایا

(مسدس حالی، ص ۶۱)

آج بھی اسلامی ممالک کثیر تعداد میں ہیں لیکن جان کسی کی بھی محفوظ نہیں، مال کسی کا محفوظ نہیں امیر و غریب، بادشاہ و وزیر سب خطرے میں ہیں کسی کی عزت محفوظ نہیں ہے۔ اہل سیاست و صحافت کتنی تعداد میں ہیں دانش وروں کی بھی کمی نہیں۔ امن قائم کرنے کی خاطر مختلف فارمولے بھی پیش کئے جا رہے ہیں لیکن ہر سو فتنہ و فساد، قتل و غارت، چوری ڈاکہ فحاشی اور شرک، الغرض ہر جرم حتی کہ معصوم بچوں کا قتل بھی اپنے عروج پر ہے۔ کیا آپ نے سو بچوں کے قاتل کے بارے میں نہیں سنا؟ کیا مرید کے میں کئی بچوں کو قتل نہیں کیا گیا تھا؟ بچوں اور عورتوں کے ساتھ زیادتی نہیں ہوتی؟ اور ان کی نعشیں برآمد نہیں ہوتیں؟ ہر طرف زمانہ جاہلیت کا سا سماں ہے۔ جب تک نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق کتاب و سنت کا نفاذ نہیں ہو جاتا خلفاء راشدین کی طرح عملی جامہ نہیں پہنایا جاتا حالات میں تبدیلی ناممکن ہے۔ فتنہ و فساد، بدامنی اور فحاشی کے بازار دن بدن گرم سے گرم تر ہوتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم عبدالرحمٰن ضیاء صاحب کی غیر مطبوعہ دیگر کتب ورسالے

معین الطلاب علی قواعد الاعراب	۲۰۰۴ء اردو
صفات باری تعالیٰ میں سلف اور خلف کا منہج	
پیارے رسول ﷺ کی دعائیں	
هدية الاحوذی بشرح علل الترمذی	۲۰۰۴/۴/۱۵ء
شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ بحیثیت ایک عظیم محدث	
خطرناک شیطانی شکنجے	
بنت حواء کے نام ایک درد بھرا پیغام	
بیوی اپنے خاوند کا دل کیسے جیتے؟	مطبوع
نعرہ یا محمد و یا رسول اللہ المدد کا رد (قاری یسین شیروی قادری کے جواب میں)	
ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی کتاب مسئلہ استغاثہ کا مفصل جواب	
مروجہ قوالی کی قباحتیں	

www.KitaboSunnat.com

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی مدارس کے طلبہ و مدرسین کے لئے ایک عظیم خوشخبری

عربی زرادی یعنی

التّعریب المُنادی إلی تفهیم الزرّادی

تعریب و تعلیق: الشیخ عبدالرحمٰن ضیاء حفظہ اللہ

دینی مدارس میں پڑھائی جانے والی مشہور و معروف صرفی کتاب (الزرادی) عربی زبان میں چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے۔ جسے جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور کے مدرس عبدالرحمٰن ضیاء جھنگوی حفظہ اللہ نے آسان و عام فہم اسلوب میں عربی کے قالب میں ڈھالا ہے نیز اسے جدید اور مفید عربی تعلیقات کے ساتھ مزین کیا ہے۔

طلبہ اور مدرسین حضرات کو یہ کتاب مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور سے مل سکتی ہے۔

فون نمبر: 0300-8661763 042-7244973

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کو مٹانے والے اعمال

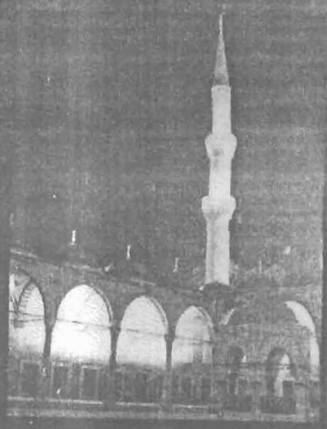

تالیف
محمد ارشد کمال

ناشر
جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطابت ایک ایسا فن ہے جس کے ذریعے خطیب سامعین کے نفوس پر اپنے بیان کا اثر منتقل کرتا ہے بلاشک وشبہ قدرت بیان ایسی نعمت جلیلہ اور ہدیہ عظیمہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور خطابت و بیان کے ذریعے انسان قیادت وصدارت کی بلندیوں کو حاصل کرتا ہے۔ جو خطیب کتاب وسنت کے دلائل و براہین سے مرصع خطاب کرتا ہے اس کی بات میں وزن ہوتا ہے جس کا سامع کے لوح قلب پر اثر پڑتا ہے۔ صادق اللہجہ خطیب عوام الناس کو جادۂ مستقیم اور سبیل الرشاد تک پہنچانے میں لازوال کردار ادا کرتا ہے۔ کیونکہ تبلیغ رسالات، ابلاغ دعوات اور مقارعۃ ضلالات اللہ کے فضل عمیم میں سے ہے جو اپنے محبوب اور پسندیدہ بندوں کو عطا کرتا ہے اور داعی حق یہ فریضہ ادا کرنے کے لیے اپنی زبان، بیان اور خطاب کے ذریعے شبانہ روز محنت کرتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں کئی طرز کے خطبا، واعظین موجود ہیں جو اپنے خطیبانہ انداز سے لوگوں کے قلوب و اذھان کو بیدار کرنے کی سعی مسلسل کر رہے ہیں اور اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر خطابت کی جولانیوں سے عوام الناس کا رخ تبدیل کر رہے ہیں۔ بعض خطبا مسجع ومقفیٰ کلامی کو ترجیح دینے اور بعض شعروشاعری اور ترنم کی داغ بیل ڈالنے میں لگے ہوئے ہیں لیکن زیر نظر کتاب موجودہ دور کی خطیبانہ موشگافیوں سے مبرا اور پاک ہے۔ اس میں قاری کو مختلف مسائل دینیہ بالخصوص سیرت نبوی کے کئی پہلوؤں پر دلائل و براہین کا انبار ملے گا۔ روایتی انداز سے ہٹ کر خالص علمی منہج اختیار کیا گیا ہے اور کتاب وسنت کے منافی ضعاف و مناکیر اور بناوٹی قصوں اور کہانیوں سے اجتناب کیا گیا ہے۔ فاضل مؤلف ﷾ نے اپنی ہمت وبساط کے مطابق خالص علمی اسلوب اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ہر قاری وسامع کو نفع پہنچائے۔ مؤلف، ناشر اور جملہ معاونین کے درجات بلند کرے۔ (آمین)

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

ناشر:
جامعہ محمدیہ بن اسماعیل البخاری اہلحدیث
گنڈھیاں اوتاڑ، پتوکی قصور